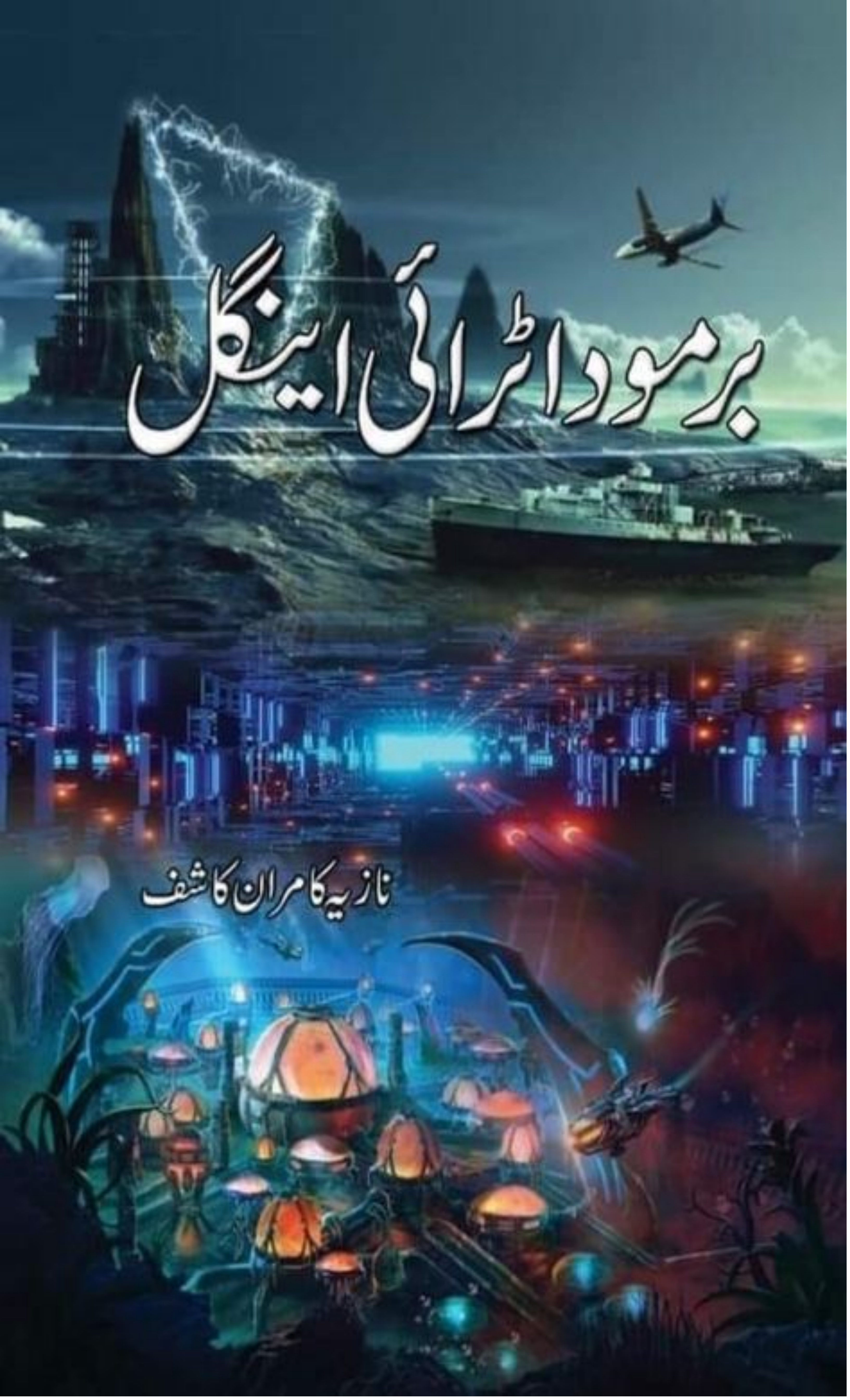
برمودا ٹرائی اینگل
نازیہ کامران کاشف

# پیش لفظ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

السلام علیکم قارئین......

''برمودا ٹرائی اینگل'' میرا چوتھا ناول آج کتابی شکل میں آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ کہنے کو تو یہ میرا چوتھا ناول ہے مگر اس کو لکھتے وقت مجھے لگا کہ میں پہلی دفعہ کچھ لکھ رہی ہوں۔ وجہ تھی اس کو لکھنے سے پہلے کی گئی بھرپور ریسرچ اور اُسے کہانی اور کرداروں میں ڈھالنے کے لیے صرف کیا گیا وہ وقت جس کو پڑھتے وقت آپ سب کو معلومات بھی حاصل ہوں اور آپ اکتاہٹ کا شکار بھی نہ ہوں۔

اس ناول میں شامل تمام ریسرچ حقیقی ہے۔ پھر چاہے وہ ہگز بوزون (گاڈ پارٹیکل) کا ذکر ہو یا ایسٹرل پروجیکشن (کونیکی سفر) کا۔

ابوعبداللہ محمد بن محمد الادریسی الھاشمی القرشی کے بارے میں لکھے گئے تمام حقائق صحیح ہیں۔ مگر ان کا کردار میں نے خیالی خاکے کے ذریعے تحریر کیا ہے۔ یہ کردار میرے دل سے بہت قریب ہے اور میری کوشش ہے کہ میں اسلامی دنیا کے تابندہ ستاروں کو وقتاً فوقتاً سامنے لاؤں۔

میرین ریسرچ، ناسا ریسرچ اور تمام انسٹیٹیوٹس کے نام اصل ہیں۔ ایون کے کردار کی کی گئی تمام ریسرچ بھی حقیقی ہے۔

برمودا میں کیا ہے اور وہاں کون ہے اس بارے میں ابوعبداللہ محمد بن محمد الادریسی الھاشمی القرشی کے لکھے گئے حقائق آج بھی من وعن موجود ہیں۔

میں نے وہاں انہی حقائق کو مدِنظر رکھتے ہوئے ایک کہانی تشکیل دی ہے۔ میں نے پوری کوشش کی ہے کہ ناول پڑھتے وقت آپ کے ذہن میں ابھرنے والے تمام سوالات کا جواب اس میں موجود ہو۔ اگر پھر بھی کوئی کمی بیشی رہ جائے تو آپ مجھے میرے پیج پر رابطہ کر کے ان سوالات کے جواب حاصل کر سکتے ہیں۔

آخر میں، میں بہت شکر گزار ہوں اپنے شریکِ حیات کامران کاشف کی جو کہ میرا ان کرداروں کے ساتھ ہنسنا بولنا اور رونا بھی برداشت کرتے ہیں۔ ان کے بغیر اس سفر میں چوتھے پڑاؤ تک پہنچنا ممکن نہیں تھا۔

# تبصرہ

سب سے پہلے تو میں بہت شکرگزار ہوں محترمہ نازیہ کامران کاشف کا کہ انہوں نے مجھ سے اپنے ناول پر تبصرہ کرنے کا کہا، شاید اس بات کا جائزہ لینے کے لیے کہ مجھے حقیقتاً اردو آتی ہے یا نہیں۔ چونکہ میرا زیادہ رجحان انگریزی کتب کی طرف ہے، لہٰذا یہ تبصرہ میرے لیے بھی اردو سے محبت ثابت کرنے کا ایک نایاب موقع ہے۔

کیونکہ پہلی مرتبہ میں اردو میں نئی صنف متعارف کروانے والی کتاب پر تبصرہ لکھ رہا ہوں جس کا انتظار نہ صرف موجودہ نسل کو ہے بلکہ اردو ناول نگاری کی تاریخ میں بہت سی نسلوں کو ہوگا۔

میری اردو ناول کی دنیا سے زیادہ وابستگی نہیں ہے پر اتنا تو میں ضرور جانتا ہوں کہ جس موضوع پر برموداٹرائی اینگل لکھی گئی ہے شاید پہلی مرتبہ ہمیں افسانوں کی دنیا کی ایک نئی قسم میں داخل کرتی ہے۔

پہلی مرتبہ اعلیٰ سطح پر ایک ایسا ناول سامنے آیا ہے جو کہ نئی نسل میں اردو افسانہ پڑھنے والوں کے لیے تحریر کیا گیا ہے۔

آج کل کے زمانے میں جہاں دوسرے ممالک میں انٹرٹینمنٹ کے لیے کئی ذرائع موجود ہیں، جس میں سائنس فکشن، فینٹسی، سپرنیچرل، ہارر، اور تھرلر نہ صرف ٹیلی ویژن اور فلموں میں بلکہ ناول کی شکل میں بھی دنیا بھر میں سراہے جاتے ہیں۔ پچھلے بیس سالوں میں پاکستان کی نئی نسل ان اصناف کو زیادہ ترجیح دیتی نظر آتی ہے مگر اس بات پر بھی پریشان نظر آتی ہے کہ پاکستان میں اس سطح کی دلچسپ انٹرٹینمنٹ، خاص طور پر اعلیٰ معیار کی انٹرٹینمنٹ بہت کم ملتی ہے۔ لہٰذا ہماری نئی نسل ہالی ووڈ انٹرٹینمنٹ کو ترجیح دیتی ہے۔ اسی لیے ''نیٹ فلیکس اینڈ چل'' ایک طرزِ زندگی بن گیا ہے۔

''برموداٹرائی اینگل'' جیسا ناول ایک اہم اور بلند مقصد اپنے کندھوں پر لے کر منظرِ عام پر آیا ہے، جو کہ اردو ناول کی دنیا میں ایک دلچسپ اور منفرد کہانی کے ساتھ پڑھنے والوں کو معلومات بھی فراہم کرتا ہے۔ ساتھ ہی ساتھ اس کتاب میں تحقیق اور تصاویر اسے مزید نمایاں بناتے ہیں۔

کہانی کے کردار جو کہ مختلف پیشوں سے تعلق رکھنے والے ہیں، ایک کٹھن مہم جوئی پر اپنے قاری کو ساتھ لے کر چلتے ہیں۔

اس کاوش کے لیے محترمہ نازیہ کامران کاشف کی کوششوں کی جتنی زیادہ تعریف کی جائے اتنی کم ہے کیونکہ یہ ایک بہت ہی انوکھا تجربہ ہے۔ جس میں ایک بالکل ہی نئی قسم کی صنف کو اتنے اعلیٰ انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ اس سے پہلے بھی انہوں نے اپنے پچھلے ناولوں ''مکلی'' اور ''عشق زاد'' میں ماورائی مخلوق کو اس بہترین انداز میں تحریر کیا جس نے پڑھنے والوں کے تصورات میں انہیں جیتا جاگتا پیش کر کے ایک نئی جان ڈال دی تھی۔

ذاتی طور پر برمودا ٹرائی اینگل میرے لیے اور مجھ جیسے تمام ناول پڑھنے والوں کے لیے ایک نمایاں تحفہ ہے۔ بچپن سے آج تک میں سائنس فکشن اور سپر نیچرل کہانیوں کا بہت بڑا شوقین ہوں پر کبھی اس حوالے سے اردو نثر کی طرف دھیان نہیں دیا۔

شاید اس کی وجہ اس موضوع پر کبھی اس معیار کے ناول کا موجود نہ ہونا ہے۔

مجھے پوری امید ہے کہ محترمہ نازیہ کامران کاشف کی یہ تخلیق ان شاءاللہ اردو نثر کی دنیا میں نئے باب رقم کرے گی۔

محمد علی سمیجو

بین الاقوامی مصنف

''Damaged

Legends of Karachi''

# تقریظ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شروع اللہ کے پاک نام سے جس نے سات آسمانوں کو فوق درفوق عرش بریں تک بطورِ خیمہ بلند کیا اور اسی نے اپنی مخلوقات کے لیے سات زمینوں کو تہہ در تہہ تحت الثریٰ تک بطورِ فرش بچھا دیا۔

کہیں آسمان کی وسیع سلطنت میں کہکشاؤں کو بنایا تو وہیں سمندروں کے گہرے پانی کو آمد و رفت کے لیے کھول دیا اور اس میں جگہ جگہ گہرے راز رکھ چھوڑے جن کو ہمیشہ سے بشر نے جان لینے کی کوشش کی۔ کچھ رازوں تک تو وہ پہنچ گیا لیکن کچھ کے لیے آج بھی ہاتھ پاؤں مار رہا ہے۔ جن میں سے ایک ''برمودا ٹرائی اینگل'' کا راز ہے۔

بحرِ اوقیانوس کے شمالی حصے میں واقع یہ تکونی علاقہ صدیوں سے انسانی صلاحیتوں کے لیے ایک چیلنج بنا ہوا ہے جس پر دنیا بھر کی کئی ٹیمیں کام کر رہی ہیں اور اس پر بہت سے تحقیقاتی مکالے شائع ہو چکے ہیں۔ لیکن حتمی طور پر اس کے بارے میں کوئی بھی بتا نہیں پایا ہے۔ بچپن سے اس کے بارے میں پڑھتا آیا ہوں جہاں ہمیشہ کچھ مفروضات پیش کر کے مختلف جہازوں کے غائب ہونے کی کہانی بار بار دہرائی جاتی تھی۔ کچھ بھی نیا نہیں تھا ان میں۔

پھر جب پیو رپ پہ برمودا ٹرائی اینگل کے نام سے نازیہ کامران کاشف کا یہ ناول پڑھا تو دنگ رہ گیا۔ ناول کیا تھا سائنس اور معلومات کا ایک بہترین مرکب تھا یہ۔

مطلب برمودا جیسا ٹاپک جس پر کئی لوگوں نے کئی بار لکھا، اتنے منفرد اور تحقیقی طریقے سے پیش کیا گیا کہ عقل دنگ رہ گئی۔ ایسے مناظر تو ہالی وڈ کی فلموں میں ہی دکھائی دیتے ہیں جیسے اس کتاب میں آپ کو ملیں گے۔

ایک وقت تھا جب اردو ادب پر یکسانیت کا لیبل لگ چکا تھا۔ عشق، محبت، دھوکہ اور مذہب کے سوا کچھ بھی پڑھنے کو نہیں ملتا تھا۔ نئے لکھنے والوں کی آمد ہوئی تو ادب کی گود ایک بار پھر سے ہری ہوگئی۔ انہی نئے لکھنے والوں میں سے ایک نازیہ آپی بھی ہیں جو اس بار ہمیشہ کی طرح کچھ اچھوتا لے کر آئی ہیں۔

برمودا ایک سائنس فکشن ناول ہے جس میں ارضیات اور طبیعات کے حوالے سے بھی بہت سی کار آمد باتیں شامل ہیں۔ اول تو پاکستان میں ایسے موضوعات خال خال ہی لکھے جاتے ہیں۔ دوم میرا نہیں خیال کہ پہلے کسی خاتون نے اس موضوع کو فکشن میں ڈھال کہ لکھا ہو اس لیے نازیہ آپی بہت زیادہ داد کی مستحق ہیں۔

مجھے یاد ہے ایک بار ملاقات کے دوران نازیہ آپی سے میں نے پوچھا تھا کہ آپ ریسرچ کیسے کرتی ہیں؟
محترمہ نے مجھے وہ وہ ذرائع اور طریقے بتائے جنہیں سن کر میں تو گنگ رہ گیا۔ پھر روزانہ کے معمولات میں سے وقت نکالنا، گروپ کو مینیج کرنا اور اتنی تفصیل سے لکھنا، یقیناً ایک باہمت عورت ہی ایسا کر سکتی ہے اور نازیہ کامران کاشف ایسی ہی ایک مضبوط عورت ہیں جو ایک ہی رنگ سے وسیع اور پھیکے کینوس پر اپنی صلاحیتوں کا جوالا مکھی دہکا سکتی ہے۔

اس ناول کو پڑھ کر میں آسٹریلیا، امریکہ، پاکستان، برمودا اور مصر سمیت کئی علاقوں کو نئے انداز میں باطن کی آنکھ سے دیکھ چکا ہوں، میرے جیسے سیاح کو اور کیا چاہیے......؟

''مکلی اور عشق زاد'' کی طرح اس ناول میں بھی آپ کو نت نئے موضوعات، سائنس کی حیرت انگیز تھیوریز، دلچسپ کردار، تحقیقی مواد اور فکشن کا لاجواب امتزاج ملے گا......اور ایک قاری کو کیا چاہیے۔

میری دعا ہے کہ نازیہ آپی یونہی لکھتی رہیں اور ان کی تحقیق کرنے کی صلاحیت برقرار رہے تاکہ آنے والے دنوں میں بھی ہمیں انوکھے اور دلچسپ موضوعات پر ان کا لکھا پڑھنے کو ملے۔

اس دعا کے ساتھ کہ یہ ناول پہلے سے بھی زیادہ عوام کے دلوں میں گھر کرے میں نازیہ آپی کو مبارکباد دینا چاہتا ہوں اور یہ امید کرتا ہوں کہ اس دیے کی روشنی سے جو اُجالا ہوگا وہ بہت سوں کو لکھنے کی تحریک دے گا۔

اللہ حافظ

ڈاکٹر محمد عظیم شاہ بخاری

مصنف/ سیاح

# تقریظ

بارے ناول کے گفتگو کرنے سے قبل ناچیز یہ ضروری سمجھتا ہے کہ ناول کی تعریف، افادیت، ضرورت اور معروضیت پر روشنی ڈال لی جاوے۔ ناول اطالوی لفظ ناویلا سے لیا گیا، جب کوئی قصہ اپنے کرداروں کی تمام نیرنگ سازیوں کے ساتھ تفصیلاً بیان کیا جاتا ہے، ناول کہلاتا ہے۔ اردو کے پہلے ناول کا اعزاز کوئی ڈپٹی نذیر احمد کو دیتا ہے اور کسی کے نزدیک فسانۂ عجائب کے خالق رجب علی بیگ سرور کو اس تخلیق کی بنیاد پر پہلا ناول نگار کہا جاتا ہے مگر ایک بات جس پر سبھی متفق ہیں کہ اردو ناول ارتقاء کی منازل طے کرتا ہوا ایک ایسے پڑاؤ پر آن پہنچا ہے جہاں سے مغربی رسوخ اور مشرقی وقوف کا دوراہا شروع ہوتا ہے۔ یہاں سے دامن سمیٹتے ہوئے گزرنا ہی اصل کمال ہے فللہ الحمد کہ فاضل مصنفہ اس دوراہے کو اپنے تجربے کی طولانی اور قلم کی جولانی کے مدد سے با آسانی پار کر گئیں۔

ناول بالاتفاق ایک تفریحی چیز سے بڑھ کر ایک فلسفیانہ جدوجہد اور ایک ذہنی مشق ہے۔ جس کے حاصلات میں اصلاحِ معاشرہ یا مافی الضمیر کی منتقلی شامل ہے۔ ناول فقط قصہ گوئی نہیں بلکہ اس سے کہیں بڑھ کر واقعات کا فنی تجزیہ اور واقعات کا مختلف جہات سے انضباط اور انصرام ہے۔ لارنس نے لکھا ہے آدھے سے زیادہ ناول لکھ چکنے کے بعد بھی اسے پتہ نہ تھا کہ قصہ کس رخ جائے گا۔ ناول کبھی حقیقت نگاری سے زیادہ رومانیت، ڈرامائیت اور مختلف ہنگاموں سے لبریز ہوتا تھا۔ پھر آہستہ آہستہ رومانیت حاوی ہونے لگی اور اب سائنس فکشن کی طرف اس کا ارتقاء جاری ہے۔

نازیہ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ وہ ان چند گنے چنے اور اردو زبان کے قلیل ترین ناول نگاروں میں شامل ہو گئی ہیں جنہیں سائنس فکشن سے دلچسپی ہے۔

''برمودا ٹرائی اینگل'' نازیہ کامران کاشف کا ایسا ناول ہے جو فکشن کی دنیا میں پرواز کے لیے ''پَر'' جذبات سے لیتا ہے۔ ''سانسیں'' سائنس سے اور ''ہمت'' اس روایتی آہنگ سے لیتا جو ناول کے جمالیاتی ڈھنگ کو خراب نہیں ہونے دیتے۔ موضوع پر تحقیق اور اس تحقیق کا برمحل استعمال اس ناول کا خاصہ ہے۔ کردار اپنی جگہ ایستادہ ہیں اور پلاٹ اتنا جاندار ہے کہ پڑھنے بیٹھئے تو ایک ہی نشست میں ختم کر کے اٹھنے کا جی چاہتا ہے۔ کردار کی خوبصورتی یہ ہوتی ہے کہ اس کی شخصیت کا اثر (influence) قاری اپنی زندگی میں محسوس کرتا ہے ''برمودا ٹرائی اینگل'' کے کرداروں میں یہی خوبی دیکھی جا سکتی ہے۔ المختصر کہ یہ ناول اردو کے منفرد ناولز میں سے ایک ہو گا اور آنے والے دنوں میں نازیہ کامران کاشف کی پہچان بنے گا۔

والسلام

محمد سعد چودھری

Australian Space Research Institute (ASRI)
Queensland, Australia
28th August
10:00 pm

جون راہداری کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا اور لیب کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے شیشے کے دروازے سے اندر جھانکا وہ اسے جون کا توں بیٹھا ہوا نظر آیا۔ اس نے دروازے پر اپنے ہاتھ سے ہلکی سی دستک دی۔ ایون نے سر گھمایا۔ اسے شدید کوفت ہوئی تھی ویسے بھی وہ کام کرتے وقت کسی کی مداخلت پسند نہیں کرتا تھا۔

اس نے سر کے اشارے سے جون کو اندر آنے کی اجازت دی اور سائیڈ ٹیبل پر موجود ایک بٹن کو پریس کر دیا تھا دروازہ خودکار طور پر کھل گیا تھا اور جون اندر داخل ہوا۔

''کیا کر رہے ہو اب تک؟ رات کے دس بج گئے ہیں۔'' وہ اس کے سامنے پھیلے کاغذات دیکھتے ہوئے بولا۔

''میرا کون سا کوئی گھر پر انتظار کر رہا ہے؟ اور ویسے بھی میرے پاس ابھی بہت کام ہے۔'' وہ کندھے اچکا کر بولا۔

''گھر پر اگر کوئی انتظار کرنے والا نہ ہو تو اور بھی بہت سے آپشنز ہوتے ہیں پر تم نے تو اپنے آپ کو اسی کام کے لیے وقف کر دیا ہے۔'' جون کو اس کی یہی عادت ناپسند تھی۔

''تم یہاں مجھے میری خامیاں بتانے آئے ہو یا کوئی ضروری کام تھا؟'' وہ اس کی بات کو سراسر نظرانداز کرتے ہوئے بولا۔

''میرا کام ختم ہو گیا تھا اور میں نکل رہا تھا تو سوچا کہیں بیٹھ کر بیئر پیتے ہیں پر مجھے نہیں لگتا کہ تمہارا اتنی جلدی یہاں سے جانے کا ارادہ ہے۔'' اس نے دوبارہ انہی پھیلے کاغذات اور اس کے سامنے موجود لیپ ٹاپ کی اسکرین پر چلتے نمبروں پر نظر دوڑائی۔

''اب جب کہ تمہیں پتا ہے کہ میرے پاس بہت کام ہے تو تم یہاں سے جا سکتے ہو۔'' وہ بغیر کسی لحاظ کے بولا تھا اور جون اسے دیکھ کر رہ گیا۔ وہ ہمیشہ سے ایسا ہی تھا۔ ASRI میں شمولیت کے بعد سے لے کر اب تک انہوں نے اسے ایسے ہی ریزرو دیکھا تھا۔ وہ آتا اپنا کام کرتا اور چیزیں سمیٹ کر چلا جاتا۔

یہ ریسرچ انسٹیٹیوٹ والنٹیئرز چلا رہے تھے اور یہاں زیادہ تر کام مختلف یونیورسٹیز کے تعاون سے کیا جاتا تھا جن میں رائل میلبرن انسٹیٹیوٹ آف ٹیکنالوجی، کوئنز لینڈ یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی اور یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی سڈنی سرفہرست تھیں۔ اس ادارے کو حکومت کی طرف سے کوئی فنڈنگ نہیں دی گئی تھی لہٰذا یہاں جتنا بھی کام ہوتا تھا وہ ریسرچرز کی ریسرچز کو فروخت کر کے اور اسپیس اینڈ ٹیکنالوجی انڈسٹری سے متعلقہ افراد کو نئے مواقع فراہم کرنے کے لیے کیا جاتا تھا۔ اب تک اس انسٹیٹیوٹ نے ریسرچ ورک میں کافی پیش رفت دکھائی تھی اور اسی وجہ سے اس انسٹیٹیوٹ سے متعلقہ افراد کو مختلف یونیورسٹیز میں لیکچرز، ٹریننگز اور ٹیکنالوجی ڈیولپمنٹ کے لیے مختلف ممالک میں بلایا جاتا تھا۔ یہاں سے متعلقہ افراد کا روزگار اسی ریسرچ پر قائم تھا۔ ان سب نے مختلف فیلڈز چن رکھی تھی کیونکہ یہاں پر کسی فیلڈ کی کوئی قید نہیں تھی۔ ٹریننگ اور ٹیکنالوجی ڈویلپمنٹ پروجیکٹ سے ملنے والے پیسوں کا کچھ حصہ ریسرچرز کو دیا جاتا تھا جو کہ اچھی خاصی رقم ہوتی تھی اور باقی انسٹیٹیوٹ کی ایڈوانسمنٹ پر لگایا جاتا تھا۔ یہ اپنی طرز کا ایک الگ ہی انسٹیٹیوٹ تھا اور یہاں پورے آسٹریلیا سے بہترین ریسرچرز کو ہائر کیا گیا تھا۔ ان کی ریسرچ کو بین الاقوامی اداروں تک پہنچانا انسٹیٹیوٹ کا کام تھا۔ انسٹیٹیوٹ میں ان ریسرچرز کو ہر طرح کی سہولیات دی جاتی تھیں۔ ان کے آنے اور جانے کے اوقات کی کوئی پابندی نہیں تھی پر انہیں روز حاضری لگانا ضروری ہوتا تھا۔ ہر ہفتے کے آخر میں اپنی کی گئی ریسرچ سے متعلقہ پیپرز جمع کروانا اور ریسرچ میں حاصل کی گئی پروگریس کی رپورٹ ہر مہینے کے آخر میں انسٹیٹیوٹ کے ہیڈ کو دینا ان کی ڈیوٹیز میں شامل تھا۔ اسی بنا پر انہیں وہ ٹریننگز الاٹ کی جاتی تھیں۔

ایون کو یہاں آئے تین مہینے ہو چکے تھے اور وہ ابھی تک کسی سے بھی گھلا ملا نہیں تھا۔ یہاں کینٹین صبح نو سے رات نو بجے تک کھلی رہتی تھی پر وہ شاذونادر ہی لوگوں کو کینٹین میں بیٹھا نظر آتا۔ کبھی کافی لیتے ہوئے یا لنچ کرتے ہوئے لوگوں کی اس سے مختصر اعلیک سلیک ہو جاتی تھی۔ اس سے زیادہ اس نے کسی سے دوستی کرنے کی کوشش نہیں کی تھی اور اُس کی اس عادت کو دیکھتے ہوئے باقی سب نے بھی اس کی طرف دوستی کا ہاتھ نہیں بڑھایا تھا۔ جون وہ واحد انسان تھا جو اسے اکیلا بیٹھے دیکھ کر اس کے پاس ضرور چکر لگاتا تھا۔ مگر وہ اس سے بھی بلاوجہ اکتایا رہتا وجہ تو تب ہی معلوم ہوتی جب وہ کسی سے قریب ہو پاتا۔

جون تھوڑی دیر اسے دیکھتا رہا اور پھر مڑ کر کمرے سے باہر نکل گیا تھا وہ اسے جاتے ہوئے دیکھتا رہا اور پھر اس نے میز پر موجود بٹن دبا کر شیشے کا وہ دروازہ دوبارہ بند کر دیا تھا۔ جب تک انسٹیٹیوٹ کی لائٹس بند ہونا شروع نہیں ہو جاتی تھیں وہ وہیں بیٹھا رہتا تھا۔ گارڈز کو اس بات کی عادت ہو گئی تھی لہٰذا وہ لیب کے ایک دو چکر لگا کر باہر اس کے جانے کا انتظار کرتے تھے۔ اس نے ایک نظر گھڑی پر ڈالی اور دوبارہ سے انہی کاغذات کی طرف متوجہ ہو گیا تھا اور تب ہی اس کا موبائل فون بج اٹھا۔ اس نے جھنجھلا کر کاغذات میز پر پٹخے اور موبائل پر نظر ڈالی۔ انسٹیٹیوٹ کے ہیڈ کا فون تھا۔

''لگتا ہے آج پھر ان گارڈز نے میری شکایت کی ہے۔'' وہ فون اٹھانے سے پہلے منہ ہی منہ میں بڑبڑایا اور فون اٹھالیا۔

''ہیلو ولسن۔'' وہ بولا۔

''کیسے ہو ایون؟ کیا کر رہے ہو؟'' دوسری طرف سے ایک خوشگوار آواز سنائی دی۔

''میں بس کچھ پیپرز تیار کر رہا تھا۔'' وہ سنجیدگی سے بولا۔

''اوہ! یعنی تم ابھی تک انسٹیٹیوٹ میں ہی موجود ہو۔ بہت محنت کرتے ہو تم ایون اور آج تمہاری محنتوں کا صلہ ملنے والا ہے۔'' اس کی مسکراتی ہوئی آواز فون پر گونجی تھی۔

''کیوں ایسا کیا ہوا ہے؟'' وہ ہنوز سنجیدہ تھا۔

''ہم نے تمہارا ریسرچ ورک مختلف بین الاقوامی اداروں میں بھیجا تھا اور ہمیں کافی اچھی آفرز بھی آئی تھیں پر ہم اب تک انتظار اس لیے کر رہے تھے کہ ہمیں کسی بڑی جگہ سے اچھی آفر کی امید تھی اور مجھے تمہیں یہ بتاتے ہوئے انتہائی خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ NASA نے تمہارا ریسرچ پروجیکٹ فائنانس کرنے کا فیصلہ کرلیا ہے۔ اگلے ہفتے وہاں پر ایک پروجیکٹ اسٹارٹ ہو رہا ہے جہاں دنیا کے بہترین ریسرچرز کی ایک ٹیم تشکیل دی جا رہی ہے جو تمہارے ریسرچ ٹاپک پر کام کرے گی۔'' اس کی آواز میں جوش واضح تھا۔

''ناسا'' وہ اپنی آنکھیں سکیڑ کر اتنا ہی بول سکا۔

''میں تمہیں بتا نہیں سکتا کہ میں کتنا خوش ہوں۔ تم نے ہمارے انسٹیٹیوٹ کا سر فخر سے بلند کر دیا ہے ایون۔'' وہ اسے سراہتے ہوئے بولا۔

''پر اچانک ناسا کو مجھ میں اتنی دلچسپی کیسے پیدا ہوگئی؟ میں اتنے عرصے سے کوششیں کر رہا تھا اور وہاں سے کئی دفعہ مایوس لوٹائے جانے کے بعد ہی میں نے تمہارا انسٹیٹیوٹ جوائن کیا تھا۔'' اسے کئی سالوں تک برباد کیا گیا اپنا وہ وقت یاد آیا۔

''اوہ! کیا تمہیں معلوم نہیں؟'' ولسن چونکا تھا۔ ''ہاں کیسے معلوم ہوگا؟ تم سارا وقت تو مصروف رہتے ہو۔ دلچسپ بات تو یہ ہے کہ جس چیز پر تم ریسرچ کر رہے ہو اس کے بارے میں اتنی اہم معلومات تمہاری نظروں سے اوجھل کیسے رہ گئی؟'' وہ بہت باتونی تھا۔

''کیوں ایسا کیا ہوا ہے آخر؟'' وہ سیدھا ہو کر بیٹھ گیا تھا۔

''کل ایک بحری جہاز جو کہ 600 مسافروں پر مشتمل تھا برمودا ٹرائی اینگل میں غائب ہوگیا ہے۔'' اس نے اپنی طرف سے دھماکا کیا تھا۔ اور ایون کے ہاتھ سے اس کا فون چھوٹ کر نیچے جا گرا تھا۔

○......❖......○

NASA Research Center

Silicon Valley, California

27th August

9:00 pm

اس کے قدم تیزی سے لیب کی طرف بڑھ رہے تھے۔ اس کی نازک ہیل لیب کے ٹھنڈے فرش پر ٹک ٹک کی آوازیں پیدا کر رہی تھی۔ ایک آہنی دروازے کے قریب پہنچ کر اس نے اپنے پرس سے کارڈ نکالا اور دروازے کے ساتھ موجود مشین میں اسے سوائپ کر دیا۔

''مس روبینہ پارکراز سائننگ ان۔'' ایک ریکارڈڈ آواز راہداری میں گونجی اور دروازہ کھل گیا تھا۔ اس نے اپنے قدم اندر کی طرف بڑھا دیئے۔ یہ ایک طویل راہ داری تھی جہاں شیشے کے کئی دروازے موجود تھے۔ تھوڑی دور چلنے کے بعد وہ ایک دروازے کے سامنے رک گئی اور دروازے کے ساتھ موجود تھمب امپریشن مشین پر اپنا انگوٹھا رکھ دیا۔

''روبینہ پارکر آئیڈینٹیفائیڈ۔'' اس بار روبوٹک آواز گونجی۔ اور شیشے کا وہ دروازہ کھل گیا تھا۔

اندر ایک وسیع و عریض لیب موجود تھی جہاں ہر طرف بڑی بڑی اسکرینز نصب تھیں اور تیس کے قریب لوگ ان سکرینز پر مختلف بٹن پریس کرنے میں مشغول تھے۔ وہ ان کے درمیان سے ہوتی ہوئی آگے بڑھ رہی تھی اور وہ سر ہلا کر اسے سلام کر رہے تھے۔ شیشے کے دروازے کے باہر سے یہ سب نظر نہیں آتا تھا پر اندر سے وہ سب اسے دیکھ سکتے تھے۔ وہ ان کے بیچ سے ہوتی ہوئی ایک چھوٹے دروازے کے قریب رکی اور ہینڈل پکڑ کر دروازہ کھول دیا تھا۔ یہ ایک کانفرنس روم جیسا آفس تھا جہاں پر ایک لمبی میز لگی تھی۔ میز کے اطراف میں پندرہ کرسیاں موجود تھیں جن میں سے 14 پر لوگ بیٹھے تھے اور کرسی صدارت پر ایک قدرے سنجیدہ اور ادھیڑ عمر آدمی براجمان تھا۔ اس کے دروازہ کھولتے ہی وہ سب اس کی طرف متوجہ ہو گئے تھے۔ وہ خاموشی سے چلتی ہوئی خالی کرسی کی طرف گئی اور اسے کھینچ کر اس پر بیٹھ گئی تھی۔

یہ ناسا ریسرچ سینٹر تھا۔ اور ان کی ٹیم سیٹلائٹ اور موسم کے بدلاؤ پر کام کر رہی تھی۔ یہ پندرہ لوگوں پر مشتمل ایک ریسرچ ٹیم تھی جسے مائیکل کلارک لیڈ کر رہا تھا۔

''اوکے! اب جب کہ روبینہ آ چکی ہے تو میرے خیال سے ہمیں اپنی میٹنگ شروع کرنی چاہیے۔'' کرسی صدارت پر بیٹھا وہ ادھیڑ عمر آدمی ان سب سے مخاطب ہو کر بولا۔

وہ مائیکل کلارک تھا۔ سب نے اپنے سر اثبات میں ہلا دیئے تھے۔

''آج شام 6 بجے ایک اور جہاز برمودا میں غائب ہو گیا ہے۔ اتنے عرصے سے ہم نے اس معاملے کو سنبھال رکھا تھا پر اب بات ہمارے ہاتھوں سے نکل چکی ہے۔ اس جہاز میں دوسرے ممالک سے بھی کافی لوگ سوار تھے اور ہماری حکومت پر اب کافی پریشر دیا جا رہا ہے کہ اس جہاز کی تلاش میں ٹیمز کو روانہ کیا جائے۔ اور سب سے اہم بات جو ہمارے مخالف جاتی ہے وہ یہ ہے کہ موسم اس دن بالکل صاف تھا۔ یہ ہنگامی میٹنگ اسی لیے کال کی گئی ہے تاکہ ہم آپس میں مشورہ کر کے اس مسئلے کا حل نکال سکیں۔''

وہ اپنی بات مکمل کر کے باقی سب کی طرف متوجہ ہوا۔ روبینہ نے گہری سانس خارج کی۔ اسے یہ خبر مل چکی تھی اور وہ جانتی تھی کہ کسی بھی وقت میٹنگ بلائی جا سکتی ہے لہٰذا اس نے اپنی تیاری مکمل کر رکھی تھی۔

''میں کچھ کہنا چاہوں گی۔'' اس نے ہاتھ میں پکڑا پین اونچا کر کے بات کرنے کی اجازت طلب کی۔ مائیکل کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی وہ جانتا تھا ایسے مشکل وقت میں صرف وہ ہی آگے بڑھے گی۔

''ہم پہلے بھی کئی دفعہ کافی ٹیمز بھیج چکے ہیں اور میرا نہیں خیال کہ اب کوئی بھی اس مشن پر جانے کے لیے راضی ہوگا۔ یہ ہماری بے وقوفی ہوگی کہ ہم سرچ ٹیم بھیجیں اور اپنا وقت اور پیسہ ایک لاحاصل چیز کی تلاش میں ضائع

کردیں۔ظاہر ہے کہ ٹیمز برمودا کے اندر تو داخل نہیں ہوسکتیں۔برمودا کے باہری علاقوں میں پہلے بھی کئی دفعہ سرچ آپریشنز ہوئے ہیں اوران تین سے چھ مہینوں پر محیط سرچ آپریشنز میں ہمارے ہاتھ آج تک ایک کلیو بھی نہیں لگا ہے۔میری رائے کے حساب سے گورنمنٹ کوان کے لواحقین کوتسلی دے دینی چاہیے کہ ہم سرچ آپریشنز کریں گے اور ایک دو ہفتے کے سرچ آپریشن کے بعد ہم اس جہاز کے لاپتہ ہونے کا اعلان کرسکتے ہیں۔ہمارے پاس اور بھی کافی اہم پروجیکٹس چل رہے ہیں۔ہمیں اپنی توجہ ان کی طرف مرکوز کردینی چاہیے۔'' وہ اپنی بات کرکے خاموش ہوچکی تھی۔

مائیکل نے آنکھیں سکیڑ کر اسے دیکھا۔گو کہ وہ مڈتھرٹیز میں داخل ہوچکی تھی پر اب بھی وہ اپنی عمر سے کئی سال چھوٹی لگتی تھی۔اس نے مائیکل کے اس طرح دیکھنے پر اپنی آنکھوں پر موجود عینک کو انگلی سے درست کیا۔اسے مائیکل کا اس طرح خود کو گھورنا زہر لگا کرتا تھا۔پر وہ اس کا باس تھا اور اس کی اس حرکت کو برداشت کرنا اس کی مجبوری تھی کیونکہ وہ اپنی نوکری اور نوکری سے زیادہ اس فیلڈ سے بہت انسیت رکھتی تھی۔وہ جانتی تھی کہ ناسا جیسے ادارے میں کام کرنا دنیا کے کسی بھی ادارے میں کام کرنے سے زیادہ اس کی ساکھ برقرار رکھ سکتا تھا۔

''جیسا کہ میں نے کہا کہ اس بار بات بہت مختلف ہے اور اس جہاز میں کئی اہم شخصیات سوار تھیں۔جہاز میں ملائشیا کے پرائم منسٹر موجود تھے اور ہمیں اس طرف سے کافی دباؤ دیا جارہا ہے۔اس کے علاوہ انڈیا کے ڈیفنس منسٹر بھی اس جہاز میں موجود تھے۔ہماری کارکردگی کیونکہ موسمیات تک ہی محدود ہے لہٰذا اس بار گورنمنٹ نے کچھ ایسی ٹیمز کو بلانے کا فیصلہ کیا ہے جو کہ اس پروجیکٹ پر کام کریں گی۔'' اس کی اس بات پر میٹنگ روم میں چہ مگوئیاں شروع ہوگئیں تھیں۔روبینہ کو بے چینی نے گھیرا۔یہ بات ان کی ٹیم کے لیے خطرناک ثابت ہوسکتی تھی کوئی ان سے زیادہ اچھا کام کرجاتا یا ناسا کو ان کا نعم البدل مل جاتا تو ان کے لیے یہ بات اچھی ثابت نہیں ہونے والی تھی۔

''یہ گورنمنٹ کا پروجیکٹ ہے اور وہ کیسے کسی اور کی مداخلت یہاں برداشت کرسکتے ہیں۔'' سام نے احتجاج کیا تھا وہ بھی اسی ٹیم کا حصہ تھا۔

''دیکھو جیسے کہ روبینہ نے یہاں آتے ہی اس معاملے سے ہاتھ اٹھا لیے اور کہا کہ ہم اس سلسلے میں کچھ نہیں کر سکتے اور ہمیں لواحقین کو تسلی دے کر دو ہفتے کی ریسرچ کرکے یہ پروجیکٹ ختم کردینا چاہیے تو یہی باتیں میں نے بھی حکومت کے سامنے رکھی تھیں۔میں سیدھا وہیں سے آرہا ہوں۔میٹنگ میں سارے اعلیٰ افسران، حکومتی اہلکار اور ناسا کے ڈائریکٹرز موجود تھے۔انہیں پوری دنیا سے ریسرچ آفرز موصول ہوتی رہتی ہیں اور ہمارے ہی ڈائریکٹرز نے گورنمنٹ آفیسرز کے سامنے کچھ لوگوں کے نام تجویز کیے جن کی ٹیمز بہت عرصے سے اس پر بہترین کام کررہی ہیں۔میری رائے یہ ہے کہ ہمیں ان سے اختلاف کرنے کے بجائے انہیں کھلے دل سے خوش آمدید کہنا چاہیے ایسا نہ ہو کہ ہمارے اختلاف کرنے سے ہماری ٹیم انہیں کھٹکنے لگے۔ہم ان کے ساتھ کام کرتے ہیں اور ان کے کام کا طریقہ کار دیکھتے ہیں، یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ہمیں ان کی ریسرچ سے کافی نئی چیزیں پتہ چلیں اور ہم بہت جلد ان فیلڈز میں بھی معلومات حاصل کرکے انہیں یہاں سے واپس بھجوادیں۔چونکہ دو بڑے ملکوں کی گورنمنٹ کی طرف سے پریشر بہت زیادہ ہے لہٰذا میری کوئی بات نہیں سنی جائے گی۔''

اس نے سنجیدگی سے اپنی بات مکمل کی۔باقی سب نے اس کی بات کی تائید میں سر ہلایا تھا مگر وہ روبینہ کے

چہرے پر پھیلی بے چینی صاف دیکھ سکتا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ اسے کسی کے انڈر کام کرنا پسند نہیں ہے۔ بے شک وہ ایک قابل ریسرچر تھی لہٰذا اس نے بھی اسے کھلی چھوٹ دے رکھی تھی۔ اس نے کافی اہم پروجیکٹس پر بہترین نتائج دیئے تھے مگر وہ بغیر نتیجہ دینے والی ریسرچز سے اپنے ہاتھ جلدی اوپر اٹھا لیا کرتی تھی جیسے کہ برمودا۔ ایسا نہیں تھا کہ اس نے اس پروجیکٹ پر کبھی کام نہیں کیا تھا۔ اس کے ریسرچ پیپرز اس کی قابلیت کا منہ بولتا ثبوت تھے۔ یہ اس ہی کی ریسرچ تھی جس نے گورنمنٹ آفیشلز کو اس معاملے پر کافی عرصے تک خاموش رکھا تھا۔ اب سے تین سال پہلے ہوئے ایک سیمینار میں جہاں دنیا بھر سے گورنمنٹ آفیشلز مدعو کیے گئے تھے اس نے اپنی ریسرچ بریفنگ سے انہیں برمودا کے بارے میں کسی حد تک مطمئن کر دیا تھا۔ پر اب یہ معاملہ دوبارہ سے اٹھایا جا رہا تھا۔ اور اس کے لیے سب سے پریشان کن بات یہ تھی کہ اسے اب اجنبی لوگوں کے ساتھ کام کرنا تھا۔ یا شاید ان کے زیر نگرانی۔ اسے رپورٹنگ سے نفرت تھی۔

''کیا میں جان سکتی ہوں کہ کون سی ٹیمز کو بلایا جا رہا ہے؟'' اس کے لہجے سے ظاہر ہوا کہ وہ اپنا ذہن بنا چکی ہے۔

''ہاں بالکل! ایک تو آسٹریلین انسٹیٹیوٹ آف میرین سائنس سے مس جیسیکا رونالڈ!''

مائیکل نے اپنے سامنے پھیلے کاغذات کو الٹ پلٹ کر ایک کاغذ اٹھا کر اپنی آنکھوں کے سامنے کیا اور نام پڑھنا شروع کیے۔ پہلا نام سنتے ہی رومینہ کے اندر اطمینان اترا۔ ایک تو یہ کہ میرین سائنس اور ناسا کی ٹیم کا کام بالکل الگ تھا لہٰذا اس سے ان کی ریسرچ ٹیم کو کوئی خطرہ لاحق نہیں تھا دوسرا یہ کہ اس نے جیسیکا کے کافی ریسرچ آرٹیکلز جگہ جگہ پڑھے تھے اور وہ اس سے عمر میں کافی چھوٹی تھی۔ اسے تسلی ہوئی کہ کم از کم وہ اسے اپنے ماتحت کی طرح ٹریٹ کر سکتی تھی۔

''ناسا کی طرف سے جو ریسرچ ٹیم تیار کی جائے گی اس کے لیے رومینہ تمہارا نام تجویز کیا گیا ہے۔'' اور رومینہ کے چہرے پر یہ سنتے ہی مسکراہٹ پھیل گئی تھی۔

''اور ایک اور ٹیم ہے جسے انوائٹ کیا جا رہا ہے...... کہاں گئے وہ پیپرز!'' اس نے مزید کاغذات کو اِدھر اُدھر کیا۔

''ہاں یہ رہا۔'' اس نے کاغذ اپنی نظروں کے سامنے کیا۔

''آسٹریلین اسپیس ریسرچ انسٹیٹیوٹ سے ایون جیرالڈ۔'' اس نے وہ نام مکمل کیا تھا۔

اور رومینہ کے ہاتھ سے پین چھوٹ کر نیچے جا گرا تھا۔ میٹنگ ہال میں موجود باقی افراد نے مڑ کر اس کی طرف دیکھا۔ مائیکل پیپرز نیچے رکھ کر باقی سب کی طرف متوجہ ہو چکا تھا۔

''یہ سب ایک سے دو دن میں یہاں پہنچ جائیں گے۔ میرے خیال سے ہمیں پروجیکٹ پر کام شروع کرنے کے لیے لائحہ عمل تیار کر لینا چاہیے ایسا نہ ہو کہ ہم ان کے آنے پر ان کے لائحہ عمل کے مطابق چلیں۔ لہٰذا آپ سب رومینہ کے ماتحت اس پروجیکٹ پر آج رات سے ہی کام شروع کر دیں۔ میں نہیں چاہتا کہ گورنمنٹ آفیسرز کو ایسا لگے کہ ناسا میں موجود ہماری ٹیم بغیر کوئی کام کیے تنخواہیں لے رہی ہے۔'' اس نے یہ کہہ کر اپنی میز پر موجود لیپ ٹاپ کو

بند کیا تھا اور یہ اس بات کا اشارہ تھا کہ میٹنگ ختم ہو چکی ہے۔ وہ سب ایک ایک کر کے کمرے سے نکلنے لگے۔ روبینہ نے اپنے حواس مجتمع کیے اور اپنے سامنے موجود فائلز کو سمیٹنے لگی۔ میٹنگ روم خالی ہو چکا تھا وہ اپنی کرسی سے اٹھ کر نکلنے ہی لگی تھی کہ مائیکل کی آواز نے اس کے قدم روکے۔

''اگر میں غلط نہیں ہوں تو کیا یہ وہی ہے؟''

وہ پیچھے پلٹی، وہ کرسی پر بیٹھا ہاتھ باندھ کر اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ اس نے خاموشی سے اثبات میں سر ہلا دیا تھا۔ مائیکل نے کرسی سے ٹیک لگا لیا۔

''تو اب کیسے ہینڈل کرو گی؟'' وہ اسے غور سے دیکھنے لگا۔

''مجھے اب کسی بھی چیز سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔'' وہ یہ کہہ کر تیزی سے کمرے سے باہر نکل گئی تھی۔ مائیکل نے طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ اپنا لیپ ٹاپ دوبارہ کھول لیا تھا۔

○……❖……○

Cape Cleveland QLD, Australia

27th August

6:30 pm

وہ تیراکی کا لباس زیب تن کر کے باہر نکلی تو تو سائمن اس کے انتظار میں باہر کھڑا تھا۔ اس نے اس کی آکسیجن کٹ اسے پہنائی اور اس کے لباس پر موجود بیلٹ میں ایک خودکار کیمرہ نصب کر دیا تھا۔ یہ واٹر پروف کیمرہ تھا جو کہ سمندر کے اندر بھی کام کرتا تھا۔

''کیا تم تیار ہو؟'' سائمن نے کیمرہ فکس کرتے ہوئے اس سے پوچھا تھا اور اس نے ہاتھ کے اشارے سے اسے اپنے تیار ہونے کا اشارہ دیا تھا۔

''ٹھیک ہے۔'' اس نے بوٹ پر بنے کیبن کی طرف ہاتھ سے اشارہ کیا تھا اور بوٹ ایک طرف کو تیزی سے چلنے لگی تھی۔

آج موسم بھی صاف تھا اور دور تک پھیلا نیلا سمندر کافی حد تک پُرسکون لگ رہا تھا۔ ایک جگہ پہنچ کر بوٹ نے اپنی رفتار کم کر دی تھی اور پھر وہ رک گئی۔ یہ سمندر کا وسط تھا۔

''جیسیکا ہم پہنچ چکے ہیں۔'' سائمن اس سے مخاطب ہوا تھا اور اس نے سر ہلا کر پانی میں چھلانگ لگا دی۔

سائمن کیبن کی طرف بڑھا اور وہاں پہنچ کر اس نے لیپ ٹاپ آن کر دیا تھا۔ جیسیکا کے ساتھ موجود کیمرا اس لیپ ٹاپ سے منسلک تھا۔ وہ تیزی سے کیمرے کو گھما کر اطراف کا جائزہ لینے لگا۔ وہ آہستہ آہستہ گہرائی کی طرف بڑھ رہی تھی۔

ان دونوں کا تعلق آسٹریلین انسٹیٹیوٹ آف میرین سائنس سے تھا۔ اور وہ دونوں اکثر ہی سمندر کے وسط میں پائے جاتے تھے۔ جیسیکا کے ریسرچ آرٹیکلز دنیا بھر میں مشہور تھے۔ اور اگر اسے پوری دنیا میں موجود میرین ریسرچرز میں سے ٹاپ میں شمار کیا جاتا تو یہ غلط نہ تھا۔ وہ انتہائی محنت کے ساتھ اپنی ریسرچ کیا کرتی تھی اور ایسے

میں اسے کئی دفعہ جانی خطرات بھی لاحق ہو چکے تھے۔ پر وہ اپنی جان کی پرواہ کیے بغیر اس فیلڈ میں آگے بڑھتی چلی جا رہی تھی۔ سائمن جو کہ اس کا بہترین دوست اور اس کا ہیلپر بھی تھا ہمیشہ ہی اس کے ساتھ ہر جگہ موجود ہوتا تھا۔ اب جیسیکا سمندر کی تہہ میں پہنچ چکی تھی۔ اس نے اپنے ہیڈ کیپ میں نصب ٹارچ کو روشن کیا تھا۔ ان کے پاس جدید کیمرے اور اور انسٹرومنٹس موجود تھے جن کی مدد سے وہ سمندر میں کافی گہرائی تک اتر سکتے تھے۔ وہ رنگ برنگی چھوٹی مچھلیوں کے جھنڈ سے ہوتی ہوئی آگے بڑھ رہی تھی۔ اور پھر اسے اچانک ہی وہ چٹان نظر آئی۔ اس کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ یہی تو وہ ڈھونڈنے آئی تھی۔ اس چٹان پر موجود جمی کائی میں کئی بیماریوں کا علاج تھا۔ اس کائی کو جمے ہزاروں سال سے اوپر ہو چکے تھے اور یہ کئی پودوں کی ڈی کمپوزیشن سے وجود میں آئی تھی۔ وہ پچھلے دو مہینوں سے اسی پر ریسرچ کر رہی تھی۔ اس کی ریسرچ سے دوائیاں بنانے والی کمپنیز کو بہت فائدہ ہو سکتا تھا۔ اب سے کچھ عرصہ پہلے جب وہ یہاں آئی تھی تو اس کائی کو سیمپل کے طور پر ساتھ لے گئی تھی اور ایک مہینے کی اَن تھک ریسرچ کے بعد بالآخر وہ اپنی اس دریافت کو دنیا کے سامنے لانے کے لیے تیار تھی۔

آج وہ اس کائی کے سیمپلز بڑی تعداد میں جمع کرنے کے لیے آئی تھی۔ سائمن نے اسے کیمرے کی مدد سے اس چٹان طرف بڑھتے دیکھ لیا تھا وہ مسکرایا۔ جیسیکا نے ایک بار پھر ثابت کر دکھایا تھا کہ میرین ریسرچ میں اس سے بہتر دنیا میں کوئی موجود نہیں تھا۔ وہ چٹان کے قریب پہنچی اور اپنی داہنی طرف لٹکے چھوٹے بیگ سے ایک ہاتھ کے سائز کا درانتی جیسا آلہ نکال کر اس چٹان کو کھرچنے لگی۔ کھرچنے سے اچھی خاصی کائی اس درانتی کے اوپری حصے پر اتر آئی تھی۔ اس نے اسی چھوٹے بیگ سے پلاسٹک بیگز نکالے اور وہ کائی اس میں بھرنے لگی۔ ان میں تھوڑا بہت پانی بھی بھرتا جا رہا تھا پر وہ جانتی تھی کہ کائی اس پانی سے خراب نہیں ہوگی۔ وہ سیمپل بیگس بھر کر اسی زپر بیگ میں رکھتی جا رہی تھی۔ وہ اپنی ریسرچ میں اور کسی کو شامل اس لیے بھی نہیں کرتی تھی کہ اسے اپنی معلومات چوری ہو جانے کا خطرہ رہتا تھا اور اسے ان معاملات میں سائمن کے علاوہ اور کسی پر بھروسہ نہیں تھا۔ یہ کوئی گیارہواں بیگ تھا جب اس نے اسے بھرنے کے لیے درانتی کو دوبارہ اس چٹان پر مارا۔ اور تب ہی اچانک سمندر میں اندھیرا بہت بڑھ گیا تھا۔ اس نے اپنے ہیڈ کیپ پر موجود ٹارچ کو چیک کیا تو وہ جل رہی تھی۔ اس نے گھوم کر چاروں طرف دیکھا نیلا سمندر اندھیرے میں ڈوب چکا تھا۔

''کیا طوفان آنے والا ہے؟ لیکن ابھی تو موسم صاف تھا'' اس نے دل میں سوچا اور دوبارہ چٹان کی طرف پلٹی۔ ''بس یہ آخری بیگ بھر کر نکل جاتی ہوں۔ میرے خیال سے اتنے ہی کافی ہوں گے۔'' اس نے دل میں ارادہ کیا۔

اس کی وہ چھوٹی درانتی دوبارہ چٹان کی طرف بڑھ رہی تھی کہ اچانک ہی کسی نے اس کی کلائی مضبوطی سے تھامی تھی۔ یہ ہاتھ اس چٹان کے پیچھے سے نمودار ہوا تھا۔ اس نے اس ہاتھ پر نظر ڈالی اور دوسرے ہی لمحے اس کی سانس اوپر کی اوپر اور نیچے کی نیچے ہی رہ گئی تھی۔ یہ شدید گلا ہوا ہاتھ تھا جس پر سمندر کی کائی جمی ہوئی تھی۔ ایسا لگتا تھا جیسے کافی عرصے سے یہ ہاتھ سمندر میں گل سڑ رہا ہو۔ اس نے اپنا ہاتھ چھڑانے کی کوشش کی تھی کیمرہ ہلنے لگا تھا۔ سائمن کو سمجھ نہیں آیا کہ کیا ہو رہا ہے۔

ہاتھ نے اسے مزید مضبوطی سے پکڑ لیا اور تب اسے ایسا لگا جیسے کوئی اس کے برابر میں آ کھڑا ہوا ہو۔ اس نے ڈرتے ڈرتے گردن گھمائی تھی اور پھر اس کی چیخ سمندر کی گہرائیوں میں غائب ہوگئی تھی۔ وہ کوئی انسانی گلا سڑا چہرہ تھا جس پر جگہ جگہ کائی جمی ہوئی تھی۔ اس کی آنکھیں گل کر ختم ہو چکی تھیں پر وہ ان گہرے گڑھوں سے اسی کو دیکھ رہا تھا۔ اس کا جسم نیلا پڑ چکا ہوا تھا۔ کیمرہ اپنی جگہ رک چکا تھا۔ سائمن کو چٹان صاف نظر آ رہی تھی مگر جیسیکا کی طرف سے حرکت بند ہو چکی تھی۔ اس نے پریشان ہو کر کیمرے کو اِدھر اُدھر گھمایا۔ اسے ایسا کوئی خطرہ نظر نہیں آیا جس کی وجہ سے جیسیکا رک گئی تھی۔ اور تب ہی اچانک بوٹ چلانے والا بھاگتا ہوا آیا تھا۔

''جیسیکا رسی کھینچ رہی ہے اسے باہر نکالو۔''

سائمن نے حیرت سے اسکرین کی طرف دیکھا وہ ایک جگہ ساکت ہو چکی تھی۔ وہ تیزی سے بھاگتا ہوا باہر آیا تھا اور اس نے رسی کھینچنا شروع کر دی تھی۔ یہ رسی وہ جیسیکا کی حفاظت کے لیے خود ہی اس کے ساتھ باندھ دیا کرتا تھا حالانکہ وہ کئی دفعہ منع بھی کرتی تھی۔

''تم چھوڑ دو! میں یہاں سے کھینچتا ہوں۔'' بوٹ والا بھاگتا ہوا اس چکر کے قریب آیا جہاں پر وہ رسی بندھی تھی اور اسے تیزی سے گھمانے لگا۔ سائمن پریشانی سے سمندر کی سطح کو دیکھ رہا تھا اور تھوڑی دیر کے بعد ہی جیسیکا سمندر کی سطح پر نمودار ہوئی تھی۔ اس نے نمودار ہوتے ہی آکسیجن ماسک نکال کر گہرے گہرے سانس لینے شروع کر دیئے تھے۔ سائمن نے شکر کا سانس لیا اور ہاتھ کا سہارا دے کر اسے بوٹ پر چڑھایا۔ وہ اوپر آتے ہی بوٹ کے ساتھ لگ کر بیٹھ گئی اور گہرے گہرے سانس لینے لگی۔ سائمن نے جلدی سے اس کا ہیڈ کور اور آکسیجن بیگ اس سے علیحدہ کیا۔ سلنڈر کا وزن کم ہوتے ہی وہ ایک طرف کو ڈھے گئی۔

''کیا ہوا جیسیکا؟ تم ٹھیک تو ہو؟'' سائمن پریشان ہوا تھا اس نے کبھی جیسیکا کو اس طرح نہیں دیکھا تھا۔ بوٹ والا بھی وہیں آ کھڑا ہوا تھا۔ وہ ہمیشہ انہی کے ساتھ کام کرتا تھا۔ اس نے سر ہلا کر اپنی سانس بحال کرنے کی کوشش کی پر اس کی آنکھیں ابھی تک بند تھیں۔

سائمن اس کے سیدھے ہاتھ پر موجود بیگ کو اتار رہا تھا اور پھر اس نے اس کی بیلٹ سے بندھا وہ کیمرہ بھی اتار لیا۔

''چلو اندر چلو۔'' اس نے اسے ہاتھ پکڑ کر اٹھایا اور وہ اٹھ کر اندر کی طرف بڑھ گئی تھی۔

''میں چینج کر کے آتی ہوں۔'' وہ اتنا ہی بول سکی اور کیبن کے اندرونی کمرے کی طرف بڑھ گئی تھی۔ سائمن نے بوٹ والے کو جانے کا اشارہ کیا اور کیمرے کی طرف متوجہ ہو گیا اس نے کیمرے کو الٹ پلٹ کر دیکھا وہ بالکل ٹھیک تھا۔ اس نے دوبارہ اسکرین پر نظر ڈالی وہاں اب کچھ بھی نہیں تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ چینج کر کے باہر آئی تھی۔

سائمن نے کافی کا کپ اس کی طرف بڑھایا۔ ''یہ لو کافی پیو۔''

اور اس نے خاموشی سے کافی کا کپ تھام لیا۔ وہ اس کے برابر والی کرسی پر آ کر بیٹھ گئی تھی۔

''کیا تم سیمپلز لانے میں ناکام رہی ہو؟'' وہ اس سے پوچھ رہا تھا۔

''نہیں! میرے بیگ میں سیمپلز موجود ہیں۔'' اس کے حواس بہت حد تک قابو میں آ چکے تھے۔

''کیا ہوا تھا؟'' اسے لگا یہ صحیح وقت ہے اس سے پوچھنے کا۔

''بس یوں سمجھو کچھ سال پہلے دیکھا گیا ایک خوفناک خواب میری آنکھوں کے سامنے دوبارہ زندہ ہو گیا تھا۔'' اتنا بول کر وہ کافی پینے لگی۔

''کیا مطلب؟'' وہ سمجھا نہیں تھا۔

''کیا آج کوئی خاص بات ہوئی ہے؟'' وہ جواب میں اتنا ہی کہہ سکی۔

''کیسی خاص بات؟'' آج نہ جانے کیوں جیسیکا اتنی بہکی بہکی باتیں کر رہی تھی۔

''کوئی اہم واقعہ؟ کوئی اہم خبر جس کے بارے میں ہمیں پتا نہ چلا ہو۔'' وہ کندھے اچکا کر بولی۔

''میں تو صبح سے تمہارے ساتھ یہیں موجود ہوں۔ مجھے علم نہیں کسی چیز کا۔'' وہ اپنا کافی کا کپ اٹھاتے ہوئے بولا۔

''ہاں ایک گھنٹے پہلے برمودا میں ایک جہاز گم ہو گیا ہے میں نے ابھی موبائل پر دیکھا ہے۔'' اچانک ہی بوٹ چلانے والا بولا تھا۔ اور جیسیکا کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ دوڑ گئی تھی۔

○.....❖.....○

Karachi, Pakistan

28th August

3:00 am

اس کا موبائل مسلسل وائبریٹ ہو رہا تھا۔ حالانکہ وہ اسے سائیلنٹ موڈ پر کر کے سویا تھا مگر وائبریشن آف کرنا بھول گیا تھا۔ اس نے ایک آنکھ کھول کر نائٹ بلب کی ہلکی روشنی میں گھڑی پر نظر ڈالی۔ رات کے تین بج رہے تھے۔ اس نے ہاتھ مار کر سائیڈ ٹیبل سے موبائل اٹھایا۔ پھر اسکرین پر نظر پڑتے ہی اس کی دونوں آنکھیں کھل گئی تھیں۔ ماہم کی کال تھی۔ اس نے جلدی سے کال آن کر کے اسے کان سے لگایا۔

''ہیلو۔'' آواز میں نیند کا تاثر موجود تھا۔

''اوہ تو تم سو رہے تھے۔'' دوسری طرف سے ماہم کی چہکتی ہوئی آواز ابھری اور اس کی ساری نیند دور ہو گئی تھی۔

''یہاں رات کے تین بج رہے ہیں میڈم۔'' احمد ہنسا۔

''ہاں مجھے پتا ہے لیکن احمد یہ جگہ اتنی خوبصورت ہے کہ میں تمہیں کیا بتاؤں۔'' دوسری طرف سے اس کی خوشی بھری آواز آئی۔

''یار کب واپس آؤ گی؟ میں بہت بور ہو گیا ہوں اوپر سے تم ہمارے چھوٹے پولیس آفیسر کو بھی ساتھ لے گئی ہو۔ کہاں ہے وہ؟ میری بات کرواؤ۔'' وہ بے قراری سے بولا تھا۔

''ہم شیری آنٹی کے بچوں کے ساتھ کروز پر آئے ہوئے ہیں۔ شاہان کھیل رہا ہے دوسرے بچوں کے ساتھ۔

میں بات کرواتی ہوں۔'' وہ شاید فون لے کر اس کی طرف جا رہی تھی۔ ''شاہان! شاہان!'' اس کی آواز گونجی وہ اسے پکار رہی تھی۔ ''یس ماما۔'' یہ آواز سنتے ہی احمد کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی تھی۔ ماہم دو ہفتے پہلے ہی اپنی خالہ کی بیٹی کی شادی میں شریک ہونے کے لیے امریکہ گئی تھی اور احمد نے مصروفیت کی وجہ سے معذرت کر لی تھی۔ ویسے تو وہ ماہم کو اکیلے سفر نہیں کرنے دیتا تھا پر اب شاہان تین سال کا ہو چکا تھا۔ لہٰذا وہ اسے با آسانی وہاں بھیجنے کے لیے تیار ہو گیا تھا۔ ویسے بھی وہ پچھلے کچھ سالوں سے اپنی مصروفیت کی وجہ سے انہیں کہیں نہیں لے جا سکا تھا۔ اور اب جبکہ ماہم کی پوری فیملی ایک جگہ جمع ہو رہی تھی تو وہ اسے اس خوشی سے دور نہیں کرنا چاہتا تھا۔

''چلو بابا سے بات کرو۔'' ماہم نے فون اسے پکڑا دیا تھا۔

''کیسے ہیں بابا؟ آئی مس یو۔'' دوسری طرف سے شاہان کی آواز آئی اور اس وقت اسے وہ بے طرح یاد آیا تھا۔ تین سالوں میں وہ ایک دفعہ بھی اس سے دور نہیں ہوا تھا۔

''مسنگ یو ٹو میری جان۔'' احمد کو اس پر بے تحاشا پیار آیا تھا۔

''بس بابا ڈونٹ کرائے! ہم جلدی سے آجائیں گے۔'' وہ بولا اور احمد ہنس پڑا تھا۔

''اچھا یہ بتاؤ مزہ آ رہا ہے؟'' اس نے بات بدلی ورنہ وہ واقعی رو پڑتا۔

''بہت مزہ آ رہا ہے بابا! یہاں سب بہت اچھے ہیں اور پتہ ہے آپ کو، شیری آنٹی نے مجھے بہت ساری چاکلیٹس بھی دی ہیں اور میں نے بہت سارے ٹوائیز بھی لیے ہیں۔ میں آ کر آپ کو دکھاؤں گا۔'' وہ اپنی خوشی اس سے شیئر کر رہا تھا۔

''جلدی سے آجاؤ بابا ویٹ کر رہے ہیں۔ ماما کو فون دو۔'' وہ بولا۔ اور شاہان اسے فون پکڑا کر بھاگ گیا تھا۔

''کب آ رہی ہو؟'' وہ واقعی اداس ہو گیا تھا۔

''بس اگلے منگل کی فلائٹ بک کروا لی ہے۔ ہم بھی تمہیں مس کر رہے ہیں کاش تم ہمارے ساتھ یہاں ہوتے۔'' اس کی آواز میں بھی اداسی اتر آئی تھی۔

''نہیں میں بالکل ٹھیک ہوں یہاں۔ اپنے ٹرپ کو خراب نہ کرو اداس ہو کر۔ کیا کہیں گے لوگ کہ شوہر سے بات کرتے ہی بیوی کا موڈ خراب ہو گیا۔ وہ سمجھیں گے کہ میں غصے والا ہوں۔'' وہ بولا اور وہ ہنس پڑی تھی۔

''او مائی گاڈ یہ کیا ہے۔'' وہ اچانک بولی تھی۔

''کیا ہوا؟'' وہ چونکا۔

''احمد......احمد....'' اچانک ہی اس کی آواز کٹنے لگ گئی تھی۔

''ہیلو ماہم کیا ہوا؟'' وہ سیدھا ہو بیٹھا تھا۔

''احمد! احمد یہ کون سی جگہ ہے......؟

یہ سب رک کیوں گئے؟'' وہ بمشکل اتنا ہی سن پایا اس کی آواز کٹ رہی تھی۔

''ہیلو ہاں کیا ہوا ہے؟ مجھے بتاؤ۔'' اسے کسی انجانے خدشے نے گھیرا۔

''اح م د......سفید......پ ان ی......پانی......اح م د......یہ ک ون......لوگ ہیں......''

اور دوسری طرف سے لائن منقطع ہوگئی تھی۔

اس نے ایک نظر موبائل پہ ڈال کر دوبارہ سے ماہم کا نمبر ڈائل کیا تھا۔مگر اس کا موبائل اب آف آرہا تھا۔اور شاید وہ اب ہمیشہ کے لیے آف ہو چکا تھا۔

O......❖......O

NASA Mayport Navy Base , Duval

Florida, USA

27th August

9:00 pm

آرمی جیپس کے ٹائر ایک ساتھ چر چرائے تھے۔وہ سب جیپوں سے اتر آئے۔

ان کے ہیوی بوٹس کی دھمک نے ماحول میں ارتعاش پیدا کر دیا تھا۔

دروازے پر موجود سپاہی نے اس کو دیکھ کر سلیوٹ مارا اور وہ کیپ اتار کر اسے جواب دیتا ہوا اندر کی طرف بڑھ گیا تھا۔اس کے ساتھ صرف دو آرمی آفیسرز ہی اندر گئے تھے اور باقی باہر ہی اس کا انتظار کرنے لگے۔

وہ طویل راہداری سے ہوتا ہوا ایک آہنی دروازے کے قریب جا کھڑا ہوا۔اس کے دونوں ساتھی بھی اس کی پیروی میں وہیں رک گئے۔آہنی دروازے میں نصب لیزر آئیڈنٹیفائنگ مشین میں اس کی شبیہ ابھری تھی۔اس نے اپنا ہاتھ دائیں طرف موجود شیشے کے بٹن پر رکھ دیا۔

''جیف لارنس اِز رپورٹنگ۔'' ایک روبوٹک آواز گونجی اور دروازہ کھل گیا تھا وہ تیزی سے اندر داخل ہوا اندر مزید طویل راہداری تھی۔وہ راہداری سے ہوتے ہوئے دائیں طرف بڑھے تھے اور وہیں پر شیشے کا ایک اور دروازہ تھا اس نے آگے بڑھ کر وہ دروازہ کھول دیا۔وہ ایک ہال نما ٹریکنگ روم تھا جہاں دیوار گیر اسکرینز نصب تھیں جو کہ مختلف سیٹلائٹس سے کنیکٹڈ تھیں۔یہاں بارہ کے قریب آرمی آفیسرز موجود تھے ان کے علاوہ سیٹلائٹ آپریٹرز، جنہوں نے سفید لیب کوٹ پہن رکھے تھے اِدھر اُدھر گھوم رہے تھے۔ان میں سے کوئی بھی کرسیوں پر نہیں بیٹھا تھا۔ایسا لگتا تھا جیسے ہنگامی صورتِ حال ہو۔جیف کو دیکھتے ہی ایک ادھیڑ عمر کا فوجی اس کی طرف بڑھا تھا۔جیف نے اسے سلیوٹ کیا۔

''آؤ میں تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا۔'' وہ سنجیدگی سے بولا اور اسے ساتھ لے کر ایک اسکرین کی طرف بڑھ گیا۔

باقی فوجی افسران بھی وہیں آکھڑے ہوئے۔

''دوبارہ دکھاؤ۔'' ادھیڑ عمر فوجی نے اس اسکرین پر موجود آپریٹر کو مخاطب کر کے کہا تھا اور اس نے سر ہلا کر مختلف بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے تھے۔

اسکرین پر سیٹلائٹ سے لی گئی ایک تصویر ابھری جس میں سمندر اور بادلوں کا خاکہ دیکھا جا سکتا تھا۔وہ آدمی مسلسل مشین پر موجود ناب کو گھمانے میں مصروف تھا۔اس کے ناب گھمانے سے بادل بھی حرکت کرتے تھے اور

زمین بھی گھومتی تھی۔

''جیسا کہ میں نے پرائم منسٹر کے ساتھ ہوئی میٹنگ میں سب کو بریفنگ دی تھی کہ اس دن موسم میں کوئی خرابی نہیں تھی۔ اب تک ہم رومینہ پارکر کے ریسرچ پیپرز پر ورکنگ کرتے آئے تھے مگر یہاں پر وہ تھیوری اپلائی نہیں ہو رہی ہے اسی لیے بین الاقوامی ٹیمز کو بلایا جارہا ہے۔ میں نے سب کے چلے جانے کے بعد صدر سے درخواست کی تھی کہ آرمی کی ٹیم کو بھی اس میں شامل کیا جائے کیونکہ وہ ٹیمز باہر سے ہوں گی اور ایسے میں آرمی کا ان کے ساتھ ہونا بہت ضروری ہے۔'' وہ ان سب کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

جیف کے ساتھ ساتھ باقی سب نے بھی تائید میں سر ہلا دیا تھا۔

''صدر نے میری بات سے اتفاق کیا ہے اور یہ اب ان ساری ٹیمز کے لیے سرپرائز ہوگا کہ یوایس آرمی کی ایک ٹیم بھی ان کے ساتھ اس پروجیکٹ پر ورکنگ کرے گی۔ میرے خیال سے اس ٹیم کو جیف سے بہتر اور کوئی لیڈ نہیں کرسکتا کیونکہ وہ بہت عرصے سے برموداا اور اس کے آس پاس کے علاقوں میں آپریشن کرتا رہا ہے۔''

''یس سر۔'' سب نے سر ہلا کر تائید کی تھی۔

''اپنی ٹیم تم خود تشکیل دو گے اور آگے کالائحہ عمل بھی تم بناؤ۔'' وہ بولا۔

وہ چیف آف آرمی اسٹاف جارج کلاڈ تھا۔

''سر آپ کو نہیں لگتا کہ جیف اس کام کے لیے کافی ینگ ہے۔'' سینئر آفیسر کلارک کو یہ بات شاید بری لگی تھی۔

''ایکسپیرینس عمر سے نہیں آیا کرتا۔'' وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا تھا۔ اور کلارک دانت پیس کر رہ گیا تھا۔

جیف جو بہت تیزی سے آگے بڑھ رہا تھا اور اس نے کافی کم وقت میں اپنے سینئرز کی نظروں میں اپنا مقام بنالیا تھا۔ کلارک کے علاوہ اور بھی لوگ اس سے خار کھاتے تھے۔

''کیا میں کچھ دیکھ سکتا ہوں؟'' جیف نے اسکرین پر بیٹھے ہوئے آپریٹر کو مخاطب کر کے کہا اور وہ سر ہلا کر وہاں سے ہٹ گیا تھا۔ جیف نے ناب گھما کر سیٹلائٹ پکچرز کو مختلف زاویوں سے دیکھا۔

''مجھے یہ پکچرز چاہیئے۔ میں اپنا مشن آج سے ہی اسٹارٹ کروں گا۔'' اس نے اپنے سینئرز کو مخاطب کر کے کہا تھا۔

''ٹھیک ہے ہم چلتے ہیں۔ آل دی بیسٹ۔'' یہ کہہ وہ سب آگے بڑھ گئے تھے اور اب اس کمرے میں اس کے دو ساتھیوں اور ان سیٹلائٹ آپریٹرز کے علاوہ کوئی بھی موجود نہیں تھا۔

''جہاز کے کپتان سے آخری دفعہ کب رابطہ ہوا تھا؟ میں وہ ریکارڈنگ سننا چاہتا ہوں۔'' وہ سیٹلائٹ آپریٹر سے مخاطب ہو کر بولا اور اس نے سر ہلا کر ایک اور کمپیوٹر اسکرین کی طرف اشارہ کر دیا تھا۔

جیف چلتا ہوا وہاں تک آیا۔

آپریٹر نے کچھ بٹن پریس کرنے کے بعد ایک ٹرانس میٹر ریکارڈنگ آن کر دی تھی۔

ساتھ ہی اسکرین پر نیلے سمندر میں ایک لال نقطہ نمودار ہوا جو شاید اس دن جہاز کی برمودا کی طرف بڑھتے

ہوئے سیٹلائٹ ریکارڈنگ تھی۔
''ہم سفید پانیوں میں داخل ہو رہے ہیں۔
ریڈار کام کرنا چھوڑ چکا ہے۔
''یہ کیا......!!!......ہے......ے ے......یے؟''
کیپٹن کی آواز گونجی اور پھر جہاز سے رابطہ ہمیشہ کے لیے ختم ہو چکا تھا۔ وہ کنٹرول پینل پر نظر آنا بند ہو گیا۔
وہ ایک گہری سانس لے کر سیدھا ہوا۔
''مجھے یہ سیٹلائٹ پکچرز اور ریکارڈنگ پانچ منٹ کے اندر اندر ٹرانسفر کر کے دے دیں۔'' وہ یہ کہہ کر اپنے ساتھیوں کی طرف بڑھا۔
''تو پھر تم سب تیار ہو ہمارے اس ایڈونچر کے لیے؟'' اس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔
''مجھے اس وقت کا بہت عرصے سے انتظار تھا۔ امید ہے کہ ان ٹیمز میں مجھے میرے کام کے بندے بھی مل جائیں گے۔'' اس کی مسکراہٹ مزید گہری ہو گئی۔
اس نے اپنے دونوں ساتھیوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر تھپکی دی اور لیب سے باہر نکل گیا۔ جو لائحہ عمل اس نے سوچا تھا وہ انتہائی خطرناک تھا۔ مگر وہ خطروں کی پرواہ تب کرتا جب اس کے پاس کھونے کے لیے کچھ ہوتا۔ اور اس کے پاس سوائے اس کے وجود کے ایسی کوئی چیز نہیں تھی جسے وہ ہر لمحہ داؤ پر لگائے رکھتا تھا۔
وہ جیف لارنس تھا!
یو ایس آرمی کا سب سے قابل اور خطرناک آفیسر!
جس کی ذہانت کے چرچے اس کے سینئرز کے دلوں میں ایک سیاہ نقطے کی طرح اپنی جگہ بنا چکے تھے۔

Somewhere in dark
Near Pacific Ocean
Planet earth
29th August
12:45 am

جیپ سنگلاخ چٹانوں کے درمیان بنے ناہموار راستے پر تیزی سے آگے بڑھ رہی تھی۔
جیپ اوپر سے کھلی تھی اور اس کو چلانے والا اندھیرے کا ہی حصہ نظر آتا تھا۔
سمندر قریب تھا اور اس کی بے رحم لہریں چٹانوں سے ٹکرا کر ماحول کو مزید ہیبت ناک بنا رہی تھیں۔
آدھی رات کا وقت تھا۔ جیپ نے باقی کا رستہ چاند کی روشنی میں طے کیا تھا اور جیپ کی ہیڈ لائٹس آف کر دی گئی تھیں۔
اس نے چٹانوں کے قریب جیپ لے جا کر روکی اور پچھلی سیٹ سے ایک کالا بیگ اٹھا کر کندھے پر ڈالا۔

سمندر کو جوش آیا ہوا تھا۔ ایک غصیلی لہر چٹان سے ٹکرائی اور اسے پوری طرح بھگو گئی لیکن اسے اس سب کی پرواہ کئے بغیر آگے بڑھنا تھا۔ چٹانوں میں جگہ جگہ گڑھے تھے اور ان میں پانی بھرا ہوا تھا۔

کائی زدہ ہونے کی وجہ سے چٹانوں پر بے تحاشا پھسلن تھی مگر اس کے پاؤں ان پر اس طرح پڑ رہے تھے جیسے وہ ان راستوں کے عادی ہوں۔

اس وقت کوئی بھی ذی روح یہاں اکیلے آنے کی ہمت نہیں کر سکتا تھا۔ کچھ دیر اسی طرح چلنے کے بعد وہ سایہ ایک کھلی چٹان کے پاس آ کر رک گیا۔ اس نے اپنے کندھے سے بیگ اتارا اور اس میں سے ایک کدال نکال لی۔ اس نے چٹان پر موجود کیکڑوں کے گچھوں کو اپنے ہاتھوں سے ہٹایا اور چٹان پر کدال مارنا شروع کر دی تھی۔

آہستہ آہستہ چٹان کے ٹکڑے ہونا شروع ہو گئے تھے۔ لہروں کا شور اتنا زیادہ تھا کہ کدال کی آواز سنائی نہیں دیتی تھی۔

اور بالآخر چٹان کا اوپری حصہ ٹوٹ گیا تھا۔ اس کے ٹوٹتے ہی اندرونی حصے میں ایک چھوٹا سا سوراخ نمودار ہوا تھا۔

اس نے ہاتھ ڈال کر کسی چیز کو پیچھے کی طرف کھینچا اس کے ہاتھ کے ساتھ ایک آہنی زنجیر باہر کی طرف کھنچتی چلی آئی تھی۔

اس نے زور لگا کر اسے باہر کھینچا......

اسی وقت ایسا لگا جیسے بادل زور سے گرجے ہوں مگر اسے کوئی فرق نہیں پڑا تھا۔ اس نے زنجیر کو تین چار جھٹکے اور دیئے تھے۔

چٹان بیچ سے کھل گئی تھی اب اسے لوہے کا ایک صندوق صاف نظر آ رہا تھا اس پر جگہ جگہ کائی جمی تھی۔ اس کی آنکھوں کی چمک بڑھ گئی۔

اس نے اپنے بیگ سے ایک زنگ آلود چابی نکالی جو سائز میں اس کے ہاتھ جتنی تھی اور اس صندوق کے تالے میں ڈال کر گھما دی۔ بادل زور سے گرجے تھے اس نے نظر اٹھا کر آسمان کی طرف دیکھا اور اس کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

اس نے صندوق کا ڈھکن کھولا۔

اندر ایک بہت بڑا اور تکونی چمکتا ہوا پرزم نما آلہ رکھا تھا۔

صندوق کھلتے ہی اس کی روشنی آس پاس پھیل گئی تھی۔

اس نے احتیاط سے اسے اپنے دونوں ہاتھوں میں اٹھایا اور گھٹنوں کے بل بیٹھ کر اسے اپنے ماتھے سے لگا لیا تھا اور پھر اس کی زبان سے عجیب سے الفاظ ادا ہونا شروع ہوئے۔ وہ سایہ زور زور سے ان الفاظ کو دہراتا رہا اور پھر آہستہ آہستہ اس کی آواز میں سرگوشیاں شامل ہوتی گئیں ایسا لگ رہا تھا جیسے بہت سارے لوگ اس کے ساتھ یہ جاپ کر رہے ہوں۔

چاند کے آگے کالے بادل کا ایک ٹکڑا آ گیا تھا اور اب اس کالی چٹانوں سے گھری جگہ پر سمندر کی لہروں کے

شور کے علاوہ اور کچھ نہیں تھا۔

اس نے خاموش ہو کر آسمان پر نظریں گاڑ دیں۔ اچانک ہی آسمان کے پردے پر وہ آرک نما روشنی نمودار ہوئی تھی۔

اس کے آس پاس سرگوشیاں بڑھ گئی تھیں۔

بجلی نے کڑکنا شروع کیا۔ شاید سمندر کے باہری علاقوں میں بارش شروع ہو چکی تھی۔

اس کے چہرے کی مسکراہٹ مزید گہری ہو گئی۔

اب وہ وقت آ چکا تھا!

اس کا انتظار ختم ہو چکا تھا!

وہ سایہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا، وہ چمکتا تکون اب بھی اس کے ہاتھ میں تھا۔

اب اس نے جلنا بجھنا شروع کر دیا تھا۔

اس کی نظریں آسمان پر موجود آرک پر ٹکی ہوئی تھیں جو شاید کسی اور کے دیکھنے پر آسمانی بجلی کا حصہ نظر آتا۔

آہستہ آہستہ وہ آرک واضح ہو رہا تھا۔

''وہ'' اس کے قریب آ رہے تھے۔

آج اس کی ملاقات ''ان'' سے ہونے والی تھی۔ اور پھر شاید موت کا وہ بھیانک کھیل دوبارہ شروع ہونا تھا جو اب سے کافی عرصے پہلے ''وہ'' ختم کر کے جا چکے تھے۔

O ....❖.... O

Australian Institute of Marine Science

Cape Ferguson, Australia

28th August

5:00 pm

سائمن نے سیمینار روم سے باہر آ کر سگریٹ جلائی اور کارپیٹڈ راہداری میں ٹہلنے لگا۔

کیٹ اسے دیکھ کر چلتی ہوئی اس تک آئی تھی۔

''سوری میں میٹنگز میں پھنسی تھی۔ کیسا جا رہا ہے سیمینار؟'' اس نے سائمن سے پوچھا۔

''جیسیکا کا سیمینار ہے کیسا جا سکتا ہے؟'' وہ فخر سے بولا تھا۔

''ہمیشہ کی طرح بہترین۔'' کیٹ کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ وہ جانتے تھے کہ جیسیکا جو کام کرے گی پرفیکشن سے کرے گی۔

اس نے ہلکا سا دروازہ کھول کر سیمینار ہال میں بیٹھے لوگوں پر نظر ڈالی یہ سب میڈیسن کمپنیز کے اونرز تھے۔

آسٹریلیا کی بہترین میڈیسن کمپنیز کی ٹیمز آج جیسیکا کا وہ سیمینار اٹینڈ کرنے آئیں تھیں جو میڈیسن فیلڈ میں ایک نئی جدت لانے والا تھا۔

کیٹ کو اپنی اس ایمپلائی پر بے حد فخر تھا۔
وہ جیسیکا کی باس تھی۔
وہ دروازہ بند کر کے واپس سائمن کی طرف متوجہ ہوئی۔
''میرے پاس جیسیکا کے لیے ایک بہت بڑی خوشخبری ہے! جیسے ہی وہ سیمینار سے فری ہو تم دونوں میرے آفس پہنچ جاؤ۔'' وہ سائمن کی طرف دیکھتے ہوئے بولی
''واؤ کیا ہے وہ؟'' سائمن خوش ہوا تھا۔
''یہ میں پہلے جیسیکا کو بتانا پسند کروں گی۔ میں تم لوگوں کا انتظار کر رہی ہوں۔'' یہ کہہ کر وہ آگے بڑھ گئی تھی اور سائمن سر ہلا کر ٹہلنے میں مصروف ہو گیا تھا۔
سگریٹ ختم کرنے کے بعد وہ دوبارہ سیمینار روم میں جا بیٹھا تھا۔
ایک گھنٹے کے بعد جیسیکا نے سیمینار کے اختتامی جملے کہے تھے اور سیمینار ہال تالیوں سے گونج اٹھا تھا۔
سائمن نے ایک نظر خوشی سے اس مجمع پر ڈالی جو اس کی سب سے بہترین دوست کی کامیابی پر اسے مبارکباد دے رہے تھے۔
وہ مسکرا کر سب سے ملتی رہی اور آدھے گھنٹے کے مزید انتظار کے بعد وہ سائمن کے پاس چلتی ہوئی آئی۔
''کیسا رہا؟'' وہ کندھے اچکا کر بولی۔
''کیا تمہیں تالیوں کے شور سے اندازہ نہیں ہوا؟'' سائمن جملہ مکمل کر کے ہنسا تھا۔
اور وہ بھی ہنس پڑی تھی۔
''کیٹ تمہارا انتظار کر رہی ہے۔ اس کے پاس تمہارے لیے ایک بہت بڑی خوشخبری ہے جو کہ اس نے مجھے بتانا پسند نہیں کی اور مجھ سے مزید انتظار نہیں ہو رہا تو چلیں؟'' وہ سیمینار روم کا دروازہ کھول کر بولا تھا اور وہ سر ہلاتی ہوئی آگے بڑھ گئی تھی۔
تھوڑی دیر کے بعد وہ کیٹ کے آفس کے باہر کھڑے دروازے پر دستک دے رہے تھے۔
''کم ان۔'' اندر سے کیٹ کی آواز گونجی اور وہ دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گئے۔
کیٹ نے ان دونوں کو بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا۔
وہ دونوں کرسی کھینچ کر بیٹھ گئے۔
''مبارک ہو جیسیکا! تمہارے اس سیمینار سے ہمیں بہت فائدہ ہوا ہے۔ مجھے کافی کالز موصول ہو رہی ہیں اور کافی لوگوں نے میٹنگ کے لیے اپائنٹ منٹ بھی لی ہے۔ وہ تو سب خیر بعد کی بات ہے، اس وقت جو خبر میں تمہیں دینے والی ہوں وہ ان ساری خوشیوں پر بھاری ہے۔'' اس کے چہرے پر جوش کے تاثرات تھے۔
''اور وہ کیا ہے؟'' جیسیکا بھنویں اچکا کر بولی۔
کیٹ نے مسکراتے ہوئے ایک فائل اس کی طرف بڑھا دی تھی۔
اس نے وہ فائل کھول کر پڑھنی شروع کی تھی مگر اس کے چہرے کا رنگ وہ فائل پڑھتے ہی سفید پڑ گیا تھا۔

سائمن جو اسے غور سے دیکھ رہا تھا یکدم چونکا۔

''سوری! مگر میں یہ نہیں کر سکتی۔'' اس نے فائل واپس کیٹ کی طرف بڑھا دی تھی۔

''کیا مطلب نہیں کر سکتی؟ تم جانتی ہو اس سے ہمارے انسٹیٹیوٹ کی ریپوٹیشن کو کتنا فائدہ ہو گا؟ اور ایسا گولڈن چانس بھلا کون رد کر سکتا ہے؟'' وہ حیران ہوئی تھی۔

جیسیکا کا رویہ اس کی سمجھ سے باہر تھا۔

''یہ ہے کیا آخر؟'' سائمن کی طرف سے سوال آیا تھا جواب مزید سسپنس کو برداشت نہیں کر سکتا تھا۔

''جیسیکا کے لیے ناسا کی طرف سے آفر ہے۔ اگلے ہفتے وہاں ایک پروجیکٹ شروع ہو رہا ہے جو برمودا ٹرائی اینگل پر ریسرچ کرے گا۔ اور ہمارے انسٹیٹیوٹ سے جس کا سلیکشن کیا گیا ہے وہ جیسیکا ہے۔ مگر تم اس کا رویہ دیکھو۔'' وہ شکایتی انداز لیے سائمن سے مخاطب تھی۔

اور سائمن یہ سنتے ہی اچھل پڑا تھا۔ یہ واقعی ایک گولڈن چانس تھا۔ ان کا کیریئر راتوں رات آسمان پر پہنچ سکتا تھا۔

''میں جہاں بھی ہوں خوش ہوں اس کے علاوہ مجھے اور کچھ نہیں کہنا۔'' وہ کرسی سے اٹھ کر کمرے سے باہر نکل گئی تھی۔

کیٹ کے چہرے پر مایوسی پھیلنے لگی وہ تو نہ جانے کیا کیا خواب دیکھ کر بیٹھی تھی اس نے پریشانی سے سائمن کی طرف دیکھا، سائمن کے لیے بھی اس کا یہ رویہ حیران کن تھا۔

''میں اسے منا لوں گا۔ مجھے آج شام تک کا ٹائم دو۔'' وہ اسے تسلی دیتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔

''مگر زیادہ دیر نہیں کرنا۔ ہمیں انہیں کنفرمیشن لیٹر بھی بھیجنا ہے۔'' وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولی اور وہ سر ہلا کر اس کے آفس سے باہر نکل گیا تھا۔

جیسیکا پارکنگ لاٹ میں اپنی گاڑی کی طرف بڑھ رہی تھی جب اس نے پیچھے سے اسے آواز دے کر روکا تھا۔

''جیسیکا کیا ہوا ہے تمہیں؟ تم اتنے اہم پروجیکٹ کو ہاتھ سے کیسے جانے دے سکتی ہو۔'' وہ تیزی سے چلتا ہوا اس کی طرف آیا تھا کہ کہیں وہ کار میں بیٹھ کر چلی نہ جائے۔

''اتنا اہم ہے تو تم کر لو۔'' اس نے سپاٹ لہجے میں جواب دیا تھا اور کار کا دروازہ کھول کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گئی۔

وہ اس کی کار کی کھڑکی پر جھکا۔

''جیسیکا یہ بے وقوفی ہو گی۔'' وہ اسے عقل دلانے کی کوشش کرنے لگا۔

''جو میں جانتی ہوں وہ تم نہیں جانتے اور بہتر یہی ہو گا کہ تم نہ جانو کیونکہ اگر تم نے جان لیا تو تمہارے لیے راتوں کو سونا مشکل ہو جائے گا۔'' یہ کہہ کر اس نے گاڑی کا شیشہ چڑھایا تھا اور اپنی گاڑی زن کر کے پارکنگ لاٹ سے باہر نکل گئی تھی۔ وہ جہاں تھا وہیں کھڑا رہ گیا تھا۔

Queensland, Australia

28th August

11:00 pm

اس نے کانپتے ہاتھوں سے اپنے فلیٹ کے لاک میں چابی گھمائی اور دروازہ کھول دیا۔

''لائٹس۔'' اندر آ کر اس نے کہا اور اس کے فلیٹ کی لائٹس آن ہو گئی تھیں۔

اس نے اپنا بیگ لاؤنج میں پڑے صوفے پر پھینکا اور بیڈ روم کی طرف بڑھ گیا۔

اس وقت اس کا ذہن سائیں سائیں کر رہا تھا...... ولسن سے بات ہوتے ہی وہ انسٹیٹیوٹ سے اٹھ آیا تھا۔

اسے اچانک ہر چیز سے وحشت ہونے لگی تھی وہاں سے اٹھ کر وہ ایک ریسٹورنٹ میں بیٹھا رہا مگر وہاں موجود ٹی وی پر چلتی سلائیڈ اس کے ذہن پر کسی ہتھوڑے کی طرح لگتی رہی۔

''برمودا میں مسافر جہاز غائب۔''

اس کے سامنے پڑا برگر ٹھنڈا ہو گیا تھا اور وہ اسے بغیر کھائے ہی اٹھ آیا تھا۔

بیڈ روم میں آتے ہی وہ اپنے بیڈ پر ڈھے گیا ذہن کے پردے پر کئی مناظر کسی فلم ریل کی طرح چل رہے تھے۔

برمودا

برمودا

جہاز

غائب......

اسے وہ چیخ سنائی دی جو اسے راتوں کو سونے نہیں دیتی تھی۔ اس نے بے اختیار ہی اپنے کان بند کر لیے تھے۔ اور پھر وہ کسی چھوٹے بچے کی طرح رو پڑا۔

دل ہلکا ہوا تو وہ اٹھ بیٹھا۔ اس نے کمرے میں موجود الماری سے ایک فائل نکال لی۔ اس کے ہاتھوں میں جنبش ہنوز برقرار تھی۔

اس نے وہ فائل کھولی۔ کئی تصاویر فائل سے نکل کر اس کے قدموں میں آ گری تھیں۔ وہ نیچے بیٹھ گیا اور ان تصویروں کو فرش پر پھیلا لیا۔

وہ چند لمحے بیٹھا ان تصویروں کو دیکھتا رہا اور پھر اس نے بیٹھے بیٹھے الماری کی نچلی دراز کھولی۔ دراز کو کھولتے ہی اس نے اس کے اندر موجود سارے کپڑے باہر پھینکنا شروع کر دیئے تھے۔ دراز خالی ہوتے ہی اس کی پچھلی طرف ایک خفیہ خانہ بنا نظر آیا تھا۔

اس نے کوڈ سیٹ کر کے اس خانے کو کھولا۔ اندر سے چاندی کی دھاتی کتاب باہر نکل آئی تھی۔

وہ چند لمحے اس کتاب کو دیکھتا رہا جیسے وہ ہمت جمع کر رہا ہو اور پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر اس کتاب کو باہر نکال لیا تھا۔

کتاب کو کھولنے کے لیے اس کے اوپر تکون کی شکل کا لاک لگا ہوا تھا۔

ایون کا جسم برف ہو گیا اس نے کانپتی ہوئی انگلیوں سے اس تکون کو مخصوص انداز میں گھمایا اور وہ کتاب کلک کی آواز کے ساتھ کھل گئی تھی۔

اس کتاب پر لکھی تحریریں کسی نامعلوم زبان میں تھیں۔

''وقت آ گیا ہے!''

''اب وہ وقت آ گیا ہے!''

وہ بڑبڑایا اور اس کی آنکھوں سے دوبارہ آنسو جاری ہو گئے تھے۔

O......❖......O

28th August

Karachi, Pakistan

8:00 am

ان کے گھر صبح 6 بجے سے لوگوں کا آنا جانا لگا ہوا تھا۔ احمد کی حالت ایسی نہیں تھی کہ وہ کسی سے بات کر پاتا وہ مسلسل اپنے کمرے میں بند تھا۔

شکیل صاحب اس کے کمرے کے دروازے کے باہر آ کر کھڑے ہو گئے اور ہمت کر کے کمرے کا دروازہ کھول دیا۔

وہ اپنا سوٹ کیس بنا رہا تھا۔

''یہ کیا کر رہے ہو احمد؟'' وہ تیزی سے چلتے ہوئے اس کی طرف آئے تھے۔

''بابا میں جا رہا ہوں۔'' وہ اتنا کہہ کر دوبارہ سے پیکنگ میں مصروف ہو گیا تھا۔

''کہاں جا رہے ہو؟ کیسی باتیں کر رہے ہو؟ سب افسوس کے لیے آ رہے ہیں...... تمہارا پوچھ رہے ہیں۔'' انہوں نے روتے ہوئے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا۔

''آپ انہیں آنے کیوں دے رہے ہیں؟ اور وہ افسوس کس چیز کا کر رہے ہیں؟ ان لوگوں کو کچھ نہیں ہوا ہے۔'' اسے غصہ آیا تھا۔

وہ گیلی آنکھوں سے اسے دیکھنے لگے۔

''بیٹا وہاں سے آج تک بھلا کون واپس آیا ہے؟'' انہوں نے اسے سمجھانے کی کوشش کی تھی اور پھر وہ بلک بلک کر رو پڑے تھے۔

''جب میں کہہ رہا ہوں کہ انہیں کچھ نہیں ہوا۔ میں لے کر آؤں گا انہیں...... اور میں اسی لیے جا رہا ہوں۔'' وہ ان کی طرف پلٹا۔

''تم کہیں نہیں جا رہے! تم اس وقت اپنے ہوش و حواس میں نہیں ہو۔'' وہ آگے بڑھے تھے پر اس نے ہاتھ اٹھا کر انہیں روک دیا تھا۔

''میری فلائٹ بک ہو چکی ہے اور میں یہاں ہاتھ پہ ہاتھ دھرے نہیں بیٹھ سکتا۔ آپ ہر کسی کا آنا یہاں بند کر

دیں۔ جب تک میں اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھ لیتا میں کسی خبر پر یقین نہیں کروں گا۔'' وہ اپنا بیگ لے کر تیزی سے باہر نکل گیا تھا۔

وہ اسے پیچھے سے آوازیں ہی دیتے رہ گئے اور پھر بیڈ پر بیٹھ کر رونے لگے۔ اس لمحے انہیں شاہان کی بے طرح یاد آئی تھی۔ تھوڑی دیر بعد ہی انہوں نے کار کے اسٹارٹ ہونے کی آواز سنی تھی اور اپنی آنکھیں بند کر لی تھیں وہ جانتے تھے احمد وہاں جائے بغیر نہیں رکے گا۔ انہوں نے دل سے دعا کی تھی کہ وہ جو انہیں واپس لانے کا ارادہ کر کے نکلا ہے خالی ہاتھ نہ لوٹے۔ مگر وہ یہ نہیں جانتے تھے کہ وہ خود بھی انہی بھول بھلیوں میں گم ہونے کے لیے روانہ ہو رہا ہے۔

O......❖......O

Gold Coast Airport

Queensland, Australia

30th August

11:30 pm

وہ تیزی سے کیب سے اتری تھی اور اپنا سامان اتروا کر بغیر چینج واپس لیے بھاگتی ہوئی ائیرپورٹ لاؤنج کی طرف بڑھی۔ سائمن اسے سامنے ہی دیوار سے ٹیک لگائے اطمینان سے کافی کے سپ لیتا نظر آیا تھا۔

اسے شدید غصہ آیا مگر وہ لوگوں کا خیال کرتی خاموشی سے اس کے سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑی ہو گئی تھی۔ سائمن کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ وہ جانتا تھا کے وہ ضرور آئے گی۔

''شکریہ تم وقت پر آ گئی۔ فلائٹ نکلنے والی تھی۔'' وہ یہ کہتا اندر کی طرف بڑھا تھا لیکن جیسیکا نے آگے بڑھ کر اس کا بازو مضبوطی سے جکڑا۔

''کیا سوچ کر تم یہ کرنے چلے ہو؟'' وہ دانت پیس کر بولی۔

سائمن نے آہستگی سے اپنا بازو چھڑایا۔

''تم چاہو تو جا سکتی ہو جیسیکا! یہ پروجیکٹ میں نے اپنے لیے قبول کیا ہے۔ تمہارے بعد میرا ہی نام تھا نیکسٹ آپشن میں! اور ضروری نہیں کہ تم ساتھ چلو۔ تم یہاں رہ کر باقی کے کام مکمل کرو میں یہ مکمل کر کے آ جاؤں گا۔'' وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا۔

''وہاں سے کون واپس آیا ہے؟ جو اسے چھو کر گزرا وہ بھی وہیں کا ہو کر رہ گیا ہے سائمن۔'' اس کی آنکھوں میں نمی تھی یا سائمن کو محسوس ہوئی تھی وہ سمجھ نہ سکا۔

''جلد ملتے ہیں۔'' وہ اس کے گال کو پیار سے چھو کر پلٹ گیا تھا۔

''ٹھہرو! میرا سامان زیادہ ہے۔'' وہ غصے سے بولی اور سائمن کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی تھی۔ وہ چلتی ہوئی اس کے سامنے آئی۔

''تم بہت ضدی ہو۔ اور میرا مسئلہ یہ ہے کہ میں اپنے سب سے بہترین دوست کو اکیلا نہیں چھوڑ سکتی۔'' اس نے یہ کہہ کر اس کے ہاتھ سے بورڈنگ پاس لیے اور اپنا پاس الگ کر کے آگے بڑھ گئی تھی۔

وہ سیٹی بجاتا ہوا اس کے سامان کو اٹھا کر اس کے پیچھے چل پڑا تھا۔ وہ دو دن سے انسٹیٹیوٹ نہیں آ رہا تھا اور نہ جیسیکا کی کالز اٹھا رہا تھا۔ کیٹ سے استفسار کرنے پر اسے پتہ چلا تھا کہ وہ آج رات کیلیفورنیا جا رہا ہے اور یہ پراجیکٹ وہ جیسیکا کی طرف سے قبول کر چکا ہے۔ اس کے پیروں تلے زمین نکل گئی تھی۔ وہ سیدھی اس کے فلیٹ گئی تھی، وہ وہاں موجود نہیں تھا۔ مگر اس کے دروازے پر لگا یہ نوٹ۔

''سی یو آن ائیر پورٹ ایٹ ون اے ایم ٹو نائٹ جیسیکا۔'' اس کا اچھا خاصا خون کھولا گیا تھا۔

کالز وہ اٹھا نہیں رہا تھا۔ اس نے فلیٹ آ کر اپنی پیکنگ شروع کر دی تھی۔ اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ سائمن کو اس منحوس جگہ اکیلے نہیں جانے دے گی۔ ساتھ ساتھ وہ اسے کالز بھی کرتی جاتی۔ پر وہ بھی ضد کا پکا تھا۔ اور بالآخر وہ دونوں جہاز میں اپنی اپنی سیٹس پر بیٹھ چکے تھے۔

اس نے بیلٹ باندھ لی تو سائمن اس کی طرف دیکھ کر ہنسا تھا۔ اس نے مصنوعی غصے سے اسے گھورا۔

''بتا دو اپنی باس کو کہ اس کے انسٹیٹیوٹ کی ریپوٹیشن کے لیے ہم دو جانباز اپنی جانوں پر کھیلنے جا رہے ہیں۔'' وہ خفگی سے بولی۔

''ایسے تو نہ بولو۔'' وہ اسے گھورتا ہوا کیٹ کو کال ملانے لگا۔

وہ گہری سانس لے کر جہاز کے مسافروں پر نظر ڈالنے لگی۔ تب ہی اچانک وہ نمودار ہوا۔ وہ ان کے برابر والی سیٹ پر آ کر رکا تھا۔ اس نے اپنا سامان اوپر رکھا اور کھڑکی کے برابر والی سیٹ پر بیٹھ گیا تھا۔

وہ بلا اختیار ہی اسے دیکھے گئی۔ اس کا لمبا چوڑا سراپا، کسرتی جسم، بھورے سنہری مائل بال جو نہ زیادہ لمبے تھے نہ چھوٹے۔ اس نے آدھے بالوں کو پونی کی شکل میں مقید کیا ہوا تھا اور ان میں سے کچھ اس قید سے آزاد ہو کر اس کے سفید چہرے پر آ گرے تھے۔ وہ نہ جانے کس محویت سے اسے تک رہی تھی کے اس کا لیپ ٹاپ کھولتا ہوا ہاتھ رکا اور اس نے اچٹتی سی نگاہ اس پر ڈالی تھی اور لیپ ٹاپ پر متوجہ ہو گیا تھا۔

جیسیکا کو لگا کہ برمودا سے زیادہ نیلی، قاتل اور گہری چیز اس نے آج دیکھی تھی۔

وہ اسرار و رموز میں لپٹی سحر انگیز آنکھیں!

جیسیکا جس پر لوگ دوسری نظر ڈالنا اپنا فرض سمجھتے تھے۔ اس کے لال بال اور ہری آنکھوں کا وہ امتزاج بہت سوں کو اپنی طرف متوجہ کر لیا کرتا تھا، آج مایوس ہوا تھا۔

اس کی ایک نظر میں ہی جیسیکا کے لیے۔ ''اپنے کام سے کام رکھو۔'' کی واضح تنبیہ تھی۔

وہ ڈھیٹ بن کر اس کے کلین شیو چہرے کا تفصیلی جائزہ لینے لگی۔ اس نے کن اکھیوں سے اسے دیکھا، اس کے چہرے پر ناگواری پھیل گئی تھی۔

جیسیکا مسکرائی۔ مرد کے اس مغرور حسن سے اس کا پہلی دفعہ واسطہ پڑا تھا۔

''ہو گئی بات۔'' سائمن کی آواز سے اس کی محویت ٹوٹی۔ وہ چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگی۔ مگر سائمن برابر والی سیٹ پر بیٹھے شخص کو دیکھ کر اچھل پڑا تھا۔

''او مائی گاڈ! ڈاکٹر ایون جیرالڈ۔'' وہ بے ہوش ہوتے ہوتے بچا۔

جیسیکا نے اس کے اس طرح بولنے پر دوبارہ پلٹ کر اسے دیکھا تھا۔ مگر اب وہ پوری طرح اپنے کام پر متوجہ تھا۔

''تم جانتے ہو اسے؟'' وہ واپس سائمن کی طرف پلٹی۔

''انہیں کون نہیں جانتا۔ ان کے ریسرچ پیپرز پڑھو پاگل ہو جاؤ گی۔ موسمیات، میرین ریسرچ، بلیک ہولز، ٹائم ٹریولنگ یہاں تک کہ ڈارک فورسز! کون سا ایسا ٹاپک ہوگا جو اس بندے نے کور نے نہیں کیا ہوگا۔ میں تو فین ہوں ان کا۔'' وہ جوش سے بول رہا تھا۔

اچانک جیسیکا کے ذہن میں جھماکا ہوا۔

''او مائی گاڈ یہ Dr. E.Gd ہیں؟'' وہ اچھل پڑی تھی۔

''ہاں یہ اپنے نام کی ابریویئشن استعمال کرتے ہیں پیپرز میں۔'' اس نے تصدیق کی تھی۔

''میں تو خود فین لسٹ میں شامل ہوں۔'' اسے اپنے گھورنے پر افسوس ہو رہا تھا۔ کیا سوچتے ہوں گے وہ......

''میں تو انہیں کوئی بوڑھا آدمی سمجھتی تھی۔'' وہ آہستگی سے بولی۔

''سمجھتا تو میں بھی تھا پر تین ہفتے پہلے ان کا ایک سیمینار اٹینڈ کیا تھا بلیک ہولز پر۔ تب دیکھا تھا انہیں۔'' وہ بولا۔

''میں ذرا مل لوں ان سے۔'' وہ اپنی سیٹ سے اٹھتے ہوئے بولا۔

جیسیکا کے دل میں اس کی آواز سننے کی خواہش جاگی۔ سائمن اٹھ کر اس کی سیٹ کے ساتھ جا کھڑا ہوا تھا۔

''ہیلو سر! میں سائمن۔ تین ہفتے پہلے آپ کا سیمینار اٹینڈ کیا تھا بلیک ہولز پر شاید آپ کو یاد ہو۔'' اس نے مسکراتے ہوئے مصافحے کے لیے ہاتھ بڑھایا تھا۔

ایون نے سر اٹھا کر اسے دیکھا اور سنجیدگی سے اس کا ہاتھ تھام کر سر ہلایا تھا۔

''کیا میں یہاں بیٹھ سکتا ہوں؟'' وہ اس کے ساتھ موجود خالی سیٹ کی طرف اشارہ کر کے بولا۔

''میں دو سیٹس اس لیے بک کرواتا ہوں کے مجھے کوئی ڈسٹرب نہ کر سکے۔'' وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا تھا۔

جیسیکا جس کا سارا دھیان اس کی آواز کی طرف تھا یہ بات سن کر اس کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئی تھیں۔

''اوہ! جی میں سمجھ سکتا ہوں۔'' سائمن یہ کہہ کر واپس آ بیٹھا تھا۔

جیسیکا اسے دیکھ کر آہستگی سے ہنس پڑی۔

''مسٹر فین۔''

''شہرت غرور ساتھ لاتی ہے۔'' وہ کندھے اچکا کر بولا۔

''مجھے نہیں لگتا۔ مجھے کوئی اور بات لگتی ہے۔'' وہ بولی لیکن اب اس نے اس کی طرف دیکھنے سے گریز کیا تھا۔

''ہو سکتا ہے۔ پر میرے دل میں اب بھی اتنی ہی عزت ہے ان کے لیے۔'' وہ مسکراتے ہوئے بولا۔

''شادی ہو گئی ان کی۔'' اسے اپنے سوال پر حیرت ہوئی تھی۔

''کون ہمت کرے گا؟ یہ بیوی کو بھی کہہ دیں گے کے اکیلے سونے کی عادت ہے۔'' وہ یہ کہہ کر ہنس پڑا تھا۔

اور جیسیکا بھی ہنس دی۔

پر اسے ایک عجیب سی خوشی ہوئی تھی۔ سولہ گھنٹے کا یہ سفر اتنا حسین ہوگا اسے اندازہ نہیں تھا۔ اس کے دل کو دماغ سے جنگ لڑنے کے لیے زیادہ محنت نہیں کرنی پڑنی تھی۔

اس نے خود اس سے بات کرنے کا ارادہ کرتے ہوئے میگزین اپنے سامنے کرلیا تھا۔ اسے جہاز کے مسافروں کے سونے کا انتظار تھا۔ سائمن سمیت سب ہی اونگھ رہے تھے۔ اسے پوری امید تھی کے آدھے گھنٹے تک تقریباً سب ہی سو جائیں گے اور اگر ایون نے اسے جھڑک بھی دیا تو یہ شاندار نظارہ دیکھنے کے لیے زیادہ چشم دید گواہ موجود نہیں ہوں گے۔

O......❖......O

NASA Research Center
Silicon Valley, California
31st August
8:00 AM

جیف جیپ سے اترا۔ وہ کل رات ہی کیلیفورنیا پہنچا تھا۔ اس نے میپورٹ بیس کو ہی سینٹر پوائنٹ بنانے کا ارادہ کیا تھا۔ دوسری ٹیمز بھی آج شام تک پہنچ جاتیں لہٰذا اس نے سارا پلان تیار کرلیا تھا۔ مگر کام شروع کرنے میں رکاوٹ صدر کی اس کال نے ڈالی تھی جس میں سب کو بشمول آرمی کے، بریفنگ سیمینار سے پہلے سرچنگ کی اجازت نہیں تھی۔ لہٰذا اسے اب سب کا انتظار کرنا تھا اور سیمینار کے بعد ہی آفیشلز کی طرف سے یہ طے پاتا کہ کس کے لائحہ عمل پر باقی سب کو بھی چلنا ہوگا۔ سیمینار ناسا میں ارینج کیا گیا تھا اور آج رات نو بجے سب کو یہاں جمع ہونا تھا۔ وہ اپنا کام مکمل کرکے آیا تھا۔ اور سیمینار سے پہلے وہ روبینہ کو اعتماد میں لینا چاہتا تھا۔ تاکہ وہ اپنے ملک میں کسی دوسرے کی مرضی کے مطابق نہ چلے۔ ویسے بھی ایک فوجی افسر ہونے کے ناطے یہ اس کی طبیعت کو گراں گزرتا۔

اگر روبینہ اس کے ساتھ ہو جاتی اور وہ ایک ہی طریقے پر متفق ہوتے تو پوری امید تھی کہ آفیشلز باقی ٹیمز کو ان کے انڈر کام کرنے کا کہتے۔ وہ دوسری فارمیلیٹیز سے گزرتا ہوا روبینہ کے سیکشن میں پہنچا تھا اور اسے ایک آفس میں انتظار کرنے کا کہہ کر روبینہ کی سیکریٹری باہر نکل گئی تھی۔ وہ خاموشی سے آفس کا جائزہ لینے لگا اور کچھ ہی دیر بعد روبینہ اندر داخل ہوئی تھی۔ وہ کرسی سے اٹھ کر اس سے مصافحے کے لیے آگے بڑھا اور وہ اس سے مصافحہ کرکے اپنی کرسی پر آ بیٹھی تھی۔

''جی میں کیا مدد کرسکتی ہوں آپ کی۔'' وہ اس کی طرف دیکھ کر مسکرائی۔

''مس روبینہ جیسا کہ آپ جانتی ہیں کہ آج یہاں حکومت اور آرمی آفیشلز کا ایک سیمینار ہونے والا ہے جو یہ طے کرے گا کہ پروجیکٹ برمودا پر ان چار ٹیمز میں سے کس کو لیڈر مقرر کیا جائے۔ کیا آپ کو نہیں لگتا کہ یہ ہم دونوں کے لیے شرمندگی کی بات ہوگی کہ ہمارے ہوتے ہوئے کسی اور کو اس کا اہل قرار دیا جائے۔'' اس نے سنجیدگی سے اپنی بات مکمل کی۔

رومینہ نے کرسی سے ٹیک لگالی۔

''تو آپ کو بھی ناسا کی سب سے قابل ٹیم پر بھروسہ نہیں؟'' اس کے لہجے میں شکایت تھی۔

''یہ وقت بلیم گیم کا نہیں! پھر تو میں بھی یہ رونا شروع کر سکتا ہوں کہ کیا ہماری فوج اہل نہیں...... یہاں بات اہل اور نااہل کی نہیں ہے۔ بات ہے قابلیت اور لیڈرشپ اسکلز دکھانے کی۔'' وہ بولا۔

''مجھے پورا یقین ہے کہ میں ہی لیڈ ہوں گی۔'' وہ قطعی لہجے میں بولی۔

''اوہ! اسی پرانی ریسرچ کے بل بوتے پر۔ آپ اچھی طرح جانتی ہیں کہ موسم اس دن صاف تھا'' وہ طنزیہ لہجے میں بولا۔ رومینہ نے پہلو بدلا تھا۔

''میں نے کچھ مزید پوائنٹس بھی ایڈ کیے ہیں اور ان پر سب متفق ہوں گے۔'' وہ ضد کر رہی تھی۔

''بالکل! ہوسکتا ہے کہ ایسا ہو۔ لیکن کیا یہ بہتر نہیں ہوگا کہ ہم آپس میں ایک دوسرے کی تائید کرنے کا وعدہ کرلیں! کم از کم اس طرح یہ پروجیکٹ باہر نہیں جاسکے گا۔ اگر ہم میں سے کوئی لیڈ ہوا تو میرا وعدہ ہے کہ میں بھرپور تعاون کروں گا۔'' وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولا۔ وہ سوچ میں پڑ گئی تھی۔

اسے خطرہ صرف ایون کی طرف سے تھا۔ اور اگر آرمی ٹیم اس کی تائید کردیتی تو ایون اس کے انڈر کام کرنے پر مجبور ہوجاتا۔ دونوں صورتوں میں اپرہینڈ اسی کا ہوتا۔

''ٹھیک ہے! میں تیار ہوں۔'' اس نے تائید میں سر ہلایا۔

''گریٹ! چلیں ہم دونوں اپنے اپنے لائحہ عمل کے مشترکہ نکات پر ایک رپورٹ بنالیتے ہیں۔ تاکہ شام تک ہمارے پاس ان کے ہر سوال کا جواب ہو اور وہ بھی ہماری تائید کرنے پر مجبور ہوجائیں۔'' جیف نے سکون کا سانس لیا تھا کہ رومینہ نے اس کی بات سمجھ لی تھی۔ اب اسے بس رات ہونے کا انتظار تھا۔ اچانک رومینہ کی میز پر پڑا فون بجا تھا اور وہ دونوں چونک پڑے تھے۔ رومینہ نے ہاتھ بڑھا کر فون اٹھالیا۔

''ہیلو۔'' وہ فون کان سے لگاتے ہوئے بولی۔

دوسری طرف کی بات سننے کے بعد اس کے چہرے پر کشمکش کے آثار پھیل گئے تھے۔

''مگر میں انہیں کیا جواب دوں گی؟ اور انہیں یہاں آنے کا کس نے کہا۔ مجھے گورنمنٹ کی طرف سے ایسی کوئی انسٹرکشنز نہیں ملیں کہ میں ان اداروں کی طرف سے کسی کو جوابدہ ہوں۔'' اس نے اپنی بات مکمل کی تھی اور اس کی بات سنتے ہی جیف سیدھا ہو بیٹھا تھا۔

''ٹھیک ہے! آپ انہیں باہر انتظار کروائیں میں آتی ہوں۔'' یہ کہہ کر اس نے فون رکھ دیا تھا۔

''کیا ہوا ہے؟'' جیف نے پوچھا۔

''گم ہونے والے جہاز میں موجود افراد کے کچھ لواحقین یہاں آپہنچے ہیں۔ انہیں بتایا گیا ہے کہ سیمینار یہاں منعقد ہو رہا ہے۔ اور مجھے انہیں بریفنگ کے آرڈرز دیئے گئے ہیں۔ میں بھلا انہیں کیا تسلی دے سکتی ہوں۔'' وہ بیزاری سے بولی۔

''ہاں مجھے بتایا گیا تھا کہ انہیں بھی سیمینار میں بیٹھنے کا موقع دیا جائے گا۔ تاکہ وہ ہمارے کام سے مطمئن ہوکر

اپنے اپنے ملکوں کی طرف سے حکومت پر دباؤ میں کمی لانے میں ہماری مدد کر سکیں۔'' اسے چیف کی کال پر دی گئی بریفنگ یاد آئی تھی۔

''ٹھیک ہے پھر! میں بات کر کے آتی ہوں ان سے۔'' وہ کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

''میں بھی چلتا ہوں ساتھ۔'' وہ بھی اس کے ساتھ ہی کھڑا ہو گیا۔

اور وہ سر ہلا کر آگے بڑھ گئی تھی۔ وہ ریسرچ سینٹر سے باہر نکل آئے تھے۔

ویزیٹرز بلڈنگ سینٹر سے الگ تھلگ بنی تھی اور یہاں سے ریسرچ سینٹر تک رسائی ممکن نہ تھی۔ وہ وسیع و عریض لان کو عبور کرتے ہوئے ویزیٹر بلڈنگ میں داخل ہوئے تھے۔ یہ بلڈنگ عام طور پر ویزیٹنگ فیکلٹی یا ریسرچرز کے رہنے کے لیے استعمال کی جاتی تھی۔ سیمینار ہالز بھی اسی بلڈنگ میں موجود تھے۔ وہ مرکزی راہداری سے ہوتے ہوئے ایک کمرے میں داخل ہوئے۔ یہ ایک چھوٹا سا میٹنگ روم تھا جس میں دس کے قریب کرسیاں رکھی ہوئی تھیں۔ وہاں چار افراد بیٹھے تھے اور باقی کرسیاں خالی پڑی تھیں۔

رومینہ چلتی ہوئی کرسی صدارت پر جا بیٹھی تھی۔ جبکہ جیف ایک خالی کرسی گھسیٹ کر اس پر بیٹھ گیا۔

''میرا نام رومینہ پارکر ہے۔ میں ناسا ویدر ڈیپارٹمنٹ کی انچارج ہوں اور مجھے حکومت کی طرف سے آپ کو بریفنگ دینے کے لیے منتخب کیا گیا ہے۔'' وہ اپنا تعارف کرواتے ہوئے بولی۔

''میرا نام اویناش ہے اور میں انڈیا سے اس سیمینار میں شامل ہونے آیا ہوں۔ ہمارے ڈیفینس منسٹر اس جہاز میں موجود تھے۔'' دائیں طرف کرسی پر بیٹھے ایک کسرتی جسم والے شخص نے اپنا تعارف کروایا تھا۔ رومینہ سر ہلا کر اس کے ساتھ بیٹھے شخص کی طرف متوجہ ہوئی۔

''میرا نام اسلم ہے اور یہ کریم ہیں۔ ہم ملائیشیاین گورنمنٹ کے نمائندہ ہیں۔ ہمارے پرائم منسٹر اس جہاز میں موجود تھے۔ ہمارے ملک میں اس واقعے کو لے کر اچھا خاصا پینک ہے۔ مجھے امید ہے کہ مجھے آج سیمینار میں تسلی بخش جوابات ملیں گے۔'' اس نے اپنے ساتھ بیٹھے شخص کا تعارف بھی ساتھ ہی کروا دیا تھا۔

رومینہ سر ہلا کر چوتھے شخص کی طرف متوجہ ہوئی تھی۔

''آپ لوگوں نے اب تک جو کوششیں کی ہیں ان کی بریفنگ چاہیئے مجھے۔'' چوتھا شخص بولا تھا جیف نے اپنی پوری توجہ اس پر مرکوز کر دی تھی۔ اس کا لہجہ بہت کچھ بتا گیا تھا۔

''آپ اپنا تعارف کروانا پسند کریں گے؟'' رومینہ کو اس کا لہجہ ناگوار گزرا تھا۔

''میرا نام احمد ہے۔ میں پاکستان کا حکومتی نمائندہ ہوں اور میری فیملی اس جہاز میں موجود تھی۔'' وہ سنجیدگی سے بولا۔

''آپ سب نے اپنی اپنی گورنمنٹ کے آفیشل لیٹرز تو جمع کروا دیئے ہوں گے یقیناً؟'' رومینہ اسے نظر انداز کرتے ہوئے بولی تھی۔

''آپ اس قسم کے بچکانہ سوال کیسے کر سکتی ہیں؟ آپ کے خیال میں ہمیں پراپر چیکنگ کے بغیر ناسا میں اس طرح داخل ہونے دیا جائے گا؟'' احمد سرد لہجے میں بولا۔

''یہ پوچھنا میری ڈیوٹی ہے۔'' وہ الفاظ چبا چبا کر بولی۔
''آپ کی ڈیوٹی ہمیں بریفنگ دینا ہے۔اب براہِ مہربانی میرے سوال کا جواب دیں۔'' وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا۔
کیونکہ بریفنگ رومینہ کی ڈیوٹی تھی لہٰذا جیف کو مجبوراً خاموش ہی رہنا تھا۔ وہ ایک دوسرے کے کاموں میں ٹانگ نہیں اڑاتے تھے۔حکومت کے آرڈرز ان کے لیے سب سے اہم تھے۔شاید اسی لیے ان ملکوں میں قانون کی بالادستی تھی۔
''ہم نے کام شروع کر دیا ہے اور لائحہ عمل بھی تیار ہے۔لیکن سیمینار سے پہلے کوئی سرچ آپریشن شروع نہیں کر سکتا۔لہٰذا آج شام کو جو بھی فیصلہ کیا جائے گا وہ حتمی ہوگا۔آپ سب بھی اس سیمینار میں شامل ہوں گے اور وہاں آپ کو ان سارے سوالات کے جوابات مل جائیں گے۔'' وہ سپاٹ لہجے میں بولی۔
ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیا تھا مگر احمد کے چہرے پر بے چینی پھیل گئی۔تین دن سے جہاز غائب تھا اور یہ لوگ سیمینار کے انتظار میں بیٹھے تھے۔
''یعنی ابھی تک کوئی کام شروع نہیں ہوا۔'' وہ بالآخر بول ہی پڑا۔
''دیکھیں مسٹر احمد! یہ کوئی عام سرچ آپریشن نہیں ہے۔ برمودا ہے۔آپ بھی حکومتی نمائندے ہیں۔آپ کو تو اچھی طرح اندازہ ہونا چاہیے کہ بڑے سے بڑے حادثات میں بھی حکومت سے فنڈز اور چیزیں منظور کروانے میں کتنا وقت لگ جاتا ہے۔جبکہ ہماری حکومت نے فوری اقدامات کیے ہیں اور باہر سے بھی کچھ ٹیمز آج یہاں پہنچ رہی ہیں۔آرمی کو بھی شامل کیا گیا ہے۔میں سمجھ سکتی ہوں کہ آپ کی ذہنی حالت اس وقت کیا ہوگی مگر ہماری جگہ پر آ کر سوچیں۔ہم پر چاروں طرف سے دباؤ ہے۔ایسا نہیں ہے کہ ہم صرف بہانے بنائیں گے۔ بلکہ ہماری حکومت نے تو آپ کو اس بریفنگ سیمینار میں بیٹھنے کا موقع بھی دیا ہے۔کون سی حکومت اتنے نازک فیصلے بیرونی مداخلت کے ساتھ طے کرتی ہے؟ ایسے میں آپ کا ہم پر شک کرنا اور ہمارے ساتھ تعاون نہ کرنا ہم سے زیادہ آپ کے اپنے لیے مسائل پیدا کرے گا۔'' وہ کافی حد تک پُرسکون لہجے میں بولی تھی۔ جیف دل ہی دل میں اس کی معاملہ فہمی کا قائل ہوا۔
احمد خاموشی سے ہونٹ کاٹنے لگا۔رومینہ کی بات ٹھیک تھی۔ یہ وقت جذباتی ہونے کے بجائے تحمل سے کام لینے کا تھا۔اس نے سر ہلا دیا تھا۔
''ٹھیک ہے پھر! آج شام کو ملاقات ہوتی ہے۔'' وہ یہ کہہ کر کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔
وہ سب بھی ساتھ ہی اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔ وہ اور جیف کمرے سے باہر نکل گئے تھے۔اب ان سب کو سیمینار کا انتظار تھا۔

○......❖......○

جیسیکا نے آس پاس نظر دوڑائی۔سائمن سو چکا تھا۔ جہاز میں مکمل خاموشی تھی۔
اس کا مطلب تھا کہ باقی مسافر بھی محوِ استراحت تھے۔
اس نے کن انکھیوں سے ایون کو دیکھا۔وہ ابھی تک کام میں مصروف تھا۔

وہ سیٹ سے اٹھ کر واش روم کی طرف بڑھ گئی تھی۔

واپس آتے ہوئے اس نے باقی کے مسافروں پر بھی نظر ڈال لی تھی۔ زیادہ تر سو چکے تھے اور کچھ نیم غنودگی کی کیفیت میں تھے۔

وہ واپس آ کر سیٹ پر بیٹھی اور بیلٹ باندھ کر ہمت جمع کرنے لگی۔

سائمن کیونکہ کھڑکی والی سیٹ پر بیٹھا تھا اس لیے وہ اس کے آنے جانے سے ڈسٹرب نہیں ہوا تھا۔ اس نے ایک نظر دوبارہ سائمن پر ڈالی اور ہلکے سے گلا کھنکار کر ایون کی طرف پلٹی۔

''ہیلو ڈاکٹر ای جیڈ! اگر آپ برا نہ مانیں تو میں کچھ سوالات کے جوابات جاننے کے لیے کافی عرصے سے کوششیں کر رہی ہوں۔ یہ میری خوش قسمتی ہے کہ آج آپ سے ملاقات ہوگئی۔ میں زیادہ وقت نہیں لوں گی۔'' وہ آہستگی سے بولی۔

ایون کے ٹائپ کرتے ہاتھ رکے تھے۔

''مس جیسیکا رونالڈ کو ایسے کون سے سوالات پریشان کر سکتے ہیں بھلا؟'' وہ اب باقاعدہ اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔

جیسیکا کا خون جمنے لگا۔ وہ اسے جانتا تھا۔ اور جاننے کے باوجود بھی متاثر نہیں ہوا تھا۔

اس نے تھوک نگلا۔ اب جب آ بیل مجھے مار کا موقع دے ہی دیا تھا تو لال چادر دکھانے میں اسے کوئی دقت نہیں تھی۔

''کچھ ایسے سوالات جو میرا ٹاپک نہیں ہیں لیکن ایک اہم پراجیکٹ پر کام کرنے کے لیے مجھے ان کے جوابات کی ضرورت پڑنے والی ہے۔'' اس نے ہمت کر کے اپنی بات پوری کی تھی۔

''تو یہ سوالات آپ مجھے پچھلے ایک گھنٹے سے گھورنے کے بجائے اسی وقت کر سکتی تھیں۔'' وہ اس کی سوچ سے زیادہ سخت ثابت ہوا تھا۔

''جی بالکل! مگر اپنے دوست کی عزت افزائی دیکھ کر میری ہمت نے جمع ہونے میں ایک گھنٹہ لگایا۔ اور آپ اگر اپنے اس ٹیلنٹ سے واقف ہیں تو یہ ضرور جانتے ہوں گے کہ میں نے پھر بھی کم وقت لیا ہے یہ جرأت دکھانے میں۔'' وہ کافی حد تک سنبھل گئی تھی۔

اس کی آنکھوں میں کچھ لمحوں کے لیے حیرت تیر گئی۔

''کیا سوالات ہیں؟'' وہ پوچھ رہا تھا۔

جیسیکا نے شکر ادا کیا۔

''برمودا۔'' وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولی۔

اس کے چہرے پر ایک سایہ لہرایا تھا۔

''کون سا پراجیکٹ ہے؟'' اس نے جواباً اسی سے سوال کیا تھا۔

''برمودا سرچ آپریشن۔'' اس نے پراجیکٹ کا نام دہرایا تھا۔

اور ایون کو لگا کہ اس کی آدھی مشکل کا حل اس کے سامنے بیٹھا تھا۔

''میں بھی اسی پراجیکٹ کا حصہ ہوں اور وہیں جا رہا ہوں۔'' اس بار اس کا لہجہ قدرے نرم تھا۔

جیسیکا کو لگا کہ اسے آج تک اتنی خوشی شاید کسی خبر سے نہیں ہوئی تھی۔

''او مائی گاڈ۔'' وہ اتنا ہی بول سکی تھی۔

''تو آپ کا لائحہ عمل کیا ہے؟'' وہ اس سے پوچھ رہا تھا۔

''کچھ بھی نہیں۔ میں اس پر کام نہیں کرنا چاہتی تھی لیکن مجبوری تھی کہ میرا ہی نام سلیکٹ کیا گیا تھا۔ اور انسٹیٹیوٹ کی ریپوٹیشن کے لیے آنا پڑا۔ میں بس اپنی ریسرچ کے حوالے سے ہی کوئی لائحہ عمل پیش کروں گی۔ مگر آپ جانتے ہیں کہ یو ایس کے انٹرنل ادارے اتنی آسانی سے ہمیں وہاں لیڈ کرنے نہیں دیں گے۔'' اس نے بات مکمل کی۔

وہ جانتا تھا کہ وہ کیا لائحہ عمل ترتیب دیتی مگر خاموش رہا۔

وہ اس کے کچھ بولنے کا انتظار کرنے لگی۔ تھوڑی دیر بعد وہ بولا۔

''میں جانتا ہوں وہاں کے انٹرنل اداروں کو یہ بات ناگوار گزرے گی مگر ان کی ناراضگی سے ہمارا کیا لینا دینا؟ ہم اپنی ریسرچ ضائع نہیں کر سکتے! اگر ان کے لوگوں میں یہ قابلیت ہوتی تو وہ ہمیں کیوں بلاتے؟ پہلے سے ہتھیار پھینک دینا حل نہیں ہوتا۔'' وہ شاید بہت عرصے بعد کسی سے اتنی تفصیلی بات کر رہا تھا۔

''آپ نے کیا سوچا ہے؟'' اسے ایون کی بات میں دم لگا تھا۔

''وہ میں سیمینار میں بتاؤں گا۔ مگر ہمیں وہاں ایک دوسرے کی تائید کرنی ہوگی۔ تا کہ وہ بھی ہم سے متفق ہو کر پراجیکٹ کی لیڈ ہمیں دیں۔'' وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

''میں اس کے لیے تیار ہوں۔'' وہ اثبات میں سر ہلاتے ہوئے بولی۔

''گڈ! تو پھر شام کو سیمینار میں ملاقات ہوتی ہے۔'' وہ یہ کہہ کر دوبارہ لیپ ٹاپ کی طرف متوجہ ہو گیا تھا۔

جیسیکا نے حیرت سے اس کو دیکھا۔

کیا چیز تھا یہ شخص!

اسے اب شدت سے سیمینار کا انتظار تھا جب وہ دوبارہ اس سے بات کر پاتی کیونکہ اسے دوبارہ مخاطب کرنے کی ہمت اس میں نہیں تھی۔

O......❖......O

NASA Research Center

Silicon Valley, California

31st August

9:00 pm

ان کی گاڑیاں آگے پیچھے رکی تھیں۔

وہ اتر آئے۔ انہوں نے اپنی نیند فلائٹ میں پوری کر لی تھی۔ وہ شام 7 بجے کیلیفورنیا پہنچے تھے اور انہیں سیدھا

ہوٹل لے جایا گیا تھا جہاں سے وہ فریش ہو کر ناسا کے لیے روانہ ہو گئے تھے۔ کیونکہ وقت کم تھا لہٰذا سیمینار میں مزید دیر کرنا مناسب نہ تھا۔ انہیں گورنمنٹ آفیشلز نے ریسیو کیا تھا اور اب ان کے قدم سیمینار ہال کی طرف بڑھ رہے تھے۔

دروازے پر موجود آفیسر نے سیمینار روم کا دروازہ کھولا تھا اور وہ سب اندر داخل ہو گئے تھے۔ سیمینار ہال میں موجود اے سی کی ٹھنڈ نے جیسیکا کو ہاتھ میں تھاما کوٹ پہننے پر مجبور کر دیا تھا۔ وہ لال کارپیٹڈ سیڑھیوں سے ہوتے ہوئے اسٹیج پر موجود اپنے اپنے نام کے کارڈز کے ساتھ رکھی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

ایون نے ایک طائرانہ نگاہ ہال پر ڈالی۔ وہاں 80 کے قریب لوگ موجود تھے جن میں گورنمنٹ آفیشلز، آرمی آفیسرز، سائنسدان، ریسرچرز اور کچھ ایشیائی ممالک کے افراد براجمان تھے۔

ہال کارپیٹڈ تھا اور سٹنگ ایریا میں روشنی مدھم رکھی گئی تھی۔

اسٹیج پر ایک فل اسکرین نصب تھی۔ ایون اور جیسیکا کی کرسیوں کے علاوہ وہاں چار کرسیاں اور تھیں اور وہ ابھی خالی تھیں۔ اسٹیج کے ایک طرف اسپیکرز کے لیے سیٹ اَپ لگا تھا جہاں دو اسسٹنٹ موجود تھے۔

ہال میں بیٹھے افراد مدھم آواز میں سرگوشیاں کر رہے تھے۔ سائمن بھی اسٹیج کے سامنے موجود کرسیوں میں سے ایک پر جا بیٹھا تھا۔ جیسیکا کے ہوتے ہوئے وہ اسپیکر نہیں بننا چاہتا تھا اور ویسے بھی جیسیکا جیسی قابلیت اس کے پاس نہیں تھی۔ تھوڑی دیر بعد اسٹیج کے دائیں طرف موجود دروازہ کھلا تھا اور جیف اور روبینہ ایک ساتھ اندر داخل ہوئے تھے۔

روبینہ نے ایک نظر اس کی پشت پر ڈالی۔

اس کا دل کیا کہ اسی وقت پراجیکٹ سے پیچھے ہٹ جائے پر یہی تو وہ موقع تھا اسے دکھانے کا۔

جیف، ایون کے ساتھ والی کرسی پر جا بیٹھا تھا اور اس سے مصافحہ کر رہا تھا۔

وہ خاموشی سے چلتی ہوئی آئی اور جیف کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گئی تھی۔

ایون نے ایک نظر اس پر ڈالی۔ اسے اپنی آنکھوں پر یقین کرنا مشکل ہوا تھا۔

وہ روبینہ پارکر تھی! گو کہ وہ اب مڈتھرٹیز میں داخل ہو چکی تھی پر وہ اسے کیسے بھول سکتا تھا۔

اور وہ اسپیکرز میں سے تھی!

وہ اپنا لیپ ٹاپ کھول کر اس پر متوجہ ہو گیا تھا۔ اس کے چہرے پر شدید تناؤ آیا تھا مگر وہ لمحوں میں اس پر قابو پا چکا تھا۔

روبینہ نے ایک نظر اس پر ڈالی۔

تو آج بھی ایون جیرالڈ کو اس کے ہونے یا نہ ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔ اسے اس سے شدید نفرت محسوس ہوئی تھی۔

لیکن اب شاید روبینہ کو قدرت نے ایک موقع اور دیا تھا اور وہ اس کا فائدہ اٹھانا جانتی تھی۔

اسی وقت صدر اور چیف آف آرمی اسٹاف اندر داخل ہوئے تھے اور ہال میں موجود تمام افراد اپنی اپنی نشستوں

پر کھڑے ہو گئے تھے۔
وہ دونوں اسپیکرز کی خالی نشستوں پر براجمان ہو گئے اور اب سیمینار کا باقاعدہ آغاز کیا جا رہا تھا جس کے اختتام پر ان سب کی زندگیاں بدلنے والی تھیں۔

O......❖......O

NASA Research Center
Silicon Valley, California
31st August
9:15 pm

سیمینار کا آغاز ہو چکا تھا۔ صدر صاحب کی مختصر بریفنگ کے بعد اب وہ سب اسپیکرز کی طرف متوجہ ہوئے تھے۔

وہ تاریک سفر شروع ہونے کو تھا۔

اسسٹنٹ نے روبینہ کا نام پکارا اور وہ اعتماد سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ ظاہر ہے یہ اس کا ملک تھا اور اسے ہی پہلے بولنے کا موقع دیا جانا تھا۔

''میں روبینہ پارکر ہوں اور میرا تعلق ناسا کے موسمیات ڈیپارٹمنٹ سے ہے۔ میں یہاں سات سال سے کام کر رہی ہوں اور ویدر سیٹلائٹ سیکشن کی انچارج ہوں۔ میرے خیال سے ہمیں اپنا زیادہ وقت ضائع نہیں کرنا چاہیے اور سیدھا مسئلے پر بات کرنی چاہیے۔'' وہ یہ کہہ کر اسکرین کی طرف چلتی ہوئی آئی۔

اسسٹنٹ نے اس کے ہاتھ میں ریموٹ تھما دیا تھا۔

اس نے ریموٹ کا بٹن پریس کیا اور اسکرین آن ہو گئی تھی۔ ہال میں اندھیرا چھا گیا تھا۔

ان سب نے اسٹیج پر بیٹھے ہوئے ہی اپنی کرسیوں کا رخ اسکرین کی طرف موڑ لیا تھا۔

''برمودا! پانچ لاکھ اسکوائر میل پر پھیلا یہ سمندر جو اب تک سو سے زائد ریکارڈ ڈ اور نہ جانے کتنے ہی نان ریکارڈ ڈ حادثوں کا گڑھ ہے۔ 1964ء میں ونسنٹ گیڈس کی طرف ایجاد کیا گیا یہ نام اور اس پر لکھا گیا ان ہی کا پہلا آرٹیکل جو کہ آرگو سے میگزین کی وجہ شہرت بھی بنا تھا اسے ہائپ دے گیا۔

اور شاید تب کے اخبارات و رسائل کو کم وقت میں شہرت حاصل کرنے کے لیے اس سے بہتر ٹاپک نہیں ملنے والا تھا لہٰذا جس کا جو دل آیا اس پر لکھتا گیا۔ اس ٹرائی اینگل کا تعین کرنے کے لیے جو فرضی لائنز کھینچی گئیں وہ بھی ونسنٹ گیڈس کی طرف سے کھینچی گئی تھیں۔'' اس نے تصویر بدلی۔

ایک کونہ برمودا، ایک فلوریڈا اور ایک پورٹو ریکو کو ظاہر کرتا ہے۔''

اس نے لیزر ڈاٹ سے تینوں کونوں کو مارک کیا۔

''پر یہاں یہ بات بالکل اہم نہیں۔ بلکہ غور کرنے والی بات یہ ہے کہ کیا وہ کوئی سائنسدان تھے؟ کیا ان کے ریسرچ پیپرز موجود ہیں؟ ایک میگزین آرٹیکل سے ہائپ پانے والا یہ تکون واقعی اتنا خطرناک ہے جتنا اسے بتایا

گیا؟'' اس نے سلائڈ بدلی۔

ایون نے اپنے جبڑوں میں تناؤ محسوس کیا۔ روبینہ ریسرچ کا رخ بدل رہی تھی۔ وہ اسے مفروضہ قرار دے رہی تھی۔ اس کا دل کیا کہ اسے ٹوک دے مگر وہ اپنی باری پر ہی چاروں شانے چت کرنے کا عادی تھا۔ اور کسی بھی طرح اسے یہ سب برداشت کرنا تھا۔ اسے لمحوں میں روبینہ کا لائحہ عمل سمجھ آ گیا تھا اور اب اسے بس اپنی باری کا انتظار تھا۔

''Cassini space craft mission'' کے بارے میں آپ سب جانتے ہی ہوں گے اور جو نہیں جانتے وہ آج جان جائیں گے۔ یہ مشن یورپین اسپیس ایجنسی اور اٹیلین اسپیس ایجنسی کے اشتراک سے عمل میں لایا گیا تھا۔ اس مشن کا مقصد سیارہ سیچرن (Saturn) کو اسٹڈی کرنا تھا۔ اسے 1997ء میں لانچ کیا گیا تھا۔ یہ اسپیس کرافٹ یا سادہ لفظوں میں یہ سٹیلائٹ بیس سال تک سیچرن پر رہا۔ اور حادثاتی طور پر سیچرن کے اوپر موجود آربٹ میں داخل ہو گیا وہاں موجود دباؤ اس کے جلنے کا باعث بنا۔ یہ ناسا کے سب سے زیادہ کامیاب ترین پروجیکٹس میں سے ایک پروجیکٹ ہے اور میں اس پروجیکٹ ٹیم کے آپریٹرز میں شامل تھی۔ یہاں اسے تفصیل سے بتانے کا مقصد یہ ہے کہ آپ لوگ اسے کوئی عام تحقیق نہ سمجھ بیٹھیں۔''

اس نے اسکرین بدلی۔

ایون کے چہرے پر اطمینان پھیل گیا تھا۔ اسے اب روبینہ سے کوئی خطرہ نہیں تھا۔

Cassini Space craft نے سیچرن کے گرد چکر کاٹتے ہوئے برمودا کے اوپر موجود بادلوں کی کچھ تصاویر لی تھیں۔ وہ میں آپ سب کو دکھانا چاہوں گی۔'' اس نے ریموٹ کا بٹن پریس کیا اور اسکرین پر بادلوں کی تصویر نظر آئی۔ ''ہم نے ان تصاویر کو کچھ عرصہ پہلے ہی ریلیز کیا تھا۔ یہ hexagonal clouds ہیں۔ اس طرح کے بادلوں میں بادل، ہوا کے ساتھ سینٹر کا چکر لگاتے ہیں۔ یہ اتنے طاقتور ہوتے ہیں کہ 273 کلو میٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے ہوا کو دھکیل سکتے ہیں۔ یہ بادل Air bombs or Microburst بناتے ہیں جن کی وجہ سے ہوا پوری طاقت سے زمین کی طرف آتی ہے اور تمام ہوائی حادثات کا ذمے دار ہوا کا یہ پریشر ہے جو اُڑنے والے جہازوں کو سمندر کی طرف دھکیلتا ہے۔ ہوا کا یہ دباؤ یا ائیر بم جب اسی رفتار سے سمندر سے ٹکراتا ہے تو سمندر میں طغیانی جنم لیتی ہے جس کی وجہ سے کثیر تعداد میں بڑی لہریں اس علاقے کو اپنے گھیرے میں لے لیتی ہیں اور یہاں اس پوائنٹ پر سمندری حادثات کی وجہ بھی سامنے آ گئی۔ یہ علاقہ ہیکزاگونل بادلوں سے گھرا رہتا ہے اور جیسے ہی کوئی بحری یا ہوائی جہاز اس علاقے میں داخل ہوتا ہے یہ بادل تیزی سے موسم کی تبدیلی کا باعث بنتے ہیں اور یہ حادثات جنم لیتے ہیں۔'' وہ بات ختم کر کے مڑی۔ اسکرین آف ہو گئی تھی۔

''اب آتے ہیں اس بات پر کہ حال ہی میں ہوئے حادثے کے نتیجے میں کھو جانے والے اس جہاز کی کھوج کے لیے کیا لائحہ عمل ترتیب دیا جائے؟ تو میری رائے یہ ہے کہ فوج کے ساتھ مل کر برمودا کے باہری علاقوں کی اچھی طرح سے چھان بین کی جائے۔ باقی کی ٹیمز بھی ہمارے ساتھ اس سرچ آپریشن کا حصہ بنیں تاکہ ہم جلد از جلد اس نتیجے پر پہنچیں کہ تلاش جاری رکھی جائے یا بند کر دی جائے۔ میں ناسا کی طرف سے ہر طرح کے تعاون کی یقین دہانی کرواتی ہوں۔ ہم ہر طرح کی جدید مشینری اور سیٹلائیٹس سے مدد لیں گے۔ اور یہ کام ہم بغیر کسی بیرونی امداد کے

انجام دے سکتے ہیں۔ میں کیونکہ کئی سال سے ناسا کا حصہ ہوں لہٰذا ٹیم لیڈ میرے سپرد کردی جائے تاکہ ہم اسی ریسرچ کو ساتھ لے کر مشن کا آغاز کریں۔ میں باقی سب کو ٹریننگ دینے کے لیے تیار ہوں۔‘‘

اس نے اپنی بات مکمل کر کے سب کی طرف دیکھا۔ ہال میں چہ مگوئیاں شروع ہو چکی تھیں۔

’’میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ کیسی لیڈرشپ کوالٹی ہے جو ابھی سے تلاش جاری رکھنے یا بند کرنے کی بات کی جارہی ہے۔ آپ دو ہفتوں بعد یہ اعلان کر دیں کہ تلاش ختم اور باقی لوگوں کو بھی چلتا کر دیں تو کون پوچھنے والا ہوگا آپ کو؟‘‘ ہال سے کوئی بولا تھا۔

ایون نے کرسی گھما کر اسے دیکھا۔ وہ کوئی ایشیائی تھا۔

’’مسٹر احمد! جیسا کہ میں نے کہا کہ ہم دوسری ٹیمز سے تعاون کریں گے اور انہیں تمام مشینری اور سیٹلائٹ کی پراپر انفارمیشن دینے کے بعد ہی کام آگے بڑھے گا۔ مشن کو چلانا یا بند کرنا سب کی باہمی رضامندی سے ہی طے پائے گا۔‘‘ روبینہ کو اس کا بولنا شدید برا لگا تھا مگر وہ تحمل سے اس کی بات کا جواب دینے لگی۔ ہال میں موجود باقی افراد کی توجہ بھی اب اس پر تھی۔

’’میں اپنی طرف سے اس لائحہ عمل کی مخالفت کرتا ہوں۔‘‘ وہ یہ کہہ کر اپنی نشست پر واپس بیٹھ گیا تھا۔ ایون زیر لب مسکرایا۔

’’میں اپنی بات مکمل کر چکی ہوں۔ جنہیں ان معاملات کی سمجھ ہوگی وہ پوری طرح مجھ سے متفق ہوں گے اور جنہیں نہیں وہ بے شک مخالفت کریں۔ مجھے برا نہیں لگے گا۔‘‘ یہ کہہ کر وہ واپس اپنی نشست پر آ بیٹھی تھی۔

احمد کو اس کے اس طرح اسے ’’ناسمجھ‘‘ کہنے پر شدید غصہ آیا تھا پر وہ خاموش بیٹھا رہا۔ وہ حتمی فیصلہ سنے بغیر کہیں نہیں جانا چاہتا تھا۔

’’میں مس روبینہ کے لائحہ عمل کی تعریف کرنا چاہوں گا۔ فوج ان کے ساتھ پورا تعاون کرے گی۔ میں بھی باہری علاقوں کے سرچ آپریشن کے حق میں ہوں۔ اگر فوج کو سرچ آپریشن کے لیے ان کی مرضی کے علاقے دے دیئے جائیں اور ناسا یا دوسری ٹیمز کو وہاں مداخلت کی اجازت نہ ہو تو میرا ووٹ مس روبینہ کے حق میں ہوگا۔‘‘ جیف اپنی کرسی کے سامنے لگے مائیک میں بولا تھا۔

ایون مسکرایا۔ اسے جیف کا لائحہ عمل بھی سمجھ آ گیا تھا۔

’’بالکل! بلکہ اس طرح تو ہمارا کام اور بھی آسان ہو جائے گا۔ علاقے بانٹنے سے سرچ جلدی ختم ہوگی۔‘‘ روبینہ نے فوراً ہی اس کی تائید کی تھی۔

ہال میں ایک بار پھر چہ مگوئیاں شروع ہو چکی تھیں۔

جیسیکا نے ایک نظر ایون پر ڈالی۔ اس کے چہرے پر اطمینان تھا۔ یہاں لیڈ ان کے ہاتھوں سے نکل چکی تھی۔ اسے اب اپنی بریفنگ میں دلچسپی نہیں رہی تھی۔ یو ایس کے انٹرنل ادارے آپس میں گٹھ جوڑ کر چکے تھے۔ وہ انہیں کیا لائحہ عمل بتاتی!

’’میدان چھوڑ کر بھاگنے والے صرف اپنی زندگی بچا پاتے ہیں مگر اس کے بعد وہ اپنی عزت ہمیشہ کے لیے کھو

دیتے ہیں۔ اور عزت کے بغیر زندگی کی کوئی وقعت نہیں۔'' وہ اچانک اس کی طرف دیکھ کر بولا تھا۔

اور وہ ہکا بکا رہ گئی تھی۔

''جاؤ! میں جانتا ہوں تمہارے لائحہ عمل میں دم ہے۔ اور ان سے کیسے نمٹنا ہے یہ تم مجھ پر چھوڑ دو۔'' وہ یہ کہہ کر اپنے لیپ ٹاپ پر متوجہ ہو گیا تھا۔

ایون جیرالڈ کو اس کا لائحہ عمل پتہ تھا!

وہ اس کے ساتھ تھا!

یہ بات اس کا سیروں خون بڑھا گئی تھی۔

وہ ایک نئے جذبے کے ساتھ اٹھی تھی۔ اسسٹنٹ نے اس کا نام پکارا اور مائیک سیٹ کرنے کے بعد اسے بھی اسکرین کا ریموٹ تھما دیا تھا۔

رومینہ نے ایک نظر ایون پر ڈالی۔ وہ سنجیدگی سے جیسیکا کی بریفنگ کی طرف متوجہ ہو گیا تھا۔

رومینہ مسکرائی۔ ایون جیرالڈ یہاں سے ناکام لوٹنے والا تھا۔

لائٹس آف ہوتے ہی وہ سب اسکرین کی طرف متوجہ ہو گئے تھے۔

''میرا نام جیسیکا رونالڈ ہے اور میرا تعلق آسٹریلین انسٹیٹیوٹ آف میرین سائنس سے ہے۔ اس صورتِ حال میں، میں اپنا تعارف نہیں دینا چاہوں گی میرے خیال سے میرا تعارف میری ریسرچ کرائے گی۔'' وہ اعتماد سے بولی تھی اور ایون نے اپنی کرسی سے ٹیک لگالی تھی جیسے وہ ایک انتہائی دلچسپ فلم دیکھنے کے لیے بیٹھا ہو۔

''مس رومینہ نے ابھی آپ کو کیسینی ایئر کرافٹ سے لی گئی تصویروں کے بارے میں بتایا یعنی وہ سیٹلائٹ جو کہ سیچرن پر بھیجا گیا تھا تا کہ اس سیارے کے اسرار و رموز سے پردہ اٹھ سکے مگر قدرت کے اسرار و رموز صرف اس دنیا سے باہر موجود نہیں بلکہ اس دنیا میں بھی موجود ہیں۔ میں یہاں ذکر کرنا چاہوں گی بلیک ہولز کا! ضروری نہیں کہ بلیک ہولز صرف اسپیس میں موجود ہوں۔ یہ ہم سب جانتے ہیں کہ سمندر کے کچھ حصے اتنے گہرے ہیں کہ انسان کی رسائی وہاں تک ممکن نہیں ہے۔ زمین کی کئی تہہ ہیں...... اب سے کچھ عرصہ پہلے میں نے جو ریسرچ کی اس میں، میں یہ بات سامنے لے کر آئی تھی کہ بلیک ہولز سمندر میں بھی موجود ہیں۔ اس کی سب سے بڑی مثال ہے دا پورٹو ریکو ٹرینچ۔''

اس نے اسکرین کا بٹن پریس کیا اور سمندر میں موجود ایک بڑے سے گڑھے کی تصویر واضح ہو گئی تھی۔ اتفاق سے پورٹو ریکو ٹرینچ بھی برمودا میں ہی موجود ہے اور اس کی گہرائی 28373 فٹ ہے۔ یہ ایک اندازے سے لی گئی گہرائی ہے کیونکہ اس کے اندر جانا ممکن نہیں!

یہ تو بات ہو رہی ہے اس ہول کی جو سمندر کی اوپری سطح پر واضح ہے۔ میرا یہ ماننا ہے کہ ایسے کئی ہولز سمندر کی گہرائی میں بھی موجود ہیں۔ سمندر جتنا گہرا ہوگا اور core کے نزدیک ہوگا اتنا ہی وہاں بلیک ہولز ہونے کے چانسز بڑھ جاتے ہیں اور ایسی جگہوں سے وافر مقدار میں میتھین گیس خارج ہوتی ہے۔ جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں اور جو نہیں جانتے ان کو میں آج بتاتی چلوں کہ جس جگہ سے بھی میتھین گیس خارج ہوگی وہ پانی کی ڈینسٹی کو کم کردے گی۔

اس کی مثال آپ ایک دلدلی علاقے کی طرح لے لیں۔ اگر دلدل سوکھ گئی ہے تو آپ اس زمین پر آرام سے چل کر جا سکتے ہیں۔

اور اگر اسی دلدل میں آپ پانی ڈال دیں تو وہ مٹی کی ڈینسٹی کو کم کر دیتا ہے اور آپ کا جسم اس کے اندر ڈوبنا شروع ہو جاتا ہے۔ اسی طرح جب کوئی بحری جہاز اس علاقے میں داخل ہوتا ہے تو وہ پانی کی اتنی ہلکی ڈینسٹی کو برداشت نہیں کر پاتا جس کی وجہ سے وہ جہاز پانی پر تیرنے سے انکار کر دیتے ہیں اور ڈوب جاتے ہیں۔ ان کا ملبہ ہمیں اس لیے نہیں ملتا کہ وہ ڈوبنے کے بعد ان بلیک ہولز میں ہمیشہ کے لیے گم ہو جاتے ہیں۔

اب آپ یہ سوچ رہے ہوں گے کہ میتھین گیس سے یہ کس طریقے سے ممکن ہے۔

ان بلیک ہولز کا ڈایا میٹر ہماری سوچ سے کئی گنا زیادہ بڑا ہے۔ اور میتھین ہائیڈریٹس اس علاقے میں وافر مقدار میں موجود ہیں۔ یہ میتھین گیس کا ایک بڑا ببل بناتے ہیں جو اوپر کی طرف آتا ہے اور یہ اتنا طاقتور ہوتا ہے کہ یہ بڑے سے بڑے بحری جہاز کو با آسانی تباہ کر سکتا ہے۔ اس ببل کے اوپر آنے سے سمندر میں سو فٹ اونچی لہریں بن سکتی ہیں۔

میں میرین ریسرچر ہونے کی حیثیت سے کئی دفعہ سمندر کی ان دیکھی تہوں تک بھی گئی ہوں۔ وہ ہماری سوچ سے زیادہ گہرا ہے کچھ حصے ایسے ہیں جہاں تک سورج کی روشنی بھی نہیں پہنچ پاتی لہٰذا بلیک ہولز ابھی تک ایک معمہ ہیں۔ اب بات کرتے ہیں ہوائی حادثات کی۔

جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں کہ زمین کا core ایک دھاتی core ہے۔ جو زمین کے گھومنے کے ساتھ ساتھ گھومتا رہتا ہے۔ اور یہی سرکولیشن زمین پر میگنیٹک فیلڈ بناتی ہے۔ زمین پر نارتھ پول اور ساتھ پول دو فیلڈز ہیں۔ یا یوں کہہ لیں کے ہمیں یہی بتایا گیا ہے۔

بحری یا ہوائی جہازوں پر میگنیٹک کمپاس نصب ہوتے ہیں اور یہ ہمیشہ نارتھ پول کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ سوال یہ آتا ہے کہ بہت سارے حادثات اس وقت ہوئے جب کمپاس نے ڈائریکشن دینا بند کر دیا تھا۔ اور یہ برمودا میں ہی کیوں ہوتا ہے۔ اس کی وجہ ہے یہاں موجود ہائی میگنیٹک فیلڈ جو کہ ارتھ اور کمپاس کی ڈائریکشن کے درمیان کنفیوژن پیدا کر دیتی ہے۔ لہٰذا جہاز صحیح جگہ کا تعین نہیں کر پاتے اور غلطی سے برمودا میں داخل ہو جاتے ہیں۔ اس نقطے پر ہم زیادہ بحث نہیں کریں گے کیونکہ یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ یہاں میگنیٹک فیلڈ ہائی ہے اور میری اس بات سے ناسا ٹیم بھی اتفاق کریں گے۔

میں اب ہوائی حادثات کی طرف آ رہی ہوں۔ دوسری اہم وجہ یہ ہے کہ برمودا کا علاقہ بڑے بڑے پہاڑوں سے گھرا ہوا ہے۔ اور یہ بڑے بڑے پہاڑ ایئر ٹربیولینس بناتے ہیں۔ ہوا کے دباؤ میں جو خرابی پیدا ہوتی ہے اسے ٹربیولینس کہا جاتا ہے۔ ہوا کا یہ دباؤ یا خرابی ہوائی جہازوں کے حادثات کی وجہ بنی۔ سب سے پہلے تو ان کے کمپاس یہاں داخل ہوتے ہی کام کرنا چھوڑ گئے اور ہوا کے دباؤ کی وجہ سے یا میتھین گیس سے اٹھنے والے ببل کی وجہ سے وہ لہریں جنھوں نے موسم میں تبدیلی پیدا کی ان جہازوں کے حادثات کی وجہ بنی۔

ان کا ملبہ بھی اس لیے نہیں مل سکا کہ شاید یہ حادثے ہوتے ہی جہاز برمودا میں موجود بلیک ہولز میں جا گرے۔

ایک اور اہم پوائنٹ جس پر میں نے حال ہی میں ریسرچ کی وہ ہے الیکٹرومیگنیٹک فوگ!
یہاں پر ایک الیکٹرومیگنیٹک فوگ بنتی ہے جو اس جہاز کا احاطہ کر لیتی ہے۔ جہاز کو کمپاس کی خرابی کی وجہ سے صحیح سمت کا تعین نہیں ہو پاتا ہے اور اس فوگ کی موجودگی اسے یہ موقع ہی نہیں دے پاتی کہ وہ آس پاس دیکھ سکے کہ وہ کس علاقے میں داخل ہو چکا ہے۔ یہ فوگ جہازوں کے ساتھ ساتھ چلتی ہے اور اس کے ڈوبنے یا گرنے تک اسے اپنے گھیرے میں لیے رکھتی ہے۔ یہ ہے میری ریسرچ کا لبِ لباب اور حال ہی میں ہوئے حادثے کے سرچ آپریشن کے لیے میں جو لائحہ عمل دینا چاہتی ہوں وہ یہ ہے کہ ہمیں برمودا کے اس علاقے میں جہاں وہ جہاز غائب ہوا ہے داخل ہو کر کسی بھی قریبی بلیک ہول کو سرچ کرنا ہے۔ ہمارے پاس ایسی جدید مشینری موجود ہے جس سے ہم بلیک ہولز کے اندر داخل ہو سکیں یا اس مشینری کو کسی طرح اس بلیک ہول کے اندر داخل کر سکیں۔
تب ہو سکتا ہے کہ ہمیں کچھ جوابات مل جائیں میں اور میرے ساتھی اسسٹنٹ سائمن اس لائحہ عمل پر کام کرنے کے لیے تیار ہیں۔ ہمارے پاس جدید مشینری موجود ہے لیکن تب بھی ہم برمودا کے اندر داخل ہونے میں یا وہاں سے واپس آنے میں ناکام ہوں گے۔ لہٰذا میں اس ایریا میں اپنی مشینری کے ذریعے سرچ کرنے کی اجازت لینا چاہوں گی۔ ہو سکتا ہے کہ وہ بحری جہاز کسی قریبی بلیک ہول میں جا گرا ہو اور ہم اس کا ملبہ ڈھونڈنے میں کامیاب ہو جائیں۔'' یہ کہہ کر اس نے ریموٹ رکھ دیا تھا اور وہ ہال میں بیٹھے باقی افراد کی طرف سے سوالات کا انتظار کر رہی تھی۔

''کیا آپ کی مشینری واقعی اس قابل ہے کہ وہ کسی بلیک ہول کے اندر داخل ہو کر وہاں ویڈیو شوٹ کر سکے؟'' وہ دوبارہ کھڑا ہوا تھا ایون نے گھوم کر اسے دیکھا کیونکہ وہ لوگ اسکرین آن ہوتے ہی اپنی کرسیاں اسکرین کی طرف گھما لیا کرتے تھے۔

''جی ہاں ہمارے پاس جدید کیمرے موجود ہیں لیکن پھر بھی میں یہی کہنا چاہوں گی کہ میں نہیں جانتی کہ برمودا میں داخل ہوتے ہی وہ مشینری کام کرے گی یا نہیں لیکن ہم نے اسے میگنیٹک فیلڈ سے بچ کر نکلنے کے قابل بنایا ہے۔ اندر کیا ہے یہ ہم میں سے اب تک کسی کو بھی معلوم نہیں تو میری طرف سے میری یہ ایک کوشش ہو گی۔'' اس نے اسے تسلی بخش جواب دیا تھا۔

''مجھے آپ کا لائحہ عمل پسند آیا ہے۔'' وہ یہ کہہ کر کرسی پر بیٹھ گیا تھا۔

ہال میں دوبارہ چہ مگوئیاں شروع ہو گئی تھیں۔

جیسیکا خاموشی سے مائیک اتار کر اپنی کرسی پر آ بیٹھی۔ اس نے ایون کی طرف دیکھا تھا مگر وہ سنجیدگی سے اپنے لیپ ٹاپ کی طرف متوجہ تھا۔

وہ اپنی بریفنگ کے لیے اس سے تعریف سننا چاہتی تھی مگر وہ ایسے بیٹھ گیا تھا جیسے اسے جانتا تک نہ ہو۔

''میں یہاں کچھ کہنا چاہوں گی۔'' رومینہ نے کہنا شروع کیا تھا۔

''ٹیم کا مطلب ہوتا ہے زیادہ لوگ! زیادہ افراد! جیسیکا نے بتایا کہ اس کی ٹیم میں وہ اور اس کا اسسٹنٹ موجود ہیں۔ صرف دو لوگ اتنے بڑے پروجیکٹ پر نہ تو کام کر سکتے ہیں اور نہ اس کی لیڈ لے سکتے ہیں۔ میری ٹیم

میں میرے علاوہ چار لوگ اور موجود ہیں۔اور اس کے علاوہ مسٹر جیف بھی میرے لائحہ عمل سے اتفاق کرتے ہیں۔ اگر جیسیکا چاہیں تو وہ میرے لائحہ عمل کے مطابق برمودا کے اس ایریا میں سرچنگ کر سکتی ہیں اور ہماری ٹیم میں شامل ہو کر اس پروجیکٹ کا حصہ بن سکتی ہیں۔'' یہ کہہ کر اس نے اپنا مائیک آف کر دیا تھا۔

ایون کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

''میں آخری بریفنگ تک اپنا فیصلہ محفوظ رکھنا چاہوں گی۔'' جیسیکا نے اپنا مائیک آن کر کے جواب دیا تھا۔

اچانک ہی ہال میں اندھیرا چھا گیا تھا۔

اس نے چاروں طرف نظریں دوڑائیں۔

ہال میں کوئی بھی موجود نہیں تھا۔اس نے گردن گھمائی پر اچانک ہی اس کا ہاتھ کسی چپ چپی چیز سے ٹکرایا تھا۔ اس نے اپنی کرسی کی طرف دیکھا کرسی پر کائی جمی ہوئی تھی۔ وہ تیزی سے اٹھ کھڑا ہوا۔اس نے حرکت کرنے کی کوشش کی تھی پر اس کے گھٹنوں تک آئے پانی کی وجہ سے اسے چلنے میں مشکل ہوئی۔اس نے چاروں طرف دیکھا ہال میں پانی بھر رہا تھا ہر طرف کائی جم چکی تھی۔ہال مکمل اندھیرے میں ڈوب رہا تھا......

جلتی بجھتی مدہم لائٹس اور شارٹ سرکٹ کی آوازوں نے ماحول کو مزید خوفناک بنا دیا تھا......

اچانک ہی ہال کا داخلی دروازہ کھلا تھا۔

اسے ایک عورت کی شبیہ نظر آئی......

وہ آہستہ آہستہ اس پانی میں اتر رہی تھی وہ تیزی سے پیچھے ہٹنے لگا......

آس پاس عجیب آوازوں میں سرگوشیاں شروع ہو گئی تھیں۔ایسا لگ رہا تھا جیسے بہت سے لوگ وہاں بیٹھے ہوں اور کوئی جاپ کر رہے ہوں

وہ چلتی ہوئی اس کے قریب آ رہی تھی۔اندھیرے کے باعث وہ اس کا چہرہ دیکھنے سے قاصر تھا۔

وہ اس کی سیٹ سے کچھ دور آ کر کھڑی ہو گئی تھی اور تب اس نے دیکھا......اس کا جسم سمندری کائی سے تر تھا وہ نیلا پڑ چکا تھا۔ایسا لگ رہا تھا جیسے کئی عرصے سے سمندر کی تہوں میں دفن ہو

''کون ہو؟'' وہ اتنا ہی بول پایا۔

اس عورت نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا تھا اس کا ہاتھ گلا ہوا اور کائی سے لت پت تھا اس کے ناخن گل کر کالے ہو چکے تھے۔

''زلیکا......اااا......'' اس نے سرگوشی کی صورت میں اپنا نام ادا کیا تھا اور پلک جھپکنے میں وہ اس کے سامنے آ کھڑی ہوئی تھی۔

اس نے اس کے ہاتھ کی گرفت اپنی گردن پر محسوس کی تھی۔وہ گیلا، چکنا ہاتھ!

''ہم تک آنے سے پہلے سو بار سوچنا۔'' اس نے یہ الفاظ نہ جانے کس زبان میں ادا کیے تھے پر ایسا لگا تھا جیسے اسے صدیوں سے اس کی زبان آتی ہو۔

اور پھر اس نے اسے ایک طرف کو اچھال دیا تھا وہ اس گندے گدلے پانی میں جا گرا تھا۔

اسے اچانک ہوش آیا!

ہال میں سب موجود تھے۔ اس نے آس پاس نظریں دوڑائیں نہ وہاں کہیں پانی تھا اور نہ ہی کائی!

تو اسے اب اس بات کی عادت ڈالنی تھی!

اسے اشارے ملنے شروع ہو گئے تھے۔ پر اب یہاں سے پیچھے ہٹنا ناممکن تھا چاہے اس موت کے کھیل میں یہ پورا شہر ہی کیوں نہ ختم ہو جاتا۔ اسے کسی چیز کی پرواہ نہیں تھی۔ اس نے ایک گہری سانس لے کر دوبارہ سے سیمینار کی طرف اپنی توجہ مبذول کر لی تھی۔

○......❖......○

''اور اب باری ہے ڈاکٹر ایون جیرالڈ کی کہ وہ اپنی ریسرچ اور لائحہ عمل پیش کریں۔'' اسسٹنٹ نے مائیک پر اعلان کیا تھا۔

لیکن اسی لمحے صدر کو ایک ضروری فون آ گیا تھا۔

''کیا ہم دس منٹ کا بریک لے سکتے ہیں؟'' انہوں نے ہال میں بیٹھے افراد سے معذرت کی۔

ایوان نے سر ہلا کر، سب ٹھیک ہے کا اشارہ کیا تھا اور وہ اٹھ کر ہال سے باہر نکل گئے تھے۔

اسسٹنٹ نے مائیک پر پندرہ منٹ کے بریک کا اعلان کیا تھا۔ اور ہال میں بیٹھے افراد اپنی اپنی نشستوں سے اٹھ کر داخلی دروازے سے باہر نکلنے لگے تھے۔

سائمن نے جیسیکا کو کافی لانے کا اشارہ کیا تھا اور وہ بھی اپنی نشست سے اٹھ کر باہر نکل گیا۔

''ڈاکٹر ایون جیرالڈ! آپ کیا لائحہ عمل پیش کرنے والے ہیں؟'' جیف اس کی طرف پلٹا تھا۔

رومینہ کے کان کھڑے ہو گئے تھے۔

''میں باہر سے ہو کر آتا ہوں۔'' یہ کہہ کر اس نے اپنا لیپ ٹاپ بند کیا تھا اور اٹھ کر باہر جانے والی سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا تھا۔

جیف حیرت سے اسے تکنے لگا اس نے گھوم کر رومینہ کی طرف دیکھا تھا اور رومینہ کندھے اچکا کر دوبارہ سے لیپ ٹاپ پر متوجہ ہو گئی تھی۔

اس کے اٹھتے ہی جیسیکا بھی اپنی نشست سے اٹھ کر باہر نکل گئی تھی اس کا یہاں بیٹھنا بے کار تھا۔

ایون باہر نکل کر داخلی دروازے کے سامنے موجود راہداری میں ٹہلنے لگا۔ وہاں ایک دو لوگ اور بھی ٹہل رہے تھے۔ اسے وہ ایشیائی نظر آیا جو اندر ہر بریفنگ کے اختتام پر بحث کے لیے اٹھ کھڑا ہوتا تھا۔

وہ اردو میں بات کر رہا تھا لہٰذا ایون کو اس کی کوئی بات سمجھ نہیں آ رہی تھی اور اس کے چہرے سے اس کی پریشانی کا اندازہ ہوتا تھا۔ وہ ٹہلتا ہوا اس کے قریب جا کر کھڑا ہوا احمد نے اسے دیکھ کر فون بند کر دیا تھا۔

''ہیلو میں ڈاکٹر ایون جیرالڈ ہوں اور نیکسٹ بریفنگ میری ہی ہے۔'' اس نے خود سے مصافحہ کے لیے ہاتھ بڑھایا تھا احمد نے اس کا ہاتھ تھام لیا تھا۔

''ہیلو میں احمد ہوں۔ میرا تعلق پاکستان سے ہے۔ میں پاکستان پولیس ڈیپارٹمنٹ میں بحیثیت انسپکٹر جنرل

فائز ہوں۔''اس نے اپنا تفصیلی تعارف کرایا تھا۔
''اوہ تو یہاں آپ کا کیسے آنا ہوا؟'' وہ شاید پہلی دفعہ کسی سے خود سے بے تکلف ہو رہا تھا۔
''میری فیملی اس جہاز میں تھی! میری وائف اور میرا بیٹا۔'' یہ کہہ کر وہ خاموش ہو گیا تھا۔شاید اس کی آنکھیں بھیگی تھیں۔
ایون کو لگا وہ ہل نہیں سکے گا۔
''مجھے افسوس ہوا۔'' وہ اتنا ہی کہہ سکا۔
''مجھے اس وقت افسوس سے زیادہ اس تسلی کی ضرورت ہے جو مجھے یہ یقین دلائے کہ یہاں پر اس جہاز کی سرچنگ کے لیے صحیح لائحہ عمل منتخب کیا جائے گا۔'' وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا تھا اور ایون کو لگا کے دوسری طرف بھی ایون ہی کھڑا ہے۔
''آپ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ سرچنگ کے لیے ہمیں کسی بھی حد تک چلے جانا چاہیے؟''اس نے صاف صاف بات کی تھی۔
''بالکل یہی چاہتا ہوں۔''اس نے دوٹوک لہجے میں جواب دیا تھا۔
''یہاں پر ایسا کون ہوگا جو اپنی جان کی پرواہ کیے بغیر اس حد تک جا سکے گا۔'' وہ شاید اسے آزما رہا تھا۔
''میں، میں جا سکتا ہوں۔''اس کا جواب ایون کو حیران کر گیا تھا۔
''میری بریفنگ ابھی رہتی ہے۔اگر میرا لائحہ عمل منتخب کیا جاتا ہے تو تم یقیناً مجھ سے دوبارہ ملنا چاہو گے۔ میں اس ہوٹل میں ٹھہرا ہوں اور بریفنگ کے بعد آج رات ہم وہیں ملاقات کریں گے۔'' یہ کہہ کر اس نے ایک کارڈ نکال کر احمد کو تھما دیا تھا۔اس پر ایک ہوٹل کا نام اور نمبر درج تھا۔
''روم ون زیرو سکس۔''ایون یہ کہہ کر ہال کی طرف بڑھ گیا تھا اس کی بریفنگ شروع ہونے والی تھی۔
احمد نے ایک نظر اس پر ڈالی۔
اسے اس لمحے اہارون یاد آیا تھا۔وہ بھی تو ایسی ہی الجھی ہوئی باتیں کیا کرتا تھا۔
اس کے قدم ہال کی طرف بڑھ رہے تھے اسے ایون جیرالڈ کی بریفنگ میں اچانک ہی بہت دلچسپی پیدا ہو گئی تھی۔
صدر واپس آکر اپنی سیٹ پر بیٹھ چکے تھے۔اسسٹنٹ نے پانچ منٹ بعد ایون کی بریفنگ اسٹارٹ ہونے کا اعلان کر دیا تھا۔
مائیک پر اس کا نام پکارا گیا تھا اور وہ اٹھ کر مائیک سیٹ کرنے لگا تھا۔اسکرین کا ریموٹ ہاتھ میں لیتے ہی اس کے چہرے پر ایک پُراسرار مسکراہٹ پھیل گئی تھی۔
''میرا نام ڈاکٹر ایون جیرالڈ ہے اور میرا تعلق آسٹریلین اسپیس ریسرچ انسٹیٹیوٹ سے ہے۔ مجھے یہاں اس لیے دعوت دی گئی ہے کیونکہ شاید میرے جیسا یہاں پر اور کوئی موجود نہیں ہے۔'' وہ اپنی بات ختم کر کے اسکرین کی طرف مڑا تھا اور اس نے ریموٹ کا بٹن پریس کر دیا تھا۔

اس کی اس بات پر روبینہ کے چہرے پر ناگواری پھیل گئی تھی۔

''اب سے تھوڑی دیر پہلے ناسا کی ٹیم برمودا کو ایک مفروضہ قرار دے رہی تھی۔تو آیئے اس مفروضے کے کچھ دلچسپ پہلوؤں پر نظر ڈالتے ہیں! شاید مس روبینہ پارکر یہ نہیں جانتیں کے ونسنٹ گیڈس سے پہلے اور شاید بہت پہلے یعنی کہ اکتوبر 1492ء میں کولمبس نے اپنی ڈائری جسے اب ریسرچ پیپرز کہا جاتا ہے اور جس کے ثبوت آج بھی موجود ہیں، میں برمودا ٹرائی اینگل کا ذکر کیا تھا۔انہوں نے اپنے سمندری سفر کے دوران یہاں پر کچھ غیر معمولی واقعات ہوتے دیکھے تھے جس کی تفصیل ان کے ریسرچ پیپرز میں آج بھی موجود ہے۔

1492ء سے 1945ء تک جتنے بھی حادثات ہوئے ان کا ریکارڈ نہیں رکھا گیا یا شاید جان بوجھ کر ہماری نظروں سے اوجھل کر دیا گیا۔'' وہ یہ کہہ کر ہال کی طرف مڑا تھا۔

1872 میں ایک بڑے بحری جہاز، جس میں ہزاروں مسافر سوار تھے، کے حادثے کے بعد بھی اس پر توجہ نہیں دی گئی اور نتیجتاً 9 جولائی 1945ء میں ہوا ایک بڑا فوجی حادثہ اسے ونسنٹ گیڈس کے اس آرٹیکل سے زیادہ ہائپ دے گیا۔'' وہ یہ کہہ کر دوبارہ اسکرین کی طرف متوجہ ہوا تھا اور اس نے بٹن پریس کر دیا تھا۔

''یوایس نیوی کے دس کرو ممبرز نائٹ ٹریننگ فلائٹ پر رات کو نو بجے کیپٹن تھامس کی زیر نگرانی اپنے جہاز لے کر فلائٹ پریکٹس پر نکلے تھے۔اور ان کا کچھ پتہ نہیں چل سکا۔

اس حادثے کے ٹھیک پانچ مہینے بعد فلائٹ 19 جیسا پریشان کن حادثہ ہائپ کری ایٹ کرنے کے ساتھ ساتھ لوگوں کو پریشان کرنے کے لیے بھی کافی تھا۔

جہاں یوایس کے پانچ جہاز پندرہ کرو ممبرز کے ساتھ فلوریڈا نیول اسٹیشن سے اُڑے تھے۔اور بے انتہا تلاش کے باوجود بھی ان کا آج تک کچھ پتہ نہیں چل سکا۔ یہاں تک کہ ان کی تلاش میں بھیجا گیا جہاز بھی غائب ہو گیا۔اور تب شاید ونسنٹ گیڈس کی پھیلائی گئی اس افواہ کو لوگوں نے اہم جان کر حادثوں کا ریکارڈ مینٹین کرنا شروع کر دیا۔

1945 میں 1

1947 میں 1

1948 میں 2

1949 میں 1

1956 میں 1

1962 میں 1

1965 میں 1

1978 میں 1

2005 میں 1

2007 میں 1

2017 میں 2

ریکارڈڈ حادثے شامل ہیں۔ کیونکہ یہ تمام غائب ہونے والے جہاز کثیر تعداد میں مسافروں پر مشتمل تھے لہٰذا ان کی گنتی موجود ہے اور اس کے علاوہ کئی ایسے جہاز یا ایسے حادثے بھی ہیں جن کا کوئی ریکارڈ ہمارے پاس نہیں ملتا جن کی تعداد سو سے اوپر ہے! اب بات کرتے ہیں مس روبینہ پارکر کے لائحہ عمل کی جنہوں نے اپنا کام شروع کرنے سے پہلے ہی اسے ایک مفروضہ قرار دے دیا۔ ان کے کہنے کے مطابق برمودا کے باہری علاقوں میں سرچ شروع کی جائے۔

جب جہاز برمودا میں داخل ہوا ہے تو باہری علاقوں کی سرچ کرنے کا کیا فائدہ؟

بالکل فائدہ ہے! میں آپ کو بتاتا ہوں۔ اگر آپ باہری علاقوں میں سرچ کریں گے تو آپ کے ہاتھ کچھ نہیں آئے گا اور آپ بہت جلد اس سرچ کو ختم کر کے اپنی ریسورسز کو بچانے کی کوشش کریں گے۔ حال ہی میں ناسا ویدر ڈیپارٹمنٹ کو ایک اور نئے سیٹلائٹ پر کام کرنے کا پروجیکٹ ملنے والا ہے۔ جو مارس پر پانی کی کھوج کے لیے بھیجا جائے گا۔ اور میرا خیال ہے کہ ویدر ڈیپارٹمنٹ ٹیم اپنی فیلڈ میں کام کرنے میں زیادہ انٹرسٹڈ ہوگی۔ لہٰذا وہ اس پروجیکٹ کو جلد از جلد ختم کرنا چاہے گی۔ ظاہر ہے سیٹلائٹ پر کام کرنے والوں کا سمندری کھوج سے کوئی لینا دینا نہیں۔'' وہ اطمینان سے اسکرین کا بٹن آف کر کے مڑا تھا۔

روبینہ کو اس کی اس بات پر شدید غصہ آیا تھا مگر وہ خاموش بیٹھی رہی۔ ہال میں بیٹھے مائیکل نے ہونٹ بھینچ لیے تھے۔ وہ اس کی توقع سے زیادہ تیز ثابت ہوا تھا۔

''اور جیسا کہ یو ایس آرمی نے ان کی تائید کی ہے۔ میرے خیال سے آرمی کو خطروں سے کھیلنے کی عادت ہونی چاہیے نہ کہ کسی آسان کام میں پڑ کر اس سے جان چھڑانے کی۔''

جیف ہونٹ بھینچ کر اسے دیکھنے لگا! وہ ایک ایک کر کے سب کو پٹخ رہا تھا۔

''یہاں ایک اور اہم پوائنٹ ہے! مسٹر جیف لارنس جو کہ آرمی کی طرف سے اس پروجیکٹ پر کام کرنے کے لیے منتخب کیے گئے ہیں، ان کا کہنا ہے کہ انہیں سرچنگ کے لیے الگ علاقے دیے جائیں اور باقی کی ٹیمز کو وہاں مداخلت کی اجازت نہ ہو۔

''اگر میں غلط نہیں ہوں تو آپ کے والد کا نام ڈاکٹر لارنس وکٹر ہے؟'' اس نے جیف کو دیکھتے ہوئے سوال کیا تھا۔

''کیونکہ کافی مشابہت ہے۔'' وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے مسکرایا۔

جیف کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ دوڑ گئی تھی۔ اس نے خاموشی سے بغیر کچھ کہے اثبات میں سر ہلا دیا تھا۔

''اوہ! میں ان کا بہت بڑا فین ہوں۔ گو کہ اب وہ حیات نہیں مگر ان کے ریسرچ پیپرز میں بہت شوق سے پڑھا کرتا تھا۔ اگر میں غلط نہیں تو ڈاکٹر لارنس سٹی آف اٹلانٹس کو ڈھونڈنے کے لیے سمندری کھوج اور ریسرچ کے حوالے سے بہت مشہور تھے۔'' اس نے مسکرا کر اپنی بات مکمل کی تھی۔

اور جیف کو لگا کہ وہ ہل نہیں سکے گا۔ اس نے ان کے بخیے ادھیڑ دیے تھے۔

''اگر آپ لوگوں کو اٹلانٹس کے اس قدیم شہر کے بارے میں نہیں پتا تو میں یہاں تھوڑی سی تفصیل دینا چاہوں

گا۔'' وہ مسکرا کر دوبارہ اسکرین کی طرف بڑھا تھا۔

''آج سے دو ہزار سال پہلے پلاٹو یعنی افلاطون نے لوگوں کو ایک شہر کے بارے میں بتایا تھا جو کہ انٹارکٹیکا میں موجود ایک جزیرے پر آج سے تیرہ ہزار سال پہلے آباد تھا۔ یہاں کے لوگ اپنی مثال آپ تھے۔ یہ بے انتہا طاقت ور اور ذہین قوم تھی۔ اس جزیرے کا حدود اربع کسی بھی بڑے براعظم جتنا تھا۔

یہ ٹیکنالوجی اور سائنس میں آج کے انسان سے اتنا آگے تھے کہ ان کے بارے میں مشہور ہے کہ یہ پرواز بھی کرتے تھے۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ یہ جنگ کی وجہ سے اور کچھ کہتے ہیں کہ یہ سمندری آفات یا ایسی آفات جو انہوں نے اپنی ٹیکنالوجی سے خود اپنے لیے پیدا کی تھیں، کی وجہ سے تباہ ہوئے۔ اور اٹلانٹس کا یہ شہر سمندر کے نیچے دفن ہو گیا۔ بہت سارے لوگوں کا ماننا یہ بھی ہے کہ اٹلانٹس کا یہ شہر برمودا کے نیچے موجود ہے اور ان کے سارے خزانے، دولت اور وہ ٹیکنالوجی حاصل کرنے کے لیے لوگ آج بھی اس کی تلاش میں ہیں۔'' اس نے اپنی بات مکمل کر کے ہال کی طرف دیکھا تھا اور وہاں چہ مگوئیاں شروع ہو گئی تھی۔

جیسیکا حیرت سے اسے تک رہی تھی۔

''جیف کے والد صاحب اسی پر ریسرچ کیا کرتے تھے۔ مسٹر جیف آپ کو کبھی اپنے والد صاحب کی ریسرچ میں انٹرسٹ نہیں رہا؟'' اس نے مڑ کر اس سے سوال کیا تھا۔

وہ خاموشی سے اسے تکتا رہا اس کے پاس اس کی باتوں کا کوئی جواب نہیں تھا۔ اس نے دل میں دعا کی تھی یہ آدمی اب کسی اور طرف متوجہ ہو جائے۔

''اب آتے ہیں مس جیسیکا کی ریسرچ کی طرف۔''

جیسیکا نے تھوک نگلا تھا!

''ان کے بہت سارے پوائنٹس بالکل صحیح ہیں۔ پر جہاں تک بات ہے ان کے لائحہ عمل کی! میں اسے کچھ مزید ایڈوانس کر کے پیش کرنا چاہوں گا۔

مس جیسیکا کے مطابق ان کے پاس ایسی جدید مشینری موجود ہے جو برمودا میں داخل ہو کر کسی بھی قریبی بلیک ہول کو سرچ کر سکتی ہے۔ لیکن ہم مشین پر بھروسہ نہیں کر سکتے۔ لہٰذا میرے پاس ایک نیا اور جدید لائحہ عمل ہے۔'' وہ دوبارہ ہال کی طرف متوجہ ہوا تھا۔

اور وہ سب سانس روک کر اسے دیکھنے لگے تھے۔ وہ ان سب کو چاروں شانے چت کر چکا تھا۔

جیسیکا نے دل ہی دل میں اس کے ہاتھوں بچ نکلنے پر شکر ادا کیا تھا۔

اس نے پیچھے مڑے بغیر ہی ریموٹ کا بٹن اسکرین کی طرف کر کے اسے آن کیا تھا اور اسکرین پر ایک شیشے کی مشین کی تصویر ابھر آئی جس کی شکل بیضوی تھی۔

اس کے اندر کسی جہاز جیسا سسٹم موجود تھا۔

''یہ ہے میری نئی ایجاد! جس پر میں پچھلے دو سالوں سے کام کر رہا تھا۔ میں نے اسے Eglien Search Machine کا نام دیا ہے۔ یہ روشنی کی رفتار سے بھی زیادہ تیزی سے حرکت کرتی ہے۔ یہ کسی بھی قسم کی میگنیٹک فیلڈ

کو توڑ کر آگے بڑھنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ اس کے اندر موجود سسٹم نہ تو روشنی اور نہ ہی کسی بیٹری سے چلتا ہے بلکہ جتنی پراثر میگنیٹک فیلڈ کسی علاقے میں موجود ہوگی یہ اتنی ہی تیزی سے اس علاقے میں حرکت کرے گی اور کام کرے گی۔''

اس نے خاموش ہو کر ہال پر ایک طائرانہ نگاہ ڈالی تھی۔ ہال میں موجود افراد کے منہ کھل چکے تھے۔ صدر، چیف آف آرمی اسٹاف اور اسپیکرز کے چہرے کے تاثرات بھی کم و بیش ایک جیسے تھے۔

''ڈاکٹر ای جیڈ! کیا آپ اسے برمودا میں داخل کرنا چاہیں گے؟'' یہ سوال صدر کی طرف سے آیا تھا۔

''جی بالکل! مگر ایک الگ طریقے سے!

میں اور میری ٹیم اس میں بیٹھ کر برمودا میں داخل ہوگی! اس میں بارہ افراد کی جگہ ہے۔'' اس نے اپنی بات ختم کی تھی اور وہ سب اپنی اپنی کرسیوں سے کھڑے ہو گئے تھے۔

''یہ کیسا مذاق ہے؟ کوئی بھی اپنی جان پر کھیل کر اس کے اندر بیٹھ کر برمودا میں داخل نہیں ہو سکتا۔ اور آپ کے پاس ٹیم بھی موجود نہیں ہے! آپ یہاں اکیلے آئے ہیں۔'' رومینہ کو اس کی دماغی حالت پر شبہ ہوا تھا۔

ایون کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

''میں دو دن بعد یہاں اپنی ٹیم کے ساتھ دوبارہ آؤں گا۔ اور وہ سب اپنی مرضی سے ایگریمنٹ کانٹریکٹ آپ کے حوالے کریں گے۔ اس کے بعد باقی کام میں اور میری ٹیم کرے گی۔'' اس نے یہ کہہ کر اسکرین آف کر دی تھی۔

ایون جیرالڈ کی بریفنگ ختم ہو چکی تھی۔ ہال کو سانپ سونگھ چکا تھا۔

''میں آپ کے لائحہ عمل سے متفق ہوں۔'' احمد کھڑے ہو کر بولا تھا اور سب نے اسے گردن گھما کر دیکھا تھا۔

''میں بھی۔'' اچانک ہی جیف بولا تھا۔

رومینہ نے اسے حیرت سے دیکھا۔ ایون نے اپنا لیپ ٹاپ بند کرتے ہوئے اطمینان سے جیسیکا پر نظر ڈالی تھی وہ ابھی تک ہکا بکا کھڑی تھی۔

''ماضی سے پیچھا چھڑانے کا سب سے بہترین طریقہ یہ ہے کہ اسے اپنے سامنے لا کر کھڑا کر دیا جائے۔'' وہ یہ کہہ کر اپنا لیپ ٹاپ اور باقی کی چیزیں پیک کرنے لگا۔

جیسیکا کو سکتہ ہوا......!

''میں بھی اس لائحہ عمل سے متفق ہوں۔'' اس نے کسی ٹرانس کی کیفیت میں یہ الفاظ ادا کیے تھے۔

اب وہ اپنا بیگ اپنے کندھے پر ڈال کر اسٹیج کی سیڑھیاں اتر رہا تھا۔

''ڈاکٹر ایون جیرالڈ۔'' صدر کی آواز نے اس کے قدم روکے۔

وہ مڑا......!

''ہم آپ کو اس پروجیکٹ کی لیڈ دینے کے لیے تیار ہیں پر آپ کی ٹیم میں کم از کم دس افراد موجود ہوں۔ اور وہ سب اپنی مرضی سے اس پروجیکٹ پر کام کرنے کے لیے راضی ہوں۔ ہماری حکومت کسی بھی قسم کے جانی نقصان کی

ذمہ دار نہیں ہوگی۔ اس پروجیکٹ کی ساری فنڈنگ، فائنینس یہاں تک کہ آپ کی جتنی بھی لاگت اس مشین کو بنانے میں خرچ ہوئی ہے وہ ہماری حکومت ادا کرے گی۔ پروجیکٹ کے اختتام پر ہماری گورنمنٹ کی طرف سے آپ کو اور آپ کی ٹیم کو بہت کچھ دیا جائے گا۔'' صدر ہتھیار ڈال چکے تھے ان کے پاس اور کوئی چارہ نہیں تھا۔

باہری علاقوں کی سرچ میں وہ لوگ ہمیشہ ہی ناکام ہوئے تھے۔ مگر آج اس شخص نے وہ لائحہ عمل پیش کیا تھا جس کے بارے میں وہ اگلے کئی سالوں تک سوچ بھی نہیں سکتے تھے۔

اس نے اثبات میں سر ہلایا۔

''میں دو دن بعد یہاں اپنی ٹیم کے ساتھ آؤں گا۔ تھینک یو۔'' یہ کہہ کر وہ سیڑھیاں چڑھتا ہال سے باہر نکل گیا تھا۔

ہال میں موجود باقی افراد کے جسموں کا خون نچڑ چکا تھا۔

یہ کون تھا اور کہاں سے آیا تھا؟

یہ کیسا شخص تھا جسے اپنی زندگی کی پرواہ بھی نہیں تھی؟

یہ کیسا شخص تھا جو موت کا ایک خطرناک کھیل بلا کسی ڈر کے کھیلنے جا رہا تھا؟

وہ ایون جیرالڈ تھا!

دی ماسٹر آف نالج!

O......❖......O

Shore Cliff Hotel

California, USA

31st August

11:45 pm

احمد کمرہ نمبر 106 کے آگے آ کر رک گیا۔ پوری دنیا میں واحد یہی شخص تھا جو اس کی مدد کر سکتا تھا۔ وہ اس کا لائحہ عمل سن کر آیا تھا۔ وہ بھی اس کی ہمت پر چند لمحے حیران کھڑا رہ گیا تھا۔ اور اب دروازہ بجانے کے لیے وہ اپنی ہمت جمع کر رہا تھا۔

بالآخر کچھ منٹوں کے انتظار کے بعد اس نے دروازے پر دستک دے ہی دی۔

چند سیکنڈ کے بعد دروازہ کھلا تھا اور وہ نائٹ سوٹ میں باہر آیا تھا۔

''اوہ سوری! میں نے شاید آپ کے آرام میں خلل ڈالا ہے۔'' احمد اتنی رات کو آنے پر شرمندہ ہوا۔ اسے اپنی پریشانی میں وقت بھی یاد نہیں رہا تھا۔

''نہیں میں سو نہیں رہا تھا میں تمہارا انتظار کر رہا تھا۔'' اس نے دروازے کے آگے سے ہٹ کر اسے اندر جانے کا راستہ دیا تھا اور احمد خاموشی سے سر ہلا کر اندر داخل ہو گیا تھا۔

ایون نے کمرے کے اندر آ کر دروازہ بند کر دیا۔

''کافی؟'' وہ انٹر کام اٹھاتے ہوئے بولا۔
احمد نے اثبات میں سر ہلا دیا تھا۔
''دو افراد کے لیے ڈنر اور دو کافی میرے کمرے میں بھجوا دیں۔'' اس نے آرڈر دے کر فون رکھ دیا۔
''نہیں میں کھانا کھا کر آیا ہوں۔'' احمد ہچکچایا تھا۔
''ایسی حالت میں جب تمہیں وقت یاد نہیں رہا تو کھانا کیسے یاد رکھو گے؟'' وہ سنجیدگی سے کہتا ہوا اس کے سامنے آ بیٹھا تھا۔
احمد کچھ بول نہ سکا۔
''میں نے آپ کا لائحہ عمل سنا ہے۔ اور میں کہنا چاہوں گا کہ میں نے آپ جیسا جرأت مند انسان آج تک نہیں دیکھا۔ آپ کی قابلیت کا تو میں آپ کی بریفنگ کے دوران ہی قائل ہو گیا تھا۔ لیکن ایک بات جو مجھے پریشان کر رہی ہے وہ ہے صدر کی شرط! اس کا آپ نے کیا حل نکالا ہے۔'' احمد نے بالآخر خود ہی بات کرنا شروع کی تھی۔
وہ خود بھی اس کے لائحہ عمل کے حق میں تھا اور اس بات سے پریشان تھا کہ اگر اسے وہ ٹیم نہ ملی تو کہیں اس پروجیکٹ پر کام بند نہ کر دیا جائے یا اس کی لیڈ رومینہ اور جیف کے حوالے نہ کر دی جائے۔
ایون کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔
''میری ٹیم خود بخود بنے گی۔ دیکھو میری ٹیم کا ایک فرد میرے سامنے بیٹھا ہے۔'' وہ اس کی طرف ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے بولا۔
احمد کی آنکھوں میں حیرت پھیل گئی۔
''میں؟'' اس نے انگلی سے اپنی طرف اشارہ کیا۔
''ہاں! تم ہی نے تو کہا تھا کہ تم اپنی جان پر کھیل کر کسی بھی حد تک جا سکتے ہو۔'' وہ اس کی آنکھوں میں غور سے دیکھتے ہوئے بولا۔
''بالکل جا سکتا ہوں۔'' وہ فوراً ہی بولا تھا کہ کہیں ڈاکٹر ایون کا اسے ٹیم میں شامل کرنے کا ارادہ ہی نہ بدل جائے۔
''پر وہ لوگ مجھے کس حیثیت سے آپ کی ٹیم میں شامل ہونے دیں گے؟'' وہ اس بات کو لے کر اچنبھے میں تھا۔
''تم نے بتایا تھا کہ پاکستان میں تمہارا تعلق پولیس ڈیپارٹمنٹ سے ہے۔ مجھے اپنی ٹیم کے لیے ایسے ہی لوگ چاہئیں۔ جو کسی اہم پوسٹ یا اہم مشن پر کام کر چکے ہوں۔ ان کے ریکارڈ اچھے ہوں۔ پھر یہاں کی گورنمنٹ کو کسی بھی چیز پر کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔ میں اپنی ٹیم کی پروفائل جمع کروا دوں گا اور ان کے پاس یہ پروجیکٹ مجھے دینے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں بچے گا۔'' اس نے اپنی بات مکمل کر کے لیپ ٹاپ آن کیا تھا۔
''مگر دو دن کے اس قلیل عرصے میں آپ کی ٹیم کیسے جمع ہوگی؟'' احمد ابھی تک پریشان تھا۔
اچانک دروازے پر دستک ہوئی تھی۔
''بالکل ایسے۔'' اس نے دروازے کی طرف انگلی سے اشارہ کیا تھا۔

احمد نے حیرت سے دروازے کو دیکھا۔ وہ بند تھا۔

''اب جب کہ تم میری ٹیم میں ہو تو تم میرے اسسٹنٹ ہوئے۔ جا کر دوسرے ٹیم ممبرز کے لیے دروازہ کھول دو۔'' وہ سنجیدگی سے کہہ کر لیپ ٹاپ پر کچھ ٹائپ کرنے لگا تھا۔

احمد نے اسے حیرت سے دیکھا اور ٹرانس کی کیفیت میں چلتا ہوا دروازے تک گیا تھا۔

اس نے دروازہ کھولا اور پھر اسے باہر دیکھ کر ایک جھٹکا لگا تھا۔ وہ سمجھ رہا تھا کہ ویٹر تھوڑی دیر پہلے دیا گیا آرڈر لے کر آیا ہوگا۔

مگر وہاں جیسیکا اور سائمن کھڑے تھے۔

اس نے خاموشی سے ہٹ کر انہیں اندر آنے کے لیے راستہ دیا تھا اور وہ دونوں اندر داخل ہو گئے تھے۔

وہ کمرے میں رکھے صوفوں پر جا بیٹھے۔

احمد بھی دروازہ بند کر کے ایون کے سامنے آ بیٹھا تھا۔ ایون نے لیپ ٹاپ سے نظریں ہٹا کر جیسیکا کو دیکھا۔ وہ نظروں سے جما دینے کی صلاحیت رکھتا تھا۔

''میں آپ کی ٹیم میں شامل ہونا چاہتی ہوں۔'' یہ الفاظ خود بخود جیسیکا کے منہ سے ادا ہوئے تھے۔

اس نے دوسری نظر سائمن پر ڈالی۔

''میں بھی۔'' اس نے بھی اثبات میں سر ہلایا تھا۔

''ٹھیک ہے تو ہم آج سے ہی اس پر کام شروع کر دیتے ہیں۔''

وہ مزید سوال جواب کیے بغیر لیپ ٹاپ اسکرین کی طرف متوجہ ہوا تھا اور اسکرین ان کی طرف گھما دی تھی۔

''ہم برمودا میں پورٹو ریکو کے راستے سے داخل ہوں گے۔'' اس نے ایک پوائنٹ پر انگلی رکھی تھی۔

''میری مشین بحری جہاز کے ذریعے کل یہاں پہنچ جائے گی۔ آسٹریلین اسپیس ریسرچ انسٹیٹیوٹ نے اسے دو دن پہلے روانہ کیا تھا اور ہم اسے کل دوپہر کو پورٹو ریکو میں ریسیو کریں گے۔ اسی وقت میں تم سب کو اس کا معائنہ بھی کروا دوں گا۔'' وہ انہیں تفصیل دیتے ہوئے بولا۔

''مگر ہمارے پاس باقی کی ٹیم موجود نہیں ہے اور انہوں نے دس افراد کا کہا تھا۔'' جیسیکا نے بھی احمد کی طرح اپنی پریشانی ظاہر کی تھی۔

''تم لوگ آ گئے ہو تو باقی سب بھی آ جائیں گے۔'' اس نے اپنی بات ختم کی تھی اور اچانک احمد چونکا تھا۔ اس کی نظریں اسکرین پر موجود تکون پر جمی ہوئی تھیں۔

ایون کی نظروں سے اس کا چونکنا چھپا نہیں رہا تھا۔

''کیا ہوا؟'' وہ اسے غور سے دیکھتے ہوئے بولا

''میں جانتا ہوں ایسے لوگوں کو جو اپنی جان کی پرواہ کیے بغیر اس مشن میں ہمارے ساتھ کھڑے ہوں گے۔'' وہ اسکرین پر نظر جمائے ہوئے بولا تھا۔

''اور وہ کون ہوں گے؟'' ایون نے اسے غور سے دیکھا تھا۔

''جہاں تکون ہو وہاں اہارون نہ ہو یہ ناممکن ہے۔'' اس نے خود کلامی کی تھی۔

''کون اہارون؟ کہیں تم اہارون عبداللہ کی بات تو نہیں کر رہے؟ جو مشہور Egyptologist ہے؟'' ایون اس کی بات پر چونکا تھا۔

اور احمد کو لگا تھا کہ ایون ذہن پڑھنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ وہ ہر بات پوری ہونے سے پہلے ہی جان جایا کرتا تھا۔

''ہاں میں اسی کی بات کر رہا ہوں مگر آپ اسے کیسے جانتے ہیں؟'' وہ اسے حیرت سے دیکھتے ہوئے بولا۔

''میں اس کے ریسرچ پیپرز شوق سے پڑھتا ہوں۔ مگر اس نے ہمیشہ آثار قدیمہ پر کام کیا ہے۔ وہ برمودا کیوں آئے گا؟'' وہ کندھے اچکا کر بولا۔

''آج سے چار سال پہلے پاکستان میں ہم نے ایک ساتھ ایک مشن پر کام کیا تھا۔'' احمد نے بولنا شروع کیا تھا۔

''میں نہیں جانتا کہ آپ اس بات پر یقین کریں گے یا نہیں۔ لیکن ہم چاروں نے ٹائم ٹریولنگ کی تھی۔'' اس نے اپنی بات مکمل کی تھی اور جیسیکا اور سائمن اچھل پڑے تھے۔

پہلی بار ایون کے چہرے پر بھی حیرت کے تاثرات تھے۔

''تم کس مشن کی بات کر رہے ہو؟ اور تمہارے ساتھ اور دو لوگ کون تھے؟'' وہ پوری توجہ سے اس کی بات سننے لگا۔

اور جواباً احمد نے اسے مکلی سے ملنے والی اسمر عوت کی ممی، اس سے جڑے دہشت ناک واقعات اور اسے انجام تک پہنچانے میں پیش آنے والے اس مشکل سفر کے بارے میں تفصیل سے بتایا۔ جیسیکا اور سائمن کا منہ کھل چکا تھا۔

''انٹرسٹنگ۔'' ایون کے چہرے کی مسکراہٹ گہری ہوگئی۔

''پھر تو مجھے اپنی بات تمہیں سمجھانے میں زیادہ مشکل پیش نہیں آئے گی۔ باقی دو لوگ کون تھے؟'' وہ اسے غور سے دیکھتے ہوئے بولا تھا۔

''لائن ہنٹرز کا ڈینیل برگ۔'' احمد نے دوسرا نام لیا تھا۔

ایون کی آنکھوں کی چمک بڑھ گئی تھی۔

''اوہ! میں اس کے شکار کے قصے پڑھتا رہتا ہوں۔ اور تمہارا آخری ساتھی کون تھا؟'' ایون کو اب مزید اشتیاق پیدا ہو رہا تھا۔

''انگلینڈ کا مشہور پینٹر ولیم بارکلے! جیمز بارکلے کا بیٹا۔'' اس نے چوتھا نام مکمل کیا تھا اور اس بار ایون واضح طور پر چونکا تھا۔

''جیمز بارکلے کا انتقال ہو چکا ہے۔ اور اب وہ میوزیم ولیم کے زیرنگرانی ہے۔ مجھے یاد پڑتا ہے چار سال پہلے اس نے ایک کتاب بھی لکھی تھی۔ میں نے وہ کتاب خریدی تھی پر پڑھ نہیں سکا تھا۔ آج کل وہ بھی سمندری آثار قدیمہ کی ریسرچ سے منسلک ہے۔'' ایون نے الٹا اسی کی معلومات میں اضافہ کیا تھا۔

''اوہ! مجھے یہ بات معلوم نہیں تھی۔'' احمد کو افسوس ہوا تھا۔
''تو اگر تم ان تینوں کو بلاؤ گے تو یہ ہمارے مشن کو مکمل کرنے کے لیے آئیں گے؟'' وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا تھا۔
''ضرور آئیں گے۔'' وہ پورے یقین سے بولا تھا۔
''تو ٹھیک ہے پھر! ڈنر سے فارغ ہونے کے بعد ہم ان سب سے رابطہ کریں گے۔'' وہ یہ کہہ کر اٹھ کھڑا ہوا تھا۔ وہ تینوں بھی کھڑے ہو گئے۔
''اگر یہ سب پرسوں صبح تک یہاں پہنچ جاتے ہیں تو شام ہونے سے پہلے پہلے میں تم سب کو ساری بریفنگ دے دوں گا۔'' وہ ان تینوں کی طرف دیکھتے ہوئے بولا تھا۔
اور اس کے ان تین ہونہار اسسٹنٹس نے اپنے سر اثبات میں ہلا دیئے تھے۔

O.....❖.....O

Nasa Research Center

Silicon valley

California, USA

31st August

11:30 pm

روبینہ اپنے کمرے میں بے چینی سے ٹہل رہی تھی اور تب ہی اس کے کمرے کا دروازہ کھول کر مائیکل اندر داخل ہوا۔
روبینہ خاموشی سے اپنی کرسی پر جا بیٹھی۔
وہ اس کے سامنے والی کرسی پر بیٹھ گیا۔
''اب آگے کیا سوچا ہے تم نے؟'' وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا۔
''میں ایون کے انڈر کام نہیں کروں گی۔'' وہ دوٹوک لہجے میں بولی تھی۔
''اس کا مطلب ناسا ٹیم اس پروجیکٹ سے ہاتھ دھو بیٹھے گی...... تم اچھی طرح جانتی ہو کہ صدر نے لیڈ ایون کے حوالے کی ہے۔'' وہ اس پر ناراض ہوا تھا۔
''ابھی حوالے کی نہیں ہے۔ کہاں سے لائے گا وہ دس لوگ جو اس کے ساتھ اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر برمودا میں داخل ہوں گے؟ اور ایسے بے وقوفانہ لائحہ عمل پر ہماری حکومت کیسے مان سکتی ہے؟ سب جانتے ہیں کہ جو وہاں گیا کبھی واپس نہیں آیا۔'' اس نے جھنجلا کر اپنا ہاتھ میز پر مارا تھا۔
''تمہارے ساتھ مسئلہ یہ ہے کہ تم اپنے ماضی کی وجہ سے اس کی قابلیت کو قبول کرنے سے انکاری ہو۔'' وہ تلخ لہجے میں بولا تھا اور روبینہ کا دل کیا تھا کہ اس کے سر پر کچھ دے مارے۔
''میں اس بارے میں کوئی بات نہیں کرنا چاہتی۔ میرے کام میں ذاتیات کو مت لاؤ مائیکل۔'' اس نے اسے

تنبیہ کی تھی۔

''تو پھر ہر چیز کو بالائے طاق رکھ کر تم اس کے لائحہ عمل کو مان کیوں نہیں لیتی؟'' وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا تھا۔

''کیا ہو گیا ہے تم سب کو؟ تم چاہتے ہو کہ میں اس کے ساتھ اس مشین میں بیٹھ کر برمودا میں داخل ہو جاؤں اور وہ بھی کبھی واپس نہ آنے کے لیے؟ تم سب اس طرح کی بات سوچ بھی کیسے سکتے ہو؟ مجھے تو سمجھ نہیں آ رہا کہ فوج اور گورنمنٹ آفیشلز کو کیا ہو گیا ہے؟ اور وہ جیف! جسے فوج نے اس مشن پر تعینات کیا تھا۔ وہ تک اس ایون سے متفق ہو گیا۔'' اسے اب تک یہ بات ہضم نہیں ہو رہی تھی۔

''ٹھیک ہے پھر! تم سب کو بے وقوف گردانتی رہو۔ اس کی ٹیم ہم سے اچھا کام کر جائے گی۔ اور تب حکومت کو اندازہ ہوگا کہ ناسا میں ہماری ٹیم بیٹھ کر مفت کی تنخواہیں بٹور رہی ہے۔'' وہ یہ کہہ کر ایک جھٹکے سے کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا تھا اور دروازے کو دھکیلتا ہوا باہر نکل گیا۔

روبینہ نے اپنا سر پکڑ لیا تھا۔

''کیوں آئے ہو یہاں ایون جیرالڈ؟ ایک بار پھر میری دنیا کو تہس نہس کرنے.... تم مجھے سکون کیوں نہیں لینے دیتے مجھے نفرت ہے تم سے! شدید نفرت۔'' اس نے یہ کہہ کر ٹیبل پر پڑی چیزوں پر ہاتھ مارا تھا اور وہ نیچے جا گری تھیں!

وہ اپنے ہاتھوں میں سر دے کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔

O......❖......O

Somewhere in dark
Atlantic Ocean
Planet Earth
1st September
2:00 Am

اس کی بوٹ کافی آگے تک آ چکی تھی۔ رات کے اندھیرے وہ کالا سمندر دور دور تک پھیلا ہوا تھا۔ وہ سایہ نہ جانے کب سے یہ بوٹ چلا رہا تھا۔

اس نے کالا لباس اور کالا نقاب پہن رکھا تھا۔

سمندر کے بیچوں بیچ اچھی خاصی طغیانی تھی پر اسے کسی چیز کا خوف نہیں تھا۔

ایک خاص جگہ پر پہنچ کر اس نے آسمان کی طرف دیکھا اور اپنی بوٹ روک دی تھی۔

اب یہاں دور تک پھیلے سمندر اور اس کے علاوہ کوئی موجود نہیں تھا۔

رات کے اس پہر کوئی بھی سمندر کے بیچ آنے کی ہمت نہیں کر سکتا تھا۔ آس پاس کے علاقوں کو تیز بارش نے گھیرا ہوا تھا۔

اس نے ایک طرف رکھے بیگ کی زپ کھول کر ایک صندوق نکالا اور اسے احتیاط سے کھول لیا۔ اس میں وہی تکون رکھا تھا۔

اس نے آسمان کی طرف کر کے اس تکون کو ہوا میں بلند کیا تھا اور عجیب سی زبان میں جاپ شروع کر دیا تھا۔

سمندر میں سرگوشیاں شروع ہوگئی تھیں۔ لہریں تیز ہوئیں......

آسمان پر وہ آرک پھر سے نمودار ہوا تھا۔

اس کے ہاتھ میں موجود وہ تکون جلنے بجھنے لگا تھا۔ اس سے نیلی روشنی پھوٹ رہی تھی۔

اور تب اچانک ہی سمندر سے وہ ہزاروں سر برآمد ہوئے تھے......

ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ سمندر میں ہی بستے ہوں۔ ان کے چہرے گل چکے تھے۔ جگہ جگہ سے گوشت گل کر لٹک رہا تھا اور وہ بھی پانی کی وجہ سے نیلا پڑ چکا تھا......

ان کے بالوں اور بچے کھچے چہروں پر کائی جمی ہوئی تھی۔ وہ آہستہ آہستہ اس کی بوٹ کے قریب آ رہے تھے......

وہ ایک دائرے کی صورت میں اس کی بوٹ کے اردگرد جمع ہو رہے تھے۔

اس نے جاپ ختم کر کے ایک نظر سمندر پر ڈالی۔ تاحدِ نگاہ سر ہی سر تھے۔ ان کے اجسام پانی کے اندر ہی موجود تھے اور جو اس کی بوٹ کے قریب تھے انہوں نے اپنے ہاتھ پانی سے باہر نکال کر اس کی بوٹ کو تھاما ہوا تھا۔

آرک قریب آتا جا رہا تھا......

ان سب نے سرگوشیوں کی صورت میں وہ جاپ شروع کر دیا تھا۔

اب سمندر میں موجود وہ سب اس کے ساتھ جاپ میں شریک تھے......

اگر کوئی دور سے اسے ایسے دیکھ لیتا تو شاید اس کا دل بند ہو سکتا تھا......

آرک نیچے آ رہا تھا!

وہ بہت قریب آ چکے تھے......

اس بار وہ انہیں قریب لانے میں کامیاب ہو چکا تھا......

تکون اس کے ہاتھ سے بلند ہو کر ہوا میں معلق ہوا تھا۔

اس کی آنکھوں میں چمک ابھری!

وہ آ گئے تھے!

وہ برمودا کے رکھوالے تھے!

وہ موت کے خریدار تھے!

کون تھے وہ؟

O......❖......O

Pyramids of Giza
Cairo, Egypt
1st September
7:00 am

''خدا کا واسطہ سارہ...... اس بار ذرا دھیان سے اتارنا مجھے۔'' آکل ایک اندھیرے کنویں میں لٹکا اسے آواز دے رہا تھا۔

پائرامڈ اس کی آواز سے گونجا۔

''ہاں تو؟ میں نے پلی (pulley) کو مضبوطی سے تھاما ہوا ہے۔تم فکر نہ کرو...... میں آہستگی سے اسے حرکت دوں گی۔'' وہ پلی کو گھماتے ہوئے بولی۔اس کے گھمانے سے پلی کے ساتھ بندھی رسّی آکل کو نیچے لے کر جا رہی تھی۔

اور تب ہی اس کی پاکٹ میں موجود اہارون کا فون بج اٹھا تھا۔

''اوہ! اہارون اپنا فون میرے پاس بھول گیا ہے۔'' وہ بڑبڑائی۔

''سارہ! سارہ...... میری بات سنو۔'' اچانک ہی آکل چلایا تھا۔

''ایک منٹ! مجھے فون تو دیکھنے دو کس کا ہے۔'' اس کی پوری توجہ فون پر تھی۔

''سارہ میں نے تمہیں کہا تھا کہ دھیان سے مجھے نیچے اتارنا۔'' اس نے روانی میں اپنی بات مکمل کی تھی۔

''ہاں رکو ایک منٹ۔'' اس نے یہ کہہ کر پاکٹ سے فون نکالا۔انٹرنیشنل نمبر تھا۔وہ اسکرین کو تکنے لگی اور تب ہی اس کے ہاتھ سے وہ پلی چھوٹ گئی تھی۔

''آآآ...... ااااا...... ااااا......'' آکل کی چیخ سنائی دی اور پھر وہ اس گہرے کنویں میں جا گرا تھا۔

وہ بھاگتی ہوئی کنویں تک آئی تھی۔فون اب بھی بج رہا تھا۔

''آکل...... آکل! کیا تم ٹھیک ہو؟'' اندر مکمل اندھیرا اور خاموشی تھی۔

''اوہو اب کیا کروں......'' اس نے پریشانی سے دوبارہ فون پر نظر ڈالی تھی۔کال بند ہو چکی تھی۔

عین اسی لمحے اہارون اس غار نما پائرامڈ کی دیوار میں موجود ایک بڑی دراڑ سے باہر نکلا تھا۔

''کیا ہوا؟'' وہ اس کے چہرے پر پھیلی پریشانی دیکھ کر پوچھ رہا تھا۔

''وہ...... وہ...... وہ آکل۔'' اس نے کنویں کی طرف انگلی سے اشارہ کیا۔

''او مائی گاڈ۔'' وہ تیزی سے کنویں کی طرف بڑھا تھا۔

''آکل...... آکل!'' وہ اسے زور زور سے آوازیں دینے لگا۔

''رسّی مجھے دو...... جلدی کرو۔'' وہ پلی کی طرف بڑھا تھا اور پلی کے دوسری طرف موجود رسی کو کھینچنے لگا تھا۔

تین سے چار منٹ کے بعد آکل کے ہاتھوں کی گرفت اسے کنویں کے کنارے پر نظر آئی تھی۔

اس نے تیزی سے آگے بڑھ کر اس کے ہاتھ پکڑ کر اسے باہر نکالا۔وہ ہوش میں تھا۔

''جب ہوش میں تھے تو آواز کیوں نہیں دے رہے تھے؟ شکر کرو کنواں زیادہ گہرا نہیں تھا'' وہ اسے سنانے لگا۔

''واہ مطلب میں یہاں جان سے جانے لگا تھا...... اگر یہ گہرا ہوتا تو؟'' آکل نے اس پر آنکھیں نکالی تھیں۔
''تو کس نے کہا تھا چھلانگ لگا دو؟'' اہارون نے زمین پر پڑا ہوا اپنا آرکیالوجی بیگ اٹھا کر کاندھے پر لٹکایا۔
''چھلانگ؟ میں نے چھلانگ نہیں لگائی تھی! آپ کی بیگم صاحبہ نے پلی کی رسی چھوڑ دی تھی۔'' وہ سارہ کو گھورتے ہوئے بولا تھا۔
اہارون سارہ کی طرف پلٹا۔
''وہ ایک فون آرہا تھا میں فون دیکھنے لگی تھی۔'' اور جواباً وہ دونوں اسے غصے سے گھورنے لگے۔
''اب اگر یہ آئی تو میں تمہارے ساتھ نہیں آؤں گا۔'' آکل نے حتمی لہجے میں فیصلہ سنایا تھا۔
''ہاں ٹھیک ہے مت لانا۔ ایک تو شادی کر کے مجھے اتنی دور لے آئے۔ یہاں سب کی زبان الگ...... نہ مجھے یہاں کسی سے ملنے دیتے ہو۔ فجر پڑھتے ہی اس مردہ خانے میں گھس آتے ہو...... سارا دن یہاں روحوں کی طرح بھٹکتے ہو اوپر سے ہر غلطی کا قصور میرے اوپر ڈال دیتے ہو۔'' وہ آنسوؤں سے رونے لگی تھی۔
''اوہ نو...... ناٹ اگین۔'' اہارون نے کاندھے پر لدا بیگ واپس نیچے پھینک دیا تھا اور آنکھیں گھما کر آکل کی طرف دیکھنے لگا۔
''اچھا سوری! رو کیوں رہی ہو؟ میری بات تو کبھی تمہارے شوہر نے سیریس نہیں لی تم کب سے سیریس لینے لگی؟'' آکل پریشان ہو کر الٹا اسی کو منانے لگا۔
''اچھا بس بھی کرو اب سارہ!'' اہارون نے بھی اسے چپ کرانا چاہا تھا۔
''ویسے تم کوئی نئے ڈائیلاگز کیوں نہیں ایجاد کر لیتیں؟ پچھلے تین سالوں سے یہی رٹے رٹائے ڈائیلاگز سن کر تنگ آ گیا ہوں میں۔'' وہ مسکراہٹ دباتے ہوئے بولا تھا۔
سارہ نے پُرشکوہ نگاہوں سے اسے گھورا۔
''تم اہارون عبداللہ کی بیوی ہو! لوگ مرتے ہیں میرے ساتھ کام کرنے کے لیے اور تم ہو کہ میرے ساتھ آنا ہی نہیں چاہتی یہاں...... گھر پر رہ کر شیف بننا ہے محترمہ کو! اور یہ جسے تم مردہ خانہ کہہ رہی ہو نا...... یہی ہماری روزی روٹی ہے۔'' وہ اسے سمجھدار بوڑھوں کی طرح سمجھاتے ہوئے بولا۔
''اور تم یہ دیکھو کہ کتنی ڈاکیومنٹریز میں تمہارا نام اور چہرہ شامل ہوتا ہے...... اچھی خاصی مشہور ہو گئی ہو پاکستان سے تمہاری کزنز کال کر کر کے تمہاری ڈاکیومنٹریز پر تبصرہ کرتی ہیں...... اس وقت تو کبھی میری تعریف نہ کی۔'' وہ اس سے دو ہاتھ آگے تھا۔
''اچھا ناراض تو نہ ہو۔'' سارہ اپنا غم بھول گئی تھی۔
''اب تم دونوں کا روٹھنا منانا ختم ہو گیا تو کام پر لگیں؟'' آکل ان دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے بولا تھا۔ اور وہ تینوں ہنس پڑے تھے۔
اسی اثنا میں فون دوبارہ بجنے لگا تھا۔
''یہ لو! اسی کی وجہ سے یہ سب ہوا ہے۔'' سارہ نے اہارون کے ہاتھ میں فون تھمایا تھا۔

اہارون نے اسکرین پر نظر ڈالی۔
امریکا سے کال آ رہی تھی۔
اتنی رات کو مجھے کون کال کر رہا ہے؟ وہاں تو اس وقت رات کا ایک بج رہا ہوگا۔'' اس نے بڑبڑاتے ہوئے کال ریسیو کی تھی۔
سارہ اور آکل دوبارہ سے کنویں میں اترنے کی تیاری کر رہے تھے۔
''ہیلو۔'' اس نے کال ریسیو کر کے کہا۔
''اہارون کیسے ہو؟'' دوسری طرف سے جانی پہچانی آواز سنائی دی تھی۔
''جی! بالکل ٹھیک...... آپ کون؟'' اس نے ذہن پر زور ڈالنے کی کوشش کی۔
''میں احمد۔'' دوسری طرف سے کہا گیا تھا اور اہارون کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔
''احمد کیسے ہو؟'' وہ خوشگوار لہجے میں بولا تھا۔
ان کی اکثر بات ہو جایا کرتی تھی۔ سارہ اور ماہم کی دوستی کی وجہ سے وہ اس سے باخبر رہتا تھا۔
''میں ٹھیک نہیں ہوں۔'' دوسری طرف سے کہا گیا تھا۔
''خیریت کیا ہوا؟'' وہ پریشان ہوا تھا۔
سارہ اور آکل بھی اس کی بات سن کر اس کے قریب آ کر کھڑے ہو گئے تھے۔
''کیا؟'' اس نے دوسری طرف سے کچھ سنا تھا اور پھر وہ بے اختیار ہی چلایا۔
''کیا ہوا ہے؟'' سارہ پوچھ رہی تھی۔
اس نے ہاتھ کے اشارے سے اسے روکا۔
''تم اس وقت کہاں ہو؟ مجھے پوری بات بتاؤ۔'' وہ واقعی پریشان ہو گیا تھا۔
اور جواباً احمد نے اسے اپنے امریکہ آنے اور بریفنگ کی تفصیلات کے بارے میں آگاہ کیا تھا۔
وہ خاموشی سے اس کی ساری باتیں سنتا رہا۔
''تو پھر وہاں کی حکومت نے کیا فیصلہ کیا ہے؟'' وہ بریفنگ کی تفصیلات سننے کے بعد اس سے پوچھ رہا تھا۔
''انہوں نے ڈاکٹر ایون کا لائحہ عمل منظور کر لیا ہے۔ پر انہیں اپنی ٹیم میں دس ایسے لوگوں کی ضرورت ہے جو اپنی جان کی پرواہ کئے بغیر اس مشن میں ان کے ساتھ رہیں۔'' احمد نے بات مکمل کی تھی۔
''تو کہاں سے لائیں گے وہ دس لوگ؟'' اہارون حیران تھا۔
''میں اس کے ساتھ جا رہا ہوں! ہمارے ساتھ دو اور بھی لوگ ہیں۔ میں نے تمہیں اسی لیے فون کیا تھا۔ کیا تم ہمارے ساتھ چلنے کے لیے تیار ہو؟'' وہ اس سے پوچھ رہا تھا اور اہارون کو لگا کہ وہ ہل نہیں سکے گا۔
''کیا کہہ رہے ہو احمد؟ پاگل تو نہیں ہو گئے ہو؟ وہاں سے بھلا کون بچ کر واپس آیا ہے؟'' اس نے اسے سمجھانے کی کوشش کی تھی۔
''وہاں میری بیوی ہے، میرا بیٹا ہے۔ اور جب ڈاکٹر ایون بلا کسی غرض کے اپنی جان کی پرواہ کیے بغیر وہاں

داخل ہونے کے لیے تیار ہیں تو میں اپنی فیملی کو بچانے کے لیے کیوں نہیں جا سکتا؟'' اسے اس کا جواب سن کر افسوس ہوا تھا۔

آکل اور سارہ خاموش کھڑے تھے انہیں دوسری طرف کی کوئی بات سنائی نہیں دے رہی تھی لہٰذا وہ اہارون کے جوابات سے ہی ساری سچویشن سمجھنے کی کوشش کر رہے تھے۔

''لیکن تم یہ یقین سے کیسے کہہ سکتے ہو کہ تم وہاں سے واپس آ ؤ گے اور انہیں بچا لاؤ گے؟'' وہ احمد کو مسلسل سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا۔

''بالکل ایسے ہی جیسے تم نے ہمیں کہا تھا کہ ہمیں مکلی کا راز جاننے کے لیے مرنا ہوگا اور ہم آنکھ بند کر کے تمہارے پیچھے چل پڑے تھے۔'' اس نے یہ کہہ کر فون بند کر دیا تھا۔

اہارون نے ہونٹ بھینچ لیے۔

''کیا ہوا ہے؟ کچھ بتاؤ گے؟'' سارہ اس سے پوچھ رہی تھی۔

اور جواباً اس نے احمد کی بتائی ہوئی ساری تفصیلات اس کے گوش گزار کر دی تھیں۔ وہ ماہم کا سنتے ہی رونے لگی تھی۔ آکل اسے تسلی دینے لگا۔

اہارون نے اپنے ہونٹ کاٹتے ہوئے اسے دیکھا۔

''اب وہ کیا کرے گا؟'' آکل، سارہ کو تسلی دیتے ہوئے اس سے پوچھ رہا تھا۔

''وہ کسی ڈاکٹر ایون کی بات کر رہا تھا جس نے ایک ایسی مشین بنائی ہے جو برمودا میں داخل ہو سکتی ہے۔'' وہ آکل کو تفصیل بتاتے ہوئے بولا۔

''اور احمد اس کی ٹیم میں شامل ہو کر برمودا میں داخل ہونے والا ہے۔'' اس نے اپنی طرف سے دھماکا کیا تھا۔

''کیا؟'' آکل کو واقعی شاک لگا تھا۔

''وہ چاہتا ہے کہ میں بھی اس کی ٹیم میں شامل ہو جاؤں۔'' اس نے دوسرا دھماکا کیا تھا اور سارہ رونا بھول کر حیرت سے اسے تکنے لگی تھی۔

''پھر تم نے کیا سوچا ہے؟'' آکل اسے غور سے دیکھتے ہوئے بولا تھا۔

''چلو نکلتے ہیں! مجھے فلائٹ بک کروانی ہے۔'' یہ کہہ کر اس نے اپنا بیگ اٹھایا تھا۔

آکل کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی تھی۔

''دو سیٹس کروانا'' وہ بولا۔

اہارون نے مسکراتے ہوئے سر ہلایا اور وہ نمبر ڈائل کرنے لگا جس سے اسے تھوڑی دیر پہلے کال آئی تھی۔

وہ احمد کو اپنے اور آکل کے آنے کی کنفرمیشن دے کر پائرامڈ سے باہر نکل آئے تھے۔

''اہارون۔'' سارہ نے کچھ کہنا چاہا تھا۔

اہارون نے پلٹ کر اسے دونوں بازوؤں سے تھام لیا۔

''میں جانتا ہوں تم کیا کہنا چاہتی ہو...... پر وہ میرا دوست ہے اور اس وقت مشکل میں ہے۔ ہم ایک بار پہلے

بھی موت کو بہت قریب سے دیکھ چکے ہیں۔ مجھے موت سے ڈر نہیں لگتا سارہ...... پر اب کیوں کہ تم میرے ساتھ ہو اس لیے میں بہت ساری جگہوں پر کمزور پڑ جاتا ہوں۔" وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا تھا۔

"میں تمہاری کمزوری نہیں بننا چاہتی۔ میں چاہتی ہوں کہ تم جاؤ اور کامیاب لوٹو۔" وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولی تھی۔

اہارون نے مسکرا کر اس کے بال سہلائے۔

"چلو جلدی نکلیں! میں اپنی ٹکٹس کے ساتھ ساتھ تمہاری ٹکٹ بھی کرواؤں گا۔ تم اس عرصے میں پاکستان ہو آؤ۔" وہ جیپ اسٹارٹ کرتے ہوئے بولا اور سارہ نے اثبات میں سر ہلا دیا تھا۔

اب ان کی جیپ کا رخ قاہرہ ائیر پورٹ کی طرف تھا۔ وہ جلد از جلد احمد تک پہنچنا چاہتا تھا۔

○......❖......○

Democratic Republic of Congo

Africa

1st September

6:00 am

فون مسلسل بج رہا تھا۔

وہ شاور لے کر باہر نکلا۔

"اتنی صبح صبح مجھے کون فون کر رہا ہے۔" وہ بڑبڑایا اور فون کو کان سے لگا لیا۔ "ہیلو!"

"ہیلو ڈینیل؟" دوسری طرف سے پوچھا گیا تھا۔

"یس ڈینیل۔" وہ فون کان سے لگائے شیشے کے سامنے آ کھڑا ہوا تھا۔

"میں احمد بات کر رہا ہوں۔" دوسری طرف سے کہا گیا تھا۔

"اوہ احمد! کیسے ہو تم؟" اس کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

"میں ٹھیک ہوں! تم کیسے ہو؟" وہ اس سے پوچھ رہا تھا۔

"بالکل ٹھیک! تم سناؤ کیسے فون کیا؟" گو کہ ان کی زیادہ بات نہیں ہوتی تھی پر سال میں چار سے پانچ دفعہ ضرور بات ہو جایا کرتی تھی۔

"مجھے تم سے کچھ ضروری بات کرنی ہے۔" احمد سنجیدگی سے گویا ہوا تھا۔

"ہاں بولو۔" وہ اس کا لہجہ سن کر سنجیدہ ہو گیا تھا۔

جواباً احمد نے اسے ساری بات بتا دی تھی۔ وہ سن کھڑا رہ گیا تھا!

"اوہ! مجھے بہت افسوس ہوا احمد۔" وہ اتنا ہی بول سکا۔

"مجھے تمہاری مدد چاہیے ڈینیل اور مجھے امید ہے تم مجھے مایوس نہیں لوٹاؤ گے۔" دوسری طرف سے وہ امید بھرے لہجے میں بولا تھا۔

''بالکل! بتاؤ کیا مدد کر سکتا ہوں۔'' وہ خلوص سے بولا تھا۔

''جیسا کہ میں نے تمہیں ڈاکٹر ایون کے لائحہ عمل کے بارے میں بتایا ہے، ان کی ٹیم کو مکمل کرنے کے لیے دس افراد کی ضرورت ہے میرے اور ڈاکٹر ایون کے علاوہ دو لوگ اور ہیں۔ اور تم سے بات کرنے سے پہلے میری ایارون سے بات ہوئی ہے۔ وہ اور آکل بھی آ رہے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ تم بھی ہماری ٹیم میں شامل ہو جاؤ۔'' اس نے صاف صاف بات کی تھی۔

''میں؟ لیکن میرا تو ان چیزوں کا کوئی تجربہ نہیں۔ وہ مجھے کیسے اپنی ٹیم میں لے گا؟'' وہ حیران ہوا تھا۔

''ہمیں کسی تجربے کی ضرورت نہیں۔ ہمیں ڈاکٹر ایون کی زیرِ نگرانی ان کی مشین میں بیٹھ کر برمودا میں داخل ہونا ہے۔ انہیں ایسے جرأت مند لوگوں کی ضرورت ہے جو بلا خوف و خطر ان کے ساتھ اس کام کو سر انجام دے سکیں۔'' وہ بولا۔

ڈینیل کی طرف گہری خاموشی چھا گئی تھی۔ احمد چند لمحے اس خاموشی کو محسوس کرتا رہا۔

''میں تمہاری کال کا انتظار کروں گا۔'' یہ کہہ کر اس نے فون بند کر دیا تھا۔

ڈینیل نے خاموشی سے فون ایک طرف رکھ دیا اور وہ کافی دیر اسی طرح کھڑا شیشے کو تکتا رہا۔

''اگر ہم وہاں سے واپس نہ آ پائے تو؟'' اس نے دل میں سوچا تھا۔

''ڈینیل برگ! تمہارے پاس کھونے کے لیے ہے ہی کیا؟ اصل بہادری تو یہی ہوتی ہے کہ آپ کی زندگی کسی کے کام آ جائے...... ٹھیک ہے ڈینئل! ایک بار پھر ہم ایک ایڈونچر کے لیے تیار ہیں! جو بھی ہوگا اسمرعوت سے زیادہ خطرناک نہیں ہوگا۔'' وہ بڑبڑایا اور ساتھ ہی بیڈ پر رکھا ہوا فون اٹھا لیا تھا۔

وہ احمد کا نمبر ڈائل کر رہا تھا۔ اور اس کے بعد اسے اپنی فلائٹ کنفرم کرنی تھی۔

O......❖......O

London

United Kingdom

1st September

6:30 am

اس کا موبائل وائبریٹ ہو کر بند ہوا تھا اور اب اسے کارڈلیس پر کال آ رہی تھی۔

اسے موبائل کی وائبریشن سے ہی کال کا اندازہ ہوا تھا پر وہ رات تین بجے تک اسٹوڈیو میں کام کرتا رہا تھا لہٰذا اس نے کال کو اگنور کر کے سونا زیادہ مناسب سمجھا تھا۔

پر اب کارڈلیس کی تیز آواز نے اس کی نیند میں خلل ڈالا تھا۔

اس نے بمشکل آنکھیں کھولیں۔ کارڈلیس بیڈ سے کافی دور رکھا تھا اور وہ اس وقت بالکل بھی اس موڈ میں نہیں تھا کہ اٹھ کر وہاں تک جاتا۔ لہٰذا سستی سے لیٹ کر اسے بجتے دیکھتا رہا کہ شاید وہ بند ہو جائے......

اور تھوڑی دیر بعد وہ بند ہو گیا تھا۔ اس کے بند ہوتے ہی اس کے بیڈ کے پاس رکھا موبائل دوبارہ سے

وائبریٹ ہونے لگا تھا۔
یعنی دونوں جگہ کال کرنے والا ایک ہی تھا۔
اس نے ہاتھ بڑھا کر موبائل اٹھایا اور اسکرین پر نظر ڈالی۔
امریکہ کا نمبر تھا۔
''ہیلو۔''اس نے فون کان سے لگایا تھا پر آواز میں نیند کا تاثر باقی تھا۔
''ہیلو کیسے ہو وِل؟ سوری تمہیں نیند میں ڈسٹرب کیا۔'' دوسری طرف جو بھی تھا اس کی آواز سے اندازہ لگا چکا تھا کہ وہ سو رہا تھا۔
''سوری میں آپ کو پہچانا نہیں۔'' وہ واقعی نہیں پہچان سکا تھا۔
''میں احمد بات کر رہا ہوں۔''اس نام نے اسے اپنی آنکھیں کھولنے پر مجبور کر دیا تھا۔ احمد سے وہ دو سال پہلے تک رابطے میں رہا تھا اور پھر ڈیڈ کے انتقال کے بعد اپنی مصروفیت کی وجہ سے وہ سب کچھ بھول گیا تھا۔
''کیسے ہو احمد؟'' وہ سیدھا ہو بیٹھا۔
''ٹھیک نہیں ہوں۔'' وہ اتنا ہی بول سکا۔
اور اس کی بات سن کر ول کی رہی سہی نیند بھی اُڑ گئی تھی۔
''کیا ہوا؟'' وہ پریشان ہوا۔
اور جواباً احمد نے اسے بھی تفصیل سے ساری بات بتا دی تھی۔
وہ بیڈ سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا۔
''اوہ نو! تم نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا؟ ڈیڈ کے وہاں کافی تعلقات تھے۔'' وہ حقیقتاً پریشان ہو گیا تھا۔
''پریشانی میں مجھے کسی چیز کا ہوش نہیں رہا پر اس وقت میں نے تمہیں کسی اور کام سے فون کیا ہے۔'' وہ سیدھا مدعے پر آتے ہوئے بولا۔
''ہاں بولو میں سن رہا ہوں۔'' وہ پوری توجہ سے اس کی بات سننے لگا۔
احمد نے اسے اپنے امریکہ آنے اور بریفنگ سننے سے لے کر ایون جیرالڈ کے لائحہ عمل تک ساری بات تفصیل سے بتا دی تھی۔
''ڈاکٹر ای جیڈ! میں جانتا ہوں ان کو۔ ایک دو دفعہ ڈیڈ کے ساتھ ہی ان سے ملاقات ہوئی تھی۔'' اسے وہ چہرہ یاد آیا تھا۔
وہ سنجیدہ، پُراسرار شخص!
''تو اب وہاں کی گورنمنٹ کیا کہتی ہے؟'' وہ اس سے پوچھ رہا تھا۔
''انہیں دس لوگوں کی ایک ٹیم چاہیے جو ایون کے ساتھ وہاں داخل ہو سکے۔ اور میں بھی اس ٹیم میں شامل ہوں۔''
ول کو اس کی بات سن کر جھٹکا لگا تھا۔

''ڈاکٹر ایون کی ٹیم میں میرے علاوہ دو اور لوگ بھی ہیں۔ تمہیں فون کرنے سے پہلے میں نے اہارون اور ڈینئل کو بھی اسی مقصد کے لیے فون کیا تھا۔''

''اہارون اور ڈینئل؟ ان کا اس سے کیا لینا دینا؟'' اسے حیرانی ہوئی تھی۔

''میں نے انہیں ڈاکٹر ایون کی ٹیم میں شامل ہونے کی آفر کی تھی۔ ڈاکٹر ایون کو ایسے لوگوں کی ضرورت ہے جو بلاخوف وخطر اپنی مرضی سے ان کے ساتھ برمودا میں داخل ہو سکیں۔'' اس نے دھماکا کیا تھا۔

''اور وہ لوگ مان گئے؟'' اسے لگا اسے سننے میں غلطی ہوئی تھی۔

''ہاں!'' احمد نے مختصراً جواب دیا۔

''اور اب میں چاہتا ہوں کہ تم بھی ہماری اس ٹیم میں شامل ہو جاؤ۔'' اس نے سنجیدگی سے کہا تھا۔

اسے شاید ایک لمحہ لگا تھا فیصلہ کرنے میں...... احمد تو وہ شخص تھا جس کے ذریعے اسے اپنے بچپن کے خوف سے چھٹکارا ملا تھا...... اب سے چار سال پہلے وہ ایک ذہنی مریض بن چکا تھا...... اس کی نئی زندگی اور نئی پہچان اسے انہی لوگوں کے ساتھ ملی تھی...... ہاں یہ سچ تھا کہ اس کے بعد اسے ان خوابوں نے پریشان نہیں کیا تھا۔ پر وہ انہیں اپنی پینٹنگز کے ذریعے زندہ رکھے ہوئے تھا۔

''تم فون رکھو میں اپنی فلائٹ کنفرم کر کے تمہیں کال بیک کرتا ہوں۔'' اس نے جواب دیا تھا اور احمد نے فون رکھ دیا تھا۔

اب وہ ایئرپورٹ کا نمبر ڈائل کر رہا تھا۔

O......❖......O

Shore Cliff Hotel
California, USA
1st September
7:00 am

کمرے کا انٹر کام مسلسل بج رہا تھا اس نے ہاتھ بڑھا کر ریسیور اٹھایا۔

''یس۔'' وہ نیند میں تھا۔

''سر! سوری ٹو ڈسٹرب یو! مس رومینہ پارکر آپ سے ملنا چاہتی ہیں۔ ہم نے انہیں بتایا کہ شاید آپ اس وقت سو رہے ہوں لیکن ان کا اصرار ہے کہ آپ کو ان کے آنے کی اطلاع دے دی جائے۔'' ریسپشنسٹ معذرت کر رہی تھی۔

''ٹھیک ہے! پندرہ منٹ کے بعد انہیں بھیج دیجیے گا۔'' وہ نارمل لہجے میں بولتا ہوا اٹھ بیٹھا۔

رات کو ڈنر کرتے ہی وہ سب اس کے کمرے سے چلے گئے تھے۔ احمد نے اپنے دوستوں سے اکیلے میں بات کرنے کی درخواست کی تھی۔

لہٰذا وہ ساڑھے بارہ تک وہاں سے نکل گیا تھا۔ اس کے جانے کے بعد جیسیکا اور سائمن نے بھی جانے کی اجازت لی تھی۔ احمد نے کہا تھا کہ وہ اسے صبح اپنے دوستوں کے فیصلے کے بارے میں آگاہ کرے گا۔

انٹر کام سے اسے یہی لگا تھا کہ شاید احمد آیا ہوگا پر رومینہ کا سن کر بھی اسے حیرت نہیں ہوئی۔ وہ جانتا تھا کہ وہ ضرور آئے گی۔

وہ بیڈ سے اٹھ کر فریش ہونے چل دیا تھا اور پندرہ منٹ کے بعد باہر نکلا۔

اس نے باہر نکلتے ہی انٹر کام کا بٹن پریس کیا تھا۔

''انہیں میرے روم میں بھیج دیں اور ساتھ دو کافی بھی۔'' یہ کہہ کر اس نے انٹر کام رکھ دیا تھا۔

پانچ منٹ بعد ہی اس کے کمرے کے دروازے پر دستک ہوئی تھی۔ اس نے آگے بڑھ کر دروازہ کھول دیا۔

رومینہ کھڑی تھی۔ اس نے آفس کوٹ پہن رکھا تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ وہ اٹھتے ہی پہلے اس کے پاس آئی تھی۔

اس نے خاموشی سے دروازے کے آگے سے ہٹ کر اسے اندر آنے کا راستہ دیا تھا اور وہ سر ہلا کر اندر داخل ہو گئی تھی۔

ایون نے دروازہ بند کر دیا تھا۔

''بیٹھو۔'' اس نے سامنے پڑے صوفے کی طرف اشارہ کیا تھا اور روبینہ صوفے پر بیٹھ گئی۔

وہ اس کے سامنے والے صوفے پر آ بیٹھا تھا۔

''کیسے ہو؟'' وہ ایون سے پوچھ رہی تھی۔

''ٹھیک ہوں۔'' اس نے مختصراً جواب دیا تھا۔

''تم بالکل نہیں بدلے ہو۔'' وہ سنجیدگی سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔

''تم بھی۔'' اس نے بھی اتنی ہی سنجیدگی سے اسے جواب دیا تھا۔

''اچھا لگا اتنے سالوں کے بعد تمہیں دیکھ کر۔'' وہ مجبوراً مسکرائی تھی۔

ایون ہنس پڑا۔

''ہماری آخری ملاقات ایسی ہرگز نہیں تھی کہ جب تم دوبارہ مجھ سے ملو تو تمہیں اچھا لگے۔'' وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا تھا۔

روبینہ نے دکھ سے اسے دیکھا۔

دروازہ دوبارہ بجا تھا۔

''میں کافی لے کر آتا ہوں۔'' وہ یہ کہہ کر اٹھ کھڑا ہوا تھا اور تھوڑی دیر کے بعد ہی اس کے سامنے کافی کا کپ رکھ رہا تھا۔

وہ کپ اٹھا کر خاموشی سے کافی کے سپ لینے لگی۔

ان کے درمیان چند لمحے اسی طرح گزر گئے۔

''لیزا کیسی ہے؟'' روبینہ کو لگا کہ شاید ان کے درمیان باتیں ختم ہو گئی ہیں۔

''پلیز! میں اس بارے میں کوئی بھی بات نہیں کرنا چاہتا۔'' اسے اچانک غصہ آیا تھا۔

اس نے ہاتھ میں پکڑا کافی کا کپ ٹیبل پر پٹخ دیا تھا۔ کافی چھلک کر میز پر گر پڑی۔

وہ حیرت سے اسے تکنے لگی۔

''کیا مطلب؟'' اسے سمجھ نہیں آیا تھا کہ وہ اس طریقے سے کیوں ری ایکٹ کر رہا ہے۔

''وہ مجھے چھوڑ چکی ہے۔'' وہ تلخ لہجے میں بولا تھا۔

روبینہ چند لمحے اسے حیرت سے تکتی رہی تھی اور پھر اس نے کافی کا کپ ٹیبل پر رکھ دیا تھا وہ صوفے سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

اور پھر وہ ایون کی طرف دیکھ کر بے تحاشا ہنستی چلی گئی۔

ایون کا دل کیا کہ وہ گرم گرم کافی اس کے منہ پر اچھال دے۔

اسے اُس کی ہنسی چبھ رہی تھی۔ وہ ایک جھٹکے سے اٹھا تھا اور اس کے کوٹ کے دونوں کالر مضبوطی سے پکڑ لیے تھے۔
روبینہ اس کی اس حرکت پر سن ہوگئی تھی۔ اس کی ہنسی رک چکی تھی۔
''میری بات غور سے سنو۔ آج کے بعد یہ نام دوبارہ نہ تمہاری زبان پر آئے اور نہ ہی یہ بات میں کہیں اور سنوں۔'' وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے ایک ایک لفظ کو چبا چبا کر بولا اور پھر اس نے ایک جھٹکے سے اس کے دونوں کالرز چھوڑ دیئے تھے۔
وہ لڑکھڑائی!
''کیا ہوگیا ہے تمہیں؟...... یہ ابھی تم نے کیا کیا ہے؟'' اس کی آواز میں حیرت اور دکھ تھا۔
''یہاں کیوں آئی ہو تم؟'' وہ اپنے غصے پر قابو پاتے ہوئے بولا۔
''میں ایون سے ملنے آئی تھی۔ پر ابھی ابھی جسے میں نے دیکھا وہ ایون نہیں تھا۔'' وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولی تھی۔
''میرے کمرے سے نکل جاؤ! ابھی اور اسی وقت۔'' اس کی برداشت جواب دے گئی تھی۔
روبینہ اسے ایسے دیکھنے لگی تھی جیسے وہ خلائی مخلوق ہو۔
''مجھے اس طرح مت دیکھو! میرے کمرے سے نکل جاؤ۔'' وہ برے طریقے سے چلایا تھا۔
روبینہ نے تیزی سے اپنا بیگ اٹھایا تھا اور اس کے کمرے سے باہر نکل گئی تھی۔
اس نے اپنے بالوں میں انگلیاں پھنسا کر انہیں بھینچا!
وہ چند لمحے کھڑا گہرے گہرے سانس لیتا رہا اور پھر واپس صوفے پر آ بیٹھا تھا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر اپنی کافی اٹھائی تھی اور اسے پینے لگا۔ وہ بالکل نارمل ہو چکا تھا ایسے جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔
تب ہی اس کے ساتھ پڑا موبائل بجنے لگا تھا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر موبائل اٹھایا اور اسکرین پر نظر ڈالی، احمد کی کال تھی۔ وہ جس ہوٹل میں ٹھہرا ہوا تھا اسے وہاں کا نمبر دے کر گیا تھا۔
''ہیلو!'' اس نے فون کان سے لگا لیا تھا۔
''ہیلو ڈاکٹر ایون! گڈ مارننگ۔'' فون پر احمد کی آواز ابھری۔
''گڈ مارننگ احمد۔'' وہ اتنا بول کر خاموش ہوگیا تھا۔
''میرے دوست آ رہے ہیں اور کل صبح تک یہاں پہنچ جائیں گے۔ میں آج دوپہر کو آ کر آپ کو ان کی پروفائلز دے دوں گا۔'' وہ سنجیدگی سے بولا تھا اور ایون کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی تھی۔
''ٹھیک ہے۔'' اس نے یہ کہہ کر فون بند کر دیا تھا۔
وہ سب آ رہے تھے۔ اس کی ٹیم مکمل ہونے جا رہی تھی۔
ایک ایسی ٹیم جو اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر برمودا میں داخل ہونے والی تھی۔
اور پھر نہ جانے وہاں سے کون واپس آتا اور کون نہیں۔

○......❖......○

Shore Cliff Hotel
California, USA
1st September
4:00 pm

احمد نے ریسیپشن سے لی ہوئی چابی دروازے کے لاک میں گھمائی اور دروازہ کھول دیا تھا۔

وہ آج دوپہر سے ہی ایون کے ساتھ تھا۔ ان دونوں نے مل کر ٹیم کی پروفائلز تیار کی تھیں۔ احمد نے ایون کو ساری معلومات فراہم کر دی تھیں۔

وہ صبح تک اپنا ہوم ورک مکمل رکھنا چاہتے تھے۔

ولیم کو کل رات ہی فلائٹ مل گئی تھی اور وہ کسی بھی وقت پہنچنے والا تھا۔

اہارون کو رات دس بجے تک پہنچنا تھا۔ اور سب سے آخر میں ڈینیل کی فلائٹ تھی کیونکہ اس کا سفر زیادہ لمبا تھا۔ لہٰذا وہ رات کے تین بجے ہوٹل پہنچتا۔

ایون نے ان سب کے کمرے ایک ہی ہوٹل میں بک کروا دیئے تھے جہاں وہ ٹھہرا ہوا تھا۔ احمد نے اسے انکار کیا تھا مگر اس نے یہ کہہ کر اسے خاموش کرا دیا تھا کہ اب وہ اس کی ٹیم کے ممبرز ہیں لہٰذا ان کے رہنے اور کھانے پینے کا تمام بل وہ ادا کرے گا۔ اور یہ تمام اخراجات اسے امریکہ کی حکومت ادا کر دے گی۔ لہٰذا احمد اس کی بات خاموشی سے مان گیا تھا وہ بھی نہیں چاہتا تھا کہ اہارون، ڈینیل اور ولیم اس کی وجہ سے بلاوجہ کے اخراجات برداشت کریں۔

یہی نہیں بلکہ ایون نے ان سب کی ٹکٹس کے پیسے بھی ایک لفافے میں رکھ کر احمد کے حوالے کر دیئے تھے۔

احمد حیران تھا کہ ایسا کیا تھا جس نے ایون کو برمودا میں داخل ہونے کے لیے اتنا جنونی کر دیا تھا اور یقیناً وہ چیز پیسہ نہیں تھی کیونکہ اگر اس شخص کو پیسے کی اتنی پرواہ ہوتی تو وہ ان کے یہ چھوٹے چھوٹے اخراجات اٹھانے کے لیے پابند نہیں تھا۔

احمد کے برابر والے کمرے ڈینیل، اہارون اور ولیم کے لیے بک تھے اور ان کے کمروں سے ایک کمرہ چھوڑ کر جیسیکا اور سائمن کے کمرے تھے۔

احمد کے کمرے کے بالکل سامنے والا کمرہ ایون کا تھا لہٰذا اب وہ سب آمنے سامنے ہی موجود تھے۔

اب احمد کو یہ فکر نہیں تھی کہ وہ انہیں بریفنگ کیسے دے گا کیونکہ ایون نے صبح پانچ بجے بریفنگ دینے کا کہا تھا اور وہ ان سب کو باآسانی ساتھ لے کر اس کے کمرے میں پہنچ سکتا تھا۔

اور پھر وہ سب ایک ساتھ وہاں سے ناسا ریسرچ سنٹر جاتے جہاں انہیں نو بجے اپنی ٹیم کے ساتھ رپورٹ کرنا تھا۔

احمد کمرے میں آ کر لیٹ گیا۔ اس کا ذہن اس دن سے مسلسل خالی تھا جس دن سے اس کی ماہم سے آخری

دفعہ بات ہوئی تھی۔

اور اس کے بعد سے اس نے ہر چیز پر فل اسٹاپ لگا دیا تھا۔

وہ اس سے آگے کچھ بھی سوچنا نہیں چاہتا تھا۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ جذبات کے ریلے میں بہہ کر کمزور پڑ جائے۔ وہ اس بات پر یقین ہی نہیں کرنا چاہتا تھا کہ ماہم اب یہاں موجود نہیں ہے۔

اس نے ان خیالات کو اپنے ذہن سے جھٹکا اور ایون پر غور کرنے لگا۔

اسی وقت کمرے کے دروازے پر دستک ہوئی تھی اس نے اٹھ کر دروازہ کھولا اور سامنے ول کو کھڑا دیکھ کر وہ بے اختیار ہی اس کے گلے لگ گیا تھا۔ ول نے اس کے کندھے پر تھپکی دی تھی۔

''تم کب آئے ہو؟'' وہ اس سے الگ ہوتے ہوئے بولا۔

''بس پندرہ منٹ پہلے! تم نے کمرہ نمبر بھیج دیا تھا تو میں ایئر پورٹ سے سیدھا یہیں آ گیا اور چیک ان کے بعد تمہارے کمرے میں موجود ہوں۔'' وہ کندھے اچکا کر بولا۔

''تم بالکل نہیں بدلے۔'' احمد نے مسکراتے ہوئے اس کے چہرے پر نظر ڈالی۔ اس کے بال ابھی تک ویسے ہی لمبے تھے۔

''میں بدلنا چاہتا بھی نہیں! ڈیڈ کے بعد مجھ پر بہت ذمہ داریاں تھیں پر مجھے نہیں لگتا کہ ذمہ داریاں آپ کی ظاہری شخصیت کو بدل سکتی ہیں۔'' اس کے بات کرنے کے انداز سے احمد کو اندازہ ہوا تھا کہ وہ کافی میچور ہو گیا ہے۔

''ٹھیک کہہ رہے ہو! کیا لو گے؟'' احمد اٹھ کر انٹرکام کی طرف بڑھا تھا۔

''کچھ بھی نہیں! میں نے لنچ کیا تھا جہاز میں! بس کافی منگوالو۔'' وہ یہ کہہ کر صوفے پر سیدھا ہو بیٹھا تھا۔

احمد نے اثبات میں سر ہلا کر انٹرکام پر کافی کا آرڈر دیا تھا اور اس کے سامنے والے صوفے پر آ بیٹھا۔

''اور آج کل کیا چل رہا ہے؟'' احمد اس سے کافی عرصے سے رابطے میں نہیں تھا۔

''بس صبح سے شام تک میوزیم، اس کے بعد میں اور میری پینٹنگز، میرا اسٹوڈیو......''

وہ کندھے اچکا کر مسکرایا۔

''شادی نہیں کی تم نے؟'' احمد بولا

''نہیں! ڈیڈ کے بعد مجھے سنبھلنے میں کافی وقت لگا ہے۔ اب سوچوں گا شادی کے بارے میں۔'' وہ صاف گوئی سے بولا تھا اور احمد مسکرا دیا۔

''مارک کیسا ہے؟'' احمد کو اچانک ہی یاد آیا تھا۔

''ٹھیک ہے! اس کی شادی ہو گئی ہے اور شادی کے بعد وہ اپنی فیملی کو زیادہ وقت دیتا ہے۔ میں ویک اینڈ پر اس سے ملنے چلا جاتا ہوں۔'' وہ مسکرایا۔ احمد کو مارک یاد تھا اور کیسے یاد نہ ہوتا۔

''بہت ہو گئیں اِدھر اُدھر کی باتیں! کیوں نہ ہم کام کی بات کر لیں۔'' ول سنجیدگی سے بولا۔

''میں چاہتا ہوں کہ ہارون آ جائے تو ہم ڈینیل کے پہنچنے سے پہلے ڈاکٹر ایون سے ایک چھوٹی سی ملاقات

کرلیں۔'' احمد نے رائے دی۔

''ٹھیک ہے! ڈاکٹر ای جیڈ سے میری ملاقات ڈیڈ کے آفس میں ہی ایک دو دفعہ ہوئی تھی۔ کیونکہ میں بھی پچھلے دو سالوں سے میرین ریسرچ سے منسلک ہوں۔ سمندر میں موجود آثار قدیمہ اور باقیات کو لندن میوزیم میں منتقل کرنے کا پروجیکٹ مجھے ہی دیا گیا تھا۔'' وہ اسے تفصیل بتاتے ہوئے بولا اور احمد نے سر ہلا دیا تھا۔

''ہاں میں جانتا ہوں۔''

''تم کیسے جانتے ہو؟'' وہ چونکا۔

''مجھے ڈاکٹر ایون نے ہی بتایا تھا۔'' احمد بولا۔

''ڈاکٹر ایون نے؟'' اسے حیرانی ہوئی تھی۔

''ہاں کبھی کبھی تو مجھے لگتا ہے کہ اس شخص کے دماغ کے اندر چار دماغ اور موجود ہیں۔ تم مجھے جانتے ہو میں اتنی آسانی سے کسی سے متاثر نہیں ہوتا۔ پر اس شخص نے ہر گزرتے لمحے کے ساتھ مجھے حیران ہی کیا ہے۔'' وہ بولا۔

''ہاں یہ تو ہے! ڈیڈ بھی کافی تعریف کیا کرتے تھے۔ مجھ سے تو بس دو سال پہلے سرسری سی ملاقات ہوئی تھی جس میں وہ زیادہ تر خاموش اور سنجیدہ ہی بیٹھے رہے تھے۔'' ول بولا اور احمد نے سر ہلا دیا تھا اسی لمحے دروازے پر دستک ہوئی تھی۔

''میں کافی لے کر آتا ہوں۔'' احمد یہ کہہ کر اٹھ کھڑا ہوا۔ دروازے پر ویٹر موجود تھا اس نے کافی لی اور آکر دوبارہ ول کے سامنے بیٹھ گیا تھا۔

ول نے ہاتھ بڑھا کر کافی اٹھالی تھی۔

''اچھا تم بتا رہے تھے کہ انہیں اپنی ٹیم میں دس لوگوں کی ضرورت ہے تو ہمارے علاوہ اور کون کون ہے؟'' وہ کافی کے سپ لیتے ہوئے بولا۔

''ہم پانچ کے علاوہ ڈاکٹر ایون خود ہیں اور آسٹریلیا سے میرین ریسرچر جیسیکا رونالڈ اور اس کا ساتھی ریسرچ سائنس ہیں۔'' احمد بولا۔

''اور باقی کے دو لوگ؟'' ول کو تجسس ہوا۔

''ابھی تک تو نہیں پتا پر ڈاکٹر ایون کہتے ہیں کہ ان کی ٹیم صبح تک مکمل ہوگی۔ اور اب تو مجھے یہ لگنے لگا ہے کہ یہ شخص جو بات کہتا ہے وہ سچ ثابت ہو جاتی ہے لہٰذا صبح تک ہماری ٹیم مکمل ہوگی۔'' وہ کندھے اچکا کر بولا۔

''ٹھیک ہے دیکھتے ہیں۔'' ول کا تجسس بھی بڑھ گیا تھا۔

''تم کافی پی کر تھوڑی دیر آرام کرلو۔ ہارون کے پہنچتے ہی ہم ایون سے ملیں گے۔'' اور ول نے سر ہلا دیا تھا۔

ویسے بھی احمد کے پاس اہم معلومات نہیں تھیں لہٰذا اسے اب ایون سے ملنے کا انتظار تھا۔

○……❖……○

Egyptair (Airline)
Between Clouds
1st September
9:00 pm

اس کی آنکھ کھلی۔ وہ پوری فلائٹ میں سوئے رہے تھے۔

مصر سے یہاں تک آنے میں تیرہ گھنٹے لگتے ہیں۔ لہٰذا انہوں نے سب سے پہلے اپنی نیند پوری کرنے کا سوچا تھا۔ احمد سے بات ہونے پر اسے پتہ چلا تھا کہ پہنچتے ہی انہیں کسی بریفنگ میں بیٹھنا تھا۔ اور وہ اپنے ذہن کو اس بریفنگ کے لیے پوری طرح سے تازہ دم رکھنا چاہتا تھا۔

اس نے کھڑکی سے باہر جھانکا رات اتر چکی تھی۔ گھڑی پر نظر پڑتے ہی اسے اندازہ ہوا کہ وہ لوگ آدھے گھنٹے میں لینڈ کرنے والے ہیں۔

آکل ابھی تک سو رہا تھا اور جہاز کے باقی مسافر بھی اونگھ رہے تھے۔

وہ سیٹ بیلٹ کھول کر اٹھا اور واش روم کی طرف بڑھ گیا۔

ائیر ہوسٹس جہاز کی لینڈنگ کے لیے اناؤنسمنٹ کر رہی تھی وہ واش روم سے باہر نکلا۔

اس نے بزنس کلاس میں داخل ہونے کے لیے پردہ ہٹایا تھا پر اگلے ہی لمحے وہ جھٹکا کھا کر پیچھے ہٹا تھا۔

جہاز بالکل خالی تھا۔ سیٹوں پر جگہ جگہ کائی جمی ہوئی تھی وہ تیزی سے چلتا ہوا بزنس کلاس میں داخل ہوا تھا اس نے چاروں چاروں طرف گھوم کر دیکھا۔ جہاز خالی تھا۔

''آکل! آکل!'' اس نے آکل کو پکارا پر وہاں عجیب سی خاموشی تھی۔

وہ کھڑکی کی طرف بڑھا اور باہر جھانکنے کے لیے جہاز کی کھڑکی کا پردہ ہٹایا تو اس کا سانس اوپر کا اوپر اور نیچے کا نیچے ہی رہ گیا تھا۔ کھڑکی کے باہر سمندر تھا۔

وہ نیلا، گہرا سمندر جس میں وہ جہاز تیزی سے ڈوب رہا تھا۔

کیا ان کا جہاز ڈوب چکا تھا؟

اس کا دل بند ہونے لگا۔

یہ احساس ہی اتنا خوفناک تھا کہ اسے جھرجھری آ گئی۔

ایک ہوائی جہاز جو سمندر میں گر جائے...... کیا اس جہاز میں سوار مسافروں کو ایسا ہی لگتا ہوگا؟ جب وہ موت کو اتنے قریب سے دیکھتے ہوں گے۔ گھٹن بڑھنے لگی تھی۔ اسے اپنا سانس رکتا ہوا محسوس ہوا۔

اچانک جہاز کی کھڑکیوں کے شیشے ٹوٹنے لگے اور پانی تیزی سے جہاز کے اندر آنے لگا تھا۔

وہ تیزی سے کاک پٹ کی طرف بھاگا تھا مگر وہ بھی خالی پڑا تھا۔

پانی اس کے گھٹنوں تک آ چکا تھا۔

وہ بھاگتا ہوا جہاز کی مین انٹرنس کی طرف آیا تھا اور اس دروازے کو ہاتھ سے کھینچنے لگا لیکن پانی بھرنے کی وجہ

سے وہ دروازہ جم چکا تھا۔
اس نے اپنے ذہن کو حتی الامکان حاضر رکھنے کی کوشش کی تھی۔
پانی اس کے سینے تک آچکا تھا۔
وہ تیزی سے ہینڈل کو کھینچ رہا تھا۔ اس نے جہاز کے دروازے کو دھکا مارنا شروع کر دیا تھا پر پانی کی وجہ سے اس کی یہ کوشش ناکام ہو رہی تھی۔
اس نے پانی کے اندر ڈبکی لگائی اور جہاز کے اندر ہی تیرنے لگا اب اسے اپنی موت یقینی نظر آ رہی تھی۔
اتنی دردناک موت!
وہ تیرتا ہوا واپس بزنس کلاس میں داخل ہوا تھا۔ اور اگلے ہی لمحے اس کی آنکھوں نے جو منظر دیکھا تھا اس کے رہے سہے اوسان بھی خطا ہو گئے تھے۔
جہاز کی ٹوٹی ہوئی کھڑکیوں کے شیشے سے ادھ گلے چہرے اندر جھانک رہے تھے۔ ان کے چہرے کا گوشت گل چکا تھا۔ ان چہروں پر جگہ جگہ کائی جمی تھی۔ آنکھوں کی جگہ اندھیرے گڑھے تھے۔ وہ سب اس کی موت کا تماشہ دیکھنے کے لیے جمع ہوئے تھے۔
اہارون زیادہ دیر اپنی سانس نہیں روک سکتا تھا۔ اسے کسی بھی طرح یہاں سے باہر نکلنا تھا۔
زندگی میں پہلی بار اس نے اپنے آپ کو بری طرح بے بس محسوس کیا تھا۔ اور تب اسے ایسا لگا تھا جیسے بزنس کلاس کے پردے ہٹا کر کوئی اندر داخل ہوا تھا۔
وہ جو بھی تھا چلتا ہوا آ رہا تھا۔
اس نے دھندلی آنکھوں سے دیکھا
وہ کوئی عورت تھی۔ اس کے جسم پر جگہ جگہ کائی تھی اس کے ناخن کالے اور لمبے تھے اس کے بال گیلے اور چپ چپے ہو کر اس کے چہرے پر پڑے ہوئے تھے۔
وہ چلتی ہوئی اس تک آئی تھی۔
اہارون کی آنکھیں بند ہو رہی تھیں۔ پانی اس کی سانس کی نالی میں داخل ہو رہا تھا۔ اسے اپنے دماغ کی نسوں میں شدید تکلیف کا احساس ہوا۔
وہ عورت اس کے قریب آ کر کھڑی ہو گئی تھی۔
''اس کو کہنا ہم سے دور رہے۔'' اس کی خوفناک آواز میں پانی کی ملاوٹ بھی شامل ہو گئی تھی۔
اور پھر اہارون کا ذہن تیزی سے اندھیروں میں ڈوبنے لگا۔
وہ اپنے ہاتھ پیر تیزی سے چلانے لگا۔ اس کی سانس کی ڈور اس سے ہمیشہ کے لیے چھوٹ رہی تھی۔
''اہارون، اہارون کیا کر رہے ہو؟'' آکل نے اسے جھنجھوڑا تھا۔
اس نے تیزی سے اپنی آنکھیں کھولی تھیں اور اندر کو کھینچی ہوئی سانس کو باہر نکالا۔ اسے اچانک ہی تیز کھانسی آئی جیسے وہ پھیپھڑوں میں بھرا پانی باہر نکالنا چاہ رہا ہو۔ وہ لمبے اور گہرے گہرے سانس لینے لگا۔

آکل ڈر کر اسے دیکھنے لگا۔ وہ نیند میں برے طریقے سے ہاتھ پیر چلا رہا تھا اور آکل کی آنکھ اس کے ہلنے سے کھلی تھی تبھی اس نے اسے جھنجھوڑا تھا۔

''اہارون کیا ہوا تم ٹھیک ہو؟'' اس نے جلدی سے پانی اس کے سامنے کیا تھا۔

''پانی کو دور کرو۔'' وہ گہرے سانس لیتا ہوا بولا۔ اس کی سانس واقعی اس کے سینے میں اٹک گئی تھی اسے ایسا لگ رہا تھا جیسے اس کا گھٹا ہوا دم بحال ہو رہا ہو۔

آکل حیرانی اور خوف سے اسے تکتا رہا۔

وہ اس کے نارمل ہونے کا انتظار کر رہا تھا پر اب آکل کے ارد گرد خطرے کی گھنٹیاں بجنا شروع ہو گئی تھیں۔

اسی لمحے ائیر ہوسٹس نے جہاز کی لینڈنگ کا اعلان کیا تھا۔

اہارون نے کھانستے ہوئے سیٹ سے سر ٹکا لیا تھا اس کی حالت آہستہ آہستہ بحال ہو رہی تھی۔ وہ چند منٹ تک اپنے حواس کو قابو میں لانے کی کوشش کرتا رہا۔

جہاز لینڈ کر چکا تھا۔

مسافر اپنا سامان سمیٹ رہے تھے۔

''چلیں؟'' آکل نے اس کی سنبھلتی ہوئی حالت کو دیکھ کر اس سے پوچھا اور وہ سر ہلا کر اٹھا تھا مگر اٹھتے ہی وہ برے طریقے سے لڑکھڑایا تھا۔

آکل نے آگے بڑھ کر اسے سہارا دیا تھا۔

''کیا ہوا تم ٹھیک ہو نا؟'' وہ اب اس کی طرف سے فکر مند ہو رہا تھا۔

''ہاں میں ٹھیک ہوں...... چلو۔'' یہ کہہ کر وہ اپنے سامان کی طرف بڑھ گیا تھا۔

ایئر پورٹ سے باہر نکلنے تک وہ خاموش رہا تھا۔

''کیب کرا لوں؟'' آکل اس سے پوچھنے لگا۔

''نہیں تھوڑی دیر بیٹھو۔'' وہ ایئر پورٹ کے ویٹنگ ایریا میں جا کر بیٹھ گیا تھا۔

''کیا ہوا ہے؟ مجھے کچھ بتاؤ گے؟'' آکل اس کے برابر میں بیٹھتے ہوئے بولا۔

''یہاں کچھ گڑ بڑ ہونے والی ہے آکل۔ تم جانتے ہو مجھے ویژنز آنے لگتے ہیں۔ یہاں جو کچھ بھی ہونے والا ہے وہ عام نہیں ہے۔ یہ کوئی معمولی سا برمودا میں داخل ہونے والا پروجیکٹ ثابت نہیں ہوگا۔'' وہ سنجیدگی سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

''کیا یہاں بھی کوئی اسمرعوت!'' آکل کا چہرہ سفید پڑ گیا تھا۔

''میں نہیں جانتا پر کچھ ہے جو بہت خطرناک ہے۔'' وہ غیر مرئی نقطے کو گھورتے ہوئے بولا تھا۔

''کبھی کبھی مجھے لگتا ہے کہ یہ تمہارے ساتھ جڑی نحوستیں ہیں جو ہر جگہ ہمارا پیچھا کرتی ہیں۔'' آکل اس کی بات سن کر پریشان ہو گیا تھا۔

اہارون کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

''چلو چلتے ہیں! دیکھتے ہیں آگے ہمارے لیے کیا لکھا گیا ہے۔'' وہ مسکراتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

آکل کی ہمت اس کی مسکراہٹ کے ساتھ بندھی تھی۔

''میں نہیں جانتا آگے کیا ہوگا اور کیا نہیں پر یہ ضرور جانتا ہوں کہ اہارون ہمیں ہر مشکل سے نکال لے گا۔'' آکل نے مسکراتے ہوئے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا اور اہارون ہنس پڑا تھا۔

''چلو کیب کرواتے ہیں۔'' اس کے قدم تیزی سے باہر کی طرف بڑھ رہے تھے لیکن اندر ہی اندر اس کا ذہن گتھیوں میں الجھتا چلا جا رہا تھا۔

کچھ تھا یہاں جو انتہائی خطرناک تھا۔ وہ اسے خواب ماننے کے لیے تیار ہی نہیں تھا۔ اسے ابھی تک اپنے پھیپھڑوں میں تکلیف محسوس ہو رہی تھی۔

اسے اب شدت سے ڈاکٹر ایون سے ملنے کا انتظار تھا۔

○......❖......○

Shore Cliff Hotel

California, USA

1st September

10:30 pm

''حیرت ہے یہ لوگ اب تک پہنچے کیوں نہیں؟'' ول نے گھڑی پر نظر ڈالی تھی۔

وہ آرام کرنے کے بعد احمد کے ساتھ اس کے کمرے میں ہی آ بیٹھا تھا اور اب وہ لوگ بے چینی سے اہارون کا انتظار کر رہے تھے۔

فلائٹ ساڑھے نو بجے لینڈ کر چکی تھی۔

''آتے ہی ہوں گے۔'' احمد نے اسے تسلی دی تھی عین اسی لمحے دروازے پر دستک ہوئی تھی۔

''میرے خیال سے آ گئے ہیں۔'' احمد اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا تھا پر دروازہ کھولتے ہی اسے حیرت ہوئی تھی۔

سامنے جیسیکا اور سائمن کھڑے تھے۔

اس نے دروازے کے سامنے سے ہٹ کر انہیں راستہ دیا تھا اور وہ دونوں اندر داخل ہو گئے تھے مگر اندر بیٹھے اجنبی کو دیکھ کر وہ دونوں ٹھٹکے تھے۔

احمد دروازہ بند کر کے ان کے قریب آ کھڑا ہوا۔

''یہ میرا دوست ہے ولیم بارکلے! لندن سے! یہ بھی ہماری ٹیم میں شامل ہوگا۔'' وہ ول کا مختصر سا تعارف دیتے ہوئے صوفے کی طرف اشارہ کر کے ولیم کے ساتھ جا بیٹھا تھا۔

وہ دونوں ان کے سامنے والے صوفے پر بیٹھ گئے۔

''ول یہ مس جیسیکا ہیں! آسٹریلین انسٹیٹیوٹ آف میرین سائنس سے۔ اور یہ ان کے ساتھی ریسرچر

سائمن۔'' وہ ان کا تعارف کرواتے ہوئے بولا اور ول چونکا۔
''میں نے آپ کے ریسرچ پیپرز پڑھے ہیں۔ میں میوزیم آف لندن کے بورڈ آف ڈائریکٹرز میں سے ہوں اور میرین ریسرچ کا شعبہ آج کل میرے ہی انڈر ہے۔ آپ سے مل کر خوشی ہوئی۔'' وہ مسکراتے ہوئے بولا تھا۔
''اوہ! یہ تو بہت اچھی بات ہے۔ مجھے بھی آپ سے مل کر بہت خوشی ہوئی۔'' وہ خوش دلی سے مسکرائی تھی۔
''ہم نے ڈنر نہیں کیا تھا تو سوچا کہ کیوں نہ آپ کے ساتھ کرلیں پر شاید آپ اپنے دوست کے ساتھ ڈنر کرنا زیادہ پسند کریں گے۔'' وہ احمد کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔
''نہیں ایسی کوئی بات نہیں! ہم نے بھی ابھی ڈنر نہیں کیا ہے۔ ہم اپنے دوستوں کا انتظار کر رہے ہیں۔ وہ کسی بھی لمحے یہاں پہنچنے والے ہوں گے۔ پھر ہم اکٹھے ہی ڈنر کریں گے۔ آپ بھی ہمیں جوائن کرلیں ویسے بھی ہمیں اب ٹیم کی طرح کام کرنا ہے تو ہمیں ایک دوسرے کی عادت ڈالنی چاہیے۔'' احمد بولا۔
اسی وقت دروازے پر دستک ہوئی تھی۔
''میرے خیال سے اہارون آ گیا ہے۔'' احمد یہ کہہ کر تیزی سے دروازے کی طرف بڑھا تھا اور دروازہ کھولتے ہی اہارون کو سامنے دیکھ کر وہ خود پر قابو نہیں رکھ پایا تھا اور اس کے گلے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رو دیا تھا۔ شاید وہ اتنے دنوں میں آج پہلی دفعہ رویا تھا۔
وہ سارے حیرت سے کھڑے ہو گئے تھے۔
اہارون اسے کافی دیر تسلی دیتا رہا۔
نہ جانے کیوں اسے اہارون کو دیکھ کر ڈھارس ہوئی تھی کہ شاید اب وہ ماہم اور شاہان کو دوبارہ دیکھ پائے گا۔
سارے اس کی ذہنی کیفیت کو سمجھ کر خاموش کھڑے رہے تھے۔
اہارون نے اسے خود سے الگ کیا۔
''احمد حوصلہ رکھو! ہم آ گئے ہیں۔ اور ہم مل کر اس مصیبت کا حل نکالیں گے۔'' اہارون کے الفاظ تھے یا کوئی مرہم! احمد کو اپنے اندر سکون اترتا محسوس ہوا تھا۔ وہ اپنے آنسو پونچھتا ہوا آکل کے گلے لگ گیا۔ آکل نے بھی اسے تسلی دی تھی۔
اہارون ول کی طرف بڑھ گیا تھا۔
وہ دونوں بھی کافی دیر گلے لگے رہے۔
جیسیکا اور سائمن حیرت سے یہ جذباتی مناظر دیکھ رہے تھے۔
اہارون جیسیکا کی طرف متوجہ ہوا تھا۔
''یہ مس جیسیکا ہیں۔ آسٹریلین انسٹیٹیوٹ آف میرین سائنس سے۔ اور یہ بھی ہماری ٹیم کا حصہ ہوں گی اور ساتھ ہی ان کے ساتھی سائمن۔'' احمد نے مختصراً اس کا تعارف کرایا تھا اور اہارون سر ہلا کر صوفے پر بیٹھ گیا تھا۔
''ہم نے دس منٹ پہلے ہی چیک ان کیا ہے۔ ہم اپنا سامان اپنے کمرے میں رکھتے ہی سیدھا یہیں آ گئے ہیں۔'' آکل نے اسے بتایا۔

''میں کھانا منگواتا ہوں۔ ہم سب ساتھ کھانا کھائیں گے۔'' احمد یہ کہتا ہوا انٹر کام کی طرف بڑھا تھا۔
''میرے خیال سے ہمیں پہلے ڈاکٹر ایون سے ملنا چاہیے۔'' اہارون سیدھا ہو بیٹھا تھا۔
''میرے خیال سے یہ ٹھیک نہیں ہوگا۔ جو ٹائم ڈاکٹر ایون نے دیا ہے ہمیں اسی ٹائم پر ان سے ملنا چاہیے۔'' جیسیکا ہچکچاتے ہوئے بولی تھی۔
''کیوں ایسا کیا ہے آخر؟'' اہارون، احمد کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔
''یہ ٹھیک کہہ رہی ہیں یا پھر پہلے تم لوگ سکون سے کھانا کھالو اس کے بعد میں ان سے اجازت لوں گا۔'' احمد یہ کہہ کر انٹر کام کی طرف بڑھ گیا تھا۔
اہارون نے ول کی طرف دیکھا۔
اور ول کندھے اچکا کر خاموش ہو گیا تھا۔
ان لوگوں نے آپس میں ہلکی پھلکی باتیں شروع کر دی تھیں۔ وہ ایک دوسرے کو اپنا تفصیلی تعارف کروا رہے تھے۔
''آپ کی ریسرچ قابلِ تعریف ہے۔'' اہارون جیسیکا کی باتیں سن کر بولے بنا نہ رہ سکا۔
''بہت شکریہ۔'' وہ مسکرائی تھی۔
''ڈینیل کب تک آجائے گا؟'' اہارون، احمد کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔
''وہ رات کو تین بجے تک پہنچے گا۔ اور ہم صبح پانچ بجے بریفنگ کے لیے چلیں گے۔'' احمد بولا۔
''نہیں میں کھانا کھاتے ہی اس سے ملنا چاہوں گا۔'' اہارون، احمد کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا۔
''ٹھیک ہے! ہم کھانا کھالیں پھر میں بات کرتا ہوں۔'' وہ کچھ سوچ کر مان گیا تھا۔
وہ بھی ڈاکٹر ایون سے کترانے لگا تھا۔
وہ اسے لوگوں کو جواب دیتے ہوئے دیکھ چکا تھا۔
ایسا نہیں تھا کہ وہ اس سے ڈرنے لگا تھا بلکہ اسے بس یہ خوف تھا کہ ایون کسی بات پر ناراض ہو کر اسے اپنی ٹیم سے نکال نہ دے اس کے لیے برمودا میں داخل ہونا اتنا ہی ضروری تھا جتنا ایون کے لیے۔

○......❖......○

Shore Cliff Hotel

California, USA

1st September

11:30 pm

اس کی انگلیاں تیزی سے لیپ ٹاپ پر چل رہی تھیں جب اس کے ساتھ پڑا انٹر کام بج اٹھا تھا۔
اس نے ایک نظر انٹر کام پر ڈالی اور ریسیور اٹھا لیا۔
''ہیلو'' وہ سنجیدگی سے بولا۔
''لیکن ہمارا بریفنگ ٹائم تو پانچ بجے تھا۔'' وہ سرد لہجے میں بولا تھا۔

''ٹھیک ہے! تم لوگ پندرہ منٹ کے بعد آ جاؤ۔'' اس نے یہ کہہ کر ریسیور رکھ دیا اور سیٹ سے سر ٹکا کر آنکھیں بند کر لیں تھیں۔

احمد اپنے دوستوں کے ساتھ اس سے ملنا چاہ رہا تھا۔

وہ اپنے کام کے دوران اپنے کمرے سے، ان کے کمرے میں ہوتی ہلچل سے اندازہ لگا چکا تھا کہ اس کے دوست آنا شروع ہو گئے ہیں۔

اس نے سیدھا ہو کر گہرا سانس لیا اور اپنا لیپ ٹاپ بند کر کے واش روم کی طرف بڑھ گیا تھا۔

اس نے منہ پر پانی کے چھینٹے مارے اور واش روم سے باہر آ گیا۔

پانچ منٹ بعد ہی اس کے کمرے کے دروازے پر دستک ہوئی تھی اور اس نے دروازہ کھول دیا۔

احمد اور اس کے دوست کھڑے تھے۔ اس نے دروازے کے سامنے سے ہٹ کر انہیں راستہ دیا اور وہ سارے ایک ایک کر کے اندر داخل ہوتے گئے۔

وہ انہیں ان کے چہروں سے پہچانتا تھا۔

ول سے اس کی ملاقات پہلے بھی ہو چکی تھی پر اہارون کو اس نے صرف ڈاکیومنٹریز میں ہی دیکھا تھا۔

وہ سب اس کے کمرے میں موجود صوفوں پر جا بیٹھے تھے۔

وہ دروازہ بند کر کے چلتا ہوا آیا اور صوفوں کے سامنے رکھی کرسی پر بیٹھ گیا۔

''احمد نے بتایا تھا کہ آپ لوگ مجھ سے کچھ سوالات کرنا چاہتے ہیں؟'' وہ ان سب کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

جیسیکا اور سائمن بھی ان کے ساتھ ہی آئے تھے۔

جیسیکا نے اس پر تفصیلی نظر ڈالی۔

وہ سفید رنگ کی ڈھیلی ڈھالی ٹی شرٹ اور گرے کلر کے سلیپنگ ٹراؤزر میں بھی بے انتہا پرکشش لگ رہا تھا۔

آج اس نے دوبارہ سے سامنے کے بالوں کو پیچھے لے جا کر پونی کی شکل میں قید کیا ہوا تھا۔

ایون نے اس کی نظریں محسوس کر کے اس کے چہرے پر ایک چبھتی ہوئی نظر ڈالی تھی اور وہ گلا کھنکھار کر سیدھی ہو بیٹھی تھی۔

''میرا نام اہارون عبداللہ ہے اور میرا تعلق ......'' اہارون نے کہنا شروع کیا تھا۔

''مصر سے ہے۔ قاہرہ یونیورسٹی میں آپ لیکچرر ہیں، اِجپٹولوجسٹ ہیں، آپ کی کئی ڈاکیومنٹریز آ چکی ہیں۔'' ایون نے اس کی بات پوری کی تھی۔

اہارون نے آنکھیں سکیڑ کر اسے غور سے دیکھا۔ اس کے چہرے پر ناگواری پھیل گئی تھی۔

''میرے خیال سے ہمیں اپنے تعارف میں وقت ضائع نہیں کرنا چاہیے۔'' ایون بولا۔

''بالکل ٹھیک کہا آپ نے! تو کیا میں جان سکتا ہوں کہ آپ کو برمودا کے اندر داخل ہونے میں دلچسپی کب سے پیدا ہوئی اور اس کے پیچھے کیا وجہ ہے؟'' اہارون نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے سوال کیا تھا۔

''یہ میرا ریسرچ ٹاپک ہے بالکل ایسے ہی جیسے آپ اہراموں کے اندر بھٹکتے ہوئے یہ نہیں سوچتے کہ آج آپ کو وہاں سے کچھ ملے گا یا نہیں۔'' وہ بھی جواباً اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا تھا۔

''کیا ہم آپ کی مشین کا ماڈل دیکھ سکتے ہیں؟'' اس نے دوسرا سوال کیا تھا۔

''بالکل! وہ آج رات پہنچ جائے گی۔ ہم صبح ٹیم رپورٹ کرنے سے پہلے اس مشین کو ریسیو کریں گے اور اسی وقت میں آپ کو اس کا ایک ڈیمو دے دوں گا۔'' اس نے سنجیدگی سے اس کے دوسرے سوال کا جواب دیا تھا۔

''یہی باتیں ہمیں بریفنگ میں بھی کرنی ہیں اور میں چاہتا تھا کہ ہماری ٹیم مکمل ہو جائے تو ہی میں آپ کو تفصیل سے آپ کے ہر سوال کا جواب دوں۔'' وہ احمد کی طرف پلٹا تھا۔

''ہماری ٹیم کے باقی دو افراد کون ہوں گے؟'' اہارون نے اس کی بات کو نظر انداز کر کے اس سے تیسرا سوال کیا تھا۔

''وہ ہمارے ساتھ بریفنگ میں موجود ہوں گے۔ میں آپ کے آخری ساتھی کا انتظار کر رہا ہوں۔ جب وہ آ جائے گا تو آپ مجھ سے ہر قسم کا سوال کر سکتے ہیں۔'' یہ کہہ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا تھا اور اس نے اپنے کمرے کا دروازہ کھول دیا تھا۔

ان سب کے چہروں پر حیرت کے آثار پھیل گئے۔

اس نے ہاتھ کے اشارے سے انہیں باہر جانے کا اشارہ کیا تھا۔

''مجھے ایسا لگتا ہے جیسے میں نے آپ کو کہیں دیکھا ہے۔'' اہارون کھڑا ہوا تھا۔

''میری بلیک ہولز پر کی گئی ریسرچ کی ڈاکیومنٹریز کافی دفعہ ٹی وی چینلز پر آئی ہیں۔ آپ نے یقیناً مجھے دیکھا ہوگا۔'' اس نے سنجیدگی سے اس کے سوال کا جواب دیا تھا۔ اور اس دفعہ وہ دروازے کے سامنے سے ہٹ کر کھڑا ہو گیا تھا۔

وہ لوگ خاموشی سے باہر نکل آئے اس نے دروازہ بند کر دیا تھا۔

اہارون نے پلٹ کر اس بند دروازے کی طرف دیکھا۔

''اس آدمی کو یہ خوف بھی نہیں کہ ہم اس کی بات سے ناراض ہو کر اس کی ٹیم میں شمولیت سے انکار کر سکتے ہیں۔'' وہ سپاٹ لہجے میں بولا۔

اور احمد اسے دیکھ کر رہ گیا تھا۔

''اب تمہیں اچھی طرح اندازہ ہو گیا ہوگا کہ پُراسرار بننا دوسروں کو کتنا چبھتا ہے۔'' آکل نے یہ کہہ کر اہارون کے کندھے پر ہاتھ مارا تھا اور وہ سب کھلکھلا کر ہنس پڑے تھے۔

''فضول باتیں مت کرو۔'' وہ آکل کی طرف مڑ کر آنکھیں نکالنے لگا۔

''چلو! کیا کریں...... انتظار ہی کر سکتے ہیں۔'' ول بولا۔

وہ دوبارہ احمد کے کمرے میں داخل ہو گئے تھے۔

''میں آپ کو بریفنگ کے وقت جوائن کروں گی۔'' جیسیکا یہ کہہ کر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی تھی۔

سائمن ان کے ساتھ ہی احمد کے کمرے میں آ بیٹھا تھا۔

انہوں نے باقی کا وقت پرانی یادیں تازہ کرنے میں گزارا تھا۔ تین بجے کے قریب احمد کے کمرے پر ہوئی دستک سے وہ سمجھ گئے تھے کہ ڈینیل آ چکا ہے ورنہ اتنی رات کو اور کون دستک دیتا۔

احمد نے اٹھ کر دروازہ کھول دیا تھا۔

وہ سب اس کے کمرے میں ہی آڑے ترچھے لیٹے ہوئے تھے۔ وہ سب اپنی نیند پوری کر آئے تھے لہٰذا پوری طرح تازہ دم تھے۔

دروازہ کھولتے ہی احمد کو خوشگوار حیرت نے گھیرا تھا۔

ڈینیل پہلے سے کہیں زیادہ ہینڈسم لگ رہا تھا۔

اس نے پُر تپاک انداز میں اسے گلے لگایا تھا۔

اور وہ سب بھی ڈینیل کو دیکھتے ہی اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔

وہ ایک ایک کر کے سب سے ملتا رہا۔

اور سائمن سے صرف ہاتھ ملانے پر ہی اکتفا کیا تھا کیونکہ اس کے لیے وہ بالکل اجنبی تھا۔

''کیا کھا رہے ہو آج کل؟'' آ کل اسے اوپر سے نیچے تک دیکھتے ہوئے بولا اور وہ ہنس پڑا۔

''میں قدرت کے بہت قریب رہتا ہوں، جنگل، دریا...... تم ٹھہرے شہروں میں رہنے والے لوگ...... گاڑیوں کا دھواں، مٹی۔'' وہ بولا اور وہ سب اس کی بات پر ہنس پڑے۔

''احمد مجھے بہت افسوس ہوا۔'' وہ اس کی طرف دیکھ کر سنجیدہ لہجے میں بولا تھا۔

''تم سب کا بہت شکریہ کہ تم سب یہاں تک آئے۔ میرے لیے یہ بہت بڑی بات ہے اس کے لیے میں تاعمر تم سب کا شکر گزار رہوں گا۔'' احمد ان سب کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

''ایسا مت بولو...... اگر ہمیں تمہاری ضرورت پڑتی تو تم بھی تو بلا جھجک آتے۔'' اہارون احمد کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

اور احمد نے خاموشی سے سر ہلا دیا تھا۔

''تو پھر کب ہو رہی ہے بریفنگ شروع؟ میں اپنی نیند جہاز میں پوری کر کے آیا ہوں۔'' ڈینیل ان سب کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

''ڈاکٹر ایون وقت کے بہت پابند ہیں اور وہ ٹائم سے پہلے ایک لفظ بھی نہیں بول سکتے۔'' اہارون نے یہ کہہ کر صوفے سے سر ٹکا لیا تھا۔

''کیا مطلب؟'' ڈینیل نے احمد کی طرف دیکھا۔

''تم کھانا کھاؤ گے؟'' اس نے الٹا اس سے دوسرا سوال کیا تھا۔

''نہیں میں نے ڈنر کیا تھا۔ مجھے بھوک نہیں ہے۔'' وہ بولا۔

''یہ کون ہیں؟'' وہ سائمن کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

اور جواباً احمد نے اس کا اور جیسیکا کا مختصر سا تعارف کرایا تھا۔

''اوہ اچھا! تو اب بریفنگ کتنے بجے شروع ہوگی؟'' وہ ان سب کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

''پانچ بجے! تم یہ چھوڑو...... یہ بتاؤ کہ شادی کی تم نے؟'' ول اس کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرایا تھا۔

''نہیں، اور میں کرنا بھی نہیں چاہتا۔'' وہ سنجیدگی سے بولا تھا۔ اہارون نے ایک نظر اسے دیکھا۔

''مجھے اب کوئی چہرہ اچھا نہیں لگتا۔'' وہ سب کی نظریں خود پر محسوس کر کے سنجیدگی سے بولا تھا اور وہ سب حیرت سے اسے تکنے لگے۔

''تمہارا انتظار بہت لمبا ہوگا ڈینیل۔'' ول اس کی طرف دیکھ کر بولا۔

''مجھے منظور ہے اور یہ بھی تو ہوسکتا ہے کہ مجھے زیادہ انتظار نہ کرنا پڑے۔'' اس کے چہرے پر ایک سایہ گزرا تھا۔

اہارون نے اس کے کندھے پر تھپکی دی۔ وہ سمجھ سکتا تھا۔ وہ چہرہ اسے آج بھی خوابوں میں نظر آتا تھا۔ ول خاموش ہوگیا تھا..... اس کا ماضی اسے ابھی تک دہشت زدہ کر دیتا تھا اور ساتھ ہی اس کی اسمرعوت سے جڑی وہ پہچان! وہ بلاوجہ ہی اپنے آپ کو مجرم تصور کرنے لگتا تھا۔

سائمن ان کی پہیلیوں کو سمجھ نہیں پایا تھا لہٰذا خاموش بیٹھا رہا۔

''میرے خیال سے ہم سب کو فریش ہو جانا چاہیے تاکہ بریفنگ سے پہلے ہم بالکل تازہ دم ہوں۔'' احمد ماحول کی سنجیدگی کو محسوس کر کے بولا اور وہ سب سر ہلا کر اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔

''پانچ بجے ملاقات ہوتی ہے۔'' اہارون یہ کہہ کر کمرے سے باہر نکل گیا تھا اور وہ سب بھی اس کے پیچھے پیچھے باہر نکل گئے۔

احمد نے دل سے دعا کی تھی کہ اہارون اور ایون کے درمیان تعلقات خراب نہ ہوں۔

جب دو ذہین انسانوں کا آپس میں ٹکراؤ ہو جائے تو ان کے لیے کسی ایک کو لیڈ تسلیم کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اور یہاں کا لیڈر ایک ہی تھا!

ایون جیرالڈ!

O......❖......O

Shore Cliff Hotel

California, USA

2nd September

5:00 am

وہ سب احمد کے کمرے میں جمع تھے۔ بریفنگ شروع ہونے ہی والی تھی۔ اہارون کو کچھ زیادہ امیدیں نہیں تھیں لیکن وہ بریفنگ سننا ضرور جاتا۔

وہ سب خاموشی سے ایون کے کمرے کے دروازے کے باہر جمع ہونے لگے۔

احمد نے دستک دینے کے لیے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ ایون نے دروازہ کھول دیا۔

وہ سب لمحے بھر کو حیران ہوئے۔ وہ دروازے کے آگے سے ہٹ کر انہیں راستہ دے رہا تھا۔

کمرے میں داخل ہوتے ہی انہیں مزید حیرانی نے گھیرا۔ وہاں دس کرسیاں موجود تھیں اور اس نے کمرے کی ایک سفید دیوار پر ملٹی میڈیا لگایا ہوا تھا۔ گویا وہ پوری طرح سے تیار تھا۔

''نہ جانے وہ سویا بھی تھا کہ نہیں۔'' جیسیکا نے اسے غور سے دیکھا۔ اس کے چہرے پر تھکن کا شائبہ تک نہ تھا۔

وہ سب ایک ایک کر کے کرسیوں پر بیٹھنے لگے۔

وہ لیپ ٹاپ سے پروجیکٹر کو کنیکٹ کرنے لگا۔ آٹھ کرسیاں بھر چکی تھیں۔ اہارون نے ایک نظر خالی پڑی ان دو کرسیوں پر ڈالی۔

ایون پروجیکٹر سیٹ کر کے مڑا تھا اور اہارون کو ان کرسیوں کو تکتا دیکھ کر اس کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

عین اسی لمحے دروازے پر دستک ہوئی تھی وہ سارے چونک گئے۔

''اہارون عبداللہ! آپ اٹھ کر ٹیم ممبرز کا استقبال کریں۔'' وہ اہارون کو مخاطب کر کے بولا تھا۔

اہارون ہونٹ کاٹتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے آگے بڑھ کر دروازہ کھولا تھا۔ احمد اور جیسیکا چونک پڑے تھے۔

رومینہ اور جیف باہر موجود تھے۔

اہارون نے دروازے کے سامنے سے ہٹ کر انہیں راستہ دیا۔

وہ دونوں خاموشی سے اندر داخل ہوئے تھے اور خالی پڑی کرسیوں پر جا بیٹھے تھے۔

ایون نے لیپ ٹاپ کی طرف پلٹنے سے پہلے ایک نظر رومینہ پر ڈالی تھی۔

اور وہ ناگواری سے نیچے دیکھنے لگی۔

جیف نے اسے بتایا تھا کہ وہ بھی ڈاکٹر ایون کے ساتھ اس مشن پر جانے والا ہے اور دن میں ہی ایون سے فون پر بات کر چکا ہے اور آج صبح پانچ بجے بریفنگ کے لیے ان کے کمرے میں سارے ٹیم ممبرز موجود ہوں گے۔ اگر وہ چاہے تو وہ بھی انہیں جوائن کر سکتی ہے۔

اور رومینہ نے اسی وقت اسے منظوری دے دی تھی۔ وہ دیکھنا چاہتی تھی کہ ایون اپنی ٹیم کو راضی کرنے کے لیے کون سا لائحہ عمل ان کے سامنے پیش کرے گا۔ حکومت کو تو وہ اس مشین کے ذریعے برمودا کے اندر داخل ہونے پر راضی کر چکا تھا پر وہ لوگ جو اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر اس مشن پر اس کے ساتھ جانے کے لیے راضی ہوئے تھے ان کو وہ کن دلیلوں سے قابو کرنے والا تھا۔

اس نے ایک طائرانہ نظر باقی افراد پر ڈالی۔

احمد، جیسیکا اور سائمن کے علاوہ وہ وہاں کسی کو نہیں جانتی تھی۔

ان کے بارے میں تفصیلات جاننے کو اس نے بریفنگ کے بعد پر ڈالا تھا اور اسکرین کی طرف متوجہ ہو گئی تھی۔

ایون جیرالڈ کی بریفنگ شروع ہونے والی تھی۔ آج وہ اس سے مقابلے کے لیے نہیں بیٹھی تھی۔

اسے اس کا وہی جادو یاد آیا جو وہ اپنی بریفنگ کے دوران یونیورسٹی لائف میں سامعین پر چلا دیا کرتا تھا۔

وہ جانتی تھی یہاں پر بیٹھے تمام لوگ اس کے ساتھ برمودا میں بغیر کسی بحث کے داخل ہونے کے لیے تیار ہو جائیں گے جن میں وہ خود بھی شامل ہوگی۔ یہ جانتے ہوئے بھی کہ شاید وہ سب وہاں سے کبھی واپس نہ آ سکیں۔

''میرے خیال سے بریفنگ شروع کرنی چاہیے۔ آپ میں سے جو لوگ ایک دوسرے کو نہیں جانتے وہ بریفنگ کے بعد اپنا تعارف کروا سکتے ہیں۔ آج سے آپ میری ٹیم ہیں اور میری ذمہ داری ہیں۔ لہٰذا بریفنگ سے پہلے میں کچھ باتیں آپ لوگوں کو ابھی سے بتا دینا چاہوں گا۔

یہ پروجیکٹ میری پوری زندگی کا نچوڑ ہے لہٰذا میری ریسرچ کو چیلنج کرنے سے پہلے سو دفعہ سوچیے گا۔ اگر میں کہوں گا کہ یہ بات ایسے ہوگی اس کا مطلب وہ ہوگی۔

مشن کے دوران آپ لوگوں کو جو ڈیوٹیز دی جائیں گی وہ آپ نے بغیر کسی بحث کے پوری کرنی ہوں گی۔ یہ مشن ہم سب کے لیے اتنا ہی اہم ہوگا جتنا میرے لیے کیونکہ ہم سب کو وہاں سے زندہ واپس آنا ہے۔ اس مشن پر جانے سے پہلے ہمارے لیے جو چیز سب سے زیادہ اہم ہے وہ ہے ایک دوسرے پر بھروسہ۔ کیونکہ اگر ہم یہاں مقابلہ کرنے اور ایک دوسرے کو شکست دینے کے لیے جمع ہوئے ہیں تو ہمارے لیے برمودا سے زیادہ اپنے اندر موجود بلیک ہولز کا کھوج لگانا زیادہ ضروری ہے۔

اب جو باتیں میں کرنے جا رہا ہوں ان کے لیے آپ کو اپنا دل اور دماغ دونوں کھولنے پڑیں گے۔ دل اس لیے کھولنا پڑے گا کہ بہت ساری ایسی باتیں جو دماغ قبول نہیں کرتا آپ کا دل اس کی گواہی دے کر اسے قبول کروانے پر مجبور کر دیتا ہے۔

بلاشبہ سائنس نے بہت ترقی کر لی ہوگی۔ پر ایک ذات ہے جو اس کائنات کا نظام چلا رہی ہے اور اس کے لیے کچھ بھی ناممکن نہیں ہے۔ ہم سب کے مذاہب میں فرق ہوگا۔ پر وہ ایک ذات جو اس کائنات کو چلا رہی ہے اس پر یقین ہم سب کو ہے۔ اور اگر آپ یہ سوچتے ہیں کہ یہ کائنات بغیر کسی نظام کے چل رہی ہے تو کائنات میں ہم سے زیادہ اکیلا اور خوفزدہ کسی اور کو نہیں ہونا چاہیے۔ میری ساری تھیوریز اور ساری ریسرچ، ہمیشہ اسی ذات سے شروع ہوتی ہیں۔ اور میں کائنات کے اسرار کھولنے کے لیے مذہبی کتابوں کو سب سے پہلے اسٹڈی کرتا ہوں۔

تو سب سے پہلے ہم آتے ہیں اس طرف کہ ہم برمودا میں داخل ہو کر کیا کرنے والے ہیں۔''

وہ لمحے بھر کو رکا تھا۔ اس نے ایک نظر ان سب پر ڈالی۔ ان سب کو سانپ سونگھ چکا تھا۔

ایون جیرالڈ کا جادو چل چکا تھا۔

''میرا ماننا یہ ہے کہ جب کوئی ہوائی جہاز یا بحری جہاز برمودا کے علاقے میں داخل ہوتا ہے تو وہ ٹائم ٹریولنگ کر کے اس کائنات سے ہٹ کر ایک اور پیرلل کائنات میں داخل ہو جاتا ہے۔ سب سے پہلے میں پیرلل یونیورس کے بارے میں آپ لوگوں کو کچھ بتاتا چلوں۔

پیرلل یونیورس کا آئیڈیا سب سے پہلے 1957 میں دیا گیا تھا۔ سائنس دانوں کے مطابق یہ ایک ایسی کائنات ہے جو ہماری کائنات کے بالکل برابر چل رہی ہے۔ اور وہاں آپ بھی موجود ہیں۔ اس کائنات کی ہر چیز ہماری کائنات کی طرح ہے۔ یہ ہو سکتا ہے کہ وہاں آپ کے بالوں کا یا آنکھوں کا رنگ الگ ہو مگر آپ وہاں اسی چہرے اور

عمر کے ساتھ موجود ہوں گے جس میں آپ ہماری موجودہ کائنات میں موجود ہیں۔

جیسے کہ آپ نے سنا ہوگا De Ja Vu کے بارے میں۔ بلکہ ہم میں سے بہت سے لوگ اسے ایکسپیرینس بھی کر چکے ہیں۔ آپ کو ایسا لگتا ہے کہ آپ نے ابھی کچھ دیر پہلے جو کہا یا جو کیا وہ آپ اس سے پہلے بھی کر چکے ہیں۔

سائنس دانوں کا ماننا ہے کہ یہ پیرلل یونیورس کے کچھ جھلکیاں ہوتی ہیں۔ یعنی آپ تھوڑی دیر کے لیے کسی اور کائنات کے ہمیصفیر (hemisphere) میں چلے جاتے ہیں۔

یعنی آپ کا ایک اور ورژن دوسری کائنات میں موجود ہے جو یہی کام آپ سے کچھ سیکنڈز پہلے کر چکا ہے۔

برموداا س کائنات میں داخل ہونے کے لیے ایک راستہ ہے۔ ایک چیز اور جو میں بھی نہیں جانتا وہ یہ کہ کتنی پیرلل یونیورس موجود ہیں!

ہوسکتا ہے یہ لاکھوں کی تعداد میں ہوں اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ وہ ایک ہی ہو۔

اب آتے ہیں اس بات کی طرف کہ اس کائنات میں کیسے جایا جائے۔

سائنسدانوں نے ٹائم ٹریولنگ کی دو تھیوریز پیش کی ہیں جن میں ایک بلیک ہول تھیوری ہے اور دوسری ہے وارم ہول تھیوری۔

وارم ہول وہ شارٹ کٹ ہے جو دو وقتوں کے درمیان ایک راستے کی طرح کام کرتا ہے۔

یعنی آپ اگر کسی وارم ہول میں داخل ہو جائیں تو آپ یا تو اپنے ماضی میں چلے جائیں گے یا اپنے مستقبل میں داخل ہو جائیں گے۔

برمودا بھی ایک وارم ہول ہے۔''

وہ بات مکمل کر کے ان کی طرف مڑا۔

وہ سب سانس روکے اسے تک رہے تھے۔

''میں مس روبینہ سے جو کہ کافی عرصے سے ناسا سے منسلک ہیں، اپنی باتوں کی تصدیق چاہوں گا۔'' وہ روبینہ کی طرف پین سے اشارہ کر کے بولا تھا۔

''ہم پیرلل یونیورس کو تسلیم کرتے ہیں۔ اور اس کے علاوہ ہمارے پاس ٹائم ٹریولنگ کے کئی واقعات بمعہ ثبوت موجود ہیں۔'' اس نے سر ہلا کر تصدیق کی تھی۔

''گڈ! تو آئیں ان میں سے کچھ واقعات پر نظر ڈالتے ہیں..... کیونکہ اب تک آپ کو میری باتیں کسی فیری ٹیل کا حصہ لگ رہی ہوں گی یا آپ میں سے بہت سے لوگ اس سفر پر جانے سے گھبرا رہے ہوں گے لہٰذا ہم ان واقعات کے بارے میں بات کریں گے جن کے ثبوت واضح طور پر موجود ہیں۔''

وہ اسکرین کی طرف پلٹا تھا۔ اسکرین پر ایک تصویر ابھر آئی تھی۔

''1908 میں چارلی چیپلن کی مشہور فلم ''دی سرکس'' ریلیز ہوئی تھی۔ اس فلم میں موجود اس چھوٹے سے کلپ نے اب تک ہلچل مچائی ہوئی ہے۔

یہ خاتون جن کے سر پر ہیٹ ہے، اسمارٹ فون کان سے لگائے کسی سے باتیں کرتی ہوئی وہاں سے گزر رہی

ہیں۔ ہم سب جانتے ہیں کہ اسمارٹ فون 1973ء میں ایجاد ہوا تھا اور اس وقت بھی اس کی شکل یہ نہیں تھی۔ یہ دور حاضر کے اسمارٹ فون سے ملتا جلتا فون ہے۔

کونسپریسی تھیورسٹس کا ماننا ہے کہ یہ خاتون چارلی چیپلن کی فین ہیں اور انہیں دیکھنے کے لیے ٹائم ٹریولنگ کر کے وہاں پہنچی تھیں۔ یعنی جس دور سے یہ وہاں گئیں اس وقت ان کی کائنات میں اسمارٹ فون ایجاد ہو چکا تھا۔

اسی طرح 1938ء میں لی گئی اس تصویر میں بھی ان خاتون کے ہاتھ میں اسمارٹ فون ہے جس میں وہ کسی سے بات بھی کر رہی ہیں۔ جبکہ اسمارٹ فون کی یہ حالت حال ہی میں ایجاد ہوئی ہے۔

یہ پینٹنگ Peter de Hooch نے 1607ء میں بنائی تھی۔ اس عورت کے ہاتھ میں بھی آپ اسمارٹ فون دیکھ سکتے ہیں۔

ایپل کے بانی ٹم کک کا کہنا ہے کہ انہوں نے اسمارٹ فون اسی پینٹنگ سے متاثر ہو کر بنایا۔ چلیں اس کو تو ہم ایک اتفاق کہہ لیتے ہیں۔

پر یہ دوسری پینٹنگ جو کہ Umberto Romano نے 1937ء میں بنائی تھی اس میں بھی آپ اس آدمی کے ہاتھ میں اسمارٹ فون واضح طور پر دیکھ سکتے ہیں۔ تو ان پینٹرز کو کیسے پتہ چلا کہ وقتِ حاضر میں یہ ساری چیزیں اسی طرح موجود ہوں گی۔

یہی نہیں بلکہ ایک گریک آرٹسٹ کا دو ہزار سال پہلے بنایا گیا یہ اسکلپچر جس میں واضح طور پر لیپ ٹاپ دیکھا جا سکتا ہے اب تک سائنس دانوں کو حیران کیے ہوئے ہے۔

آپ میں سے کچھ کہیں گے کہ شاید یہ آئینہ ہو سکتا ہے پر اس اسکلپچر میں موجود یو ایس بی پورٹس واضح طور پر نظر آتے ہیں۔

اب بات کرتے ہیں ان ٹائم ٹریولرز کی جو واضح طور پر اپنے ثبوت چھوڑ گئے۔

اپریل 2016ء میں سینٹرل ایشیا میں ٹریک بریل نے ایک گیارہ سو سال پرانی ممی ڈسکور کی جو کہ ماڈرن طرز کے جوگرز اور جینز پہنے ہوئے تھی۔ اس ممی کی عمر موت کے وقت تیس سے چالیس سال کے قریب تھی۔ سائنسدان حیران اس لیے ہیں کہ آج سے گیارہ سو سال پہلے اس طرح کے جاگرز اور جینز دستیاب نہیں تھے۔ سائنس دانوں کا ماننا ہے کہ یہ خاتون ٹائم ٹریول کر کے بدقسمتی سے ایسے وقت میں چلی گئیں جہاں کے لوگ اسے دیکھ کر خوفزدہ ہو گئے اور اسے سر پر گہری چوٹ دے کر مار ڈالا۔

اس ممی کے ساتھ پورٹیبل شیشہ، ایک اسٹائلش ہینڈ بیگ اور چاقو بھی ملے تھے۔

جب کہ ہم سب جانتے ہیں کہ آج سے ہزاروں سال پہلے یہ ہونا ناممکن ہے۔

اسی طرح 1941ء میں ساؤتھ فور برج کینیڈا کی اوپننگ پر لی گئی یہ تصویر جسے 2004ء میں سب سے پہلے Bralorne Pioneer Museum سے اور یجیٹ کیا گیا تھا اس وقت لوگوں کو حیران کر گئی جب اس میں موجود ایک آدمی وقتِ حال جیسا لباس پہنے ہوئے تھا اور اس کے ہاتھ میں ایک پورٹیبل کیمرہ بھی موجود تھا۔ یہ تصویر ماڈرن ہپسٹر فوٹوگراف کے نام سے مشہور ہے۔ یہ بھی کوئی ٹائم ٹریولر ہے جو اس اوپننگ کو دیکھنے کے لیے وہاں

موجود تھا۔

اب دیکھیں 1995ء کی اس مشہور ویڈیو کو۔ مائک ٹائی سن کے اس باکسنگ میچ میں یہ آدمی اسمارٹ فون سے اس میچ کو ریکارڈ کر رہا ہے جبکہ کیمرے والا اسمارٹ فون 2000ء میں ایجاد ہوا۔

''یہ بھی تو ہوسکتا ہے کہ یہ تصاویر جان بوجھ کر سنسنی پھیلانے کے لیے ریلیز کی گئی ہوں۔'' اہارون اچانک بولا تھا۔

ایون کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

''میرے خیال سے میں پانی پینے کے لیے بریک لوں گا۔ تب تک باقی کی بریفنگ اہارون عبداللہ دیں گے۔''

وہ مسکراتے ہوئے پانی کے گلاس کی طرف بڑھ گیا تھا۔

اہارون کے چہرے پر حیرت پھیل گئی۔

باقی سب بھی حیرت سے اہارون کو تکنے لگے تھے۔

''میں؟'' اس نے کندھے اچکائے تھے۔

''بالکل!'' وہ بھنویں اچکا کر بولا اور پانی کا گلاس لبوں سے لگالیا تھا۔

''پر میں ٹائم ٹریولنگ کی تھیوری میں یقین نہیں رکھتا۔'' اس نے صاف جواب دیا تھا۔

''ٹھیک ہے! لیکن میں چاہوں گا کہ آپ یہاں مصر میں موجود ٹیمپل آف سیٹی کے بارے میں لوگوں کو بتائیں۔'' وہ اپنی بات مکمل کر کے مسکرایا تھا۔

اہارون کی ریڑھ کی ہڈی میں ایک سرد لہر دوڑ گئی۔ یہ شخص خطرناک حد تک ذہین تھا۔

''سب انتظار کر رہے ہیں۔'' اس نے یہ کہہ کر پانی کا دوسرا گھونٹ بھرا۔

''ٹیمپل آف سیٹی مصر میں واقع ہے۔ اس کی دیواروں پر موجود پینلز جو کہ تین ہزار سے چار ہزار سال پرانے ہیں Hieroglyphics Writing کی وجہ سے مشہور ہیں۔ جس میں سب سے اہم وہ پینل ہے جس پر ہیلی کاپٹر، ایک جنگی ٹینک، ایک اسپیس شپ اور فائٹر جیٹ ایک ساتھ بنے ہوئے ہیں۔'' اہارون نے سنجیدگی سے اپنی بات مکمل کی تھی مگر وہ اپنی جگہ سے اٹھا نہیں تھا۔

وہ سب حیرت سے اہارون کو تکنے لگے۔

''تو آپ کے خیال میں وہ واقعی 5 ہزار سال پرانے ہیں یا سنسنی پھیلانے کے لیے حال ہی میں بنائے گئے ہیں؟'' وہ مسکراتے ہوئے بولا تھا۔

''آثار قدیمہ کا ریسرچر ہونے کی حیثیت سے مجھے اس بات پر پورا یقین ہے کہ وہ پانچ ہزار سال پرانے ہیں۔'' اہارون نے سپاٹ لہجے میں جواب دیا تھا۔

ایون کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

''تو اتنے قدیم دور کے لوگوں کو اتنی جدید مشینز کے بارے میں کیسے پتہ چلا ہوگا؟'' اس نے الٹا اہارون سے

ہی سوال کیا تھا۔

اہارون خاموشی سے ہونٹ کاٹنے لگا۔

وہ سمجھ گیا تھا کہ اس شخص کو چیلنج کرنا بیکار ہوگا۔

''چلیں اب آتے ہیں کچھ اور ثبوتوں کی طرف، تاکہ آپ کے ذہن میں موجود رہے سہے شکوک وشبہات بھی دور ہو جائیں۔

ہم سب جانتے ہیں کہ سوویت پائلٹ یوری گیگرن وہ پہلے انسان تھے جو 17 ویں صدی میں اسپیس میں گئے تھے۔یعنی سترہویں صدی سے پہلے اس بارے میں کوئی سوچ بھی نہیں سکتا ہوگا۔

ذرا غور کیجئے یہ ایک کیتھیڈرل کے پلر کی تصویر ہے۔ جسے سولہویں صدی میں ڈسکور کیا گیا اور آپ دیکھ سکتے ہیں کہ اس پلر پر بنے مجسمے نے اسپیس سوٹ پہن رکھا ہے۔ جس ٹیکنالوجی کے بارے میں اس وقت کوئی بات بھی نہیں کر سکتا تھا اس کو اتنا واضح انداز میں بنالینا اتنا آسان تو نہیں۔''

''آپ کہنا چاہتے ہیں کہ کوئی ٹائم ٹریولر ماضی میں گیا اور اس نے یہ بنایا؟'' ول نے اس سے سوال کیا تھا۔

''بالکل۔ کیونکہ میں اور آپ مستقبل کے بارے میں کچھ نہیں جان سکتے یہاں تک کہ ہم ماضی میں جا کر حال میں ہونے والے واقعات کے نشانات چھوڑ نہ آئیں۔'' وہ اسے جواب دے کر دوبارہ اسکرین کی طرف متوجہ ہو گیا تھا۔

''کیا ایسے بھی ٹائم ٹریولرز ہیں جو ایک سے زیادہ لوگوں کو نظر آئے؟'' ڈینیل کی طرف سے سوال آیا تھا۔

''بالکل! پیرس میں ایک آدمی کو پکڑا گیا تھا جو ایک بیکری سے ڈبل روٹی چرا رہا تھا۔انویسٹی گیشن پر اس نے بتایا کہ وہ لیز بیا نامی کسی ملک سے آیا ہے۔ وہ ہماری زبان نہیں سمجھ سکتا تھا اور بمشکل ہی یہ بتا پایا۔ اور نہ ہی نقشے پر ایسا کوئی ملک تھا۔ انویسٹی گیشن کے دوران ہی وہ شخص خود بخود غائب ہو گیا تھا۔

اسی طرح ایک اور ٹائم ٹریولر Haneda airport پر غلطی سے کسی اور کائنات کی ڈائمنشن سے سفر کر کے یہاں پہنچا۔ اس کے تمام کاغذات اسے کسی Taured نام ملک کا شہری بتاتے تھے پر نقشے پر ایسا کوئی ملک موجود نہیں تھا۔ اس آدمی کا اصرار تھا کہ جو نقشہ اسے ایئر پورٹ والے دکھا رہے ہیں اس میں اس کا ملک موجود ہے مگر اس کا نام کچھ اور لکھا ہوا ہے۔ غرض یہ کہ اس کے پاس ہوٹل کی بکنگ اور اس کمپنی کے کاغذات بھی موجود تھے جس میں وہ کام کرتا تھا۔ اسے انویسٹی گیشن کے لیے ایک کمرے میں بند کر دیا گیا تھا جس میں کوئی کھڑکی موجود نہیں تھی۔ دوسری صبح وہ وہاں سے غائب ہو چکا تھا۔ یہاں تک کہ اس کے تمام کاغذات بھی پولیس ریکارڈ سے غائب ہو گئے تھے اور اس کا آج تک کچھ پتہ نہیں چل سکا۔

اسی طرح اور بھی کافی لوگوں کے واقعات موجود ہیں جو اپنے گھر سے نکلے کسی اور کام سے اور وہ راستے میں کسی اور ڈائمنشن سے ہوتے ہوئے پیرلل یونیورس میں داخل ہو گئے۔ یا کسی ایسی دنیا میں جہاں انہوں نے 20 منزلہ گھر دیکھے اور کچھ ایسی عمارتیں جو ہماری ڈائمنشن میں یا ہماری کائنات میں موجود نہیں تھیں پھر واپس پیچھے کی ڈائمنشن میں سفر کرنے کی وجہ سے وہ اپنی کائنات میں واپس آ گئے تھے۔

سب سے اہم واقعہ 1955ء میں پیش آیا جب دو جولائی کو ایک جہاز PAN AM 914 Flight ساٹھ مسافروں کو لے کر نیو یارک سے اُڑا اور 37 سال بعد 21 مئی 1992ء کو واپس ایئر پورٹ پر اترا۔ کنٹرول روم سے اس جہاز کا پائلٹ مسلسل رابطے میں تھا اور جب اسے یہ بتایا گیا کہ وہ 37 سال بعد لینڈ کر رہا ہے تو وہ خوفزدہ ہو گیا اور اس نے جہاز کو واپس اُڑا لیا۔

اس جہاز کے پیچھے ملٹری کے تین جہاز بھی بھیجے گئے تھے مگر وہ اس کے بعد کہیں نظر نہ آیا۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ وہ سینتیس سال کہاں رہا؟

میرا یہ ماننا ہے کہ وہ کسی پیرلل یونیورس کے ٹائم زون میں داخل ہو گیا جہاں ان کی عمریں رک گئیں۔ کیونکہ عینی شاہدین بتاتے ہیں کہ جہاز میں موجود مسافروں کی عمروں میں کوئی بدلاؤ نہیں آیا تھا۔

کچھ لوگوں کا یہ بھی ماننا ہے کہ یہ خبر جھوٹی ہے اور اسے بھی برمودا کی طرح مفروضہ قرار دے دیا جائے۔'' اس نے ایک چبھتی ہوئی نظر رومینہ پر ڈالی تھی۔

''ایک اور بہت اہم شخصیت جن کا نام Hakan Nordkvist ہے۔ وہ اپنے کچن میں موجود ایک وارم ہول میں داخل ہو گئے تھے جہاں انہوں نے اپنے مستقبل سے ملاقات کی۔ اتفاق سے ان کے پاس اسمارٹ فون موجود تھا اور انہوں نے اپنی تصویریں بھی لیں۔ ان تصویروں میں آپ انہیں جوان اور بوڑھا ایک ساتھ کھڑا دیکھ سکتے ہیں۔ سائنس دانوں کے لیے ان کا واقعہ ابھی تک معمہ بنا ہوا ہے۔ میرے خیال سے اتنے واقعات کافی ہوں گے آپ کو یہ یقین دلانے کے لیے کہ اگر کوئی ٹائم ٹریولنگ کرے تو وہ واپس آ سکتا ہے۔ ہم اس ٹائم ٹریولنگ کے ذریعے کسی بھی وارم ہول میں داخل ہو سکتے ہیں۔ اور برمودا میں موجود ان جہازوں تک پہنچ سکتے ہیں جہاں یہ لوگ پھنسے ہوئے ہیں اور ان کی عمریں ایک جگہ رکی ہوئی ہیں۔''

وہ اپنی بات ختم کر کے ان لوگوں کی طرف مڑا تھا۔

''کیا میں یہ جان سکتا ہوں کہ یہ کیسے ممکن ہو گا؟ آپ کی مشین کے ذریعے؟'' جیف نے سوال کیا تھا۔

''آپ نے لارج ہیڈرون کولائیڈر کا نام سنا ہو گا۔ یہ سوئٹزرلینڈ میں زمین سے 175 میٹر نیچے موجود ہے۔ یہ دنیا کی سب سے بڑی اور مہنگی مشین ہے اور اسے ہائی انرجی فزکس کے ان سوالات کے جوابات ڈھونڈنے کے لیے بنایا گیا تھا جنہیں ناممکن سمجھا جاتا ہے۔ اس مشین کے ذریعے سائنسدانوں نے Higss Singlet نامی ایک ایسا پارٹیکل تلاش کیا ہے جو ٹائم ٹریول پارٹیکل کہلاتا ہے۔ وہ اسے گاڈ پارٹیکل کا نام بھی دیتے ہیں۔ اس کا تعلق بوزون سے ہے۔ اکیڈیمکس نے اسے تھیورائز کرنا بھی شروع کر دیا ہے۔ اور خوش قسمتی سے میں بھی انہی سائنسدانوں میں شامل ہوں۔'' اس نے انکشاف کیا تھا۔ رومینہ اور جیسیکا کے چہروں پر شاک کی کیفیت تھی۔

وہ جانتی تھیں کہ گاڈ پارٹیکل کو تھیورائز کرنا اتنا آسان نہیں تھا۔ یقیناً ایون نے اس جگہ تک پہنچنے کے لیے دن رات ایک کر دیا ہو گا۔

''سوال یہ ہے کہ ہم اس پارٹیکل کے ذریعے کیسے سفر کریں گے؟'' ڈینیل نے ان سب کے ذہنوں میں ابھرتا یہ سوال پوچھا تھا۔

وہ خاموشی سے چلتا ہوا گیا تھا اور کمرے میں موجود الماری کھول کر اس کے اندر سے ایک بڑا شیشے کا جار نکال لایا تھا۔

''اس جار میں موجود نیلے، چمکتے ذرے گاڈ پارٹیکل ہیں۔ جب ہم برمودا میں داخل ہوں گے تو کسی بھی قریبی وارم ہول کو تلاش کر کے ہم اس میں بغیر کسی مدد کے بھی داخل ہو سکتے ہیں۔ اگر وہاں ہمیں کوئی رکاوٹ یا دشواری پیش آئی تو ہم اس جار میں باری باری اپنے ہاتھ ڈال کر ان پارٹیکلز کو اپنے جسم پر مل کر بھی ٹائم ٹریولنگ کر سکیں گے۔''

وہ سب حیرانی سے اس نیلی روشنیوں والے جار کو دیکھ رہے تھے۔

''مگر ہم وہاں داخل کیسے ہوں گے۔ کیا گارنٹی ہے کہ آپ کی مشین وہاں بغیر کسی رکاوٹ کے داخل ہو سکتی ہے؟ وہاں کی میگنیٹک فیلڈ ہر مشین کو ناکارہ بنا دیتی ہے۔'' اہارون نے دوبارہ سوال کیا تھا۔

''بالکل ایسا ہی ہوتا ہے۔ مگر میں نے اس مشین کو اسی مقصد کے لیے ڈیزائن کیا ہے۔ کسی بھی مقناطیس سے مقناطیسی طاقت ختم کرنے کے لیے ہم کیا کرتے ہیں؟'' اس نے ان سب سے سوال کیا تھا۔

''ہم اسے یا تو گرم کرتے ہیں یا اس پر ضربیں لگاتے ہیں۔'' احمد نے جواب دیا تھا۔

''بالکل ایسا ہی ہوگا۔ ایگلائن مشین کی خاصیت یہی ہے کہ پانی کے اندر داخل ہوتے ہی اس کا اوپری حصہ شدید گرم ہو جائے گا۔ جب کہ اندر بیٹھے افراد کو اس گرمی کا ذرہ برابر بھی احساس نہیں ہوگا۔ یہ اس قدر گرم ہوگا کہ اس کی سطح سے ٹکراتا پانی آپ کو واضح طور پر بھاپ بنتا نظر آئے گا۔ دوسرا اس کی رفتار اتنی تیز ہے کہ یہ تیزی سے اسی گرم باڈی کے ساتھ اس میگنیٹک فیلڈ میں آگے بڑھے گی اور یہی گرم درجہ حرارت اس میگنیٹک فیلڈ کو توڑنے میں ہماری مدد کرے گا۔ ہمیں بس کسی بھی طرح کسی قریبی وارم ہول تک پہنچنا ہے۔ کیونکہ مجھے ایسا لگتا ہے کہ میگنیٹک فیلڈ ہمیں صرف اور صرف اسی وارم ہول تک پہنچنے سے روکنے کے لیے بچھائی گئی ہے۔'' اس نے اپنی بات مکمل کی تھی اور وہ سب چونک پڑے تھے۔

''کس نے بچھائی ہے؟'' جیسیکا نے سوال کیا تھا۔

''یہ ہمیں وہاں جا کر ہی معلوم کرنا ہے۔ ہماری مشین اب سے ایک گھنٹے کے بعد یہاں پہنچنے والی ہے۔ آپ سب میرے ساتھ چل کر اسے ریسیو کریں گے۔ ہم اس میں بیٹھ کر تھوڑی دیر کے لیے سمندر کی سطح میں اتر کر اس کا ڈیمو لیں گے۔ تاکہ آپ سب کو یہ تسلی ہو جائے کہ جو بات میں اس مشین کے بارے میں کر رہا ہوں وہ سچ ہے۔ اور ٹھیک نو بجے میں اپنی پوری ٹیم کے ساتھ پرائم منسٹر اور چیف آف آرمی سٹاف کے سامنے رپورٹ کروں گا۔ آپ سب ان کے سامنے حلفیہ بیان دیں گے کہ آپ اپنی مرضی سے اس پروجیکٹ میں شامل ہونے جا رہے ہیں۔ کانٹریکٹ سائن کرتے ہی ہم ان سے اجازت لیں گے اور اپنے مشن کو مکمل کرنے کے لیے اگلا لائحہ عمل ترتیب دیں گے۔ حکومت کی طرف سے دیا گیا سارا انعام واکرام میں آپ لوگوں میں تقسیم کروں گا۔ کیونکہ مجھے اس میں سے کچھ نہیں چاہئے۔'' اس نے اپنی بات ختم کر کے لیپ ٹاپ کا بٹن آف کر دیا تھا۔

''میں چاہوں گا کہ آپ سب اس مشن پر چلنے سے پہلے اپنے گھر والوں کو ایک بار گڈ بائے کال ضرور کر لیں۔'' ایون نے ہاتھ میں پکڑا پین دونوں ہاتھوں سے موڑ کر توڑ دیا تھا۔

بریفنگ ختم ہو چکی تھی اور ان سب کے چہرے فق تھے۔ وہ اپنی زندگی کا سب سے انوکھا سفر کرنے جا رہے تھے۔ وہ وقت کا سفر کرنے جا رہے تھے جس سے وہ ایک ایسی کائنات میں داخل ہونے والے تھے جو انہی کے جیسی تھی۔ پر وہ یہ نہیں جانتے تھے کہ موت وہاں بانہیں پھیلائے ان سب کا انتظار کر رہی ہے۔

○ ❖ ○

Shore Cliff Hotel

California, USA

2nd September

6:00 am

ایون نے آگے بڑھ کر دروازہ کھول دیا۔ وہ سب ایک ایک کر کے وہاں سے باہر نکل آئے۔

وہ دروازہ بند کر چکا تھا۔

اب انہیں ایک گھنٹے کے بعد ایگلا ئین کو ریسیو کرنے کے لیے نکلنا تھا۔

وہ سارے دروازے کے باہر کھڑے ایک دوسرے کو تک رہے تھے۔

''تو پھر تم سب نے کیا سوچا ہے؟'' احمد کی نظر ان سب کے چہروں پر تھی۔

اس کو اب بھی یہی ڈر تھا کہ اگر ان میں سے کوئی ایک بھی پیچھے ہٹ جاتا تو شاید گورنمنٹ ایون کو یہ پروجیکٹ دینے سے انکار کر دیتی۔

''میں اپنا سامان لے کر ایک گھنٹے میں وہاں پہنچ جاؤں گی۔'' روبینہ نے سینے پر ہاتھ باندھتے ہوئے کہا۔

اس نے باقی سب کی طرف دیکھا۔

''ہم بھی۔'' سب نے ایک آواز ہو کر کہا تھا۔ احمد کے چہرے پر امید کی ایک نئی کرن نے جنم لیا تھا۔

''جیسا کہ ڈاکٹر ایون نے کہا ہے آپ سب ایک دفعہ اپنے گھر والوں سے بات کر لیں میرے خیال سے یہ بہت ضروری ہے۔'' جیف نے ان سب کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

''مجھے نہیں لگتا ہم سب کے آگے پیچھے کوئی ہے...... جبھی ہم سب یہاں موجود ہیں۔'' جیسیکا ان سب کی طرف دیکھتے ہوئے بولی تھی۔

اور وہ چاروں اہارون کی طرف دیکھنے لگے۔

''میں سارہ سے بات کر کے تمہارے کمرے میں آ رہا ہوں پھر نکلتے ہیں۔'' اہارون نے سنجیدگی سے کہا تھا اور اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا تھا وہ سب خاموشی سے ہونٹ کاٹتے اسے جاتا دیکھتے رہے۔

باقی سب بھی سر ہلا کر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئے تھے ان سب کو ہوٹل سے چیک آؤٹ کرنا تھا۔

سامان تو وہ کیا ہی اٹھاتے۔ بس اپنے اپنے لیپ ٹاپ، موبائل، کیمرہ اور بیٹری آپریٹڈ چارجرز ہی اٹھانے تھے۔ احمد ان کو جاتا دیکھتا رہا اور پھر اپنے کمرے میں داخل ہو گیا۔

وہ عجیب کیفیت سے دوچار تھا۔ اور اگر وہ سب واپس ہی نہ لوٹے تو......؟

اس نے بابا کا نمبر ڈائل کرنا شروع کیا تھا۔
دوسری طرف بیل جا رہی تھی۔
''ہیلو۔'' بابا کی آواز سنتے ہی اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے تھے۔ وہ ہمیشہ سے اس کی طاقت رہے تھے۔
''احمد۔'' وہ اس کے بنا بولے ہی اسے پہچان چکے تھے۔
''جی۔'' وہ ضبط کر کے بولا اور اس کی آواز میں گھلی نمی انہیں احساس دلا گئی تھی کہ وہ رو رہا ہے۔
دوسری طرف بھی ایک طویل خاموشی چھا گئی تھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ خود ہی بولنا شروع ہوئے تھے۔
''اگر خبر اچھی ہے تب ہی سنانا.... تمہارے وہاں چلے جانے سے مجھے بھی ایک امید ہو چلی تھی۔'' ان کی آواز میں کپکپاہٹ تھی۔
اس کی آنکھوں سے آنسو لڑھک کر اس کی گال پر رک گیا۔
''میں انہیں لینے جا رہا ہوں بابا۔'' وہ اتنا بول کر خاموش ہو گیا تھا۔
''اللہ تمہارا حامی و ناصر ہو۔'' وہ بہت دیر کے بعد بولے تھے اور احمد کے اندر سکون ہی سکون اتر گیا تھا۔
وہ ہمیشہ اس کے دل کی بات اس سے پہلے جان لیا کرتے تھے وہ اس کی سب سے بڑی طاقت تھے۔
اس نے خاموشی سے لائن ڈسکنکٹ کر دی تھی۔
وہ امی سے بات نہیں کر سکتا تھا.... جانتا تھا کہ وہ اسے روک لیں گی۔
اس کے دروازے پر دستک ہوئی تھی اس نے اپنے آنسو پونچھے اور اٹھ کر دروازہ کھول دیا۔ ڈینیل کھڑا تھا۔
اس نے دروازے کے آگے سے ہٹ کر اسے راستہ دیا اور وہ اندر داخل ہو گیا۔
''کیا تم تیار ہو؟'' احمد نے اس سے پوچھا اور اس نے اثبات میں سر ہلا دیا تھا۔
''ڈینیل اس بریفنگ سے پہلے میں نہیں جانتا تھا کہ ڈاکٹر ایون کا پلان کیا ہے...... اگر تم چاہو تو تم پیچھے ہٹ سکتے ہو میں اپنی وجہ سے تم سب کی زندگیاں خطرے میں نہیں ڈال سکتا۔ میری دوستی کی وجہ سے اگر تم یہ سب کر رہے ہو تو میں چاہوں گا کہ تم اس پروجیکٹ سے پیچھے ہٹ جاؤ۔'' وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا تھا۔ ڈینیل نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ دیا تھا۔
''جنگلوں میں رہتے ہوئے میں کئی بار موت کو اپنے سامنے دیکھ چکا ہوں اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر شکار کرنا مجھے ہمیشہ سے پسند رہا ہے۔ ڈینیل کسی سے نہیں ڈرتا اور شاید ان گہرے نیلے پانیوں میں موت کی کسی آخری سرحد پر میری اس سے ملاقات ہو جائے...... ویسے بھی میں اس یکسانیت بھری زندگی سے اکتا چکا ہوں۔ اور میری زندگی کسی کے کام آ جائے اس سے بڑھ کر اور کیا ہو گا۔'' وہ مسکرا کر بولا تھا اور احمد اس کے گلے لگ گیا تھا وہ واقعی ایک بہادر انسان تھا۔
اندر سے بالکل صاف اور شفاف!
اسی لمحے دروازے پر دوبارہ دستک ہوئی تھی احمد نے دروازہ کھولا آکل کھڑا تھا۔
''یہ ہے ہمارا سامان، اب پتا نہیں ڈاکٹر صاحب کی مشین میں کتنے کلو وزن آئے گا۔'' وہ دو سوٹ کیس گھسیٹ

کر اندر لایا تھا اور وہ ہنس پڑے تھے۔

''ارے اتنی چیزیں لے کر کہاں جا رہے ہو؟'' احمد بولا تھا۔

''کہیں نہیں! ایک کمرہ یہیں پر بک رہنے دو اپنا سامان یہیں رکھ کر جائیں گے۔ اہارون کی کچھ ضروری چیزیں ہیں جو میں نے اس چھوٹے بیگ میں رکھ لی ہیں۔'' وہ اپنے کندھے پر ٹنگے بیگ کی طرف اشارہ کرکے بولا۔ اور ان دونوں نے اس کی بات سے اتفاق کرتے ہوئے سر ہلا دیا تھا۔

''اہارون نہیں آیا؟'' احمد نے دروازے کی طرف دیکھ کر پوچھا تھا۔

''وہ سارہ سے بات کر کے آ رہا ہے۔'' وہ یہ کہہ کر صوفے پر جا بیٹھا تھا۔

اور ان دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیا تھا۔ اب انہیں باقی سب کے آنے کا انتظار تھا۔

○..... ❖ ......○

Shore Cliff Hotel

USA‹California

2nd September

6:05 am

اس کے قدم الماری کی طرف بڑھ رہے تھے۔

تو بالآخر وہ وقت آ پہنچا تھا۔

اسے برمودا کے نیلے گہرے پانیوں میں اترنے کا موقع ملنے والا تھا۔

برمودا کے رکھوالوں کو بلانے کے لیے اس کی کی گئی محنت بیکار نہیں جانے والی تھی۔

اس نے آگے بڑھ کر اپنا بیگ کھولا اور وہ پرزم باہر نکال لیا تھا۔

وہ پرزم آہستہ آہستہ کالا پڑ رہا تھا اس کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

اس کے ساتھ جانے والے لوگوں کی زندگیوں میں بھی ایسے ہی اندھیرا اترنے والا تھا۔

اس کے ذہن میں وہ ساری تھیوریز ایک ریل کی طرح چلنے لگیں۔

پر باقی سب کو کیا پتا تھا کہ یہ ساری تھیوریز الٹی پڑنے والی تھیں۔

برمودا کا اصل راز تو اس کے پاس تھا اور اس راز کے رکھوالے اسے اپنا ساتھی بنانے کے لیے راضی ہو گئے تھے۔

اپنا مقصد پورا کرنے کے لیے اگر اسے ان میں سے چند کی قربانی دینی بھی پڑ جاتی تو یہ مہنگا سودا نہیں تھا۔

اس نے پرزم واپس بیگ میں رکھا اور ضروری سامان بیگ میں ڈالنا شروع کر دیا۔

اب وہ سفر شروع ہونے والا تھا۔

اور اسے دیر نہیں کرنی تھی۔

○ ❖ ○

Shore Cliff Hotel

California, USA

2nd September

6:10 am

اہارون نے آکل کے باہر نکلتے ہی ہوٹل کے کمرے کا دروازہ بند کر دیا تھا۔
اس نے ایک نظر ہاتھ میں پکڑے موبائل پر ڈالی اور ہمت جمع کرنے لگا۔
آج سے پہلے اسے کوئی بھی سفر اتنا مشکل نہیں لگا تھا۔
ایسا نہیں تھا کہ اس کے دل میں کسی قسم کا ڈر یا خوف تھا اسے صرف اور صرف سارہ کی فکر تھی۔
اسے حیرت ہوئی... نہ جانے وہ کب اس کے اتنا قریب آگئی تھی۔ شادی سے لے کر اب تک انہوں نے کبھی بھی ایک دوسرے کے بغیر سفر نہیں کیا تھا۔ اور اب پہلی بار وہ اتنے سارے دنوں کے لیے اس سے دور جا رہا تھا...
اتنی دور کہ شاید وہاں سے رابطہ ممکن نہ ہوتا......
اہارون کو اچھی طرح معلوم تھا کہ اس سفر میں واپسی کا امکان 50 فیصد ہے۔
اس نے آنکھیں بند کر کے سارہ کا چہرہ ذہن کے پردے پر اتارا اور ہمت کر کے اس کا نمبر ڈائل کر لیا......
دوسری طرف بیل جا رہی تھی۔
''ہیلو'' تھوڑی دیر بعد سارہ کی نیند بھری آواز ابھری۔
''ہیلو! سوری تم سو رہی تھی۔ مجھے وقت کا اندازہ ہی نہیں رہا۔'' اس کے لہجے میں نہ جانے کیا تھا کہ سارہ کی نیند اُڑ گئی تھی۔
''تمہیں مجھے فون کرنے کے لیے وقت کا اندازہ رکھنے کی ضرورت نہیں ہے اہارون'' وہ سنجیدگی سے بولی تھی۔
اہارون کی آنکھیں بھیگنے لگیں......
اسے حیرت ہوئی...
نکاح کے بعد کوئی کیسے آپ کے دل سے بندھ جاتا ہے۔
''سارہ میری بات غور سے سنو! ہم آج ایک ایسے سفر پر نکلنے والے ہیں جہاں سے واپسی کا امکان بہت کم ہے......''
وہ تھوڑی دیر کے لیے چپ ہوا تھا۔
سارہ کی آنکھوں سے آنسو گرنے لگے۔
''اپنا بہت خیال رکھنا...'' اس سے آگے اہارون سے بولا نہیں گیا تھا۔
''آج سے کچھ سال پہلے بھی تم ایسے ہی ایک سفر پر گئے تھے اہارون... اور وہاں سے تو واپسی کا امکان ممکن بھی نہیں تھا پر تم تب بھی لوٹ کر آئے تھے اور باقی سب کو بھی ساتھ لائے تھے۔ مجھے یقین ہے کہ اس بار بھی ایسا ہی ہوگا'' وہ رندھی ہوئی آواز میں بولی۔ اہارون خاموشی سے ہونٹ کاٹنے لگا تھا۔

''مجھے اپنی کمزوری نہیں بنانا۔ مجھے وہ اہارون پسند ہے جو ادھوری کہانیاں پوری کرنے کے لیے موت کو گلے لگانے سے بھی گریز نہیں کرتا۔'' سارہ نے بات ختم کی تھی اور اہارون کا اسے بے اختیار گلے لگانے کا دل کیا تھا۔

''ملتے ہیں ان شا اللہ۔'' اس نے یہ کہہ کر فون بند کر دیا تھا۔

سارہ چند لمحے فون کو تکتی رہی اور پھر اٹھ کر نماز پڑھنے چل دی۔

فجر کا وقت قریب تھا اور اسے ایک بار پھر ان سب کے لیے بے تحاشہ دعائیں کرنی تھی۔

اسے ماہم اور شاہان کی سلامتی سے واپسی کے لیے بھی دعائیں کرنی تھیں۔

اسے اپنے رب کی ذات پر پورا بھروسہ تھا۔

O......❖......O

Shore Cliff Hotel

California, USA

2nd September

6:15 am

اہارون اپنے کمرے سے نکل کر احمد کے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔اس نے باہر پہنچ کر دروازہ بجایا اور چند لمحوں بعد احمد نے دروازہ کھول دیا تھا۔

کمرے میں آکل، ول اور ڈینیل موجود تھے۔

وہ خاموشی سے ایک طرف جا بیٹھا تھا۔

احمد تھوڑی دیر اسے دیکھتا رہا اور بالآخر بول پڑا۔

''اہارون میں جانتا ہوں کہ یہ سفر آسان نہیں۔ دیکھا جائے تو ایک طرح سے ہم سب کے پیچھے کوئی بھی نہیں ہے پر تمہارا معاملہ الگ ہے۔تم چاہو تو اس پروجیکٹ سے پیچھے ہٹ سکتے ہو! یقین کرو میں بالکل ناراض نہیں ہوں گا۔''

اہارون اٹھ کھڑا ہوا اور چلتا ہوا احمد تک آیا۔اور اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر بولا

''ہم ایک بار پہلے بھی موت کا سفر کر چکے ہیں۔ہمیں اللہ کی ذات پر بھروسہ کرنا ہے اور ایک دوسرے پر اعتماد...... میں سفر پر جانے سے خوفزدہ نہیں ہوں...... ہاں بس مجھے سارہ کی فکر ہے اور یہ ایک فطری جذبہ ہے...... پر میں یہاں سے کہیں نہیں جانے والا۔'' وہ اپنی بات مکمل کر کے مسکرایا تھا اور احمد کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی تھی ان دونوں نے ایک دوسرے کو گلے لگا لیا تھا۔

احمد کو یہ یقین ہو چلا تھا کہ اب وہ ماہم کو لے کر ہی واپس آئے گا۔

''ویسے مجھے ایک بات سمجھ نہیں آئی اہارون!'' ول اسے مخاطب کر کے بولا تھا وہ چونک کر اس کی طرف پلٹا۔

''وہ کیا؟'' اس نے بھنویں اچکائیں۔

''تم نے ڈاکٹر ایون سے یہ کیوں کہا کہ تمہیں ٹائم ٹریول تھیوری پر یقین نہیں؟ جب کہ ہم پہلے بھی یہ کر چکے

ہیں۔" ول پُرسوچ انداز میں بولا تھا۔

"مجھے یہ شخص کافی پُراسرار لگ رہا ہے۔اس کی تھیوریز میں دم ہے اور وہ جو بات کر رہا تھا بالکل ٹھیک کر رہا تھا لیکن اگر سب ہی اس کی ہر بات پر سر ہلانے لگ جائیں گے تو وہ ہمیں محکوم کی طرح ٹریٹ کرے گا۔کوئی نہ کوئی تو اسے بھی چیلنج کرنے والا ہونا چاہیئے نا۔" وہ کندھے اچکا کر بولا۔

اور وہ سب ہنس پڑے تھے۔

"پُراسرار آدمی بول رہا ہے کہ اسے دوسرا آدمی پُراسرار لگ رہا ہے۔تم بھی ایسے ہی سنسنی پھیلاتے ہو۔" آکل چلتا ہوا اس کے قریب آ کھڑا ہوا۔

اور اس کی بات پر وہ چاروں ہنس پڑے تھے۔

"اچھا اہارون! تم یہ بتاؤ، تمہیں اس کی بریفنگ میں کہاں تک صداقت نظر آتی ہے؟" احمد سنجیدگی سے بولا۔

"چونکہ ہم خود ٹائم ٹریول کر چکے ہیں لہٰذا مجھے اس تھیوری پر بالکل بھی شک نہیں ہے مگر ہمارا ٹائم ٹریولنگ کا طریقہ الگ تھا۔یہ آدمی ہم سے زیادہ حقیقت پسند ہے کیونکہ یہ پریکٹیکل پر یقین رکھتا ہے۔

ہمیں پچھلے وقت میں لے جانے کے لیے غیبی طاقتوں کی مدد حاصل تھی۔مگر اس نے ٹائم ٹریولنگ کے لیے مشین بنائی ہے۔ مجھے مشین سے زیادہ غیبی طاقتوں پر بھروسہ تھا۔نہ جانے اس کی مشین ہمیں کہاں لے جا کر پھنسا دے۔اگر یہ آدمی خود ہمارے ساتھ نہ جا رہا ہوتا تو میں کبھی بھی اس کی بات پر یقین نہ کرتا۔خیر...... اب تو جانا ہی ہے...... جو ہوگا ہم سب کے سامنے ہی ہوگا...... کتنی دیر رہ گئی ہے؟" وہ گھڑی کی طرف دیکھتے ہوئے بولا تھا۔

"بس آدھا گھنٹہ رہ گیا ہے پھر ہم نکل جائیں گے۔" احمد بولا۔

"ویسے اس آدمی کی ٹیم تو مکمل ہو ہی گئی ہے پھر حکومت کو بھلا کیا اعتراض ہوگا۔نہ ان کا سرمایہ لگ رہا ہے اور نہ ان کی جانیں ضائع ہو رہی ہیں۔" اہارون نے کندھے اچکائے تھے۔

"نہیں ایسی بات نہیں! یو ایس آرمی کا سب سے قابل آفیسر جیف اور ناسا کی سب سے قابل ریسرچر روبینہ بھی یو ایس کی طرف سے اس پروجیکٹ میں شامل ہو رہی ہے۔" احمد نے اس کی معلومات میں اضافہ کیا تھا۔

"وہی دونوں جو آخر میں آئے تھے؟" اہارون پوچھنے لگا اور احمد نے اثبات میں سر ہلا دیا تھا۔

"مجھے نہ جانے کیوں یہ کچھ اور ہی لگ رہا ہے۔" وہ پُرسوچ انداز میں بولا۔

آکل نے اس کے کندھے پر ہاتھ مارا۔

"تم خدا کے لیے اندازے لگانا بند کر دو...... تمہارے لگائے اندازے انتہائی منحوس ثابت ہوتے ہیں اور وہ سچ بن کر ہمارے سامنے آ جاتے ہیں۔" آکل چڑ کر بولا تھا اور ان کا کمرہ قہقہوں سے گونج گیا تھا۔

"میرے خیال میں ہمیں باہر چلنا چاہیے! وقت ہونے والا ہے۔" ڈینیل کھڑا ہوا تھا اور اس کی بات سن کر ان سب نے اپنے اپنے ہینڈ بیگ اٹھا لیے تھے۔

ان سب نے چیک آؤٹ کیا اور اپنا سامان احمد کے کمرے میں رکھ دیا۔وہ چیک آؤٹ کر کے واپس لوٹے تو جیسیکا اور سائمن، ایون کے کمرے کے دروازے کے باہر ٹہل رہے تھے۔

وہ بھی خاموشی سے ایون کے باہر آنے کا انتظار کرنے لگے۔ پانچ منٹ کے بعد دروازہ کھلا اور ایون باہر نکلا۔
اہارون نے اسے اوپر سے نیچے تک دیکھا تھا اچھا خاصا اسمارٹ بندہ تھا۔ ورنہ گزشتہ رات اور بریفنگ کے دوران وہ اپنے سلیپنگ سوٹ میں ہی ان کے سامنے آیا تھا مگر اس وقت وہ جینز، ٹی شرٹ پہنے اور ایک اسٹائلش بلیک بیگ اپنے کندھوں پر لٹکائے باہر نکلا تھا۔
اس نے ان سب کو گہری نظروں سے دیکھ کر اپنی آنکھوں پر گاگلز لگائے اور آگے کی طرف بڑھ گیا تھا وہ سب اس کے پیچھے پیچھے چل دیئے۔
''یہ تو ایسے تیار ہوا ہے جیسے اس کی شادی ہو۔'' آکل نے اہارون کے کان میں سرگوشی کی تھی۔ اہارون نے چلتے چلتے اسے کہنی ماری۔
اتنا تو وہ جان گیا تھا کہ اس شخص کے کان بہت تیز ہیں۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ کسی بدمزگی کی وجہ سے وہ انہیں اپنے ساتھ لے جانے سے انکار کر دے۔ وہ صحیح وقت کا انتظار کر رہا تھا۔
وہ سب ہوٹل سے باہر نکل آئے۔ باہر ایک وین ان کا انتظار کر رہی تھی۔ وہ سب ایک ساتھ وین میں سوار ہو گئے۔ اور اب سے آدھے گھنٹے کے بعد وہ ایگلائن مشین کو ریسیو کرنے والے تھے۔

O......❖......O

NASA Research Center
Silicon Valley, California, USA
2nd September
8: am

ان کی وین ناسا کے سامنے رکی تھی۔ وہ سارے ایک ساتھ اتر آئے۔
''ہم پہلے یہاں کیوں آ گئے؟'' اہارون نے ایون کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔
''کیونکہ مجھے رات کو ہی اطلاع ملی ہے کہ ایگلائن کو پورٹ آف آک لینڈ پر اتارا جائے گا اور یہاں سے آک لینڈ تک کا راستہ تین گھنٹے چالیس منٹ کا ہے...... لہٰذا وہاں پہنچ کر ٹرائل لینا اور پھر وہاں سے واپس یہاں پہنچنے تک ہمارا رپورٹنگ ٹائم نکل جاتا۔'' وہ سنجیدگی سے بولا تھا۔
''پر ہم بغیر ڈیمو لیے تمہاری بات پر یقین کر کے کانٹریکٹ کیوں سائن کریں گے؟'' اہارون کو اس کی یہ بات شدید بری لگی تھی۔
''تم کانٹریکٹ سائن کرنے کے بعد بھی جا سکتے ہو! مجھے دس لوگوں کی ضرورت صرف کانٹریکٹ سائن کرنے کے لیے ہے۔ اس کے بعد بھی اگر آپ لوگوں کا ارادہ بدلتا ہے تو آپ لوگ جا سکتے ہیں۔ ایگلائن میں میرے ساتھ دس لوگ جائیں یا میں اکیلا...... مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔'' وہ سنجیدگی سے کہتا ہوا آگے بڑھ گیا تھا۔
احمد چلتا ہوا اہارون کے پاس آیا تھا۔
''میں جانتا ہوں تمہیں وہ پسند نہیں آیا۔ بالکل اسی طرح جیسے تم مجھے پسند نہیں آئے تھے۔ میری طرح تم جلد

بازی نہیں کرنا ورنہ تمہیں یاد ہوگا کہ ہم نے کس طرح سے نقصان اٹھایا تھا۔ ہمیں لوگوں کو اور حالات کو جانچنے کے لیے انہیں وقت دینا پڑتا ہے۔'' وہ یہ کہہ کر آگے بڑھ گیا تھا اہارون خاموشی سے ہونٹ کاٹنے لگا۔

''اب جب کہ ہم نے جانے کا فیصلہ کر ہی لیا ہے تو بدمزگی کا کوئی فائدہ نہیں اور ایسا کرنے سے تم بار بار احمد کو یہ امپریشن دے رہے ہو کہ تم سفر پر نہیں جانا چاہتے ہو۔'' ڈینئل نے اہارون کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا۔

''ایسی بات نہیں ہے پر مجھے یہ آدمی ٹھیک نہیں لگ رہا! میری چھٹی حس مجھے خطرے کا الارم دے رہی ہے۔''

اہارون کو کوفت ہوئی۔ یہاں ان سے غلط بیانی ایون نے کی تھی مگر وہ الٹا اسے سمجھا رہے تھے۔

''وہ مشین کیا ہے؟ کیسی ہے؟ یہ ہمیں اب سے تین گھنٹے بعد پتہ چل جائے گا اس دوران ہم خاموشی سے نوٹ کرتے ہیں کہ کیا ہو رہا ہے۔'' ڈینیل یہ کہہ کر آگے بڑھ گیا تھا وہ بھی اس کے پیچھے چل دیا وہ سب ایون کے پیچھے ناسا کی بلڈنگ میں داخل ہو رہے تھے۔

پراپر چیکنگ کے بعد انہیں میٹنگ روم میں بٹھا دیا گیا تھا۔ تھوڑی دیر کے بعد صدر اور چیف آف آرمی اسٹاف، کچھ اعلیٰ افسران کے ساتھ اندر داخل ہوئے تھے۔

وہ سارے اپنی اپنی نشستوں سے کھڑے ہو گئے۔ صدر کے بیٹھتے ہی انہیں بیٹھنے کا اشارہ کیا گیا تھا اور وہ سب اپنی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

جیف اور روبینہ پہلے سے میٹنگ روم میں موجود تھے۔

''گڈ ٹو سی یو مسٹر ایون! تو آپ نے اپنی ٹیم مکمل کر لی اور مجھے خوشی ہے کہ ہمارے لوگ بھی اس پروجیکٹ میں آپ کے ساتھ کھڑے ہیں۔'' وہ جیف اور روبینہ کی طرف دیکھتے ہوئے بولے اور ان دونوں نے خاموشی سے اثبات میں سر ہلا دیا تھے۔

''آپ کی مشین پورٹ پر پہنچ چکی ہے۔ یہاں سے آپ کو آرمی وینز وہاں تک لے کر جائیں گی۔ مگر جیسا کہ آپ نے بتایا کہ آپ کو پورٹو ریکو سے برمودا میں داخل ہونا ہے لہٰذا پورٹ پر ڈیمو لینے کے بعد آپ کی مشین کو پورٹو ریکو پورٹ روانہ کر دیا جائے گا۔ آپ سب ایک پرائیویٹ جیٹ سے وہاں پہنچیں گے اور اس کے بعد آپ اپنے مشن کا آغاز کر سکتے ہیں۔ یہ کانٹریکٹ پیپرز آپ سب سائن کر دیجیے۔

یہاں جتنے بھی افراد ہیں انہیں مشن مکمل ہونے پر ایک خطیر رقم انعام کے طور پر دی جائے گی جو کہ آپ کے کانٹریکٹ پر لکھی ہوئی ہے۔ اس کے علاوہ آپ کو جو بینیفٹس ملیں گے ان سب کی ایک ڈیٹیل فائل اس کانٹریکٹ میں موجود ہے۔ ہم آپ کو آدھے گھنٹے کا ٹائم دے رہے ہیں۔ آپ کانٹریکٹ کو اچھی طرح پڑھ کر سائن کر دیجیے۔''

یہ کہہ کر وہ اٹھ کھڑے ہوئے تھے اور پھر وہ لوگ کمرے سے باہر نکل گئے۔

اب اس میٹنگ روم میں وہ دس لوگ ہی بیٹھے تھے۔ ان سب نے فائل کھولی تھی اور وہاں لکھی رقم دیکھ کر ان کی آنکھیں کھل گئی تھیں۔ گو کہ ان لوگوں میں سے کوئی بھی پیسوں کے لیے اس پروجیکٹ پر کام نہیں کر رہا تھا مگر پھر بھی انہیں حیرت ہوئی تھی۔ ایک سے دو نکات پر بحث کرنے کے بعد ان سب نے اپنی اپنی فائلز پر سائن کر دیئے تھے۔

اور دس منٹ بعد ہی وہ اپنی فائلز جمع کروا کر ناسا کی بلڈنگ سے باہر نکل رہے تھے۔ وہ دس کے دس جس طرح سے

اس بلڈنگ سے باہر نکلے تھے دیکھنے والوں کی آنکھیں چندھیا گئی تھیں۔
وہ برمودا کی سرچنگ ٹیم تھی۔
ڈاکٹر ایون جیرالڈ کی ٹیم!
اور ان دس جیسا اس پوری دنیا میں کوئی دوسرا موجود نہیں تھا۔

O.....❖.....O

Port of Oakland
California, USA
2nd September
11:40 am

وین پورٹ کے قریب جا کر رکی اور وہ سب نیچے اتر آئے۔ آک لینڈ پورٹ کا شمار کیلیفورنیا کے سب سے بڑے پورٹس میں ہوتا ہے۔ ان سب کو مرکزی بندرگاہ کی طرف لے جایا جا رہا تھا ان کے ساتھ آرمی موجود تھی۔ آرمی نے انہیں بحفاظت پورٹو ریکو پہنچا کر وہاں سے سائن آؤٹ کرنا تھا۔ بندرگاہ پر پہنچتے ہی انہیں ایک بڑا بحری جہاز کھڑا نظر آیا تھا۔ ایون اس کی سیڑھیاں چڑھنے لگا اور وہ سب بھی اس کے پیچھے پیچھے ہو لیے۔ اور کرتے بھی کیا وہ کچھ بتاتا ہی کب تھا۔

جہاز کے ڈیک پر ایک بہت بڑا اسٹیل باکس موجود تھا اس کا سائز اتنا بڑا تھا کہ ایک جیٹ پلین اس کے اندر آرام سے سما سکتا تھا۔ آرمی نے اردگرد کھڑے ہو کر پوزیشنز لے لی تھیں۔

ایون تھوڑی دیر جہاز کے کیپٹن سے بات کرتا رہا اور پھر چلتا ہوا ان تک آیا۔

''یہ ہے ہماری ایگلائن مشین۔''

اس نے اسٹیل کے باکس کی طرف اشارہ کیا تھا۔ تیز ہوا کے باعث اسے کافی زور سے بولنا پڑا تھا۔ ان سب کی آنکھوں میں حیرت تھی وہ اس عجوبے کو دیکھنے کے شدت سے منتظر تھے۔ ایون نے اپنا بیگ اتار کر اس میں سے لیپ ٹاپ نکالا اور اسے ایک قریبی میز پر رکھ کر تیزی سے اس پر اپنی انگلیاں چلانے لگا۔ وہ سب خاموش کھڑے تھے۔ کچھ دیر ٹائپ کرنے کے بعد وہ رکا تھا اور ان کی طرف گھوم کر بولا۔

''یہ باکس نہ تو کسی مشین اور نہ ہی کسی ریموٹ سے کھل سکتا ہے۔ میں نے اس کی حفاظت کے لیے ایک اسپیشل پاسورڈ ڈیزائن کیا تھا اور اس کا ایکسز صرف میرے لیپ ٹاپ میں موجود ہے۔''

اس نے یہ تفصیلات دے کر اینٹر کا بٹن دبا دیا تھا اور اچانک ہی باکس میں گڑگڑاہٹ ہوئی تھی۔ اس کی چوکور دیواریں کھل رہی تھیں۔ وہ سارے تیزی سے پیچھے ہٹنے لگے آرمی آفیسرز کی آنکھوں میں بھی شدید حیرت تھی۔ جہاز کا کیپٹن اور عملہ بھی آپریٹنگ روم سے باہر نکل آیا تھا۔ باکس کے چاروں طرف موجود اسٹیل کی دیواریں کھل کر زمین کی طرف آ رہی تھیں اور اندر موجود اس عجوبے کو دیکھ کر ان سب کی آنکھیں حیرت سے پھٹنے کے قریب تھیں۔ اہارون چلتا ہوا باکس کے قریب آیا تھا اس نے اپنی زندگی میں ایسی کوئی ایجاد نہیں دیکھی تھی۔ اب وہ باکس پورا کھل چکا تھا اور وہ

شاہکار ان کے سامنے تھا۔

یہ ایک بیضوی شکل کی شیشے کی مشین تھی۔ جس کی پچھلی باڈی لوہے کی یا نہ جانے کس میٹل کی بنائی گئی تھی اس پر جگہ جگہ مختلف پائپس موجود تھے جو اندر کی طرف جا رہے تھے۔ اس کے شیشے کالے رنگ کے تھے۔

''آؤ اہارون عبداللہ تمہیں سیر کراتے ہیں۔''

ایون چلتا ہوا اس کے قریب آیا تھا۔ اہارون کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ بلاشبہ وہ اسے پُر اسرار لگا تھا مگر یہ دیکھ کر وہ اس کی ذہانت کا قائل ہونے لگا تھا۔

''آپ سب اپنے سامان کے ساتھ اس میں سوار ہوں گے۔ اس سے ہمیں اندازہ ہو جائے گا کہ یہ کتنا وزن کیری کر سکتی ہے۔''

اس نے مشین کے قریب جا کر ایک بٹن پریس کیا تھا اور اس کا بیضوی حصہ جو کہ شیشے کا بنا ہوا تھا اوپر کی طرف اٹھ کر کھل گیا تھا۔

ان سب کی زبانیں گنگ تھیں وہ ایک ایک کر کے اس میں سوار ہونے لگے۔ آپریٹنگ سسٹم کے سامنے دو سیٹس لگی تھیں۔ ان میں سے ایک پر اہارون بیٹھ گیا۔ ایون اندر داخل ہونے سے پہلے پیچھے پلٹا رومینہ ابھی تک باہر ہی کھڑی تھی۔

''شاید مس رومینہ اپنا ارادہ بدل چکی ہیں۔'' وہ اس کی طرف دیکھ کر مسکرایا۔ رومینہ ایک گہرا سانس لے کر اس کے قریب آ کھڑی ہوئی تھی۔

''نہیں! تم جانتے ہو میں شروع ہی سے تمہاری ذہانت کی قائل رہی ہوں پر تم اتنی اعلیٰ درجے کی مشین تیار کرو گے اس بات نے مجھے واقعی حیران کر دیا ہے۔''

وہ سنجیدگی سے کہہ کر ایگلائن میں سوار ہوگئی تھی۔ ایون کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

جیسیکا نے ایک چبھتی ہوئی نظر رومینہ پر ڈالی تھی۔ ایسی کیا بات ہوئی تھی ان کے درمیان جو ایون جیسا شخص مسکرایا تھا؟

''آپ سب سیٹ بیلٹس باندھ لیں۔ اب ہم اس مشین کا ڈیمو لینے کے لیے سمندر کی سب سے نچلی سطح کی طرف جانے والے ہیں۔''

وہ یہ کہہ کر اندر داخل ہوا تھا اور اس کے اندر داخل ہوتے ہی شیشے کا وہ بیضوی حصہ دوبارہ سے بند ہو گیا تھا۔

''کہیں ان شیشوں سے پانی تو اندر نہیں آ جائے گا؟''

آکل بولا تھا اور وہ سب بے اختیار ہی ہنس پڑے تھے۔ اہارون نے اسے پیچھے مڑ کر گھورا تھا اور وہ کندھے اچکا کر خاموش ہو گیا تھا۔ ایون نے باہر کھڑے آرمی آفیسرز کو ہاتھ سے اشارہ کیا تھا اور اچانک ہی ایک کرین کی مدد سے وہ مشین اوپر اٹھنے لگی تھی۔ اب اسے آہستہ آہستہ سمندر تک لے جایا جا رہا تھا۔ آکل نے دعائیں پڑھنا شروع کر دی تھیں اس کے برابر بیٹھا ڈینیل اس کی اس حرکت پر مسکرا دیا۔

ایگلائن آہستہ آہستہ سمندر کی سطح کے قریب آ رہی تھی اور سمندر کی سطح پر اترتے ہی کرین کا ہک الگ کر دیا گیا تھا۔

''کیا آپ سب تیار ہیں؟''

وہ ان سب کی طرف پلٹا تھا اور ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے تھے۔ وہ دوبارہ آپریٹنگ مشین کی طرف متوجہ ہو گیا۔ اہارون غور سے اس کی انگلیوں کو چلتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔

اچانک مشین میں حرکت پیدا ہوئی تھی اور وہ بجلی کی سی رفتار سے پانی کے اوپر حرکت کرتی ہوئی بوٹ کی طرح سمندر کے وسط کی طرف چل پڑی تھی، اندر بیٹھے افراد اس رفتار سے متاثر نہیں ہوئے تھے جبکہ شیشے کی دیواروں سے وہ اچھی طرح سے دیکھ سکتے تھے کہ وہ کس تیز رفتاری سے آگے بڑھ رہے ہیں۔ وہ کسی ہائی پاور بوٹ سے دس گنا زیادہ تیزی سے سفر کر رہی تھی۔ اور چند منٹوں میں ہی وہ سمندر کے وسط میں موجود تھے۔

چاروں طرف نیلا پانی تھا...... وہ بحری جہاز ان کی نظروں سے اوجھل ہو چکا تھا۔

''اور اب ہم سمندر کی سب سے نچلی سطح تک جائیں گے۔''

ایون نے یہ کہہ کر ایک بٹن پریس کیا تھا اور ایگلائن سمندر کی اوپری سطح سے نیچے کی طرف اترنے لگی۔ جیسے ہی وہ پانی کے اندر پہنچی ان سب کو شیشے کی سطح پر بھاپ بنتی نظر آئی تھی۔

''یہ کیا ہے؟''

اہارون نے حیرانی سے پوچھا تھا۔ یہی وہ ہیٹ سسٹم ہے جو میگنیٹک فیلڈ کو ختم کرنے میں ہماری مدد کرے گا۔''

اس نے یہ کہہ کر ایک اور بٹن پریس کر دیا تھا۔ اور مشین نے جتنی تیزی سے جہاز سے سمندر کے وسط کا سفر طے کیا تھا اس سے چار گنا تیزی سے وہ سمندر کی نچلی سطح کی طرف بڑھ رہی تھی۔ وہ لوگ مسلسل بھاپ کو بنتے اور اُڑتے دیکھ رہے تھے۔ مشین جتنی تیزی سے حرکت کر رہی تھی وہ پانی کا ٹمپریچر برقرار رکھے ہوئے تھی۔ جتنی دیر میں ایک جگہ کا پانی گرم ہوتا وہ سیکنڈز میں وہاں سے آگے نکل جاتے تھے۔ کچھ ہی منٹوں میں ہر طرف اندھیرا چھا گیا تھا۔ ایون نے آپریٹنگ مشین سے اندرونی اور بیرونی لائٹس آن کر دی تھیں۔

''یہ سمندر کی سب سے نچلی سطح ہے یہاں سے زمین کا کرسٹ بہت قریب ہے۔ آپ دیکھ سکتے ہیں کہ یہاں ہمارے میگنیٹک کمپاس کام نہیں کریں گے۔ مشین کی رفتار ہلکی ہو گئی تھی وہ سب چاروں طرف دیکھ سکتے تھے۔ ہر طرف گھپ اندھیرا تھا ان سب کو عجیب سے خوف نے گھیرا۔ یہاں انہیں نہ تو آبی جاندار نظر آئے تھے اور نہ ہی سورج کی کوئی کرن۔

ایون نے کہنا شروع کیا۔

''جب ہم پورٹو ریکو سے برمودا میں داخل ہوں گے تو ہم میگنیٹک فیلڈ کو توڑتے ہوئے اس کے سب سے نچلے حصے کی طرف جائیں گے کیونکہ برمودا کی خاصیت یہ ہے کہ وہ اوپری حصے سے ہی جہازوں کو سنک کر لیتا ہے لہٰذا اس کی نچلی سطح میں کیا ہے یہ آج تک کوئی نہیں جان پایا۔ مس جیسیکا کی ریسرچ میں یہ کہا گیا تھا کہ وہاں بلیک ہولز ہیں لیکن میرا ماننا یہ ہے کہ وہاں کثیر تعداد میں وارم ہولز موجود ہیں اور ہمیں انہی وارم ہولز میں داخل ہونا ہے۔ ایک بار ہم نچلی سطح تک پہنچ گئے اس کے بعد ہمارے لیے کچھ بھی مشکل نہیں ہوگا۔ امید ہے آپ سب کو تیرنا آتا ہوگا؟''

وہ ان سب کی طرف دیکھنے لگا اور ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے تھے۔

''گڈ! ہم اس مشین کو ایک خاص مقام پر روک کر اپنی اپنی سوئمنگ کٹس پہن کر سمندر میں اتریں گے۔ آگے کیا کرنا ہے یہ فیصلہ ہم وہاں کے حالات دیکھنے کے بعد کریں گے۔ اور وہاں اختلاف کی اجازت کسی کو بھی نہیں ہوگی کیونکہ ہم سب یہاں ایک ہی مقصد کے لیے آئے ہیں اور وہ ہے یہاں غائب ہونے والے جہاز کو ڈھونڈنا۔ اب ہم واپس جہاز کی طرف جا رہے ہیں اور وہاں سے ہم پورٹو ریکو پہنچ کر اپنے اس مشن کا آغاز کریں گے۔''

اس نے سنجیدگی سے کہہ کر کچھ بٹن پریس کیے تھے اور مشین نے دوبارہ سے اپنا سفر اسی تیزی سے شروع کیا تھا جیسے وہ نچلی سطح کی طرف آئی تھی۔ چند ہی منٹوں کے بعد وہ سطح پر ابھر آئی تھی۔ اب ایون اسے کسی بوٹ کی طرح آپریٹ کر رہا تھا۔ وہ تیزی سے اسی بحری جہاز کی طرف بڑھ رہے تھے۔ بحری جہاز کے قریب پہنچتے ہی مشین کو کرین کی مدد سے دوبارہ اٹھایا گیا تھا اور وہ سب نیچے اتر آئے۔ ایون نے اپنے لیپ ٹاپ میں موجود پاس ورڈ کی مدد سے باکس کو دوبارہ بند کر دیا تھا اب اس بحری جہاز کو پورٹو ریکو پہنچنا تھا۔ وہ سب بندرگاہ سے باہر نکل آئے۔ اب آرمی وینز انہیں لے کر ایئرپورٹ کی طرف جا رہی تھیں جہاں ایک پرائیویٹ جیٹ ان کا انتظار کر رہا تھا۔ اب سے ٹھیک آٹھ گھنٹے کے بعد ان کا یہ سفر شروع ہونے والا تھا۔

اس نے وین میں بیٹھے بیٹھے اپنے بیگ میں اس پرزم کی موجودگی کی تسلی کی اور اس کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی تھی۔ اس نے کامیابی سے برمودا ٹیم میں شمولیت اختیار کر لی تھی۔ اور اسے خوشی تھی کہ ان کے اتنے آسان نظر آنے والے سفر کو اس نے ایک بھیانک خواب میں تبدیل کر دینا تھا۔

Puerto Rico

Carribean Island, USA

2nd September

9:00 pm.

آرمی کا پرائیویٹ جیٹ بندرگاہ کے قریب بنے چھوٹے سے ایئرپورٹ پر لینڈ کر چکا تھا۔ آٹھ گھنٹے کا یہ طویل سفر ان سب نے آپس میں ہلکی پھلکی باتیں کرتے گزارا تھا سوائے ایون کے! وہ مسلسل اپنے لیپ ٹاپ پر مصروف رہا تھا۔ مگر کام کے دوران وہ ان سب پر ایک نظر ضرور ڈال لیتا تھا۔ اسے اس بات کی خوشی تھی کہ وہ سب آپس میں دوست بن رہے تھے۔ مگر وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ وہ سب اس کے دوست بننا چاہتے ہیں جو شاید بہت مشکل تھا۔

جہاز سے باہر نکل کر ان سب نے اپنی اپنی ٹانگوں کو سیدھا کیا تھا۔ انہیں آرمی وینز میں ہی پورٹو ریکو کے قریب بنے چھوٹے مگر انتہائی خوبصورت ہوٹل میں لے جایا گیا تھا۔

''شکر ہے اس نے ہمیں کھانا کھانے کا وقفہ دیا مجھے تو لگتا تھا یہ اترتے ہی ہمیں اس مشین میں ڈال دے گا۔''

آکل نے اہارون کے کان میں سرگوشی کی تھی۔ اہارون مسکرا دیا تھا۔ وہ سب آپس میں ہلکی پھلکی باتیں کر رہے تھے اور ایون خاموشی سے کھانا کھانے میں مصروف تھا۔

''آپ کو کھانے میں کیا پسند ہے ڈاکٹر ایون؟''

جیسیکا نے اس کی تنہائی کو محسوس کر کے اس سے پوچھا تھا۔

''ایکسکیوز می!'' وہ اپنی ڈرنک اٹھا کر اٹھ کھڑا ہوا تھا۔ جیسیکا کے چہرے پر شرمندگی کے تاثرات پھیل گئے۔

سائمن نے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا۔

''کوئی بات نہیں! ہم سب جانتے ہیں کہ وہ ایسا ہی ہے...... اور یہ ہم میں سے تقریباً سب کے ساتھ ہی ہوگا۔ بے فکر رہو ہم تمہارے اوپر نہیں ہنسیں گے۔''

اس کے یہ بولتے ہی وہ سب ہنس پڑے تھے۔

''لیکن وہ ایسا نہیں تھا۔'' اچانک روبینہ بولی تھی اور وہ سب حیرت سے اس کی طرف مڑے۔

''آپ انہیں پہلے سے جانتی ہیں؟'' اہارون اسٹیک کا ٹکڑا منہ میں ڈالتے ہوئے بولا۔

''میں اس کے بہترین دوستوں میں سے تھی۔'' وہ اس پر نظریں جمائے ہوئے بولی تھی۔

وہ اب سمندر کے کنارے بنے لکڑی کے کیبن پر جا کھڑا ہوا تھا۔

''تھی مطلب؟'' ول نے پوچھا تھا۔

جیسیکا کہ چہرے پر ناگواری پھیل گئی۔

''ہم ہائی سکول سے ساتھ پڑھے ہیں پھر کالج، یونیورسٹی...... ایون اپنے ماں باپ کا اکلوتا بیٹا ہے۔ مجھے نہیں پتہ کہ انکل اور آنٹی اب کہاں ہوں گے مگر اس وقت ہمارا ان کے گھر کافی آنا جانا ہوتا تھا۔''

وہ سب حیرت سے منہ کھولے سن رہے تھے جیسے ایون انسان نہیں کوئی عجوبہ ہو۔

''تو پھر یہ اس طرح کا کیسے ہوا؟ میرا مطلب ہے اتنا سنجیدہ۔'' اہارون نے اپنی بات سنبھالی تھی۔

''یونیورسٹی لائف کے بعد ہمارا کانٹیکٹ نہیں رہا تھا۔'' وہ سنجیدہ ہوگئی تھی۔

''مگر آپ نے ابھی اپنے آپ کو اس کا سب سے بہترین دوست کہا۔'' ڈینیل نے کندھے اچکائے تھے۔

''ہاں! پروفیشنل لائف میں مصروف ہوتے ہی ہمیں کافی عرصے تک ایک دوسرے کے حالات جاننے کا خیال ہی نہیں آیا۔ میں خود ایون سے گیارہ سال بعد مل رہی ہوں۔'' روبینہ نے یہ کہہ کر کولڈرنک کا سپ لیا تھا۔

''اگر ایسی بات ہے تو تم نے اس کی مخالفت کیوں کی؟'' جیف کو حیرت ہوئی تھی۔

''وہ میرا پروفیشنل رویہ تھا اور مجھے ایسے ہی برتاؤ کرنا چاہیے تھا۔'' وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔ اور جیف نے سر ہلا دیا تھا۔

''ہمیں اور بتاؤ اس مخلوق کے بارے میں۔'' اہارون، ایون پر نظریں ٹکائے بولا تھا۔ کوئی تو تھا جو اسے شروع سے جانتا تھا۔ احمد نے اسے کہنی ماری تھی۔

''ویل! جیسا کہ آپ اسے دیکھ سکتے ہیں۔ یونیورسٹی لائف میں بھی اس کا چارم ایسے ہی برقرار تھا اور یہ ہمارے batch کے ذہین ترین لوگوں میں سے ایک تھا۔ ایونٹ مینجمنٹ ہو، کوئی پریزنٹیشن ہو یا کوئی پارٹی...... ہم اسے ہمیشہ آگے آگے ہی دیکھتے تھے اور یہی وجہ تھی کہ بہت سارے لوگ اس سے خار بھی کھاتے تھے لیکن ہم اس کے دوست ہونے پر فخر محسوس کرتے تھے۔'' وہ کسی غیر مرئی نقطے کو گھورتے ہوئے بولی تھی اسے پچھلا وقت یاد آیا تھا۔

جیسیکا نے اسے رشک سے دیکھا۔

''انٹرسٹنگ یعنی ڈاکٹر صاحب کے اندر سے ہمیں وہی انسان باہر نکالنا ہوگا۔'' آکل سوچتے ہوئے بولا تھا اور وہ سب ہنس پڑے تھے۔

''یہ بالکل بے کار کوشش ہوگی..... یہ اپنے وقت پہ کھلے گا۔'' احمد بولا تھا اور وہ سب ڈاکٹر ای جیڈ کو دیکھنے لگے۔

برمودا سے بڑی مسٹری ان کے سامنے کھڑی تھی۔ ڈنر کے بعد ایون نے انہیں آرام کرنے کا کہا تھا کیونکہ ایگلا ئین کو صبح پہنچنا تھا۔ انہیں ہوٹل کی طرف سے کمرے الاٹ کر دیئے گئے تھے مگر وہ پھر بھی سمندر کے کنارے بنے لکڑی کے کیبن میں بیٹھے رہے۔ ویسے بھی سفر پر نکلنے سے پہلے یہ ان کی یہاں آخری رات تھی اور وہ اسے ضائع نہیں کرنا چاہتے تھے۔ ول ہوٹل مینجمنٹ سے گٹار مانگ لایا تھا اور اب وہ سب اس گٹار کی دُھنوں پر مختلف گانے گا رہے تھے۔ ایون نے کام کرتے ہوئے اپنے کمرے کی کھڑکی سے باہر جھانکا، اس کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی تھی۔ وہ سر جھٹک کر دوبارہ کام میں مصروف ہوگیا تھا۔

احمد کو وہاں بیٹھے بیٹھے کیرتھر کی وہ رات یاد آئی۔ اس رات بھی تو وہ سب کتنے خوش تھے، ایسے ہی گانے گا رہے تھے اور پھر اچانک جو ہوا تھا!

اسے سوچ کر ہی جھرجھری آگئی تھی۔ اہارون نے اس کی طرف دیکھا۔

''میں جانتا ہوں تم کیا سوچ رہے ہو۔ مجھے ایسا لگتا تھا کہ اس کے بعد شاید میری زندگی میں کوئی بھی چیز اتنی یادگار ثابت نہیں ہوگی مگر اب مجھے لگتا ہے کہ میں غلط تھا۔ نہ جانے اس سفر کے بعد کیا ہو اور یہ سب یاد رکھنے کے لیے ہم باقی رہیں بھی یا نہیں۔'' وہ مسکراتے ہوئے بولا تھا۔

ول اور ڈینیل اٹھ کر ڈانس کر رہے تھے وہ لوگ زور زور سے تالیاں بجا کر ہنسنے لگے تھے۔ اب گٹار جیف کے ہاتھ میں تھا۔ اچانک روبینہ اٹھ کر اندر کی طرف بڑھ گئی تھی۔ جیسیکا نے گردن گھما کر اسے دیکھا۔ اسے اپنے اوپر غصہ آیا تھا وہ کیوں بھلا ایون کی نگرانی کر رہی تھی۔ وہ جانتی تھی کہ روبینہ ایون کے پاس گئی ہوگی۔ اس کا موڈ برے طریقے سے خراب ہوا تھا۔

''تم لوگ انجوائے کرو میں اپنی نیند پوری کرنا چاہوں گی۔'' یہ کہہ کر وہ کھڑی ہوگئی تھی۔

سائمن ہونٹ بھینچ کر اسے دیکھنے لگا۔

وہ اس کا ڈاکٹر ایون کی طرف جھکاؤ محسوس کر سکتا تھا۔ اور یہ فطری تھا۔ ایک شخص جو وجاہت اور ذہانت کا شاہکار ہو اور پھر اسے کسی چیز کی پرواہ بھی نہ ہو تو وہ لوگوں کو اپنی طرف ایسے ہی کھینچتا ہے۔ ڈاکٹر ایون خود ایک مقناطیس تھا۔ وہ جیسیکا کو وقت دینا چاہتا تھا تاکہ وہ خود ہی یہ بات سمجھ جائے کہ وہ لاحاصل کے پیچھے دوڑ رہی ہے۔ ویسے بھی ایون کی اس میں کوئی غلطی نہیں تھی اور وہ اپنی طرف سے اسے نظر انداز کرنے کی پوری کوشش کر رہا تھا۔ وہ اندر کی طرف بڑھ گئی تھی۔ سائمن باقی سب کی طرف متوجہ ہوگیا۔ اس کی آکل سے اچھی دوستی ہوگئی تھی۔ اسے یہ مزاح پسند مگر گہری شخصیت رکھنے والا انسان اچھا لگا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ جیسا وہ نظر آتا ہے ویسا وہ ہے نہیں۔ اہارون

عبداللہ جیسے آدمی کے ساتھ کوئی بے وقوف آدمی نہیں گھوم سکتا تھا۔ اب گٹار سائمن کے ہاتھ میں تھما دیا گیا تھا۔ وہ مسکرا کران کی ٹولی میں شامل ہو گیا۔ ٹیم کے مردوں میں تو دوستی ہو چکی تھی پر عورتوں میں ایک سرد دیوار کھڑی ہو چکی تھی۔
جس کا نام تھا ایون جیرالڈ!

O.....❖.....O

Mayaguez Resorts

Puerto Rico, USA

3rd September

11:45 pm

رومینہ ایون کے کمرے کے باہر آ کر رک گئی۔ اس نے اپنا ہاتھ دستک دینے کے لیے اٹھایا تھا مگر دوبارہ نیچے کر لیا تھا۔ اس نے آنکھیں میچ کر خود کو ہمت دلائی اور بالآخر دستک دے دی۔ اسی لمحے جیسیکا وہاں سے گزری تھی اور رومینہ پر ایک چبھتی ہوئی نظر ڈال کر آگے بڑھ گئی تھی۔ رومینہ کی آنکھوں میں حیرت تیر گئی لیکن جب تک وہ اس پر غور کرتی ایون دروازہ کھول چکا تھا۔ رومینہ کو وہاں کھڑے دیکھ کر وہ دروازے کے آگے سے ہٹ گیا تھا رومینہ اندر داخل ہو گئی۔ ایون نے دروازہ بند کر دیا تھا۔ وہ خاموشی سے اپنے لیپ ٹاپ کے سامنے جا بیٹھا تھا۔

''میں جانتی ہوں تم اس وقت مصروف ہو اور شاید کسی کی بھی مداخلت برداشت نہیں کرو گے مگر ہم اچھے دوست رہے ہیں۔'' وہ سنجیدگی سے کہتی ہوئی کرسی پر بیٹھ گئی تھی۔

ایون نے لیپ ٹاپ بند کر کے اپنے دونوں ہاتھ سینے پر باندھ لیے تھے۔ اس نے غور سے رومینہ کو دیکھا اور اس کے اس طرح دیکھنے پر رومینہ کی ریڑھ کی ہڈی میں سرد لہر دوڑ گئی تھی۔

''کیا کہنا چاہتی ہو؟'' ایون سنجیدگی سے بولا تھا۔

''میں نے اس دن جو کیا اس کے لیے معافی مانگنا چاہتی ہوں۔'' وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولی تھی۔

''اس کی کوئی ضرورت نہیں! میں بھول چکا ہوں۔'' وہ ہنوز سنجیدہ تھا۔

''آنٹی اور انکل کیسے ہیں؟'' رومینہ نے ڈرتے ڈرتے پوچھا تھا۔

''ان کی ڈیتھ ہو گئی۔'' وہ بس اتنا ہی بول سکا۔

''اوہ مجھے افسوس ہوا۔'' رومینہ کو سمجھ نہیں آیا کہ وہ کیا بولے۔

''تم نے شادی کی؟'' ایون اس سے پوچھ رہا تھا۔

جواباً رومینہ نے بغیر کچھ کہے نفی میں سر ہلا دیا تھا۔

''مجھے خوشی ہوئی تمہیں دیکھ کر کہ تم ایک جگہ ٹھہر نہیں گئی۔ سچ پوچھو تو ناسا میں تمہیں دیکھ کر مجھے حیرت ہوئی تھی۔'' وہ سنجیدگی سے بولا۔

''ایون جیرالڈ کا دوست ہونا عام لوگوں کے بس کی بات نہیں تھی۔'' وہ مسکرائی

''کم آن! تم شروع سے ہی ذہین رہی ہو۔'' وہ مسکرایا تھا۔

رومینہ نے اسے غور سے دیکھا۔

اب بھی مسکراتے ہوئے اس کے دائیں گال میں ڈمپل پڑتا تھا۔

''ہاں پر خوش قسمت نہیں۔'' وہ یہ کہہ کر چپ ہوگئی تھی۔

ایون خاموشی سے ہونٹ کاٹنے لگا۔

''سچ پوچھو تو مجھے تمہاری بریفنگ نے بالکل بھی حیران نہیں کیا کیونکہ بریفنگ میں بیٹھنے سے پہلے میں اچھی طرح جانتی تھی کہ تم ان سب کو کنوینس کرلو گے..... مگر کیا تم ان سب کو واپس لے کر آ پاؤ گے؟'' وہ اس کی طرف گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے بولی تھی۔

''میں خود بھی تو جا رہا ہوں۔'' وہ بولا۔ کمرے میں کچھ دیر کے لیے خاموشی چھا گئی تھی۔

''تم نے برمودا کو اپنا ٹاپک کب چنا؟ جہاں تک میں جانتی ہوں تم اسپیس ریسرچ کو اپنی فیلڈ بنانے والے تھے۔''

''لوگوں کے سوچنے کے زاویے بدل سکتے ہیں اور میرے ساتھ بھی کچھ ایسا ہی ہوا..... خیر..... میں پچھلے آٹھ سال سے اس ٹاپک پر کام کر رہا ہوں۔ اور ایگلائین کو میں نے آج سے دو سال پہلے بنانا شروع کیا تھا۔'' وہ بولا

رومینہ نے سر ہلا دیا تھا۔

''کافی لو گی؟'' وہ پوچھ رہا تھا۔

رومینہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ اٹھ کر اس کے لیے کافی بنانے لگا شاید اس نے ابھی ابھی کافی آرڈر کی تھی۔ رومینہ کو ایک عجیب سے احساس نے گھیرا تھا۔

وہ اس کی پشت کو تکنے لگی..... اور پھر وہ اٹھ کھڑی ہوئی تھی.....

وہ ایک ٹرانس کی کیفیت میں چلتی ہوئی اس تک آئی تھی اور اس کے پیچھے جا کھڑی ہوئی تھی۔

ایون کے کافی بناتے ہاتھ رکے تھے۔

وہ اسے اپنے پیچھے کھڑا محسوس کر سکتا تھا۔

اس نے ہاتھ میں پکڑا کافی کا کپ رکھ دیا تھا۔

وہ پلٹا! وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی۔ وہ اس کے تھوڑا اور قریب آئی تھی۔ ایون تیزی سے اس کے سامنے سے ہٹا تھا اور چلتا ہوا کھڑکی کے پاس جا کھڑا ہوا تھا۔

''میرے پاس ان سب چیزوں کی گنجائش بہت پہلے ہی ختم ہوگئی تھی رومینہ۔''

وہ سنجیدگی سے کہتا اس کی طرف پلٹا تھا۔

''تم اس میں ناکام رہو گی اور میں ایک بار پھر سے تمہیں ہرٹ نہیں کرنا چاہتا۔''

اس نے بات ختم کی تھی۔ رومینہ نے ٹرانس کی کیفیت میں اپنا سر اثبات میں ہلایا تھا اور اس کے کمرے کا دروازہ کھول کر باہر نکل گئی تھی۔

مگر باہر نکلتے ہی ضبط کی تمام حدیں ٹوٹ گئیں۔ اس کے آنسو بہہ نکلے تھے وہ اپنے آنسو پونچھتی اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی تھی۔

جیسیکا دروازے کی جھری سے جھانکتی پیچھے ہٹی تھی اور دروازہ بند کر دیا تھا۔ اس کے چہرے پر اب مسکراہٹ تھی۔ ایون اور روبینہ کے بیچ میں کچھ نہیں تھا اور اگر کچھ تھا بھی تو اب وہ ختم ہو چکا تھا۔ وہ جانتی تھی کہ ایون کے دل میں جگہ بنانا شاید مشکل ترین امر ہو پر اسے ایک کوشش ضرور کرنی تھی اور اس کوشش کے راستے میں کوئی پرانا رشتہ آ کھڑا ہوتا تو ایون کے رویے کا اندازہ لگانا مشکل ہوتا مگر اب اسے تسلی ہو چکی تھی۔ وہ خاموشی سے اپنے بیڈ پر آ کر لیٹ گئی اب اسے صبح کا انتظار تھا۔

○......❖......○

Mayaguez Resorts

Puerto Rico, USA

3rd September

9:00 am

وہ سب رات کو دیر سے سوئے تھے مگر علی الصبح ہی بیدار ہو گئے تھے۔ ان سب کو صبح جلدی اٹھنے کی عادت تھی۔ ان سب نے تیاری کرنے کے بعد ریزورٹ میں ایک ساتھ ناشتہ کیا تھا اور پھر چیک آؤٹ کر کے بندرگاہ کی طرف روانہ ہو گئے تھے۔ ان سب کے دلوں کی کیفیت عجیب تھی۔ روبینہ نارمل ہو چکی تھی اور ویسے بھی اس نے یہ سب کرنا بہت پہلے ہی سیکھ لیا تھا۔ بندرگاہ پر وہ جہاز پہنچ چکا تھا جس میں ایکلائین موجود تھی۔ وہ جہاز کی سیڑھیاں چڑھ کر اوپر پہنچے تھے اور اسٹیل کے اس باکس کو تک رہے تھے جس کے اندر موجود مشین ان کی زندگیوں کو بدلنے والی تھی۔ ایون نے وہی طریقہ دہرایا تھا اور وہ سب ایک ایک کر کے ایکلائن میں جا بیٹھے تھے۔ اہارون پھر سے آپریٹنگ سسٹم کے سامنے بیٹھا تھا۔ ایون نے اسے نہیں روکا تھا حالانکہ پیچھے کی دو سیٹیں خالی تھیں۔ ان میں سے کچھ نے اپنے بیگز اور ضروری سامان پیچھے کی دونوں سیٹوں پر رکھ دیا تھا۔ ایون نے آرمی آفیسرز کو اشارہ کیا تھا اور کرین کی مدد سے ایکلائن کو ایک بار پھر سمندر کی سطح پر اتار دیا گیا تھا۔ یہاں سے آرمی کو سائن آؤٹ کرنا تھا۔

ان سب کے دلوں کی دھڑکن تیز ہو چکی تھی۔ وہ اسے چلانے سے پہلے ان سب کی طرف مڑا۔

''میں نہیں جانتا کہ آگے ہمارے ساتھ کیا ہوگا۔ مگر ہمیں ہر حال میں ایک دوسرے کا ساتھ دینا ہے۔ اختلاف کے لیے یہ دنیا ہی بہت ہے بہتر ہوگا کہ ہم دوسری دنیا کو اس سے آلودہ نہ کریں۔''

اس نے اپنا بیگ نیچے رکھا اور اس میں سے دس چھوٹی بوتلیں نکالی تھیں۔

''میں نے آپ لوگوں کو ''گاڈ پارٹیکل'' دکھایا تھا تب وہ بڑے جار میں تھا۔ میں نے اسے دس جگہ تقسیم کر دیا ہے۔ یہ آپ لوگ حفاظت سے اپنی جیکٹس کے اندر رکھ لیں۔ پیچھے کی دونوں سیٹوں سے آگے ایک پردہ ہے۔ میں اسے نیچے گرا دیتا ہوں آپ لوگ باری باری جا کر اپنی سوئمنگ کٹس پہن لیں۔

''ہمیں کیا سمندر میں اترنا ہوگا؟'' اہارون نے پوچھا تھا۔

''میں نہیں جانتا لیکن اگر ہمیں ضرورت پڑی تو ہم پہلے سے تیار ہوں۔ ہمیں ہر چیز کے لیے پہلے سے تیار ہونا ہے ہو سکتا ہے وہاں ایسا وارم ہول ہو جہاں ہماری یہ مشین داخل ہو جائے لیکن اگر کوئی رکاوٹ ہوئی تو ہمیں سمندر میں اترنا پڑے گا۔'' ایون نے سنجیدگی سے کہا۔ اہارون نے بات سمجھ کر سر ہلا دیا تھا۔

اس نے ایک بٹن پریس کیا تھا اور پیچھے کی دونوں سیٹوں سے آگے ایک پردہ آگرا تھا۔ اب ایگلائن آگے کی طرف بڑھ رہی تھی۔ وہ اسے سمندر کے وسط کی طرف لے جا رہا تھا۔ اس کی رفتار کم تھی۔ وہ سب ایک ایک کر کے کٹس پہننے کے لیے پردے کے پیچھے جانے لگے۔ پردے کے پیچھے ایک وسیع و عریض الماری تھی جس کے اندر کٹس اور آکسیجن سلنڈرز موجود تھے۔

''اب ہم برمودا میں داخل ہو رہے ہیں۔'' اس نے پیچھے مڑ کر ان سب کو خبردار کیا تھا اور نہ چاہتے ہوئے بھی ان سب کے دل اچھل کر حلق میں آ گئے تھے۔

''اب سے پانچ منٹ کے بعد ہماری مشین برمودا میں داخل ہو رہی ہے میں مشین کی رفتار مزید تیز کروں گا!''

اور اچانک ہی آس پاس گڑگڑاہٹ ہوئی تھی۔ پانی کا رنگ بدلنا شروع ہوا تھا۔ انہیں لگا جیسے وہ سفید سمندر میں داخل ہو رہے ہوں ان کے آس پاس ہر منظر دھندلا چکا تھا۔

''باہر مت دیکھو! اپنے ہوش قابو میں رکھو۔'' اچانک ایون نے ان سب کو ہوش دلایا تھا۔

''باہر مت دیکھنا۔'' وہ دوبارہ سے چلایا تھا۔

مشین برے طریقے سے ہچکولے کھا رہی تھی۔ اگر انہوں بیلٹس نہ پہنی ہوتیں تو وہ یقیناً حادثے کا شکار ہوتے۔ اس نے ایک بٹن پریس کیا تھا اور مشین تیزی سے نیچے کی طرف جانے لگی تھی۔

''او مائی گاڈ۔'' وہ اچانک بولا تھا۔

''کیا ہوا۔'' اہارون چلایا تھا۔

''ہماری مشین خود بخود ڈوب رہی ہے۔'' مشین اچانک ہی بہت ہلکی ہو گئی تھی جیسے وہ اسپیس میں ہوں۔ وہ سب نہ چاہ کر بھی باہر دیکھنے پر مجبور تھے مشین کے ڈوبنے کے ساتھ ساتھ ان کے دل بھی ڈوب رہے تھے۔ ان سب کو بری طرح چکر آئے تھے۔ وہ سارے ایون سمیت اپنا سر تھام چکے تھے...... ان کے کانوں میں سیٹیاں بج رہی تھیں۔

''کیا مشین کا آپریٹنگ سسٹم کام کرنا چھوڑ چکا ہے؟'' اہارون نے چلا کر پوچھا تھا۔

''نہیں۔ میں اسے تیزی سے نیچے لے کر جاؤں گا مگر آگے مجھے کچھ نظر نہیں آ رہا...... میں نہیں چاہتا کہ ہم کسی جہاز سے یا کسی ایسی چٹان سے جو اندر موجود ہو ٹکرا جائیں۔'' ایون نے بمشکل خود کو سنبھالا تھا۔

اہارون نے سر ہلایا تھا۔

''ایک دوسرے کو مضبوطی سے تھام لو۔'' اچانک ایون نے کہا تھا۔

''ہم ایک ٹائم پیکٹ میں پھنسے تھے۔ اگر یہ مشین میگنیٹک فیلڈ توڑنے کی صلاحیت نہ رکھتی تو ہم ہمیشہ کے لیے اس میں قید ہو سکتے تھے۔''

وہ اچانک ہی بولا تھا اور اس کے لہجے میں جاگتی امید ان سب کی ہمت دوبارہ جگا گئی تھی۔ اس نے کچھ بٹن تیزی سے پریس کیے تھے اور وہ سفید سمندر سے گہرے نیلے سمندر میں داخل ہوگئے تھے۔ ان سب کے ہوش بحال ہونے لگے۔ مشین نے ہچکولے کھانا بند کر دیا تھا۔ وہ سب باہر دیکھنے لگے سمندر کا یہ حصہ آبی جانداروں سے خالی تھا یہاں ایک عجیب سی ویرانی تھی۔ ان سب کی آنکھیں حیرت سے پھٹی ہوئی تھیں۔ ایون ہونٹ بھینچے چاروں طرف دیکھ رہا تھا۔

''اب ہم کرسٹ کی طرف جائیں گے۔'' اس نے اعلان کیا تھا اور ایک بٹن پریس کرتے ہی ایکلائن بجلی کی سی رفتار سے سمندر کی گہرائی میں اترتی چلی گئی۔ انہیں شاید آس پاس دیکھنے کا موقع بھی نہیں ملا تھا۔

''ہم میگنیٹک فیلڈ توڑنے میں کامیاب ہوگئے ہیں۔'' وہ اچانک خوشی سے چلایا تھا اور وہ اس خبر سے زیادہ اس کے خوش ہونے پر حیران ہوئے تھے۔

پھر اچانک ہی منظر بدلا تھا وہ کالے سمندر میں داخل ہوگئے تھے۔

ایون نے ایکلائن روک دی تھی۔ چاروں طرف سناٹا تھا۔ موت سے بھی زیادہ سکوت!

ان سب کے دل حقیقتاً بیٹھ رہے تھے۔ ایون نے اندرونی اور بیرونی لائٹس آن کر دی تھیں۔ مگر باہر موجود ٹارچ کی روشنی اس اندھیرے پر قابو پانے میں ناکام رہی تھی۔

''میں اپنی سوئمنگ کٹ پہن کر آتا ہوں۔'' وہ بیلٹ کھول کر اٹھنے لگا۔

اہارون نے اس کا ہاتھ تھاما۔

''ایک منٹ! ہم یہاں کیوں اتریں گے؟ یہاں کچھ بھی نہیں ہے! باہر ہر طرف اندھیرا ہے۔ تمہیں نہیں لگتا یہ رسک ہوگا۔'' وہ اس سے پوچھ رہا تھا۔

''ہم یہاں نہیں اتریں گے۔ مجھے پورا یقین ہے کہ ہم کرسٹ کے قریب ہیں اور وہاں وارم ہول موجود ہے۔ میں وہاں تک پہنچنے سے پہلے پوری طرح تیار رہنا چاہتا ہوں۔'' وہ یہ کہہ کر آگے بڑھ گیا تھا۔

وہ سب خاموشی سے باہر دیکھنے لگے۔ ایسا لگتا تھا جیسے ابھی کوئی ان کے شیشے کے ساتھ آ لگے گا۔

تھوڑی دیر بعد ہی ایون باہر آیا تھا۔ وہ اپنی سوئمنگ کٹ پہنے ہوا تھا۔ اس نے آتے ہی ایک بٹن پریس کیا تھا اور ایکلائن تیزی سے اس کالے سمندر میں نیچے اترنے لگی۔ تھوڑی دیر کے بعد ہی ان کی آنکھوں نے جو منظر دیکھا تھا ان کے ساتھ ساتھ ایون کی آنکھیں بھی پھٹی کی پھٹی رہ گئیں تھیں۔ اس کالے اندھیرے میں چھ سفید نقطے نظر آنے لگے تھے جو کسی پنکھے کی طرح گول گھوم رہے تھے۔

''ان کو مت دیکھو۔'' اچانک ایون چلایا تھا اور پھر اس کے چہرے پر کامیابی کی خوشی دوڑ گئی تھی۔

''میں نے کہا تھا ناں یہاں وارم ہولز ہیں۔'' وہ خوشی سے چلایا تھا۔

اہارون کو اس میں خوشی والی کوئی بات نظر نہیں آئی۔ باقی سب کے بھی ہوش اُڑے ہوئے تھے۔ احمد اٹھ کر تیزی سے آگے کی طرف آیا تھا۔ وہ حیرت سے قدرت کے اس عجوبے کو دیکھ رہا تھا۔ آہستہ آہستہ وہ ہولز بڑے ہوتے جا رہے تھے۔

''ان کی طرف مت دیکھو! تم لوگ ہپناٹائز ہو سکتے ہو۔'' اچانک ایون نے ان سب کو وارن کیا تھا۔

انہیں واقعی ایسا لگا تھا جیسے اس چکر کو دیکھتے دیکھتے وہ کسی اور ہی دنیا میں کھونے والے ہیں۔

''لیکن ان میں سے وہ جہاز کس وارم ہول میں داخل ہوا ہوگا؟'' اچانک احمد بولا تھا۔

اور اس کی اس بات پر ایون نے اسے پلٹ کر دیکھا تھا۔ اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی طاری ہو چکی تھی۔ وہ غور سے وارم ہولز کو دیکھ رہا تھا۔ ایگلائن ایک جگہ رک چکی تھی۔

''اب تم نے کیا سوچا ہے؟ ہمیں کچھ بتاؤ گے؟'' اہارون کو اس کی خاموشی کھلی تھی۔

آہستہ آہستہ وہ سب اٹھ کر آگے کی طرف آ گئے تھے۔

''ہم سب الگ الگ ہو کر ان میں داخل ہوں گے۔'' وہ اچانک بولا تھا اور ان سب کے سروں پر بم پھٹا تھا۔

''واٹ؟ آر یو سیریس؟'' اہارون کو غصہ آیا تھا۔

''تو تم چاہتے ہو کہ ہم ساری ٹیم لے کر پہلے ایک ہول میں جائیں اس کے بعد دوسرے میں اور اس کے بعد تیسرے میں؟'' ایون سپاٹ لہجے میں بولا تھا۔

''مگر اس طرح تو ہم سب الگ ہو جائیں گے۔ اور کون جانتا ہے وہاں کیا ہوگا۔ اگر ہم سب واپس نہ آ سکے تو؟'' اہارون نے ان سب کے ذہنوں میں اٹھنے والے سوال ایک ساتھ پوچھے تھے۔

''تمہیں یاد ہوگا میں نے تمہیں کہا تھا کہ ہم پیرلل یونیورس میں داخل ہونے کا راستہ ڈھونڈیں گے، میں نے یہ بھی کہا تھا کہ میں نہیں جانتا کہ وہ ایک ہیں یا ایک سے زیادہ۔ اس کے بعد میں نے یہ کہا تھا کہ اگر ہمیں وہاں جانے میں مشکل ہوئی تو ہم گاڈ پارٹیکل کا استعمال کریں گے۔ مگر تم دیکھ سکتے ہو ہمیں اندر جانے کے لیے بالکل بھی مشکل پیش نہیں آنے والی کیونکہ ہمارے سامنے راستے کھلے ہیں۔ تم سب کی حفاظت میری ذمہ داری ہے تم سب کے پاس گاڈ پارٹیکل کی بوتلیں موجود ہیں۔ تم سب کو اندر داخل ہونا ہے۔ اس پیرلل یونیورس کو کھوجنا ہے۔ اور اگر تمہیں یہ لگے کہ وہاں تمہاری زندگی کو خطرہ ہے تو تم سب اس پارٹیکل کی بوتل کو کھول کر اپنے ہاتھوں پر مل کر پورے جسم پر پھیرنا اور ایگلائن مشین کا تصور کرنا، اگلے ہی لمحے تم سب یہاں موجود ہو گے۔'' وہ سنجیدگی سے بولا تھا اور ان سب کے منہ کھلے کے کھلے رہ گئے تھے۔ وہ خطرناک حد تک ذہین تھا۔

''دیکھو میں نہیں جانتا کہ حال ہی میں گم ہونے والا جہاز ان میں سے کس وارم ہول میں گیا ہے لہٰذا ہمیں ہر وارم ہول میں الگ الگ داخل ہونا پڑے گا۔ کیونکہ وہ حال ہی میں گم ہوا ہے اس لیے وہ زیادہ دور نہیں گیا ہوگا۔ اگر تو وہ ان وارم ہولز کے اندر موجود ٹائم لیپس میں پھنسا ہے تو اس میں بیٹھے افراد جس حالت میں اندر گئے تھے اسی حالت میں موجود ہوں گے۔'' اس نے احمد کو ایک امید دی تھی۔

''تم سب اپنی اپنی بوتلیں دوبارہ سے چیک کر لو اور ماسک لگا لو! ہم یہاں سے باہر نکل رہے ہیں اور ہاں اگر پیرلل یونیورس میں تم لوگوں کو سوئمنگ کٹس اتارنی پڑ جائیں تو اسے ایسی جگہ پر رکھنا جو تمہیں واپسی کے سفر کے لیے یاد رہے۔'' وہ یہ کہہ کر اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

''بہتر ہوگا کہ ہم باہر جانے سے پہلے یہیں فیصلہ کر لیں کہ کون کس کے ساتھ جائے گا۔'' ڈینیل بولا تھا۔

''ٹھیک ہے۔'' ایون نے ماسک پہنتے ہوئے سر ہلایا تھا۔

''وارم ہول 1۔ ول اور جیسیکا

وارم ہول 2۔ رومینہ اور ڈینیل

وارم ہول 3۔ احمد اور سائمن

وارم ہول 4۔ جیف اور آکل

وارم ہول 5۔ اہارون

وارم ہول 6۔ میں، میں!''

ان سب نے ہی کچھ نہ کچھ کہنے کے لیے منہ کھولا تھا پر اس نے ہاتھ اٹھا کر انہیں روک دیا۔

''میں نے پہلے ہی کہا تھا کہ یہاں اختلاف کی گنجائش نہیں ہوگی اگر میں کہوں گا کہ یہ ہوگا تو یہ ہوگا۔'' وہ سنجیدگی سے کہتا ہوا ایگلائن کے پچھلے حصے کی طرف بڑھ گیا تھا۔

''کیا مشین کو یہیں چھوڑ کر جائیں گے؟'' آکل بولا تھا۔

''یہاں اسے لینے کون آئے گا؟'' ایون سنجیدگی سے کہتا ہوا آگے بڑھ گیا تھا۔

آکل کو اپنے بے وقوفانہ سوال پر افسوس ہوا تھا۔ اہارون اسے گھورتا ہوا آگے بڑھ گیا تھا۔ اب وہ سب ایگلائن کے پچھلے حصے کی طرف بڑھ رہے تھے۔ ایون ایک چھوٹے سے چوکور حصے میں جا کر کھڑا ہوا تھا جہاں صرف ایک ہی آدمی کے کھڑے ہونے کی جگہ تھی۔

''یہ انجیکٹر ہے۔ جو اس کمرے میں آتا جائے گا دیوار پر لگا لال بٹن پریس کرے گا اور مشین اسے انجیکٹ کر کے سمندر میں اتار دے گی۔ اس طرح سے ایگلائن کی اندرونی باڈی پانی بھرنے سے محفوظ رہے گی۔'' اس نے بٹن پریس کیا تھا اور وہ تیزی سے نیچے کی طرف غائب ہو گیا تھا۔ کمرے کا فرش جو کہ شیشے کا تھا برابر ہو گیا تھا۔

وہ سب ایک دوسرے کو تکنے لگے تھے اور بالآخر احمد آگے بڑھ کر اس کمرے میں جا کھڑا ہوا۔ اور پھر احمد کے جانے کے بعد ایک ایک کر کے وہ سب سمندر کی تہہ میں اتر آئے تھے۔ انہوں نے اترنے سے پہلے آکسیجن سلنڈرز کو اچھی طرح چیک کر لیا تھا۔ وہاں مکمل اندھیرا تھا انہوں نے اپنی کیپ ٹارچس آن کر لی تھیں۔ وہ تیر کر ہولز کی طرف بڑھنے لگے اور ان سفید چکروں کے پاس جا کر رک گئے۔ ان سب نے رک کر آخری دفعہ ایک دوسرے کو دیکھا تھا۔

ایون نے ان سب کو دیکھا ان سب کی ہمت بندھانے کے لیے اس کا پہلے جانا ضروری تھا۔ وہ لیڈر جو تھا۔ اس نے تھمز اَپ کا اشارہ کیا تھا اور وہ مقررہ ہول کے اندر داخل ہوا تھا اور داخل ہوتے ہی وہ تیزی سے غائب ہو گیا تھا۔

احمد نے اہارون کو ہاتھ کے اشارے سے روکا تھا جس کا مطلب یہ تھا کہ وہ سب سے آخر میں داخل ہو۔ اہارون نے سر ہلا کر تھمز اَپ کا اشارہ کیا تھا۔ اور پھر وہ سب اپنے اپنے مخصوص ہولز کی طرف بڑھنے لگے۔ اہارون اپنی آنکھوں سے اپنے دوستوں کو خودکشی کرتے دیکھ رہا تھا مگر وہ کچھ نہیں کر سکتا تھا کیونکہ اسے بھی یہ خودکشی کرنی ہی تھی۔ اور پھر وہ سب ان وارم ہولز میں داخل ہو کر وہاں سے غائب ہوتے گئے۔ اہارون آنکھیں بند کر کے اپنے ہول

کی طرف بڑھا تھا اور پھر وہ تیزی سے اس میں داخل ہو گیا تھا مگر اندر داخل ہوتے ہی وہ جیسے کسی چکر کے اندر تیزی سے گھومنا شروع ہوا تھا۔

اسے ایسا لگا جیسے اسے کسی مشین میں ڈال کر تیزی سے گھمایا جا رہا ہو۔ اس کے ہاتھ پر ڈھیلے پڑ چکے تھے۔ وہ کسی خلا میں گرتا چلا جا رہا تھا۔ آس پاس تیز سفید روشنی تھی۔ وہ تیزی سے ہاتھ پیر چلانے لگا۔

اس کے گرنے کی رفتار اتنی تیز تھی کہ اس کا جسم گرم پڑنے لگا تھا اور پھر وہ کسی سخت چیز سے ٹکرایا تھا اور اس کا ذہن اندھیروں میں ڈوبتا چلا گیا۔

○......❖......○

Worm hole 1

Parallel Universe

Day/Time- Stopped

ان دونوں کی آنکھیں کھلیں۔ دو منٹ تک وہ دونوں اپنے گھومتے سر کو سنبھالنے کی کوشش کرتے رہے۔ ول کے حواس بحال ہوئے مگر آس پاس نظر پڑتے ہی وہ تیزی سے اٹھ بیٹھا تھا۔ یہ چمکتی ہوئی اسٹیل کی دیواریں تھیں جن کا اختتام ایک طویل راہداری پر ہو رہا تھا۔ یہاں بے تحاشا ٹھنڈ تھی۔ اس نے ایک نظر جیسیکا پر ڈالی وہ ابھی تک اپنا سر پکڑ کر بیٹھی تھی۔

''کیا تم ٹھیک ہو؟'' وہ اس کے قریب آیا۔

اس نے گھومتے سر کے ساتھ اثبات میں گردن ہلائی اور اٹھ کر بیٹھ گئی۔ ول خاموشی سے کھڑا چاروں طرف کا جائزہ لے رہا تھا۔

''یہ ہم کہاں ہیں؟'' وہ بھی حواس بحال ہوتے ہی کھڑی ہو گئی تھی۔

''میں نہیں جانتا! میرے خیال سے ہمیں اپنی سوئمنگ کٹس اتار کر یہیں کہیں رکھنی چاہئیں۔'' وہ یہ کہہ کر تیزی سے سوئمنگ کٹ اتارنے لگا۔

اس نے اپنی شرٹ کی اندرونی جیب میں گاڈ پارٹیکل کی بوتل کی موجودگی کا یقین کر کے جیسیکا کو بھی یہی کرنے کی ہدایت دی۔ ان دونوں نے اپنی سوئمنگ کٹس وہیں چھوڑ دیں کیونکہ وہاں چھپانے کی کوئی جگہ موجود نہیں تھی۔

''چلو دیکھتے ہیں یہ کون سی جگہ ہے۔'' وہ کندھے اچکا کر آگے کی طرف چل پڑا۔

جیسیکا بھی محتاط انداز میں اس کے پیچھے پیچھے چل پڑی۔ اس طویل راہداری کا اختتام ایک اسٹیل کے دروازے پر ہو رہا تھا جو لفٹ کی طرح مضبوطی سے بند تھا۔

''اب اسے کھولیں گے کیسے؟'' جیسیکا اس پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بولی۔

''شاید اس کا بٹن کہیں موجود ہو۔'' وہ تیزی سے آس پاس نظریں دوڑا رہا تھا اور غیر محسوس طریقے سے ایک جگہ ہاتھ پھیرتے ہی وہ دروازہ خود بخود کھل گیا تھا۔

وہ دونوں گھبرا کر پیچھے ہٹے تھے مگر سامنے کا منظر دیکھ کر ان کے سروں پر دھماکا ہوا تھا۔ ان کے سامنے نیلی مٹی

سے بنا ایک میدان تھا۔ جہاں اسٹیل سے بیضوی شکل کے کئی اسٹرکچرز موجود تھے۔ مگر وہاں جو مخلوق گھوم رہی تھیں وہ انسان نہیں تھے۔ ان کے جسم کی کھال نیلی تھی اور جسم پر کوئی بال موجود نہیں تھا۔ آنکھیں بے انتہا بڑی اور کالی تھیں۔ ناک کی جگہ دو باریک سے سوراخ تھے اور وہ چھوٹی چھوٹی اڑنے والی مشینوں میں بیٹھ کر ادھر اُدھر آ جا رہے تھے۔ کچھ ان بیضوی عمارتوں میں اندر باہر جا رہے تھے۔

''یہ کیا ہے؟'' جیسیکا کے منہ سے بس اتنا ہی نکل پایا۔

''اوہ میرے خدا! یہ Aliens ہیں۔'' ول کو خود اپنے ہی بولے گئے جملے پر یقین نہیں ہوا تھا۔

ان کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں تھیں۔ وہ ٹائم ٹریول کر کے ایلینز کی دنیا میں آ گئے تھے۔ اچانک ایک اڑن طشتری ان کے قریب سے گزری تھی اور وہ تیزی سے پیچھے ہٹے تھے۔ ول نے جلدی سے اسی جگہ پر تیزی سے ہاتھ مار کر وہ دروازہ دوبارہ بند کیا تھا۔

''اب ہم کیا کریں گے؟ کیا واپس چلیں؟'' وہ جیسیکا کی آنکھوں میں خوف دیکھ سکتا تھا۔

''نہیں رک جاؤ! مجھے کچھ سوچنے دو۔ ہمیں اس طرح سے واپس نہیں جانا چاہیے۔ ہو سکتا ہے وہ جہاز ان ہی کے قبضے میں ہو۔ ہمیں یہاں اتر کر جائزہ لینا ہے۔ اگر ہمارے ہاتھ کچھ نہیں آیا تو ہم واپس چلے جائیں گے۔ مگر بغیر کچھ کیے واپس جانا ٹھیک نہیں ہوگا۔ ایون نے ہمیں یہاں پہنچانے کے لیے بہت محنت کی ہے۔ جہاں ہم نے اتنی ہمت دکھائی ہے تھوڑی اور دکھانی پڑے گی۔'' وہ روانی سے بولا تھا۔

''مگر یہ ہم کیسے کر سکتے ہیں؟ تم دیکھ سکتے ہو وہ ٹیکنالوجی میں کتنا آگے ہیں۔ اگر ان میں سے کسی نے ہمیں دیکھ لیا تو ہماری جان کو خطرہ ہو سکتا ہے۔'' جیسیکا کو ول کی دماغی حالت پر شبہ ہوا تھا۔

''ہم اپنی جان خطرے میں ڈال کر ہی یہاں آئے ہیں۔ میں یہاں سے احمد کے لیے جواب لے کر جانا چاہتا ہوں۔ میرے سارے دوست اس وقت کہیں نہ کہیں مصیبت میں ہوں گے...... تم چاہو تو واپس جا سکتی ہو۔'' وہ سنجیدگی سے کہتا ہوا واپس اسی دروازے کی طرف مڑا تھا۔

''نہیں! رکو...... میں کہیں نہیں جاؤں گی۔ ٹھیک ہے کچھ سوچتے ہیں۔'' وہ رضامندی سے بولی تھی۔

ول آس پاس کا جائزہ لینے لگا۔

''اگر یہ اسی طرح کی بیضوی عمارت ہے جیسی ہم نے ابھی باہر دیکھیں تھیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس عمارت میں وہ وارم ہول موجود ہے جس سے یہ لوگ ٹائم ٹریولنگ کرتے ہیں۔ ضرور یہاں کوئی کھڑکی بھی موجود ہوگی کیونکہ ہر عمارت میں ایک سے دو کھڑکیاں نظر آ رہی تھیں۔''

وہ یہ کہتا ہوا راہداری کی دوسری طرف کو چل پڑا تھا۔ اس نے غور کیا کہ راہداری میں اسی طرح کے دروازے تھے جو بند تھے اور غور سے دیکھنے پر ہی نظر آتے تھے۔ وہ رک کر ایک دروازے کے اطراف میں تیزی سے ہاتھ پھیرنے لگا اور پھر کچھ ہی لمحوں میں وہ دروازہ کھل گیا تھا۔ یہ ایک جدید ٹیکنالوجی سے آراستہ کمرہ تھا وہ دونوں حیرت سے کھڑے یہ سب دیکھ رہے تھے۔ جنہیں وہ کھڑکیاں سمجھے تھے وہ بڑی بڑی اسکرینز تھیں جہاں سے باہر کا منظر صاف نظر آ رہا تھا۔ وہ دونوں خاموشی سے چلتے ہوئے انہی اسکرینز کے سامنے جا کر کھڑے ہو گئے۔ باہر کوئی اور ہی

دنیا آباد تھی۔

''اب ہم یہ پتا کیسے لگائیں کہ وہ جہاز اگر ان کے قبضے میں ہے تو انہوں نے کہاں رکھا ہوگا۔'' جیسیکا پُرسوچ انداز میں بولی تھی۔

''اس کے لیے ہمیں یہاں سے باہر نکلنا ہوگا۔'' ول اسکرین پر نظریں جمائے سنجیدگی سے بولا۔

''واٹ؟ کیسی باتیں کر رہے ہو۔ وہ ہمیں دیکھتے ہی پکڑ لیں گے۔'' جیسیکا کو اس کی بات پر حیرت ہوئی۔

''پہلے تو ہم احتیاط سے آگے بڑھیں گے اور اگر انہوں نے ہمیں پکڑ بھی لیا تو ہمارے پاس گاڈ پارٹیکل موجود ہے..... ہوسکتا ہے ہمیں پکڑنے کے بعد وہ ہمیں اسی جگہ پر لے کر جائیں گے جہاں وہ جہاز اور اس میں موجود لوگوں کو انہوں نے رکھا ہو..... ہوسکتا ہے ماہم کا پتہ چل جائے..... ہمارے پاس موبائل فونز ہیں ہم ان کی تصویریں لے لیتے ہیں تاکہ ہمارے پاس ثبوت ہو۔''

اس نے جینز کی جیب سے موبائل فون نکالا تھا اور تیزی سے اس جگہ کی تصویریں کھینچنے لگا تھا۔

''تم بھی اپنے موبائل کیمرہ میں یہ تصویریں محفوظ کرلو۔''

جیسیکا نے سر ہلا کر اپنا موبائل نکالا اور اسکرین کی تصویریں لینے لگی۔

''یہ بھی تو ہوسکتا ہے کہ وہ ہمیں دیکھتے ہی مار دیں۔'' جیسیکا کو ابھی تک ڈر لگ رہا تھا۔

''مجھے نہیں لگتا..... بلکہ مجھے لگتا ہے ان کے انسانوں سے روابط رہے ہیں دوسرا یہ ٹیکنالوجی میں اتنا آگے ہیں کہ یہ ہمیں کوئی جنگلی جانور نہیں سمجھیں گے جو دیکھتے ہی ہم پر حملہ کردیں۔ مجھے پوری امید ہے کہ یہ ہمیں پکڑیں گے اور ایسی جگہ پر لے کر جائیں گے جہاں ان کے سربراہ موجود ہوں گے ہمیں بہت کچھ دیکھنے کو ملے گا۔ میں اپنے ساتھ یہ جدید پین کیمرہ لے کر آیا تھا۔ ہم اس میں یہ سب ریکارڈ کریں گے جو ہمارے ساتھ یہاں ہو رہا ہے۔ اگر ہمارے موبائل ضائع کردیے جاتے ہیں تب بھی یہ پین کیمرہ ہمارے پاس ثبوت کے طور پر محفوظ رہے گا۔''

اس نے ایک پتلا سا جدید پین کیمرہ نکال کر اپنی جیب پر لگا لیا۔ جیسیکا نے بھی خاموشی سے سر ہلا دیا تھا۔

''ٹھیک ہے! پھر ہم تھوڑی دیر میں باہر نکلیں گے۔''

وہ یہ کہہ کر دوبارہ اسکرین کی طرف متوجہ ہوگیا اور جیسیکا نے خوف سے اس مخلوق کو دیکھا جو باہر اس نیلی ریت پر اپنی دنیا بسائے ہوئے تھی۔ نہ جانے ان کے ساتھ کیا ہونے والا تھا۔

○ ❖ ○

Worm hole 2

Parallel Universe

Day/Time - Stopped

وہ پوری قوت سے زمین پر گرے تھے اور لمحے بھر کو چکرا ضرور گئے تھے مگر ڈینیل تیزی سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر رومینہ کو سہارا دیا اور رومینہ بھی کپڑے جھاڑتی اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔ یہاں جگہ جگہ اونچے درخت تھے جن سے لمبی لمبی بیلیں لٹک کر زمین تک آرہی تھیں درختوں سے سورج کی روشنی چھن چھن کر زمین پر پڑ رہی تھی۔

انہوں نے زمین پر نظر ڈالی یہ پکی اینٹوں سے بنا ہوا راستہ تھا۔ اینٹوں کا رنگ ہلکا سنہری مائل تھا۔ پرندوں کے چہچہانے کی آوازیں آ رہی تھیں۔ قریب ہی آبادی کے آثار تھے۔

''یہ ہم کہاں ہیں؟'' رومینہ نے چاروں طرف نظریں دوڑائیں۔

''تم ٹھیک ہو تو ہم آگے چل کر دیکھتے ہیں۔'' ڈینیل بھی چاروں طرف چوکنا انداز میں دیکھ رہا تھا۔

''میرے خیال سے کٹس اتار کر اس درخت کی کھوہ میں رکھ دیتے ہیں۔''

رومینہ نے اپنے سامنے موجود ایک لمبے اور قدرے بڑے درخت کی طرف اشارہ کیا تھا۔ اور ان دونوں نے اپنی کٹس اتار کر اس درخت کی کھوہ میں چھپا دی تھیں۔

''کیا ہمیں یہاں کسی سے ڈرنا چاہیے؟''

ڈینیل نے پلاسٹک ریپ میں محفوظ اپنا بیگ پلاسٹک سے آزاد کر کے کندھے پر ڈال دیا۔ یہ وہ احتیاطاً ساتھ رکھ کر لایا تھا۔

''میں نہیں جانتی ہمارا سامنا کن سے ہونے والا ہے۔'' رومینہ کندھے اچکاتے ہوئے بولی۔

ڈینیل نے بیگ کی زپ کھول کر گن باہر نکال لی تھی۔

''یہ کس لیے؟'' گن دیکھتے ہی رومینہ کی آنکھوں میں حیرت ابھر آئی۔

''خود کو کسی بھی حملے سے محفوظ رکھنے کے لیے۔'' ڈینیل سنجیدگی سے کہتا آگے بڑھنے لگا۔

رومینہ خاموشی سے اس کے پیچھے پیچھے چلنے لگی۔ وہ درختوں کی شاخوں سے لٹکتی لمبی بیلوں کو ہٹا کر آگے بڑھ رہے تھے۔ راستہ آگے تک پکی اینٹوں سے بنا ہوا تھا۔ اچانک رومینہ نے آگے چلتے ڈینیل کو بازوؤں سے پکڑ کر پیچھے کی طرف کھینچا تھا اور وہ بال بال بچا تھا۔ اسے آگے لٹکتی بیلوں میں نظر نہیں آیا تھا کہ وہ ایک اونچی فصیل پر کھڑے تھے اور آگے راستہ ختم ہو رہا تھا۔

وہ یہاں سے گر کر اپنی ہڈی پسلی ہمیشہ کے لیے گنوا بیٹھتا۔ ان دونوں نے حیرت سے ایک دوسرے کو دیکھا تھا اور پھر فصیل کے کنارے پر کھڑے ہو کر وہ بیلیں آگے سے ہٹائی تھیں اور اگلے ہی لمحے انہیں حیرت کے شدید جھٹکے لگے تھے۔ یہ کسی عظیم الشان شہر کی فصیل تھی جو اس کے آس پاس اونچی کر کے بنائی گئی تھی۔ وہ دونوں انتہائی اونچائی پر کھڑے تھے اور اندر موجود شہر کا نظارہ بخوبی دیکھ سکتے تھے۔

''یہ کیا ہے؟'' ڈینیل کے منہ سے ٹرانس کی کیفیت میں یہ الفاظ ادا ہوئے تھے۔

''سٹی آف اٹلانٹس!'' رومینہ نے رک رک یہ الفاظ ادا کیے تھے اور وہ حیرت سے گم کھڑی رہ گئی تھی۔ اس نے یہ خاکے کتابوں میں دیکھ رکھے تھے۔

یہ سنتے ہی ڈینئل نے دوبارہ اس عظیم الشان شہر کی طرف دیکھا۔ وہاں موجود افراد مضبوط جسامت کے مالک تھے انہوں نے قدیم طرز کا یونانی لباس پہن رکھا تھا۔ سفید چھوٹے گھٹنوں تک آتے چوغے جنھیں کمر کے گرد موجود سنہری ڈوری سے فٹ کیا گیا تھا۔ اور ایسی ہی سنہری ڈوری وہ اپنے ماتھوں پر لپیٹے ہوئے تھے۔ وہ شہر جدید ٹیکنالوجی سے آراستہ تھا۔ وہاں فلائنگ مشینز، جدید گاڑیاں اور نہ جانے کس کس طرز کی جدید مشینری کی آمد و رفت جاری تھی۔

اس کے ساتھ ساتھ وہاں موجود جانوروں کی قدامت بھی بہت بڑی تھی اور عین اسی وقت ان کے سر کے اوپر سے ایک عظیم الشان پرندہ اپنے پر پھڑپھڑاتے ہوئے گزرا تھا اور وہ تیزی سے پیچھے ہٹے۔ رومینہ واپس انہی بیلوں کو ہٹا کر پیچھے پلٹی تھی اور ایک درخت کے تنے کے ساتھ لگ کر کھڑی ہوگئی تھی۔

''کیا ہوا؟'' ڈینیل نے اسے حیرت سے دیکھا تھا۔

''مجھے یقین کر لینے دو! مجھے یقین نہیں آرہا۔'' اس نے اپنی جیب سے چھوٹا سا کیمرہ نکال کر اپنی جیب پر لگا لیا تھا۔

''یہ کیا کر رہی ہو؟'' ڈینیل اس کے رویے پر حیران تھا۔

''یہاں جو بھی ہوگا ہم ریکارڈ کریں گے۔'' رومینہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔

''ہم کیا نیچے اترنے والے ہیں؟'' ڈینیل نے پوچھا۔

''ہاں ہمیں اس جہاز کو ڈھونڈنے کے لیے نیچے اترنا پڑے گا۔ اگر واقعی یہ شہر ابھی تک یہاں زندہ ہے تو وہ جہاز اور اس کے مسافر بھی ہمیں یہیں ملیں گے۔'' رومینہ نے بیلوں کے پتوں کی اوٹ سے اس عظیم الشان شہر پر ایک نظر ڈالی۔

''ٹھیک ہے میں تیار ہوں۔ لیکن ہم یہاں سے نیچے کیسے اتریں گے؟'' وہ جانتا تھا اس فصیل سے کودنا ممکن نہیں تھا۔

''ہم ان بیلوں کی مدد سے رسی بناتے ہیں۔ چلو جلدی کرو..... وقت بہت کم ہے۔'' وہ تیزی سے درختوں پر لگی مضبوط بیلوں کو کھینچنے لگی مگر وہ ٹس سے مس نہیں ہوئی تھیں۔

''تم ہٹو۔'' ڈینیل نے اپنے بیگ کی زپ کھول کر ایک بڑے سائز کا چھرا نکالا۔

''میں اوپر چڑھ کر ان کو کاٹتا ہوں تم انہیں رسی کی شکل دیتی جاؤ۔ امید ہے ہم رات سے پہلے یہ بنانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔'' وہ تیزی سے ایک درخت کے اوپر چڑھنے لگا تھا۔

''میرے خیال سے رات کو اس شہر میں داخل ہونا زیادہ ٹھیک رہے گا۔'' رومینہ نے سر ہلایا۔

''ویسے تم درختوں پر اتنے اچھے طریقے سے کیسے چڑھ سکتے ہو؟'' اسے حیرت ہوئی تھی۔

''میری ساری زندگی جنگلوں میں گزری ہے۔'' وہ سنجیدگی سے کہتا مزید اوپر کی طرف بڑھ گیا تھا۔

رومینہ نے ایک نظر دوبارہ اس شہر پر ڈالی۔ وہ قدرت کے اس شاہکار کو قریب سے دیکھنے کے لیے شدید بے چین تھی۔

○.....❖.....○

Worm hole 3

Parallel Universe

Day/Time - Stopped

وہ دونوں تیزی سے پانی کے ایک تالاب میں گرے تھے۔ وہ تو شکر ہے کہ انہوں نے سوئمنگ سوٹ پہن رکھا تھا ورنہ اتنی تیزی سے گرنے سے ان کے ناک منہ میں پانی بھی چڑھ سکتا تھا۔ وہ واپس سطح پر ابھرے۔

''یہ ہم کہاں ہیں؟'' سائمن نے حیرت سے چاروں طرف دیکھا۔

یہ کوئی پبلک پارک تھا جہاں رش لگا ہوا تھا اور لوگ انہیں حیرت سے دیکھ رہے تھے کہ وہ ایک تالاب میں سوئمنگ کٹ کے ساتھ کیا کر رہے ہیں۔

''مجھے لگتا ہے کہ ہم نے ٹائم ٹریولنگ کی ہی نہیں۔'' احمد نے حیرت سے اپنا ماسک اوپر کیا تھا۔

''اوہ یہ دیکھو۔'' اچانک سائمن چلایا تھا۔ اور احمد کو سکتہ ہوا۔

وہاں گھومتے ہوئے لوگ 70 کی دہائی جیسا لباس زیب تن کیے ہوئے تھے۔ دیکھنے میں یہ کوئی یورپی ملک لگتا تھا۔

''اس کا مطلب ہم ٹائم ٹریول کر کے پیچھے کی طرف آ گئے ہیں۔'' احمد بڑبڑایا۔

''میرے خیال سے ہمیں باہر نکل کر کٹ اتار لینی چاہیے ورنہ لوگ ہمیں گھور گھور کر پولیس کے حوالے نہ کر دیں۔'' سائمن بولا۔

وہ دونوں خاموشی سے باہر نکلے تھے اور اپنی کٹس اتارنے لگے۔ آس پاس چلتے ہوئے لوگ انہیں حیرت سے دیکھ رہے تھے۔

''اب انہیں رکھیں گے کہاں؟'' سائمن نے پوچھا۔

''پارک میں موجود کسی بینچ کے نیچے چھپا دیتے ہیں کیونکہ ہمیں شاید اسی راستے سے واپس جانا پڑ جائے۔'' احمد بولا۔

''لیکن ہم یہاں کریں گے کیا؟ یہاں تو وہ جہاز نہیں ہو سکتا۔'' سائمن ابھی تک حیرت سے چاروں طرف دیکھ رہا تھا۔

''ہو سکتا ہے وہ بھی ہماری طرح یہیں کہیں گھوم رہے ہوں۔ ہمیں امید کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا چاہیے۔ تمہارے پاس کچھ ہے جس سے ہم یہ سب محفوظ کر سکیں؟''

''ہاں میرے پاس یو ایس بی کیمرہ موجود ہے میں اسے آن کر لیتا ہوں۔'' سائمن بولا۔

انہوں نے پارک میں موجود ایک محفوظ بینچ کے نیچے اپنی سوئمنگ کٹس احتیاط سے رکھ دی تھیں۔ اب ان کے قدم تیزی سے پارک کے باہر کی طرف بڑھ رہے تھے۔ احمد اندازہ لگانا چاہتا تھا کہ وہ کس وقت اور کس جگہ پر آئے ہیں۔ اور وہ کسی صورت بغیر تحقیق کے واپس جانے کے لیے تیار نہیں تھا۔

○......❖......○

Worm hole 4

Parallel Universe

Day/Time - Stopped

جیف ایک جھٹکے سے آ کر زمین سے ٹکرایا۔ مگر اونچی گھنی گھاس کی وجہ سے وہ چوٹ لگنے سے محفوظ رہا تھا۔ وہ تیزی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ منہ سے ماسک ہٹا کر اس نے آس پاس نظریں دوڑائیں۔ آکل وہاں کہیں بھی موجود نہیں تھا۔

''آکل...... آکل!'' اس نے آکل کو پکارا۔
''میں یہاں ہوں۔'' اس کی آواز آئی تھی۔
جیف نے سر اٹھا کر دیکھا وہ ایک درخت کے تنے سے لٹکا ہوا تھا۔ جیف تیزی سے درخت کی طرف بڑھا تھا اور پھر تھوڑی دیر کی محنت کے بعد وہ آکل کو اس درخت سے نیچے اتارنے میں کامیاب ہو گیا تھا۔
''چلو جلدی کرو۔ کٹس اتار کر آس پاس کا جائزہ لیں کہ ہم کہاں پر ہیں۔'' جیف چاروں طرف دیکھتے ہوئے بولا تھا۔
''فوجی بھائی! تم میں طاقت ہوگی...... مجھے تھوڑا سانس لینے دو۔'' آکل ایک طرف کو ڈھے گیا تھا۔ جیف نے اسے گھورا۔
''یہ کوئی مذاق نہیں ہے! ہم پیرلل یونیورس میں ہیں! خدا جانے کب کون سی مصیبت ہمارے سامنے آ کھڑی ہو... بہتر ہوگا کہ جلدی جلدی لباس تبدیل کر کے آگے بڑھ جائیں۔''
آکل بمشکل اٹھ کھڑا ہوا۔ ان دونوں نے کٹس اتار کر وہاں موجود ایک چٹان کے نیچے چھپا دی تھیں۔
''یہ تو کوئی جنگل لگتا ہے۔'' آکل کے حواس واپس آئے تھے۔ اچانک ان کے قدموں کے نیچے موجود زمین زلزلے کی زد میں آگئی تھی۔
''یہ کیا ہو رہا ہے؟'' آکل نے تیزی سے چٹان کو تھاما تھا۔
''لگتا ہے زلزلہ آ رہا ہے۔'' جیف چوکنا انداز میں چاروں طرف دیکھ رہا تھا۔
پھر اگلے ہی لمحے جو منظر ان کی آنکھوں نے دیکھا تھا وہ ان کے قدموں تلے سے زمین حقیقتاً کھینچ گیا تھا۔ وہ ایک انتہائی اونچے قد کا ڈائناسار تھا۔ جو درختوں سے پتے چباتا ہوا وہاں سے گزر رہا تھا۔
وہ دونوں تیزی سے چٹان کی اوٹ میں ہوئے تھے ورنہ اس کے پیروں تلے دب سکتے تھے۔
''یہ میری آنکھیں کیا دیکھ رہی ہیں؟ ڈائناسار...... ہمیں اتنا پیچھے کیوں بھیج دیا ایون نے؟'' آکل رونے کے قریب تھا۔
''ایون کی غلطی نہیں ہے۔ ہم میں سے کوئی نہیں جانتا کہ وارم ہولز کہاں جا کر ختم ہوتے ہیں۔'' جیف بھی حیرانی سے اس ڈائناسار کو دیکھنے میں مگن تھا۔
''یہاں ڈینیل کو ہونا چاہیے تھا۔ چلو اس ہول سے باہر نکلتے ہیں اور ڈینیل والے ہول میں آواز لگاتے ہیں کہ بھائی باہر آؤ اور ان سے اپنے علاقے ادل بدل کر لیتے ہیں۔'' آکل شروع ہو چکا تھا۔
آکل کی بات پر جیف نے اسے حیرت سے دیکھا تھا۔
''تم واقعی اتنے بے وقوف ہو یا بے وقوف بننے کی ایکٹنگ کر رہے ہو۔'' جیف ناراض ہوا تھا۔
''میں صرف اس سنسنی خیز سچویشن میں تھوڑا سا مزاح ڈالنے کی کوشش کر رہا تھا'' وہ شانِ بے نیازی سے کندھے اچکا سیدھا کھڑا ہو گیا تھا۔
''کھڑے ہو جاؤ ہمیں اس ڈائناسور سے کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔ یہ پودے اور پتے کھانے والے جانداروں

میں سے ہے۔ اسے الٹرا سورس کہتے ہیں۔'' وہ یہ کہتا ہوا تیزی سے آگے بڑھ رہا تھا جیف بھی اس کے پیچھے پیچھے چلنے لگا۔

''مجھے نہیں لگتا یہاں پر کوئی جہاز آیا ہوگا۔'' جیف بولا۔

''ہاں مگر ہم اس جگہ کی اچھی طرح جانچ کر کے ہی واپس جائیں گے۔'' آکل تیزی سے آگے بڑھ رہا تھا۔

''احتیاط کرو...... آگے خطرہ بھی ہو سکتا ہے۔'' جیف نے اسے خبردار کیا تھا۔

''ارے میں کسی سے نہیں ڈرتا۔'' آکل نے ایک چٹان پر تیزی سے ہاتھ مارا تھا اور اگلے ہی لمحے جیف کے چہرے کے بدلتے ہوئے تاثرات نے اسے پیچھے پلٹنے پر مجبور کر دیا تھا۔

اور پیچھے پلٹتے ہی اس کی آنکھیں خوف سے پھٹ پڑی تھیں۔ جسے اس نے چٹان سمجھ کر ہاتھ مارا تھا وہ ایک ٹرائینوسورس کی پشت تھی جو جنگل میں آرام کر رہا تھا اور آکل کے ہاتھ مارتے ہی اس کی آنکھ کھل گئی تھی۔ وہ زور سے دہاڑا تھا اور اس کی دھاڑ نے ان دونوں کے قدم وہیں جما دیئے تھے۔

O......❖......O

Worm hole 5

Parallel Universe

Day/Time - Stopped

اہارون کو ہوش آیا۔ وہ اٹھ بیٹھا۔

یہ کوئی پرانا ٹین کا زنگ آلود ٹنل تھا۔ وہ تھوڑی دیر بیٹھا اپنے حواس بحال کرتا رہا اور پھر اٹھ کر اس ٹنل سے باہر نکل آیا تھا مگر باہر نکلتے ہی اس کا اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا نیچے رہ گیا تھا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ سمندر کی کسی اندرونی تہہ میں ہے مگر وہاں پانی موجود نہیں تھا۔ آسمان کی طرف دیکھنے سے اسے سمندر کے نیلے پانی کی تہہ تو نظر آتی تھی مگر اپنے آس پاس کہیں بھی پانی محسوس نہیں ہو رہا تھا۔ وہاں ہلکی روشنی تھی۔ اس نے غور کرتے ہوئے اِدھر اُدھر نظر دوڑائی اور تب اسے یہ ادراک ہوا کہ یہاں کئی تعداد میں ہوائی اور بحری جہاز زنگ آلود حالت میں موجود ہیں۔

''اس کا مطلب ہے کہ یہ سمندر کا وہ حصہ ہے جہاں وہ جہاز ڈوبنے کے بعد آتے ہوں گے۔'' اس نے خود کلامی کی اور پھر کچھ سوچ کر اپنی کٹ اتار کر اسی ٹنل میں رکھ دی تھی۔ کیوں کہ وہاں پانی موجود نہیں تھا اور وہ وہاں چل پھر سکتا تھا۔ وہ چاروں طرف کا جائزہ لینے لگا۔ یہاں مکمل ویرانی تھی۔ جہاز انتہائی بوسیدہ اور زنگ آلود حالت میں موجود تھے۔

''مجھے جلد از جلد وہ جہاز ڈھونڈنا ہوگا جو حال ہی میں ڈوبا ہے۔'' وہ تیزی سے وہاں سے گزرنے لگا۔

اور تب ہی اسے ایسا لگا تھا کہ جن جہازوں کو وہ خالی سمجھ رہا تھا وہ خالی نہیں تھے۔ اسے لگا جیسے کوئی ان کے اندر سے جھانک رہا ہو۔ وہ چلتے چلتے رک گیا تھا۔ اس نے اپنے دائیں جانب موجود جہاز کی طرف گردن گھمائی۔ اس میں ہلنے کی طاقت ختم ہوگئی!

اس جہاز کے اندر سے وہی گلے سڑے کائی زدہ چہرے جھانک رہے تھے جنہیں اس نے اپنے خواب میں دیکھا تھا۔ وہ تیزی سے چاروں طرف گھوما۔ ہر جہاز کے اندر سے اسے وہی چہرے جھانکتے نظر آ رہے تھے۔ وہ ایک عجیب سی زبان میں جاپ کر رہے تھے۔ اور پھر آہستہ آہستہ وہ ان جہازوں کی کھڑکیوں سے نکل کر اس کی طرف بڑھنے لگے اس کے گرد ان کائی زدہ چہروں کا گھیرا تنگ ہوتا چلا جا رہا تھا۔

اچانک ہی وہ سب رک گئے۔ وہ چاروں طرف گھوم کر انہیں دیکھنے لگا۔

''کاش یہ میرا خواب ہو۔'' اس نے دل سے خواہش کی تھی۔

اور پھر انہوں نے کسی کے لیے راستہ چھوڑنا شروع کیا تھا۔ وہ رک کر کسی انہونی کا انتظار کرنے لگا۔ مگر وہاں انہونی کی جگہ موت کھڑی نظر آئی تھی۔

وہ ایک عورت تھی!

جس کے لمبے بالوں اور گلے جسم پر سمندری کائی جمی ہوئی تھی۔ اہارون کے ذہن میں جھماکا ہوا۔ اسے اپنا وہ خواب یاد آیا تھا۔

''کون ہو تم؟'' اس نے ہمت کر کے پوچھا تھا۔

''زلیکا......ااا......ااا......'' وہ لمحے بھر میں اس کے قریب آ چکی تھی اور اب اہارون کی گردن اس کی گرفت میں تھی۔

اہارون نے اپنے آپ کو چھڑانے کی پوری کوشش کی تھی مگر اس کا دم گھٹنے لگا تھا اور پھر اس کی سانس رک گئی تھی۔ ذہن کا پردہ سفید پڑ گیا تھا۔

O......❖......O

Worm hole 6

Parallel Universe

Day/Time - Stopped

وہ کسی شیشے کے کمرے میں آ کر گرا تھا اور گرتے ہی اٹھ کھڑا ہوا تھا۔ وہ پہلے سے تیار تھا اسے معلوم تھا کہ اسے گرنے سے چوٹ بھی لگ سکتی ہے لہٰذا اس نے ذہنی طور پر خود کو ہر طرح کی سچویشن کے لیے تیار کیا ہوا تھا۔ ایون نے اٹھ کر چاروں طرف دیکھا یہ کوئی لیب تھی۔ وہ شیشے کے کمرے کا دروازہ کھول کر باہر نکل آیا۔ لیب میں خاموشی تھی ایسا لگتا تھا جیسے یہاں کام کرنے والوں کی چھٹی ہو چکی ہے۔

وہ ہر کمرے کو بغور دیکھتا آگے بڑھنے لگا وہاں ہر طرف جدید مشینری لگی ہوئی تھی۔

اچانک اسے ایک کمرے میں کوئی بیٹھا کام کرتا ہوا نظر آیا تھا۔ ایون نے بغیر کوئی آہٹ کیے اسے دیکھا۔ اس کی کنپٹیوں کے بال سفید تھے۔ اس کی عمر پچاس کے قریب لگتی تھی۔ اس نے اس کی پشت سے اس کی عمر کا اندازہ لگانے کی کوشش کی۔ اچانک ہی وہ پلٹا تھا۔

ایون کو لگا کہ وہ ہل نہیں سکے گا۔

کرسی پر بیٹھا شخص اسے دیکھ کر مسکرایا تھا اور ٹیبل پر موجود بٹن پریس کر کے اس کے لیے کمرے کا دروازہ کھول دیا تھا۔

ایون سے ہلا نہیں گیا۔

''آؤ! میں تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا۔ میں جانتا تھا تم ضرور آؤ گے۔'' وہ مسکرایا تھا۔

ایون خاموشی سے لیب میں داخل ہو گیا۔

''بیٹھو۔'' اس نے سامنے پڑی کرسی کی طرف اشارہ کیا تھا۔ ایون خاموشی سے کرسی پر جا بیٹھا۔

''کیا لو گے؟'' وہ بے تکلف ہوتے ہوئے بولا۔

''یہ کون سا سال ہے؟'' ایون کے چہرے پر گہری سنجیدگی تھی۔

''تم 2040 میں ہو۔'' وہ ایون کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا۔

''تو کیا تم اپنے مقصد میں کامیاب ہوئے تھے؟'' وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا۔

''مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑا۔ میں نے آگے بڑھنے کو ترجیح دی۔'' بوڑھا اب کرسی سے کھڑا ہو گیا تھا۔

''اس کا مطلب تم ناکام رہے تھے؟'' ایون کا وجود زلزلے کی زد میں تھا۔

''کم آن ایون جیرالڈ! اس کسمپرسی کی حالت سے باہر نکل آؤ۔ تم اس وقت دنیا کے کامیاب ترین سائنسدان ہو۔ تمہارے پاس دولت ہے شہرت ہے۔ سب کچھ تو ہے۔'' وہ بوڑھا مسکرایا تھا۔

''پر وہ نہیں ہے جس کی مجھے تلاش تھی اور تم ایون جیرالڈ نہیں ہو۔ ایون مادہ پرست نہیں ہے۔'' وہ یہ کہہ کر تیزی سے کمرے سے باہر نکلنے لگا تھا۔ بوڑھے نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے روکا۔

''تم کیا کرنے لگے ہو؟'' وہ بوڑھا غصے میں چیخا تھا۔

''میں یہ سب کچھ بدل دوں گا۔'' ایون غصے سے چیختا ہوا باہر نکلنے لگا تھا۔

بوڑھا اس کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔

وہ ایون جیرالڈ کا بڑھاپا تھا۔ اور اپنی جوانی کے سامنے کھڑا تھا۔

''بے وقوف مت بنو، اپنی محنت کو ایسے ضائع مت ہونے دو۔'' وہ اسی پر چلایا تھا۔

''اگر وہ حاصل نہ ہوا تو کچھ حاصل نہ ہوگا اور تم مجھے روک نہیں سکتے۔'' وہ یہ کہہ کر تیزی سے آگے بڑھنے لگا۔

بوڑھے ایون نے آگے بڑھ کر میز پر موجود ایک بٹن پریس کیا تھا اور اس کے آگے نیلے رنگ کی شعاعوں کا ایک جال کھڑا ہو گیا تھا۔ ایون کے قدم تھمے۔

''تم یہاں سے باہر نہیں نکل سکو گے۔ تم ہمارے حال کو نہیں بدلو گے۔'' وہ سنجیدگی سے کہتا اس کے سامنے آ کھڑا ہوا تھا۔

یہ مت بھولو کہ تمہیں یہاں تک پہنچانے والا میں ہوں۔'' ایون کو غصہ آیا تھا۔

''تم مجھے یہاں پہنچانے سے پہلے ہی مٹانے جا رہے ہو۔'' وہ بوڑھا اس کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا۔

ایون نے اسے تیزی سے دھکا دیا تھا اور بٹن کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا کہ ایک لال رنگ کی شعاع اس کے جسم

سے ٹکرائی تھی۔

درد کی تیز لہر اس کے پورے جسم میں دوڑی ... وہ حیرت سے اس کی طرف پلٹا۔

''سوری! تم شاید بھول گئے ہو کہ میں بھی ایون ہی ہوں۔'' اس بوڑھے کے ہاتھ میں لیزر گن تھی۔

ایون نیچے گر پڑا تھا۔ اسے لگا جیسے اس کی رگوں میں گرم لاوا دوڑ رہا ہو اور پھر اس کا ذہن اندھیروں میں ڈوبتا چلا گیا۔

O......❖......O

Worm hole 3

Parallel Universe

Day/Time - Stopped

وہ دونوں تیزی سے چلتے ہوئے باہر آئے تھے۔ وہاں لوگوں کی آمد ورفت جاری تھی۔

''اب یہاں سے ہمیں کہاں جانا ہوگا؟'' سائمن چاروں طرف دیکھ رہا تھا۔

''میں تو خود نہیں جانتا! پہلے ہم یہ پتا لگائیں کہ ہم کس سال میں آئے ہیں۔'' احمد بولا۔

''وہ دیکھو سامنے اخبار مل رہا ہے۔ آؤ اخبار دیکھتے ہیں۔ اس سے ہمیں تاریخ کا پتہ چل جائے گا۔'' سائمن نے ایک طرف لگے اخبار کے اسٹینڈ کی طرف اشارہ کیا تھا۔

اور وہ دونوں سر ہلا کر اس طرف بڑھ گئے۔ احمد نے اخبار اٹھا کر چاروں طرف نظر دوڑائی ایسا لگتا تھا جیسے سارے بہت جلدی میں ہوں۔ اخبار والے نے انہیں حیرت سے اوپر سے نیچے تک دیکھا تھا کیونکہ ان کا لباس بالکل مختلف تھا۔

''پیسے؟'' وہ انگریزی میں بولا تھا۔

''اوہو!'' وہ دونوں ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے۔

''ہم صرف دیکھنا چاہتے ہیں۔'' سائمن نے اسے شستہ انگریزی میں جواب دیا۔

وہ آدمی سر ہلا کر اپنے کام میں مصروف ہو گیا تھا۔ احمد نے اخبار پر نظر ڈالی

''ایمسٹرڈیم ٹائمز۔ 15۔ جولائی 1655''

''کیا ہوا؟'' سائمن اس کے چہرے پر پھیلی پریشانی دیکھ کر بولا۔

''ہم انگلینڈ میں ہیں! اور یہ 1655 ہے۔'' اس نے یہ کہہ کر اخبار تہہ کیا تھا اور واپس اسٹینڈ پر رکھ دیا تھا۔

''کیا؟؟'' سائمن یہ بات سنتے ہی برے طریقے سے اچھلا تھا۔

اس نے تیزی سے اخبار اٹھایا اور اس کی شہ سرخیوں پر نظر دوڑانے لگا۔

''کیا ہوا؟'' احمد اس کی بوکھلاہٹ پر چونکا تھا۔

''یہ 1655 ہے تو سمجھو ہم موت کے دہانے پر کھڑے ہیں۔'' اور شہ سرخیوں پر نظر پڑتے ہی اس کی بات کی تصدیق ہو گئی تھی۔

''کیا ہوا ہے کچھ بتاؤ گے بھی؟''احمد اب چاروں طرف چوکنا انداز میں دیکھ رہا تھا۔

''ہم Great Plague of London کے دور میں آ گئے ہیں۔ اس وقت یہ پینا ڈیمک یہاں پھیلنا شروع ہوا تھا۔اسے bubonic plague بھی کہا جاتا ہے۔''اس نے بے بسی سے اخبار ایک طرف رکھ دیا تھا۔

''کیا مطلب میں سمجھا نہیں۔''اس کی بات احمد کے سر کے اوپر سے گزر گئی تھی۔

''مطلب یہ کہ یہاں وبا پھوٹی ہے اور ابھی شروعات ہے۔اٹھارہ مہینوں میں یہاں پچھتر ہزار سے ایک لاکھ کے قریب لوگوں کی موت ہوگی۔اور ہم یہاں پھنس گئے ہیں۔''وہ پریشان ہوا تھا۔

''یہاں پر رکنا بیکار ہے ہمیں یہاں سے جتنی جلدی ہو نکل جانا چاہیے۔اگر ہمیں یہ وبا لگ گئی تو ہم یہیں مر جائیں گے۔''سائمن بولا۔

''لیکن ہم جہاز کو تلاش کئے بغیر کیسے جا سکتے ہیں؟''احمد نے چاروں طرف نظر دوڑائی تھی اسے معاملے کی سنگینی کا اندازہ نہیں تھا۔

اور تب ہی اچانک لوگ سڑکوں پر بھاگنا شروع ہو گئے تھے۔انہیں سمجھ نہیں آیا کہ ہو کیا رہا ہے۔

''یہ کیا ہو رہا ہے؟''احمد پریشان ہوا تھا۔

اخبار والا اپنا اسٹینڈ چھوڑ کر بھاگ کھڑا ہوا تھا۔

''یہ سب کہاں جا رہے ہیں؟''احمد نے سائمن کی طرف دیکھا۔

''ادھر دیکھو۔''اس نے سامنے کی طرف اشارہ کیا تھا سڑک پر دس سے پندرہ لوگ پڑے تڑپ رہے تھے۔

''انہیں کیا ہوا؟''احمد حیران ہوا۔

انہیں وبا لگی ہے۔یہاں سے فوراً چلو۔''وہ ایک طرف بھاگنے لگے تھے۔

''مگر اس کا کوئی علاج تو ہوگا۔''احمد نے بھاگنے میں ہی عافیت سمجھی تھی۔

''نہیں علاج اگلے سال ملے گا اور وہ علاج نہیں ہوگا انہیں بڑی تعداد میں ملک میں موجود چوہوں کو جلانا ہوگا۔''وہ اب لوگوں کے ساتھ بھاگتے ہوئے ایک تنگ گلی میں داخل ہوئے تھے۔

''تو ہم چلتے ہیں اور یہ مشورہ انہیں ابھی دیتے ہیں۔اس سے پہلے کہ وبا یہاں مزید پھیل جائے۔''احمد کا سانس پھول گیا تھا۔

''ہم یہاں تاریخ بدلنے نہیں آئے ہیں۔بہتر ہوگا کہ ہم یہاں سے چلے جائیں۔''سائمن رک کر سانس درست کرنے لگا۔

''میں یہاں سے کہیں نہیں جاؤں گا۔''احمد رک کر بولا۔

''احمد ضد مت کرو! ہم غلط جگہ آ گئے ہیں۔''سائمن کو اس کی ہٹ دھرمی پر غصہ آیا تھا۔

مگر اسی لمحے ان کے آگے دو پولیس والے آ کر کھڑے ہو گئے تھے۔

''کون ہو تم دونوں؟''ان میں سے ایک نے پوچھا تھا اور سائمن کے قدم وہیں جم گئے تھے۔

اس نے اوپر سے نیچے تک ان کو عجیب سے لباس میں ملبوس دیکھا۔ ان کے پیچھے چار اور پولیس والے آ کر کھڑے ہو گئے تھے۔ آس پاس کے لوگ ابھی تک ادھر اُدھر دوڑ رہے تھے۔

''تم دونوں ہی ہونا جو اس جہاز سے اترے ہو جس سے یہ وبا پھیلی ہے۔'' ایک قدرے فربہی جسم کا پولیس والا ان کے قریب چلتا ہوا آیا تھا۔

''ہم وہ نہیں ہیں۔ ہم یہیں کے شہری ہیں۔'' سائمن بولا مگر اس کا لہجہ ان سب سے الگ تھا۔

''پکڑلو انہیں۔'' ان سب نے انہیں گھیر لیا تھا۔

احمد چاروں طرف گھوما مگر ہر طرف سے پولیس والے انہیں گھیر چکے تھے۔ سائمن کو اپنا دل ڈوبتا ہوا محسوس ہوا وہ اس وبا زدہ شہر میں قید ہونے والے تھے۔

O......❖......O

Warm Hole 4

Parallel Universe

Day/Time - Stopped

''رک کیوں گئے ہو؟ بھاگو۔'' اچانک جیف کو ہوش آیا تھا اور اس نے چلا کر آکل کو خبردار کیا تھا۔

جتنی دیر میں ٹی ریکس کھڑا ہوتا آکل اور جیف وہاں سے بھاگ کھڑے ہوئے تھے پر ان کی رفتار ٹی ریکس سے زیادہ نہیں ہو سکتی تھی۔ ان کے پاس اتنا وقت بھی نہیں تھا کہ وہ اپنی جیکٹ سے گاڈ پارٹیکل نکال لیں۔

''وہ دیکھو سامنے ایک غار'' اچانک آکل کو ایک چٹان میں موجود غار کا دہانہ نظر آیا تھا۔ وہ دونوں تیزی سے بھاگتے ہوئے اس غار کے اندر داخل ہو گئے تھے۔ ٹی ریکس اپنی لحیم شحیم جسامت کی وجہ سے اس میں داخل نہیں ہو سکا تھا۔

''اب کیا کریں؟'' آکل پھولی سانسوں کے ساتھ بولا۔

''ٹھہر جاؤ! مجھے سانس لینے دو۔'' جیف گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر جھکا ہوا تھا۔

ٹی ریکس بار بار چٹان کے اندر اپنا منہ ڈالنے کی کوشش کر رہا تھا۔ اس کی دہاڑ ان کے کان کے پردے پھاڑنے کا کام کر رہی تھی مگر وہ اندر نہیں داخل ہو پا رہا تھا لہٰذا چٹان کے باہر ہی ٹہلنے لگا۔ یہ نئی قسم کا کھانا تو اس نے پہلی دفعہ دیکھا تھا۔

''اب ہم یہاں سے باہر کیسے نکلیں گے؟'' آکل کے چہرے پر پریشانی تھی۔

''ہمارے پاس گاڈ پارٹیکل موجود ہے۔ ہم اس کی مدد سے بھی یہاں سے جا سکتے ہیں۔'' جیف، آکل کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

''لیکن ہم اپنا کام پورا کیے بغیر نہیں جائیں گے۔ ہمیں اس علاقے کی اچھی طرح جانچ کرنی ہوگی۔ ہم ایون کی محنت کو ایسے ضائع نہیں ہونے دیں گے۔'' آکل بولا۔

''تمہیں لگتا ہے کہ اگر جہاز یہاں آیا ہوگا تو ان جانوروں نے انسانوں کو اب تک زندہ رہنے دیا ہوگا؟'' جیف

ٹی ریکس کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

''تب بھی ہم یہاں سے خالی ہاتھ نہیں جائیں گے۔'' آکل نے حتمی بات کی۔

''ٹھیک ہے پھر! اس کو بھگاؤ۔'' جیف کو غصہ آیا تھا۔

''یہ چلا جائے گا خود ہی...... ہم انتظار کرتے ہیں۔ جب یہ دیکھے گا کہ ہم باہر نہیں نکل رہے تو یہ اپنا کھانا ڈھونڈنے کے لیے یہاں سے جائے گا ہی......'' آکل یہ کہہ کر غار میں ایک طرف کونے میں جا بیٹھا۔

''تمہیں کیا لگتا ہے کہ ہمیں یہاں سے کیا ملے گا؟'' جیف اسے غور سے دیکھتے ہوئے بولا۔

''میں بہت عرصے سے اہارون کے ساتھ ہوں۔ اور میں نے دیکھا ہے کہ وہ ہر کہانی کا کنکشن بناتا ہے۔ مجھے پوری امید ہے کہ ان وارم ہولز کا آپس میں کوئی کنکشن ضرور ہوگا۔ ہمیں بس وہی سرا تلاش کرنا ہے اور جیسے ہی ہمیں وہ نظر آیا ہم یہاں سے چلے جائیں گے۔'' آکل سنجیدگی سے بولا۔ جیف سر ہلا کر خاموشی سے ایک طرف بیٹھ گیا تھا۔

اب انہیں ٹی ریکس کے جانے کا انتظار تھا۔ ٹی ریکس دن ڈھلنے تک وہیں ٹہلتا رہا پھر اندھیرا پھیلتے ہی وہ وہاں سے چل دیا تھا۔ وہ اس کے جانے کے آدھے گھنٹے بعد بھی غار کے اندر ہی بیٹھے رہے اور پھر باہر نکل آئے مگر ان کا دن ضائع ہو چکا تھا وہاں رات اتر رہی تھی۔

''اب اس اندھیرے میں اس جنگل میں کچھ بھی کھوجنا ناممکن ہوگا۔'' جیف بولا۔

''ٹھیک ہے! پھر آج رات یہیں گزارو۔ ہم کل صبح اس جنگل کو اچھی طرح کھنگالیں گے...... امید ہے کہ ٹی ریکس دوبارہ نہیں آئے گا۔''

وہ دونوں واپس غار میں داخل ہو گئے۔ آکل نے ایک کونے سے ٹیک لگا کر آنکھیں موند لی تھیں۔ جیف کی نیند اڑ چکی تھی۔ نہ جانے انہیں اس جنگل میں کون سا سرا ملنے والا تھا۔

O......❖......O

Warm hole 1

Parallel Universe

Day/Time - Stopped

''چلو! اب ہم باہر چلیں گے۔'' تھوڑی دیر اسکرین پر باہر کے حالات دیکھنے کے بعد ول نے جیسیکا کو مطلع کیا تھا۔

جیسیکا کے دل کی دھڑکن تیز ہو گئی تھی۔ وہ آہستہ آہستہ اسی لفٹ نما دروازے کی طرف بڑھے تھے۔ باہر اندھیرا پھیل رہا تھا اور ول کو لگا تھا کہ یہی صحیح وقت ہے اس علاقے کو اچھی طرح دیکھنے کا۔ انہوں نے آہستگی سے لفٹ نما دروازہ کھولا تھا اور باہر جھانکا۔ اندھیرا پھیلتے ہی وہاں بھی آمد و رفت کم ہو گئی تھی اس کا مطلب تھا کہ یہاں بھی رات کا وقت آرام کے لیے مخصوص تھا۔ وہ لوگ احتیاط سے زمین پر اتر آئے۔ یہاں کی مٹی بے انتہا نرم تھی ان کے پاؤں زمین میں دھنس رہے تھے۔ وہ آہستہ آہستہ ان بیضوی عمارتوں کی اوٹ لے کر آگے بڑھ رہے تھے۔

''وہ دیکھو۔'' اچانک جیسیکا نے سرگوشی کی تھی۔

ان عمارتوں کے بیچ ایک قدرے بڑی اور روشن عمارت کھڑی تھی۔ جہاں اس وقت بھی آمدورفت جاری تھی۔ وہاں کھڑی مخلوق نے اپنے ہاتھوں میں ہتھیار نما چیزیں پکڑی ہوئی تھیں۔

''میرے خیال سے یہ ان کی کوئی اہم جگہ ہوسکتی ہے۔'' ول نے سرگوشی کی۔

''ہم یہاں داخل کیسے ہوں گے؟'' جیسیکا نے سرگوشی کی۔

''مجھے سوچنے دو۔'' ول نے اتنا ہی کہا تھا کہ اس کے جسم سے کوئی گرم چیز ٹکرائی تھی وہ تیزی سے پیچھے پلٹا۔ اس مخلوق کے ہتھیار سے نکلنے والی نیلی روشنی اس کے جسم کے آر پار ہوگئی تھی۔ اسے لگا وہ اپنے ہوش کھو رہا ہے اور تب ہی اس نے جیسیکا کو ان کا شکار ہوتے دیکھا تھا۔ آخری آواز جو اس نے اپنے ہوش و حواس میں سنی تھی وہ جیسیکا کی چیخ تھی اور اس کے بعد اس کا ذہن اندھیروں میں ڈوبتا چلا گیا تھا۔

○ ❖..... ○

Warm hole 2

Parallel Universe

Day/Time - Stopped

''میرے خیال سے اتنی بڑی رسّی کافی ہوگی۔'' روبینہ یہ کہہ کر کھڑی ہوئی تھی۔

انہیں یہ رسی نما بیل بناتے ہوئے رات ہوگئی تھی۔

''ہاں میرے خیال سے ہمیں اب اترنا چاہیے!'' ڈینیل نے اس عظیم الشان شہر پر ایک نظر ڈالی۔

انہوں نے فصیل کی دیوار سے وہ بیل نیچے لٹکانا شروع کردی تھی اور اس کا ایک سرا درخت کے ساتھ لٹکتی بیل سے باندھ دیا تھا۔ وہ جانتے تھے کہ یہ بیلیں بہت مضبوط ہیں لہٰذا ان کے وزن سے یہ ٹوٹنے والی نہیں تھیں۔ بیل فصیل کی بنیاد سے تھوڑا سا اوپر ختم ہوگئی تھی۔ وہاں سے وہ باآسانی نیچے کود سکتے تھے۔

''زبردست ہم کامیاب رہے ہیں۔ ہمیں اب اترنا چاہیے۔'' روبینہ یہ کہہ کر آہستگی سے اس بیل سے لٹک کر فصیل سے نیچے اترنے لگی تھی۔

ڈینیل نے بھی اس کی پیروی کی۔ آدھے گھنٹے کی محنت کے بعد وہ نیچے اترنے میں کامیاب ہوچکے تھے اور بری طرح تھک گئے۔ لٹکے لٹکے ان کے بازو شل ہوچکے تھے۔

''یہ ہماری سوچ سے زیادہ لمبی ثابت ہوئی ہے مجھے تو اب یہ فکر ہورہی ہے کہ ہم یہاں سے واپس کیسے جائیں گے۔'' روبینہ بولی۔

''ایون نے ہمیں گاڈ پارٹیکل دیا ہے ہم اسی کی مدد سے واپس جائیں گے کیونکہ یہاں سے دوبارہ اوپر چڑھنا تو مجھے ناممکن نظر آرہا ہے۔'' ڈینیل نے اس فصیل پر نظر ڈالی جواب انہیں آسمان کو چھوتی ہوئی محسوس ہورہی تھی۔

''تم ٹھیک کہہ رہے ہو! چلو ہمیں بغیر دیر کیے شہر میں داخل ہونا ہے۔'' روبینہ عجلت میں بول کر اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔

وہ دونوں محتاط انداز میں آگے بڑھ رہے تھے۔ ایک جگہ قدم رکھتے ہی شہر میں تیز سائرن گونج اٹھا۔ وہ دونوں

جہاں تھے وہیں جم کر رہ گئے۔ایسا لگ رہا تھا جیسے کوئی ایمر جنسی ہوگئی ہو۔اچانک شہر میں ہلچل شروع ہوئی تھی۔روبینہ نے دیکھا اس کے پیروں کے قریب لال شعاعوں کا ایک جال بچھا تھا۔اسے شدید حیرت نے گھیرا وہ یہ کیسے بھول گئی تھی کہ یہ شہر صدیوں پہلے بھی ٹیکنالوجی میں بہت آگے تھا۔اور اچانک ان کے سر کے اوپر فلائینگ مشینز آ کر رک گئی تھیں۔ان مشینز سے ایک روشنی برآمد ہوئی تھی جوان کے سروں پر پڑی تھی اور وہ جہاں تھے وہیں فریز ہو گئے۔وہ چاہ کر بھی اپنے جسم ہلا نہیں سکتے تھے۔

انہیں سامنے سے دیو القامت آدمی اپنی طرف بڑھتے نظر آئے مگر ان کے ہاتھ ہلتے تو وہ گاڈ پارٹیکل تک جاتے۔

وہ بری طرح جم چکے تھے۔ان آدمیوں کے ہاتھ میں جدید ہتھیار تھے۔ڈینیل اپنے بے بس ہونے پر شدید غصے میں تھا۔ان آدمیوں نے قریب پہنچ کر ان کا تفصیلی جائزہ لیا تھا جیسے وہ کسی اور ہی دنیا کی مخلوق ہوں۔ان کی زبان ان دونوں کی سمجھ سے باہر تھی۔وہ مشین مسلسل ان کے سر پر سوار، روشنی سے ان کا احاطہ کیے ہوئے تھی۔اور پھر ایک آدمی نے ایک ریموٹ نما آلہ روبینہ کے ماتھے سے لگایا تھا اور اس کے لگتے ہی روبینہ کا ذہن اندھیروں میں ڈوب گیا تھا یہی عمل ڈینیل کے ساتھ دہرایا گیا تھا اور وہ بھی اپنے ہوش وحواس کھو بیٹھا تھا۔

وہ سب ایک ایک کر کے ان وارم ہولز میں پھنستے چلے جا رہے تھے۔

○……❖……○

Warm hole 5

Parallel Universe

Day/Time - Stopped

اہارون کی آنکھیں کھلیں۔وہ ایک شیشے کی ٹیوب میں قید تھا۔اس نے ذہن پر زور ڈالا اسے وہ خوفناک منظر یاد آیا جب وہ زلیکا کی گرفت میں تھا۔اس کا سر ابھی تک گھوم رہا تھا۔ٹیوب چاروں طرف سے بند تھی۔اس نے ٹیوب کی چھت پر نظر ڈالی وہ اسٹیل کی تھی نہ جانے انہوں نے اسے اس کے اندر کیسے ڈالا تھا۔اور وہ جب ہوش میں آیا تو کھڑا کیسے تھا؟

اس نے تیزی سے ٹیوب پر ہاتھ پھیرا کہیں بھی کوئی دروازہ نہیں تھا۔اس نے ایک نظر اس کمرے پر ڈالی جہاں وہ قید تھا وہاں ہر طرف جدید مشینز لگی ہوئی تھیں۔اب اس کے پاس کوئی چارہ نہیں تھا سوائے اس کے کہ وہ انتظار کرے۔تھوڑی دیر کے بعد ہی کمرے میں موجود ایک اسٹیل کا دروازہ لفٹ کی طرح کھلا تھا اور وہاں سے اندر داخل ہوتی مخلوق کو دیکھ کر اہارون کی آنکھیں پھیل گئی تھیں۔

یہ تو وہ نہیں تھے جو سمندر میں اس کو گھیرے ہوئے تھے۔

''ایلینز۔'' وہ زیر لب بڑبڑایا۔اس کی ریڑھ کی ہڈی میں سرد لہر دوڑ گئی تھی۔

''یہ کیسے ممکن ہے؟'' جنہیں وہ اب تک مفروضہ سمجھتا آیا تھا وہ حقیقت بن کر اس کے سامنے کھڑے تھے۔

ان میں سے دو چلتے ہوئے اس کی ٹیوب کے سامنے آ کھڑے ہوئے تھے اور اسے غور سے دیکھ رہے تھے۔وہ

کیا بات کر رہے تھے وہ سن نہیں سکتا تھا اور دوسرے ہی لمحے اسے حیرت کا ایک اور جھٹکا لگا تھا۔

وہ دروازہ دوبارہ کھلا تھا اور ان جیسے چار اور ایلینز دو لوگوں کو گھسیٹتے ہوئے اندر لے کر آئے تھے۔

''ول، جیسیکا۔'' اہارون انہیں دیکھ کر چلایا تھا پر اس کی آواز باہر تک نہیں پہنچی تھی۔

انہوں نے ان دونوں کو ایک طرف ڈال دیا تھا نہ جانے وہ زندہ بھی تھے کہ نہیں۔ ان میں سے دو نے مشین پر موجود ایک بٹن کو پریس کیا تھا اور کمرے میں موجود دو اور ٹیوبز اوپر کی طرف اٹھ گئی تھیں۔ یعنی یہ اس طریقے سے آپریٹ ہوتی تھیں۔ انہوں نے ان دونوں کو گھسیٹ کر ان ٹیوبز کے اندر ڈالا تھا اور وہ خودکار طریقے سے بے ہوشی کی حالت میں ہی ہوا میں معلق ہو گئے تھے۔ یعنی وہ زندہ تھے۔ اب وہ سب چلتے ہوئے اہارون کے گرد جمع ہو رہے تھے۔

''لیکن یہ لوگ یہاں کیسے آ سکتے ہیں؟ یہ تو کسی اور وارم ہول میں گئے تھے۔'' اہارون کے لیے یہ سب ہضم کرنا مشکل تھا۔

اور تب ہی اس کمرے کے دائیں طرف موجود ایک شیشے کا دروازہ کھلا تھا اور اہارون کا رہا سہا خون بھی خشک ہو گیا تھا۔ وہ زلیکا تھی جو وہاں سے برآمد ہوئی تھی۔

اب اس کے جسم پر جگہ جگہ وہ کائی نہیں تھی۔ اس کا جسم ہلکے سبز اور نیلے رنگ کے امتزاج کا حامل تھا۔ اس کو دیکھتے ہی ہیبت طاری ہو جاتی تھی۔ وہ چلتی ہوں اہارون کی ٹیوب کی طرف آئی تھی اور باقی سارے اسے دیکھتے ہی دور ہٹ گئے تھے۔ اس نے غور سے اہارون کو اوپر سے نیچے تک دیکھا اور شیشے کی ٹیوب کے اندر ہی اپنا ہاتھ ڈال دیا تھا اور اس کا ہاتھ بغیر کسی رکاوٹ کے اس ٹیوب کے اندر داخل ہو کر اہارون کے گلے تک پہنچا تھا۔ وہ ویسے ہی اس اچانک افتاد پر حیران تھا اور اس کے اس طرح گلا دبوچنے پر بری طرح بوکھلایا تھا۔

وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھنے لگی تھی۔ اہارون کو لگا تھا جیسے اس کے دماغ سے اس کے خیالات نکل کر زلیکا کے اندر ٹرانسفر ہو رہے تھے۔ اس نے رک کر گرفت ڈھیلی کی تھی اور اپنا ہاتھ تیزی سے کھینچ کے باہر نکالا۔ وہ واپس ان ایلینز کی طرف پلٹی۔

''اس کے باقی دوست بھی ہیں۔ جلد ہی وہ سب بھی یہاں موجود ہوں گے۔ اور وہ بھی جس نے ہمیں ان کے وہاں داخل ہونے کے بارے میں بتایا تھا۔ ان سب کے ملتے ہی ہم پرزم کیریئر کو چھوڑ کر باقی سب کو محفوظ کرنا شروع کر دیں گے۔'' اہارون کو ایسا لگا کہ وہ اس کی زبان سمجھ سکتا ہے۔

جبکہ اس سے پہلے اسے ٹیوب کے اندر کچھ سنائی نہیں دے رہا تھا۔ مگر یہ اثر کچھ دیر تک ہی رہا تھا اور اس کے بعد اسے ایسا لگا تھا جیسے وہ یہ صلاحیت دوبارہ سے کھو چکا ہے۔ یعنی زلیکا کے اسے چھونے کے کچھ لمحوں تک اسے یہ قوت ملی تھی۔ اب باہر جو بھی بات ہو رہی تھی اس تک نہیں پہنچ پا رہی تھی۔ وہ شاید ان کی سربراہ تھی۔ مگر وہ ان کی طرح نہیں تھی۔ ایک نظر اس پر ڈال کر وہ واپس اس شیشے کے دروازے کے اندر غائب ہو گئی تھی۔ باقی سب بھی وہاں سے باہر نکل گئے۔

اب کمرہ بالکل خالی ہو چکا تھا۔ اہارون نے ایک نظر ول اور جیسیکا پر ڈالی۔

وہ دونوں ہوا میں معلق اس ٹیوب کے اندر موجود تھے اور اہارون کے پاس اب سوائے ان کے ہوش میں آنے کا انتظار کرنے کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں تھا۔ وہ سن چکا تھا کہ اس کے باقی دوست بھی یہیں ملنے والے تھے۔ یعنی برمودا کی ساری گتھیاں یہیں سلجھنے والی تھیں۔ اور پھر انہیں محفوظ کرنے کی جو بات کی گئی تھی وہ خطرے کا الارم تھی۔ اسے ایون کا شدت سے انتظار تھا کیونکہ اسے اس سے بہت سارے سوال کرنے تھے۔ پرزم کیریئر کون تھا؟ کس نے بتایا تھا یہ سب ان کو؟

ایون کے علاوہ اور کون ہو سکتا تھا بھلا۔ آج وہ سب اس کی وجہ سے موت کے دہانے پر کھڑے تھے۔

اور وہ یہاں سے بچ کر نکلنے والا تھا۔

O......❖......O

Warm hole 6

Parallel Universe

Day/Time - Stopped

ایون کی آنکھ کھلی۔ اس کی آنکھیں تیز روشنی سے چندھیا گئی تھیں۔ وہ ایک اسٹریچر پر بیلٹس سے بندھا ہوا تھا۔

اس نے آس پاس گردن گھمائی۔ بوڑھا ایون اسٹریچر کے ساتھ لگی مشینوں پر جھکا کچھ بٹنز پریس کر رہا تھا۔

''مجھے باندھنے کا مقصد۔'' وہ غرایا۔

''اوہ تو تمہیں ہوش آ گیا۔'' وہ مسکراتے ہوئے اس کی طرف پلٹا۔

''دیکھو! میری اور تمہاری زندگی ان کے بغیر کچھ بھی نہیں ہے۔ مجھے سمجھ نہیں آتا کہ تم ان کے بغیر اتنا آگے کیسے بڑھ گئے؟ اتنے خودغرض کب سے ہوئے تم؟'' ایون مسلسل اپنے آپ کو چھڑانے کی سعی کر رہا تھا۔

''میں نے سچ کو تسلیم کرنا شروع کر دیا تھا ایون! میں تمہاری طرح دیوانہ وار ان کے پیچھے دوڑتا نہیں چلا گیا۔ تم بھی کرو گے! تم اچھی طرح جانتے تھے کہ یہاں کیا تھا۔ اگر ہمارے پاس یہ چاندی کی کتاب نہ ہوتی تو اب تک میرا بھی خاتمہ ہو چکا ہوتا۔'' بوڑھا چلتا ہوا اس کے قریب آ کھڑا ہوا تھا۔

ایون نے کنکھیوں سے دیکھا۔ ایک طرف شیشے کے اندر وہی چاندی کی کتاب تھی جسے اس نے محفوظ کر کے رکھا ہوا تھا۔

''مجھے کھول دو۔'' ایون نے اپنے ہاتھ پاؤں چھڑانے کی کوشش کی تھی۔

''میں تمہارا حال بدل چکا ہوں اور تم دوبارہ ماضی کی طرف جانا چاہتے ہو۔'' بوڑھے کو غصہ آیا تھا۔

ایون نے خود کو جھٹکے دینا شروع کیے تھے۔ اس کے ہاتھ آہستہ آہستہ آزاد ہونے لگے تھے۔

''مجھے یہ بتاؤ کہ وہ تمہیں کہاں ملے تھے؟'' ایون بوڑھے کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا۔

''وہ مجھے ملے تھے مگر اس وقت تک بہت دیر ہو چکی تھی۔'' بوڑھے کی آنکھوں میں آنسو آ گئے تھے۔

ایون کا دل ڈوبا!

''ایسا مت بولو! تم جھوٹ بول رہے ہو۔'' وہ چلایا۔

''جھوٹ نہیں ہے ایون! حقیقت کو تسلیم کرنا سیکھو۔'' وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ کر چلایا۔

ایون روتے ہوئے اپنا سر اسٹریچر پر پٹخنا شروع ہو گیا تھا۔ بوڑھا ایون اس کی طرف پشت کر کے آنسو بہانے لگا۔ دونوں کا غم مشترکہ تھا۔ اسی اثنا میں ایون کے ہاتھ آزاد ہو گئے تھے وہ تیزی سے اٹھا تھا اور اسٹریچر کو دھکیلتا ہوا اس کتاب کی طرف بڑھا۔ اس نے اپنے ہاتھ کے ایک ہی وار سے وہ شیشہ توڑ کر کتاب اٹھالی تھی۔ بوڑھا اس کے پیچھے لپکا تھا مگر ایون نے اسے تیزی سے دھکیلا تھا اور وہ ایک بھاری مشین پر جا گرا تھا اس کے سر پر چوٹ آئی تھی۔

''ایسا مت کرو ایون! ہمارا مستقبل تباہ ہو جائے گا۔'' وہ چلایا۔

''سوری..... مگر یہ بہت ضروری ہے۔'' وہ یہ کہہ کر تیزی سے لیب سے باہر نکلا تھا اور بھاگتا ہوا ان کمروں سے ہوتا ہوا اسی کمرے تک آیا تھا جہاں اسے وہ وارم ہول لے کر آیا تھا۔

اس کے پاس کٹ پہننے کا ٹائم نہیں تھا وہ بوڑھا تیزی سے اس کی طرف بڑھ رہا تھا۔ ایون نے جلدی سے اپنی جیب سے گاڈ پارٹیکل نکالا تھا اور اسے اپنے جسم پر ڈال لیا تھا۔ بوڑھے ایون کی چیخیں نکل گئی تھیں۔ ایون وہاں سے غائب ہو چکا تھا۔

وہ مستقبل کو بدلنے جا رہا تھا۔

O.....❖.....O

Eglien Search Machine

Bermuda Triangle

3rd September

12:00 pm

وارم ہول نے ایک جھٹکے سے ایون کو باہر پھینکا تھا۔ اس نے تیزی سے خود کو سنبھالا ورنہ سمندر کا پانی اس کے ناک اور منہ میں جا سکتا تھا وہ اپنی کٹ پہن کر نہیں آ سکا تھا۔ اس نے آس پاس نظریں دوڑائیں وہاں کوئی بھی موجود نہیں تھا۔ اسے دور سے ہی ایگلائن کی چمکتی ہوئی لائٹس نظر آ رہی تھیں وہ تیرتا ہوا مشین کی طرف بڑھنے لگا۔ مشین کے قریب پہنچ کر اس نے ایک بٹن پریس کیا تھا اور مشین نے ایک جھٹکے سے اسے اپنے اندر کھینچ لیا۔ وہ واپس اسی کمرے میں نمودار ہوا تھا جہاں سے وہ سمندر میں انجیکٹ ہوا تھا۔ وہ گیلا ہو چکا تھا لہٰذا کچھ دیر وہیں کھڑا رہا اور پھر مشین کے اندر آ گیا۔

اس نے اپنے بیگ کے قریب پہنچ کر اس کی زپ کھولی، اندر پہلے سے چاندی کی کتاب موجود تھی اس نے ہاتھ میں پکڑی وہ دوسری کتاب بھی وہیں رکھ دی تھی۔

''وہ مجھے ملے تھے پر اس وقت تک بہت دیر ہو چکی تھی۔'' اس کے کانوں میں بوڑھے ایون کا جملہ گونجا۔

درد نے دل سے کان کی لَو تک سفر کیا تھا۔ اس نے زور سے آنکھیں میچ کر اسے برداشت کیا۔ وہ اس بات پر بالکل بھی دھیان نہیں دینا چاہتا تھا کہ وہ اندر سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار تھا۔ اس نے ایک نظر سامنے نظر آتے وارم ہولز

پر ڈالی اور پھر وہ واپس چینج روم کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے وہاں سے نئی سوئمنگ کٹ نکال کر پہنی اور اپنے بیگ سے گاڈ پارٹیکل کی بوتل نکال کر اپنے لباس میں محفوظ کر لی تھی۔ اب وہ دوبارہ سمندر کی طرف بڑھ رہا تھا۔

تیرتے ہوئے وہ وارم ہولز کے قریب جا پہنچا تھا کچھ دیر رک کر وہ انہیں دیکھتا رہا اور پھر وارم ہول نمبر 5 میں داخل ہو گیا تھا۔ اس نے یہاں اہارون کو اکیلے بھیجا تھا اور اب اسے باری باری وہ سارے وارم ہولز چیک کرنے تھے۔ اندر داخل ہوتے ہی اسے دوبارہ اسی چکر کا سامنا کرنا پڑا تھا جس سے وہ تھوڑی دیر پہلے گزرا تھا وہ جانتا تھا کہ وقت وہیں رک گیا ہے۔ چکر ختم ہوتے ہی اسے اندازہ ہوا کہ وہ دوبارہ سمندر کی تہہ میں آ گیا ہے۔ اس نے اٹھ کر اِدھر اُدھر دیکھا۔ یہ سمندر کا گہرا اور اندھیرا حصہ تھا جہاں زنگ آلود جہاز اور ان کے ٹکڑے موجود تھے۔ اس نے اہارون کو ڈھونڈنے کی کوشش کی پر وہ وہاں کہیں بھی موجود نہیں تھا۔ وہ تیزی سے ایک طرف کو تیرنے لگا پر اسے اندازہ ہوا کہ یہاں پانی کی ڈینسٹی یا تو کم تھی یا تھی ہی نہیں۔

یا شاید یہاں پانی ہی نہیں تھا مگر یہ کیسے ممکن تھا۔ اس نے تیرنا ترک کر کے اپنے قدم زمین پر رکھے۔ اسے شدید حیرت ہوئی تھی وہ وہاں چل پھر سکتا تھا۔ وہ تیزی سے ایک طرف کو بڑھنے لگا یہاں جگہ جگہ ٹوٹے پھوٹے جہاز اور ان کا ملبہ پڑا تھا۔ کچھ دیر اسی طرح چلنے کے بعد وہ ایک جگہ ٹھٹک کر رکا تھا۔ دور کھڑے اس زنگ آلود بحری جہاز کو دیکھ کر اس کے جسم میں کرنٹ دوڑا تھا وہ تیزی سے بھاگتا ہوا اس کی طرف بڑھنے لگا۔ اس کے دل کی دھڑکن انتہائی تیز ہو گئی تھی۔ اس کی آنکھوں کے سامنے کا منظر دھندلانے لگا اسے اندازہ ہوا کہ وہ رو رہا ہے۔

وہ جہاز کے قریب پہنچ کر اس کے ٹوٹے ملبے کے اندر داخل ہوا تھا اور دیوانوں کی طرح دوڑنے لگا۔ جہاز تباہ ہو چکا تھا اور اندر سے گلا ہوا تھا۔ اس کے خالی زنگ آلود ملبے میں سوائے لوہے کے ٹکڑوں کے اور کچھ بھی موجود نہیں تھا۔ جہاز کا جائزہ لیتے ہوئے اسے اچانک ہی احساس ہوا کہ جہاز کی ان زنگ آلود کھڑکیوں سے کچھ چہرے اندر جھانک رہے ہیں۔ وہ حیرت سے پلٹا تھا اور ان کریہہ چہروں کو دیکھ کر جہاں تھا وہیں جم کر رہ گیا۔ وہ چہرے آہستہ آہستہ اس کے قریب آتے جا رہے تھے۔ وہ اپنی جگہ سے ہلا نہیں۔ اس نے ان چہروں میں وہ چہرے ڈھونڈنے کی کوشش کی تھی مگر وہاں سب اجنبی تھے۔

وہ سارے رک کر ایک طرف ہونے لگے جیسے کسی کو راستہ دے رہے ہوں۔ ایون پیچھے ہٹنے لگا۔ اسے ان کے پُراسرار چاپ سے گھبراہٹ ہونے لگی تھی۔

تبھی اچانک اس ملبے کے اندر وہ داخل ہوئی تھی۔ وہ اپنی جگہ سن کھڑا رہ گیا تھا۔

''زلیکا؟ یہ کیسے ممکن ہے؟ یہ ممکن نہیں۔'' وہ بڑبڑایا تھا۔

وہ چلتی ہوئی اس کے قریب آئی تھی۔ وہ ملنے کی طاقت کھو چکا تھا لہٰذا وہیں کھڑا رہا۔

''کیا تم......؟'' وہ اتنا ہی بول پایا تھا۔

وہ اگلے ہی لمحے اسے گردن سے پکڑ کر ہوا میں اٹھا چکی تھی۔

''ہم نے منع کیا تھا یہاں نہ آنا۔'' وہ زور سے چلائی تھی ایون اس کی زبان سمجھ سکتا تھا۔

ایون اپنی گردن کو اس کے پنجے کی گرفت سے چھڑانے کی کوشش کر رہا تھا۔ اس کے نوکیلے ناخن اس کی گردن

میں پیوست ہو رہے تھے۔ سوئمنگ کٹ اس کے ناخنوں کی تیزی کو روکنے میں ناکام رہی تھی اس کی گردن سے خون رسنے لگا تھا۔

اس نے اسے اچھال کر جہاز کی زنگ آلود دیوار پر دے مارا تھا۔ وہ لڑکھڑاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

"یہ سچ نہیں ہے...... یہ حقیقت نہیں ہے۔" وہ زور زور سے چلانے لگا تھا۔

اچانک ہی آس پاس کھڑے ان مکروہ چہروں کا جاپ تیز ہو چکا تھا۔ زلیکا کے منہ سے باریک اور لمبی زبان سانپ کی طرح باہر آئی تھی اور تیزی سے ایون کے سینے کی طرف بڑھی تھی۔

اسے سنبھلنے کا موقع نہیں ملا تھا اور وہ اس کا سینہ چاک کر کے اندر داخل ہو گئی تھی۔ ایون اس کی زبان کے ساتھ ہی ہوا میں بلند ہوا اور خون ایک فوارے کی صورت اس کے سینے سے پھوٹ پڑا۔ وہ واپس زمین پر آ گرا۔

زلیکا نے اپنی زبان واپس اندر کھینچی اور تیزی سے چلتی ہوئی اس تک آئی۔ اب وہ اپنا ہاتھ اس کے سینے کے اندر ڈال کر اس کے دل کو اس کی رگوں سے علیحدہ کر رہی تھی۔ ایون تکلیف کی شدت سے بلبلا اٹھا تھا۔ اس کا ذہن تیزی سے اندھیروں میں ڈوب رہا تھا وہ اس تکلیف کو برداشت کرنے سے پہلے مر جانا چاہتا تھا۔ اچانک اس کے دل نے رگوں کا ساتھ ایک جھٹکے سے چھوڑا تھا اور آخری دفعہ اسے وہ خون میں لت پت زلیکا کے ہاتھ میں نظر آیا تھا اس کے ساتھ ہی اس کی روح اس کے جسم سے پرواز کر گئی تھی۔

O......❖......O

Worm hole 3

Parallel Universe

Day/Time - Stopped

اچانک ان کے پیچھے فائر ہوا تھا اور پولیس والوں کی توجہ اس طرف مبذول ہو گئی تھی۔ احمد یہ دیکھتے ہی پھرتی سے اس گلی سے نکلا تھا اور ایک طرف کو بھاگ کھڑا ہوا تھا سائمن نے بھی اس کی پیروی کی تھی۔ پولیس والے اس فائر کی وجہ سے ہونے والی بھگدڑ کو سنبھالنے لگے۔

وہ دونوں بھاگتے ہوئے مین روڈ پر آئے تھے اور ایک تانگہ روک کر اس میں سوار ہو گئے تھے۔

"کہاں جانا ہے؟" تانگے والے نے مڑ کر ان سے پوچھا۔

"بندرگاہ۔" احمد تیزی سے بولا اور سائمن اسے گھور کر رہ گیا۔ "تم وہاں کیوں جانا چاہتے ہو؟ دیکھے نہیں یہاں کے حالات؟ ہمیں یہاں سے چلنا چاہیے۔"

"مجھے دیکھنا ہے وہ کون سا جہاز ہے جس کے بارے میں وہ لوگ بات کر رہے تھے۔" احمد سنجیدگی سے بولا۔

"وہ جہاز جس کے آنے سے یہاں وبا پھیلی تھی تم ہر چیز کو اس حادثے سے کیوں جوڑ دیتے ہو۔" سائمن جھنجلایا۔

"مجھے ایک بار تسلی کرنی ہے اس کے بعد ہم یہاں سے واپس چلے جائیں گے۔ یہ میرا وعدہ ہے۔" سائمن سر ہلا کر خاموش ہو گیا تھا۔ تھوڑی دیر کے بعد ہی وہ تانگہ بندرگاہ کے قریب رکا تھا۔ وہ دونوں تانگے سے اتر کر مختلف

راستوں سے اندر داخل ہونے کی کوشش کرنے لگے۔ بندرگاہ کو بند کر دیا گیا تھا اور کسی کو بھی اندر نہیں جانے دیا جا رہا تھا۔

''دیکھو میں نے کہا تھا! اب ہمیں یہاں سے واپس چلنا چاہیے۔'' سائمن بولا۔

احمد مایوسی سے واپس باہر نکل آیا تھا۔ اب وہ لوگ تانگے کا انتظار کر رہے تھے تاکہ واپس اسی پارک تک جا سکیں۔ اچانک ان کے سامنے کھڑے کچھ لوگ دوہرے ہو کر نیچے گر پڑے تھے۔ ان کے چہرے پر شدید تکلیف کے آثار تھے اور وہ ابکائیاں کر رہے تھے۔ احمد کو بے چینی نے گھیرا۔ اسے ماضی میں آنا تھا مگر اتنی دور آ کر لوگوں کو اس طرح بے بسی سے مرتے دیکھنے کا اس نے سوچا بھی نہیں تھا۔

''یہاں سے جلدی نکلو! یہ پھیلنے والی بیماری ہے اگر ہمیں لگ گئی تو ہم یہیں پھنس کر مر جائیں گے۔'' سائمن نے اسے سوچتے دیکھ کر خبردار کیا تھا۔ اچانک ہی ایک تانگہ ان کے پاس آ کر رکا تھا۔

سائمن نے اسے پارک کا پتہ سمجھایا تھا اور وہ دونوں اس میں سوار ہو گئے تھے۔ احمد نے چاروں طرف نظریں دوڑائیں۔ دکانیں اور بازار بند ہو رہے تھے۔ شاید وبا تیزی سے پھیل رہی تھی انہیں کسی بھی صورت میں آج ہی یہاں سے نکلنا تھا۔ سڑکوں پر اکا دکا لوگ ہی گھومتے نظر آ رہے تھے۔ احمد کے چہرے پر مایوسی پھیلی ہوئی تھی وہ لوگ اپنے وارم ہول سے ناکام لوٹ رہے تھے اس کی آنکھوں کے سامنے بار بار ایون کا چہرہ گھوم رہا تھا۔ اچانک اس کے پیٹ میں درد کی ایک شدید لہر اٹھی تھی۔

تانگہ روکو...... جلدی کرو!'' وہ چلایا تھا۔ کوچوان نے جلدی سے تانگہ روکا اور وہ کھڑکی سے منہ نکال کر قے کرنے لگا تھا۔ سائمن ڈر کر پیچھے ہٹا۔ احمد کو وبا لگ چکی تھی۔

کوچوان نے چلانا شروع کر دیا۔ وہ انہیں اترنے کے لیے کہہ رہا تھا۔ سائمن تیزی سے تانگے سے اترا اور احمد کو سہارا دے کر نیچے اتارا مگر احمد کی حالت بگڑتی جا رہی تھی۔ تانگے والا بھاگ کھڑا ہوا تھا۔

''اوہ نو! یہ کیا ہو گیا؟ اب ہم یہاں سے کیسے نکل پائیں گے۔'' سائمن کے چہرے پر خوف کے تاثرات تھے۔

احمد کا چہرہ تکلیف سے نیلا پڑتا جا رہا تھا۔ سائمن نے پریشانی سے اِدھر اُدھر دیکھا اس کی نظر پارک پر پڑی وہ لوگ پارک سے کچھ ہی دور تھے۔

''احمد کسی طرح ہمت کر کے چلو پارک سامنے ہی ہے۔'' اچانک ہی سائمن چلایا تھا۔ احمد نے پارک کی طرف دیکھا اس کے لیے تو وہاں سے ہلنا ہی ناممکن لگ رہا تھا۔ درد کی شدت بڑھتی جا رہی تھی۔

اس کے پورے جسم میں شدید اینٹھن شروع ہوئی تھی اور اب اسے مسلسل ابکائیاں آنے لگی تھیں۔ سائمن کو دور سے پولیس والے آتے نظر آئے پر وہ احمد کی بگڑی حالت دیکھ کر وہیں رک گئے تھے۔

''گاڈ...... پار...... ٹیکل۔'' احمد بمشکل بولا۔

سائمن چونکا پریشانی کی وجہ سے اس کا ذہن بھی کام کرنا چھوڑ چکا تھا۔ وہ گاڈ پارٹیکل استعمال کر کے بھی وہاں سے نکل سکتے تھے۔ وہ تیزی سے احمد کی جیبیں ٹٹولنے لگا۔

''تم دور ہو جاؤ ہم اسے گولی سے ماریں گے۔'' پولیس والا چلایا تھا سائمن کے قدموں تلے زمین نکل گئی۔

''نہیں یہ مت کرنا...... یہ میرا دوست ہے۔ ہم یہاں سے جا رہے ہیں۔'' وہ چلا کر بولا تھا۔
''اس کے زندہ رہنے سے وبا مزید پھیل سکتی ہے۔ ہم اسی طرح اس کا خاتمہ کریں گے۔ تم دور ہو جاؤ۔''
دوسرے پولیس والے نے بندوق احمد پر تان لی تھی۔ احمد کی آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا رہا تھا۔
''نہیں رکو۔'' سائمن دوبارہ چلایا تھا مگر اس پولیس آفیسر کی بندوق سے نکلی گولی احمد کے سینے کے آر پار ہو گئی تھی وہ الٹ کر ایک طرف کو گرا تھا اور اس کے جسم نے جھٹکا کھایا تھا۔ اس کی شرٹ خون سے تر ہونے لگی۔ سائمن کی آنکھیں خوف سے پھٹی پڑی تھیں۔ پولیس والے اس کی موت کی تسلی کرنے کے لیے ان کے قریب آ رہے تھے۔ احمد نے دھندلی آنکھوں سے دیکھا ماہم اسے لینے آئی تھی۔ اس نے آگے بڑھ کر اس کا ہاتھ تھاما تھا تب ہی اس کے جسم نے آخری جھٹکا لیا تھا اور پھر سارے منظر دھندلا گئے تھے بس وہ تھا اور ماہم کی آنکھیں۔

Worm hole 4

Parallel Universe

Day/Time stopped

جنگل میں صبح کا اجالا پھیل چکا تھا۔
جیف نے آہستگی سے سر نکال کر باہر جھانکا قریب کوئی بھی خطرہ موجود نہیں تھا۔ اس نے آکل کو اشارہ کیا اور وہ دونوں احتیاط سے باہر نکل آئے۔ اب وہ دونوں ان بڑی بڑی جھاڑیوں سے ہوتے ہوئے آگے کی طرف بڑھ رہے تھے۔ کافی دیر اسی طرح چلتے رہنے کے بعد وہ جنگل کے درمیانی حصے میں آ گئے تھے۔ دوپہر ڈھل رہی تھی اب تک ان کا سامنا ٹی ریکس یا کسی اور خطرناک ڈائنا سور سے نہیں ہوا تھا۔ چھوٹے بڑے، مختلف قسم کے ڈائنوسارز ان کے قریب سے گزرے تھے مگر وہ درختوں اور جھاڑیوں کی اوٹ لیتے ہوئے آہستگی سے آگے بڑھ رہے تھے۔ ایک جگہ سے جھاڑیاں ہٹاتے ہی ان کی توجہ کسی روشن چیز نے اپنی طرف مبذول کی تھی۔ یہ ایک چٹان تھی جو شیشے کی طرح چمک رہی تھی۔
''یہ کیا ہے؟'' وہ حیرانی سے وہیں جم گئے تھے۔ وہ ایک جہازی سائز کی چٹان تھی دیکھنے میں لگتا تھا کہ وہ شیشے کی بنی ہوئی ہے اور سورج کی روشنی اس سے ٹکرا کر آنکھیں چندھیا رہی تھی۔
''دیکھنے میں تو یہ پائرامڈ جیسا لگتا ہے۔'' جیف بولا۔
آکل نے اس بات پر چونک کر اس کی طرف دیکھا تھا۔
''ہاں مگر پائرامڈ شیشے کے نہیں بنے ہوتے...... اگر ہم اس پر مزید غور کریں تو یہ ایک جہازی سائز کا'' وہ سوچ میں پڑ گیا تھا۔
''پرزم ہے...... یہ ایک پرزم ہے۔'' اچانک ہی جیف بولا۔
''اوہ ہاں! مگر اس کا اس جنگل میں کیا کام؟'' آکل کو شدید حیرت نے گھیرا تھا۔
''چلو اسے قریب سے چل کر دیکھتے ہیں۔'' جیف اس کی طرف تیزی سے بڑھنے لگا آکل بھی سر ہلا کر اس کے

پیچھے چل پڑا۔
وہ اس کے قریب پہنچ کر کھڑے ہو گئے تھے۔ قریب سے یہ آسمان سے باتیں کرتا نظر آتا تھا۔
''تم دیکھو اس کے اوپر کچھ لکھا ہوا بھی ہے۔'' جیف بولا۔
آکل نے شیشے پر غور کیا۔ شیشے سے اندر کا کچھ بھی دکھائی نہیں دے رہا تھا مگر اس کی دیواروں پر جگہ جگہ مصر کے اہراموں کی طرح تحریریں کندہ تھیں۔ آکل کو حیرت ہوئی۔ وہ یہ تحریریں پڑھ سکتا تھا۔ اہارون کے ساتھ رہتے رہتے اسے ان قدیم تحریروں پر عبور حاصل ہو گیا تھا ویسے بھی یہ تحریریں زیادہ تر تصویری شکل میں ہوتی تھیں۔
''مگر یہ تہذیب تو اہرام مصر کی تہذیب سے بھی ہزاروں سال پرانی ہے۔'' وہ بڑبڑایا۔
''تم پڑھو کیا لکھا ہے؟'' جیف نے اطراف میں محتاط انداز میں نظر دوڑائی وہاں کوئی بھی موجود نہیں تھا۔
''میں کوشش کرتا ہوں۔'' وہ ایک گہرا سانس لے کر تحریروں کی طرف متوجہ ہو گیا تھا۔ اس نے اپنی انگلیاں شیشے پر پھیریں تو اسے زوردار جھٹکا لگا تھا۔ اس کے اندر کرنٹ دوڑ رہا تھا۔
''کیا ہوا؟'' جیف نے اسے اچھلتے دیکھ کر پوچھا تھا۔
''اسے چھونا مت! اس میں کرنٹ دوڑ رہا ہے۔'' وہ یہ بتا کر دوبارہ سے ان تصویروں کی طرف متوجہ ہو گیا تھا۔ جیسے جیسے وہ پڑھتا جا رہا تھا اس کے چہرے کا رنگ اُڑنے لگا تھا۔ جیف اس کے چہرے کے بدلتے تاثرات دیکھ کر بے چین ہوا۔
''کیا ہوا ہے؟'' وہ اپنی بے چینی پر قابو نہیں رکھ سکا تھا۔
آکل نے اسے ہاتھ کے اشارے سے خاموش کرایا تھا۔ وہ ایک تحریر ختم کر کے تیزی سے پرزم کی دوسری طرف گیا۔ اب تحریریں کسی جاپ کی صورت اختیار کر چکی تھیں۔ وہ ان کو دہرانے لگا۔
ہاں مگر اس سے یہی غلطی ہوئی تھی!
وہ یہ کیسے بھول گیا تھا کہ اہارون نے کبھی بھی جاپوں کو بلند آواز میں نہیں دہرایا تھا۔ بلکہ وہ انہیں بڑبڑانے سے بھی گریز کیا کرتا تھا اور خاموشی سے پڑھ کر لکھ لیتا تھا مگر اب غلطی ہو چکی تھی۔ جاپ ختم کرتے ہی اسے یہ احساس ہوا تھا کہ اس سے کتنی بڑی غلطی ہو گئی ہے۔ جس زمین پر وہ کھڑے تھے اس میں تیز گڑگڑاہٹ شروع ہوئی تھی اور ایسا لگتا تھا جیسے کوئی زلزلہ آ رہا ہو۔
''یہ کیا؟ ٹی ریکس آ رہا ہے کیا؟'' جیف نے تیزی سے چاروں طرف دیکھا۔
''نہیں یہ ٹی ریکس نہیں ہے۔'' آکل نے آسمان کی طرف نظر ڈالی۔
آسمان سیاہ پڑنے لگا تھا اور بادل کڑکڑاتے ہوئے اس پرزم کے اوپر جمع ہو رہے تھے۔
''یہاں سے تیزی سے نکلو۔'' آکل ایک طرف کو بھاگ کھڑا ہوا تھا۔
کالے بادلوں نے اس علاقے کو اپنے گھیرے میں لینا شروع کر دیا تھا زمین برے طریقے سے ہل رہی تھی آسمان سے بجلی کے کڑکنے کی آواز ان کے دل دہلا رہی تھی۔ جنگل گہرے اندھیرے میں ڈوب چکا تھا۔ جیف اس کی بات سنتے ہی اس کے ساتھ بھاگ کھڑا ہوا تھا۔

''ہوا کیا ہے؟ تم نے وہاں کیا پڑھا؟'' جیف چلایا۔
''ہم فوراً یہاں سے نکل رہے ہیں! گاڈ پارٹیکل نکال لو۔'' آکل چلایا اور جیف نے اس کی بات سنتے ہی اپنا ہاتھ لباس کی اندرونی جیب میں ڈالا تھا مگر عین اسی لمحے آسمانی بجلی تیز رفتاری سے اس کے ساتھ بھاگتے آکل سے ٹکرائی تھی اور وہ جہاں کھڑا تھا وہیں کھڑا رہ گیا۔ تیز روشنی سے اس کی آنکھیں چندھیا گئی تھیں۔ بجلی گرنے کی آواز اتنی تیز تھی کہ کسی بھی لمحے اس کے کان کے پردے پھٹ سکتے تھے۔
وہاں ہر طرف جلنے کی بو پھیل گئی تھی۔ اطرف کی جھاڑیوں میں آگ لگ چکی تھی۔
''آکل! آکل۔'' وہ چلایا۔
ہر طرف دھواں پھیل چکا تھا۔ وہ وہیں کھڑا دھوئیں کے چھٹنے کا انتظار کرنے لگا۔
دھواں چھٹتے ہی اس کی نظر جس چیز پر پڑی تھی اس نے اس کے ہوش اڑا دیے تھے۔ آکل آسمانی بجلی سے جل کر کوئلہ ہو چکا تھا۔ وہ تیزی سے بھاگتا ہوا اس کی طرف بڑھا تھا آکل اپنی آخری سانسیں لے رہا تھا۔
''آکل..... آکل!..... یہ کیا ہو گیا تمہیں؟'' وہ برے طریقے سے چلانے لگا۔
''تم..... یہاں..... سے..... ج ج..... جاؤ۔'' آکل نے اٹک اٹک کر اپنی بات پوری کی تھی اور پھر اس کی گردن ایک طرف کو ڈھلک گئی تھی۔ وہ ہمیشہ کے لیے جا چکا تھا۔

O.....❖.....O

Worm hole 2

Parallel Universe

Day/Time stopped

روبینہ کے کانوں میں سیٹیاں بج رہی تھیں۔ اس نے اپنے جسم کو جھٹکا دیا مگر درد کی ایک تیز لہر نے اسے یہ کرنے سے روکا تھا، اس کی گردن ایک طرف کو ڈھلکی ہوئی تھی۔ اسے اپنا جسم اکڑا ہوا محسوس ہوا۔ اس نے آہستگی سے اپنی آنکھیں کھولیں اور اسے اندازہ ہوا کہ وہ انتہائی اونچائی پر ہے۔ اس کی نظر سامنے موجود ہزاروں لوگوں کے مجمع پر پڑی تھی جو اس کو ہوش میں آتا دیکھ کر شور کر رہے تھے۔ اس نے ذہن پر زور ڈالا اور تب اسے یاد آیا کہ وہ سٹی آف اٹلانٹس میں اترے تھے اور یہاں قید کر لیے گئے تھے۔ اس نے ہمت کر کے اپنی گردن اِدھر اُدھر گھمائی۔ وہ لکڑی کے ایک بڑے سے چرخے پر بندھی ہوئی تھی جس کی اونچائی کسی پہاڑ جتنی معلوم ہوتی تھی کیونکہ نیچے کھڑے لوگ بونے معلوم ہو رہے تھے۔ نہ جانے اسے یہاں تک کیسے پہنچایا گیا تھا۔ اس کے برابر میں ایسا ہی دوسرا چرخا تھا جس پر ڈینیل بندھا ہوا تھا۔ وہ ابھی تک ہوش میں نہیں آیا تھا۔ اچانک اس کے سر کے اوپر سے کوئی چیز گزری تھی اس نے تیزی سے اوپر دیکھا۔ وہ کوئی فلائنگ مشین تھی۔ جس میں بیٹھے لوگ ان کے اردگرد چکر کاٹ رہے تھے۔
''ڈینیل! ڈینیل۔'' اس نے ڈینیل کو آوازیں دینا شروع کیں۔ شاید وہ کچھ کر سکتا کیونکہ وہ اپنے ہاتھ چھڑانے میں ناکام ہو رہی تھی۔ نہ جانے یہ لوگ ان کے ساتھ کیا کرنے والے تھے۔
ڈینیل نے کراہنا شروع کیا تھا وہ ہوش میں آنے والا تھا۔ روبینہ صبر سے اس کے ہوش میں آنے کا انتظار کرنے

لگی۔ شاید اس کا ذہن بھی یہ سب ماننے کو تیار نہیں تھا۔ وہ چاروں طرف کا جائزہ لے کر اس کی طرف متوجہ ہوا تھا۔
''انہوں نے ہمیں باندھا کیوں ہے؟ یہ ہمارے ساتھ کیا کریں گے؟ ایسے بندھ کر تو ہم گاڈ پارٹیکل بھی استعمال نہیں کرسکیں گے۔'' وہ بولا۔
''میں خود نہیں جانتی! کسی طرح یہاں سے نکلنے کا کوئی طریقہ سوچو ورنہ یہ لوگ ہمیں کسی بھی وقت موت کے گھاٹ اتار سکتے ہیں۔'' رومینہ نے نیچے موجود ہزاروں لوگوں پر نظر ڈالی۔
اچانک ہی مجمع پر سکوت طاری ہوا تھا۔ وہ دونوں چونک کر نیچے دیکھنے لگے۔ مجمع کے ایک طرف سونے کا ایک تخت بنا ہوا تھا جس کے اردگرد ہتھیاروں سے لیس افراد کھڑے تھے ان کے پاس کافی جدید ہتھیار تھے۔ اچانک کچھ لوگ مجمع کو چیرتے ہوئے آگے کی طرف بڑھنے لگے۔ رومینہ نے غور سے دیکھا۔ وہ کوئی عورت تھی جس کے سر پر سنہری تاج رکھا تھا۔ وہ سرتاپا سفید لمبے لباس میں ملبوس تھی۔ اور اس نے سونے کی بیلٹ پہن رکھی تھی۔ وہ تیزی سے چلتی ہوئی اس تخت کے قریب آرہی تھی۔ رومینہ نے اسے غور سے دیکھنے کی کوشش کی تھی مگر اتنی اونچائی سے وہ اسے دیکھنے میں ناکام رہی تھی۔
''یہ کون ہے؟'' ڈینیل نے پوچھا۔
''شاید یہاں کی ملکہ ہو یا مجھے نہیں پتہ یہ لوگ اپنے دور میں اپنے لیڈر کو کیا کہتے تھے۔'' رومینہ ہونٹ کاٹتے ہوئے بولی۔
ڈینیل سر ہلا کر خاموش ہو گیا تھا۔ اس عورت نے تخت پر بیٹھ کر ہاتھ سے اشارہ کیا تھا اور چرخہ کو گھمایا جانے لگا۔
وہ دونوں سر کے بل نیچے کی طرف آرہے تھے۔ رومینہ نے اپنی آنکھیں بند کر لی تھیں۔ ڈینیل اپنے آپ کو چھڑانے کی کوشش کر رہا تھا۔ وہ دونوں نیچے پہنچ چکے تھے اور الٹے لٹکے ہوئے تھے۔ ان کے پیروں پر بھی آہنی کلپس تھے۔ رومینہ نے اپنی آنکھیں کھولیں! اسے سب کچھ الٹا نظر آرہا تھا۔ تخت اس کے دائیں طرف تھا وہ گردن موڑ کر دیکھ نہیں سکتی تھی مگر اسے مجمع میں بڑھتا جوش وخروش صاف نظر آرہا تھا۔
''یہ لوگ کیا کرنے والے ہیں؟'' ڈینیل کے آس پاس خطرے کی گھنٹی بج اٹھی تھی۔
اور تب ہی ان کا ایک آدمی تلوار لے کر ان کے قریب آ کھڑا ہوا تھا۔
''کیا یہ لوگ ہماری گردن اُڑا دیں گے؟'' ڈینیل سنجیدگی سے بولا تھا رومینہ نے گردن گھما کر اسے دیکھا اس کی آواز میں خوف نہیں تھا۔
''میں نہیں جانتی اگر انہوں نے ایسا کیا تو ہم کیا کریں گے؟'' وہ تیزی سے ہاتھ پیر ہلانے لگی۔
''ہم اب کچھ بھی کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہیں لہٰذا مرنے کے لیے تیار ہو جاؤ۔'' شاید وہ ذہنی طور پر تیار ہو چکا تھا۔
رومینہ نے دوبارہ سے اپنے ہاتھ پاؤں چھڑانے کی کوشش کی تھی۔ اچانک تخت سے کوئی اٹھ کر ان کے قریب چلتا ہوا آیا تھا۔ رومینہ اس عورت کو اپنے قریب آتے ہوئے دیکھ سکتی تھی۔ وہ اس اونچے چبوترے پر آ کھڑی ہوئی تھی

جہاں یہ چرخے نصب تھے۔ رومینہ نے بمشکل اس کے چہرے کی طرف دیکھا تھا مگر اس کا چہرہ دیکھتے ہی اس کے رونگٹے کھڑے ہو گئے تھے۔

''تم؟ تم یہاں کیسے ہو سکتی ہو؟'' وہ چلائی تھی۔

وہ عورت چہرے پر سنجیدہ تاثرات لیے کھڑی تھی۔ ایسے جیسے اسے رومینہ کی کوئی بات سمجھ نہ آئی ہو۔ اس نے ہاتھ اٹھا کر اشارہ کیا تھا اور جلاد نے اپنی تلوار گھمائی۔ رومینہ نے بے یقینی سے اس چلتی تلوار کو دیکھا تھا اور پھر آنے والی موت کے پیشِ نظر اپنی آنکھوں کو بند کر لیا تھا۔ دوسرے ہی لمحے اس کے چہرے پر کسی کے گرم خون کے چھینٹے آ کر گرے تھے اور وہ برے طریقے سے چلانا شروع ہو گئی تھی۔ اس نے چیختے ہوئے آنکھیں کھولی تھیں۔ برابر والے چرخے پر موجود ڈینیل کے جسم پر اب اس کا سر موجود نہیں تھا۔ اس نے ہذیانی سے انداز میں چلانا شروع کر دیا تھا۔

''تم ایک ڈائن ہو! تم ایک جلاد ہو! تم شروع سے ذلیل اور مکار ہو۔'' وہ اس عورت کی طرف دیکھ کر چلانے لگی تھی۔

''تمہیں یہاں کس نے بھیجا؟ تم یہاں کیسے آئی ہو؟ تم مجھ سے بدلہ لینا چاہتی ہو نا؟ اور کیسے بدلہ لوگی؟ سب کچھ تو ہے تمہارے پاس۔'' وہ شاید اپنے حواس کھو بیٹھی تھی اور حلق کے بل چلا رہی تھی۔

اس عورت نے آگے بڑھ کر جلاد سے تلوار لی تھی اور اگلا ہی وار رومینہ کو ہمیشہ کے لیے خاموش کر گیا تھا۔ اسے اپنی گردن کے آر پار گرم سلاخ اترتی محسوس ہوئی تھی اور پھر اپنے الگ ہوتے سر اور دھندلی آنکھوں سے اس نے اس عورت کو مسکراتے ہوئے دیکھا تھا۔ وہ ایک بار پھر اس کا شکار ہو گئی تھی۔ مگر اس بار اس نے اسے ایسی چوٹ دی تھی کہ اس کے ہاتھوں سے زندگی کی ڈور ہی چھوٹ گئی تھی۔

○ ❖ ○

Worm hole 1

Parallel Universe

Day/Time stopped

ول کو آہستہ آہستہ ہوش آیا تھا۔ اس نے اپنی آنکھیں کھولیں، وہ ہوا میں معلق تھا۔ اس نے آس پاس نظریں دوڑائیں۔ اس کے برابر والی ٹیوب میں جیسیکا تھی۔ وہ بھی اسی کی طرح ہوا میں معلق اور بے ہوش تھی مگر اگلے ہی لمحے جس چیز نے اسے حیران کیا تھا وہ تھا اہارون جو اس سے کچھ دور ایک شیشے کی ٹیوب میں قید تھا اور اسی کی طرف دیکھ رہا تھا۔ وہ ہاتھ سے اسے اشارہ کر رہا تھا جسے ول سمجھنے سے قاصر تھا۔

''مگر وہ یہاں کیسے آیا؟ اہارون کا وارم ہول تو کچھ اور تھا۔''

تھوڑی ہی دیر میں جیسیکا کو بھی ہوش آ گیا تھا اور وہ بھی اہارون کو وہاں دیکھ کر حیران تھی۔ وہ تینوں آپس میں بات نہیں کر سکتے تھے بس ایک دوسرے کو دیکھ کر اشاروں میں سمجھانے کی کوشش کر رہے تھے۔

کچھ دیر بعد کمرے میں موجود شیشے کا دروازہ کھلا تھا اور کچھ ایلینز کمرے میں داخل ہوئے تھے۔ اہارون نے دیکھا کہ جیسیکا اور ول انہیں دیکھ کر چونکے نہیں تھے اس کا مطلب وہ انہیں پہلے دیکھ چکے تھے۔

وہ تینوں ہوش میں آچکے تھے!

ان ایلینز میں سے ایک نے وہاں موجود مشین پر موجود بٹن پریس کیا تھا اور شیشے کی وہ ٹیوب خود بخود اوپر کی طرف اٹھنے لگی تھی۔ شاید وہ آزاد ہونے والے تھے؟ مگر اس سے پہلے کہ وہ کچھ اور سوچتے ان کے اردگرد نیلی روشنی نے احاطہ کرلیا تھا۔ اہارون نے ٹیوب سے قدم باہر رکھا تھا تو نیلی روشنی کا احاطہ اس کے ساتھ ہی باہر آیا تھا جیسے اس کا سایہ ہو۔ اس نے اس احاطے سے باہر نکلنے کی کوشش کی مگر وہ ناکام رہا تھا یہ ریز کا بنا ہوا ایک خودساختہ پنجرہ تھا جو ان کے ساتھ ساتھ چل رہا تھا۔ ول اور جیسیکا بھی باہر آچکے تھے اور وہ بھی اہارون کی طرح حیرت میں مبتلا تھے۔ ان میں سے دو ایلینز ان کے پیچھے آ کھڑے ہوئے تھے اور انہوں نے اپنے ہتھیار ان کی کمر پر رکھ کر انہیں آگے چلنے کو کہا تھا وہ لوگ خاموشی سے آگے موجود ایلین کی پیروی کرتے ہوئے اس لیب سے باہر نکل گئے تھے۔ اہارون کے قریب خطرے کی گھنٹیاں بجنے لگیں تھیں۔

''کیا وہ انہیں مارنے لے کر جارہے تھے؟'' اس کے ذہن میں بار بار یہی سوال آ رہا تھا۔

''مگر انہوں نے تو کہا تھا کہ ہمارے باقی ساتھی بھی یہیں ملیں گے تو وہ سب کہاں تھے؟ کیا وہ آ چکے تھے یا یہ ہمیں ان کے آنے سے پہلے ہی مار ڈالیں گے.....'' اس کا ذہن مسلسل انہی سوچوں میں گم تھا۔

وہ ایک ہال نما بڑے سے کمرے کے آگے جا کر رک گئے تھے۔ وہاں لفٹ کی طرح اسٹیل کا دروازہ تھا جسے ایلین نے بٹن پریس کر کے کھولا۔ اور وہ تینوں ان کے ساتھ ہی کمرے کے اندر داخل ہوگئے تھے۔ اندر داخل ہوتے ہی ان کے رونگٹے کھڑے ہوگئے۔

وہاں ہزاروں کی تعداد میں شیشے کی ٹیوبز تھیں اور یہاں ان ٹیوبز کو ہرے رنگ کے پانی نما مائع سے بھرا گیا تھا اور ہر ٹیوب کے اندر ایک انسان آنکھیں کھولے منجمد حالت میں کھڑا تھا۔ ان میں عورتیں، بچے، مرد، بوڑھے غرض ہر عمر کے افراد موجود تھے۔ ایسا لگتا تھا جیسے انہیں زندہ ہی محفوظ کردیا گیا ہو۔ ان کی کھلی آنکھیں ان تینوں کو اندر تک دہشت زدہ کر گئی تھیں۔ ان آنکھوں میں خوف اور درد کی آمیزش تھی۔ نہ جانے وہ مرتے وقت کس تکلیف سے گزرے ہوں گے یا ان کے ساتھ کون سا دہشت ناک عمل دہرایا گیا ہوگا جو ان کے چہروں اور آنکھوں پر ثبت ہوکر رہ گیا تھا۔ جیسیکا کو ابکائی آئی تھی۔ ول نے اس کا کندھا تھپتھپا کر اسے ہمت دلائی تھی مگر اندر سے وہ خود بھی برے طریقے سے ڈر گیا تھا۔ وہ انہیں لے کر وہاں سے آگے بڑھ رہے تھے مگر وہ ہزاروں ٹیوبز ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھیں۔

اچانک ایک ٹیوب کے قریب پہنچ کر اہارون کے قدم جمے تھے۔ اس کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ ہوئی۔ وہ ماہم تھی اور اس کے برابر والی ٹیوب میں موجود وہ بچہ جس کی تصویریں وہ کئی دفعہ سارہ کے موبائل میں دیکھ چکا تھا۔ اس کی آنکھوں میں بے اختیار آنسو آگئے تھے! ماہم مرچکی تھی۔ اسے یہ لوگ محفوظ کر چکے تھے۔ برمودا میں داخل ہونے والے جہازوں کے مسافر یہاں اس حالت میں موجود تھے۔

احمد نہ جانے انہیں کس وارم ہول میں تلاش کر رہا تھا۔ ول بھی اہارون کو رکتے دیکھ کر ٹھٹکا تھا اور اگلے ہی لمحے ماہم کو پہچان کر سن کھڑا رہ گیا تھا۔

جیسیکا نے رک کران دونوں کی طرف دیکھا۔مگر وہ سمجھ نہیں پائی تھی۔ وہ لوگ بول نہیں سکتے تھے۔شاید ریز کا اثر تھا۔

اچانک ان کے آگے موجود ایلین خوفناک آواز میں غرایا تھااور وہ سب دوبارہ چل پڑے تھے۔اب ان کا رخ ہال کے آخر میں بنے ایک کمرے کی طرف تھا۔ وہ لوگ اس کمرے میں داخل ہو گئے تھے وہاں پر آٹھ سے دس کے قریب ایلین کھڑے تھے اور جدید مشینیں نصب تھیں۔ اہارون سمجھ گیا تھا کہ ان تینوں کا آخری وقت قریب آ چکا ہے۔ انہوں نے ان تینوں کو ایک اسٹریچر نما مشین پر لٹا دیا تھا۔ان کے جسم ہلنے سے قاصر تھے کیونکہ وہ ریز انہیں یہ موقع ہی نہیں دے رہی تھیں۔اور پھر جیسے ان کے ہاتھ پیر جکڑنے لگے۔وہ چاہ کر بھی انہیں ہلا نہیں سکتے تھے۔

اہارون نے کلمہ پڑھ کر آنکھیں موند لی تھیں۔آخری بار اس نے ایون کو ضرور یاد کیا تھا۔

''اگر میں تم سے دوبارہ ملا تو تم میرے ہاتھوں سے بچ نہیں پاؤ گے۔'' وہ دل میں عہد کر چکا تھا۔

اچانک ان کے اوپر ایک اور مشین آ کر رکی تھی۔اہارون نے بے اختیار آنکھیں کھولیں۔اس مشین پر ہزاروں کی تعداد میں چھوٹے چھوٹے نوکیلے ڈرلز لگے تھے۔ یہ مشین ان کے جسموں میں ہزاروں سوراخ کرنے والی تھی۔ جیسیکا نے اپنے آپ کو چھڑانے کی پوری کوشش کی تھی مگر وہ دونوں جانتے تھے کہ کوئی بھی کوشش بے کار ہوگی ان کا آخری وقت قریب آ چکا تھا۔

اچانک ایلین نے مشین پر موجود بٹن دبایا تھا اور مشین تیزی سے ان کے جسموں کے اوپر آ گری تھی۔ وہ لمحوں میں ان کے جسموں میں کئی ہزار سوراخ کر گئی۔اب وہ مخلوق کھڑی ان کے جسم سے تمام خون نکلنے کا انتظار کر رہی تھی۔

یہ ڈرلز ان کے جسم سے سارا خون کھینچ کر ان کے جسم میں وہ ہرا مادہ بھرنے والی تھیں جس سے وہ ان کو ہمیشہ کے لیے محفوظ کرنے والے تھے۔

○....❖....○

Eglien Search Machine

Bermuda triangle

3rd September

12:00 pm

موت کی طرف جاتا ہوا راستہ...

آپ کا کوئی عزیز موت کے بہت قریب ہو کر واپس لوٹا ہے؟

اور اگر وہ لوٹا ہے تو اس نے بتایا ہوگا کہ موت قریب سے دیکھنے پر اتنی ہی سرد اور سخت ہے جتنا کہ اس کے بارے میں گمان کیا جاتا ہے۔ وہ ایک سفید روشنی کا گڑھا ہے جس کے آخر میں کوئی کھڑا آپ کو پکار رہا ہے...

آپ کا جسم سرد اور سن ہو جاتا ہے۔

دماغ ماننے سے انکاری ہوتا ہے اور آپ کو آپ کے زندہ ہونے کی دلیل دیتا ہے۔ آنکھوں کی جھلی اس حالت میں بھی آنسو کا ایک قطرہ باہر پھینکنے میں کامیاب ضرور ہو جاتی ہے۔

آپ کے کان تیز سیٹی کی آواز سے گونج رہے ہیں...

موت!

ایک اٹل حقیقت!

جس کا مزہ ہر ذی روح کو چکھنا ہے!

اور وہ بھی چکھ چکے تھے۔

ایون کی آنکھیں کھلیں!

اس نے اپنے چاروں جانب نظریں دوڑائیں۔ کیا مرنے کے بعد اسے وہ حاصل ہو گیا جسے ڈھونڈنے وہ یہاں تک آ پہنچا تھا؟

آس پاس کا منظر دھندلایا ہوا تھا۔ اس نے اپنی آنکھوں کو ماحول کا عادی ہونے تک کے لیے انتظار پر چھوڑ دیا۔ پر وہ ہلا نہیں تھا۔

اس نے اپنے آپ کو اس سفید روشنی کے سپرد کیا ہوا تھا نہ جانے وہ اسے کہاں لے جا کر چھوڑے۔ آہستہ آہستہ

اس کی آنکھیں دیکھنے کے قابل ہوئی تھیں۔

مگر یہ کیا؟

اسے جھٹکا لگا!

وہ اینگلائن میں تھا۔

اسے بے اختیار ہی خود پر رونا آیا تھا۔ وہ پھر سے وہیں آ کھڑا ہوا تھا۔ اس کی طرف بڑھتے ہر قدم کو زندگی پیچھے دھکیل کر اس سے مزید دور کر دیا کرتی تھی۔ اس نے اپنے ہاتھ پیر ہلانے کی کوشش کی۔

اسے اچھی طرح یاد تھا کہ اس ظالم زلیکا نے اس کا دل نکال لیا تھا۔ اس نے آہستگی سے اپنے سینے پر ہاتھ پھیرا وہ کہیں سے بھی چاک نہیں تھا۔ اچانک اس کے ذہن نے جھٹکے لینا شروع کیے تھے۔ اس کے ساتھ اور بھی تو لوگ آئے تھے۔ وہ تیزی سے پیچھے پلٹا اور ان سب کو دیکھتے ہی اس نے سکون کا سانس لیا تھا۔ ان سب کی آنکھیں بند تھیں اور وہ کم و بیش اسی جیسی صورتِ حال سے گزر رہے تھے۔ وہ موت کو محسوس کر کے واپس آنے والے تھے اور اب ایون کا اصل امتحان شروع ہونے والا تھا اسے ان سب کے سوالوں کے جواب دینے تھے۔

اس کی یادداشت نے وہ سب یاد رکھا تھا۔

تو پھر باقی سب کو بھی یاد ہی ہونا تھا۔

وہ ہونٹ چباتے ہوئے ان کے جاگنے کا انتظار کرنے لگا۔ ہاں مگر اب اسے وہ سرا تلاش کرنا تھا......

کہ وہ اینگلائن سے باہر نکلے تھے یا نہیں؟

وہ وارم ہول میں گئے تھے یا نہیں؟

موت کا یہ کھیل برمودا کا ایک دھوکا تھا یا ان کے ساتھ کھیلی گئی اس کی حقیقت؟

ایون وہاں سے واپس آ گیا تھا؟

اس کے واپس آنے سے لے کر دوبارہ وارم ہول میں داخل ہونے تک کے درمیانی سفر میں یہ سب ہوا تھا؟

یا اس کے مستقبل نے اسے یہاں اٹھا کر پھینک دیا تھا؟

ایون نے وارم ہولز پر نظر ڈالی...... اس کا ذہن شدید الجھن کا شکار تھا۔ وہ اب بھی اپنی پوری پُراسراریت کے ساتھ چکر کھا رہے تھے۔

وہ چکر نہیں تھے وہ موت کا راستہ تھے۔

یہی تو برمودا تھا!

آپ چاہ کر بھی سمجھ نہ پائیں کہ آپ کے ساتھ ہوا کیا ہے!

اور کیا معلوم کہ وہ جس حالت میں آنکھیں کھول کر بیٹھا ہے وہ بھی حقیقت ہے یا اس کا خواب؟

یہ کیسی منحوس جگہ تھی!

اسے سب کے کراہنے کی آوازیں آ رہی تھیں۔

وہ اپنے ہونٹ کاٹنے لگا اس کے ہونٹ سے خون رِسنے لگا تھا۔

آج اس کی ذہانت کا صحیح معنوں میں امتحان ہونے والا تھا۔
کیا پتہ ان میں سے کون اس کے اس راز سے سامنا کر آیا ہو!
وہ ان سب کی روداد سننے کے لیے بے چین تھا۔
احمد کی آنکھیں کھلی تھیں!

وہ ماہم کا ہاتھ تھام چکا تھا کہ اسے کسی نے پیچھے کی طرف دھکیلنا شروع کر دیا تھا۔ شاید احمد کے حواس نہیں لوٹے تھے۔ وہ کسی غائبانہ نقطے کو تک رہا تھا۔

ایون خاموش کھڑا اسے تکتا رہا۔

وہ موت سے زندگی تک کے اس سفر میں ان کا راستہ بننا چاہتا تھا۔ انہیں یقین دلانا چاہتا تھا کہ وہ زندہ ہیں مگر وہ خود ابھی تک بے یقینی کی کیفیت میں مبتلا تھا۔

احمد کے ساتھ بیٹھے سائمن نے بھی آنکھیں کھول لی تھیں۔ ان دونوں کے ذہن آہستہ آہستہ ماحول کے عادی ہو رہے تھے۔ احمد اچانک ہی اٹھ کھڑا ہوا تھا وہ حیرانی سے چاروں طرف دیکھ رہا تھا۔ اور پھر اس نے بے یقینی سے ایون کی طرف دیکھا تھا مگر ایون کے چہرے پر پھیلی سنجیدگی نے اسے خاموش رہنے پر مجبور کر دیا تھا نہ جانے اس کے چہرے پر ایسا کیا تھا۔ احمد کو اندازہ ہوا کہ باقی سب بھی آہستہ آہستہ ہوش میں آرہے ہیں اور ایون سے سوال کرنے کا وقت تب ہی شروع ہونا تھا۔

وہ خاموشی سے اپنی جگہ پر کھڑا رہا۔ سائمن ہوش میں آکر آنکھیں تیزی سے جھپک رہا تھا اور احمد کو اچانک وہاں دیکھ کر وہ بے اختیار چیخ پڑا تھا۔

''کیا میں مر چکا ہوں؟'' وہ چلایا۔ احمد نے نفی میں سر ہلا کر ایون کی طرف اشارہ کیا تھا اسے اندازہ ہوا کہ وہ لوگ ایگلائن میں ہی موجود ہیں۔

آکل اور جیف کو بھی آہستہ آہستہ ہوش آنے لگا تھا۔ وہ تینوں جیف اور آکل کی طرف متوجہ ہو گئے تھے۔ جیف آنکھوں کو ماحول کا عادی بنانے کی کوشش میں مصروف تھا۔

''یہ...... یہ سب کیا ہے؟ یہ کیسے ہو سکتا ہے؟'' وہ احمد، ایون اور سائمن کو اپنے سامنے کھڑا دیکھ کر حیرت زدہ رہ گیا تھا۔

''ہم زندہ ہیں؟'' اس نے ایون سے پوچھا۔ ایون نے اب بھی کوئی جواب نہیں دیا تھا۔

وہ سب آکل کی طرف متوجہ ہو چکے تھے جو اپنے جسم پر تیزی سے ہاتھ پھیر کر اندازہ لگانے کی کوشش کر رہا تھا کہ وہ ٹھیک ہے یا نہیں...... شاید وہ بھی بری موت مرا تھا۔ پر ان سب کو وہاں دیکھ کر وہ بغیر کوئی سوال کیے کھڑا ہو گیا تھا اور اس کی نظر اہارون پر پڑی تھی جو ابھی تک ہوش میں نہیں آیا تھا۔ اسے اہارون کے ساتھ رہ کر اتنا تو اندازہ ہو ہی گیا تھا کہ ہر جواب کا سوال نہیں ہوا کرتا تھا۔ کچھ جواب لاسوال ہوتے ہیں۔ اس دفعہ کراہنے کی آوازیں ان کے پیچھے والی سیٹ سے آئی تھیں جہاں روبینہ اور ڈینیل بیٹھے تھے۔ روبینہ ہوش میں آتے ہی بری طرح چلانے لگی تھی۔ جیف نے آگے بڑھ کر اسے جھنجھوڑا تھا۔ وہ جیسے کسی تکلیف دہ عمل سے باہر آئی تھی۔ اس کی سانس بری طرح پھولی

ہوئی تھی۔ اس نے اپنی گردن پر ہاتھ پھیرا۔

ایون نے اسے غور سے دیکھا تھا

''ڈینیل؟ کیا ڈینیل ٹھیک ہے؟'' اس کی آواز میں خوف تھا۔ وہ سب ڈینیل کی طرف متوجہ تھے جو اپنی آنکھیں کھول چکا تھا اور ماحول کا عادی ہو رہا تھا۔

''یہ سب کیا تھا؟'' وہ ہوش میں آتے ہی اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

''کیا ہم سب زندہ ہیں؟'' اس نے چاروں طرف دیکھا۔

کسی کے جواب دینے سے پہلے ہی جیسیکا کی چیخوں نے انہیں اپنی طرف متوجہ کیا تھا وہ اپنی سیٹ پر آنکھیں بند کئے برے طریقے سے چلا رہی تھی، اس کے ساتھ بیٹھے ول اور اہارون بھی آہستہ آہستہ ہوش میں آرہے تھے۔

روبینہ نے آگے بڑھ کر جیسیکا کو سنبھالا۔ جانے وہ کس دھچکے سے گزری تھی۔ اعصاب مضبوط نہ ہوں تو ذہنی توازن بگڑ سکتا تھا۔ باقی سب کے اعصاب تو مضبوط تھے پر وہ نہیں جانتی تھی کہ جیسیکا نے اپنے آپ کو کس حد تک سنبھالا ہوا ہے۔ ول ہوش میں آگیا تھا۔

''یہ سب کیا ہوا ہے؟'' وہ تیزی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

وہ سب صحیح سلامت اینگلائن میں موجود تھے وہ ایون کی طرف مڑا۔ ایون نے ایک نظر ہوش میں آتے اہارون پر ڈالی۔ وہ سب اہارون کی طرف متوجہ ہو گئے بس وہی تھا جو سب سے آخر میں ہوش میں آیا تھا۔

ایون ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو گیا تھا اس کی زندگی کی سب سے مشکل بریفنگ شروع ہونے والی تھی۔ وہ اپنے آپ کو ذہنی طور پر تیار کر رہا تھا۔

اہارون کو ہوش میں آتے ہی چکر آیا تھا اور وہ اپنا سر تھام کر بیٹھ گیا تھا۔ احمد تیزی سے اس کی طرف بڑھا تھا۔

''کیا تم ٹھیک ہو اہارون؟'' وہ فکر مندی سے بولا اور اہارون ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا تھا اس نے چاروں طرف نظر دوڑائی اس کے دوست زندہ، صحیح سلامت اینگلائن میں موجود تھے۔ پھر جو وہ دیکھ کر آیا وہ کیا تھا؟

کوئی دھوکہ یا خواب؟

مگر نہیں! وہ خواب نہیں ہو سکتا!

وہ اس طرح کے حالات سے پہلے بھی گزر چکا تھا اور یہ قطعی کوئی خواب نہیں تھا وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ وہ وارم ہول میں گیا تھا۔ اسے ان ہزاروں ذرات کی چبھن اب بھی اپنے جسم میں محسوس ہو رہی تھی جن کے پیوست ہوتے ہی اس کے جسم سے خون فوارے کی طرح ابل پڑا تھا۔

اس نے مرنے سے پہلے ول اور جیسکا کے جسم سے خون کے فوارے نکلتے دیکھے تھے وہ، وہ منظر نہیں بھول سکتا تھا۔ اور تب وہ پلٹا۔

اس کی نظر خاموش کھڑے ایون پر پڑی تھی، اس کے چہرے پر کچھ تھا..... کچھ ایسا جو انہیں جھرجھری لینے پر مجبور کر رہا تھا۔

''کیا تم بتا سکتے ہو کہ ہمارے ساتھ کیا ہوا تھا؟'' اہارون چلایا تھا اور اس کے چلانے سے ان سب کے دل دہل

گئے تھے، انہوں نے اسے کبھی اس طریقے سے چلاتے ہوئے نہیں سنا تھا۔ اسے اہارون کے چلانے سے کوئی فرق نہیں پڑا تھا۔ اہارون کو آگ لگ گئی تھی وہ تیزی سے اس کی طرف بڑھا تھا اور اسے گریبان سے پکڑ چکا تھا۔

''اب میں مزید تمہاری بکواس نہیں سنوں گا بہتر ہوگا کہ تم پُراسرار بننے کی ایکٹنگ ختم کرو اور ہمیں بتاؤ کہ ہمارے ساتھ ہو کیا رہا ہے۔'' اہارون کی آنکھیں شعلے اُگل رہی تھیں وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کر رہا تھا۔

''جس طرح سے تم پوچھ رہے ہو اس طرح سے تو کوئی بھی مجھ سے کبھی بھی کچھ نہیں اگلوا سکتا۔'' وہ ٹھنڈے لہجے میں بولا تھا اور اہارون کا دل کیا تھا کہ مار مار کر اس کا چہرہ لال کر دے۔

ڈینیل نے تیزی سے آگے بڑھ کر اہارون سے اس کو چھڑایا تھا۔

''ٹھیک کہہ رہا ہے اہارون! اب تم بتاؤ کہ ہمارے ساتھ کیا ہوا ہے؟'' ڈینیل سے بھی اب مزید برداشت نہیں ہو رہا تھا۔ وہ جب سے اس آدمی کے ساتھ تھے یہ انہیں پُراسرار ہی لگا تھا۔

''تم رکو میں اس سے اگلواتا ہوں۔'' اہارون کا ہاتھ گھوما تھا مگر ایون اس کو مضبوطی سے پکڑ چکا تھا۔

''میں نے کہا ناں! یہ طریقہ صحیح نہیں۔'' وہ سرد لہجے میں بولا۔ اچانک ہی روبینہ ان کے بیچ میں آ گئی تھی۔

''ایک منٹ! یہاں کوئی جھگڑا نہیں ہوگا۔'' وہ اہارون کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولی اور پھر ایون کی طرف پلٹی۔

''اگر تم پہلے سے جانتے تھے کہ وہاں کیا ہے اور تم نے جان بوجھ کر ہمیں وہاں بھیجا تو اس بات کے لیے سب سے پہلے تمہیں ختم کرنے والی میں ہوں گی! یہ بات تم یاد رکھنا۔'' وہ غرائی۔ ایون نے اسے گہری نظروں سے دیکھا۔

وہ کس بات پر اتنے غصے میں تھی؟

''تو پھر ایک ایک کر کے بتانا شروع کرو۔'' وہ ٹھنڈے لہجے میں بولا۔ اہارون کو شدید غصہ آیا تھا ڈھٹائی کی حد تھی۔

''میں اور آکل آج سے ہزاروں سال پہلے ڈائنوسارز کی دنیا میں چلے گئے تھے۔'' اچانک ہی جیف بولا اور وہ سب چونک کر اسے دیکھنے لگے۔

''جھگڑا کرنے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا...... میرے خیال سے وہ جو کہہ رہا ہے ہمیں کرنا چاہیے۔ اگر ہمیں اس کی بات سننی ہے تو اس کی بات ماننی ہوگی! ہم یہاں اس کے رحم و کرم پر ہیں۔'' جیف ان سب کی طرف دیکھتے ہوئے بولا تھا۔

''اچھا تو پھر تم نے وہاں کیا دیکھا؟'' سوال ایون کی طرف سے آیا تھا۔

وہ سب خاموشی سے بریفنگ دینے کے لیے تیار ہو گئے تھے۔ ایون کے آگے ان کی ایک نہیں چل سکتی تھی۔

''پہلے دن تو ہم وہاں پھنسے رہے پھر دوسرے دن ہم نے وہاں ایک بہت بڑے سائز کا پرزم دیکھا تھا۔ وہ کسی بڑے پائرامڈ کے جیسا لگتا تھا اور اس کے اوپر کچھ تحریریں لکھی تھیں جو آکل نے پڑھی تھیں۔ اور اس کے پڑھتے ہی وہاں زلزلہ آیا اور آکل پر آسمانی بجلی گری جس سے وہ مر گیا تھا۔'' وہ آکل کی طرف پلٹا۔

اہارون خاموشی سے ہونٹ چبانے لگا تھا۔

''آکل تم نے کیا پڑھا تھا؟'' ایون کا اگلا سوال آکل سے تھا۔ آکل نے بغیر کوئی جواب دیئے اہارون کی طرف دیکھا اور اہارون نے خاموشی سے سر ہلا دیا تھا۔

''اس پر اس مخلوق کا ذکر تھا جو انسانوں کے آباد ہونے سے پہلے زمین پر رہتی تھی۔'' وہ اتنا ہی بولا تھا کہ ایون نے ہاتھ اٹھا کر اسے خاموش کرا دیا تھا۔

''ٹھیک ہے اب تم دونوں بتاؤ۔'' وہ احمد کی طرف پلٹا۔

آکل حیرانی سے اسے تکنے لگا تھا۔ عجیب آدمی تھا!

''ہم سترہویں صدی عیسوی کے لندن میں جا پہنچے تھے اور وہاں پر وبا پھیلی ہوئی تھی۔'' احمد بولا۔

''کوئی ایسی خاص بات جو تم لوگوں نے وہاں نوٹ کی؟''

''ہاں! احمد کو بیماری لگ گئی تھی اور وہ اس وبا سے مر گیا تھا...... اس سے زیادہ خاص کیا ہوگا؟'' اچانک ہی سائمن غصیلے لہجے میں بولا تھا اور وہ سب چونک کر احمد کو دیکھنے لگے۔

''ٹھیک ہے اب تم بتاؤ!'' وہ جیسیکا کو دیکھ کر بولا۔

سائمن نے پہلو بدلا ..... ایون پر کسی بات کا اثر نہیں ہوتا تھا۔

''ہم ایلینز کی دنیا میں جا پہنچے تھے۔'' اس کے یہ کہتے ہی وہ سب چونک کر انہیں دیکھنے لگے تھے۔ ایون کے چہرے پر پھیلی سنجیدگی میں اضافہ ہو گیا تھا۔

''ہمارے باہر نکلتے ہی انہوں نے ہمیں پکڑ لیا تھا اور اس کے بعد وہاں ہماری ملاقات اہارون سے ہوئی۔'' اس کے یہ بولتے ہی وہ سب برے طریقے سے اچھل پڑے تھے۔

''ایسا کیسے ہوسکتا ہے؟ میں نے اہارون کو کسی اور وارم ہول میں بھیجا تھا۔'' وہ اہارون کی طرف پلٹا۔

اہارون کے چہرے پر ابھی تک ناراضگی تھی۔ احمد نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا اور وہ سر ہلا کر بولنے پر مجبور ہوا تھا۔

''میں جس وارم ہول میں گیا وہاں اَن دیکھی سمندری دنیا آباد تھی۔ وہاں لوگوں کی گلی سڑی لاشیں زندہ گھوم رہی تھیں اور ان لاشوں نے مجھے گھیر لیا۔ وہاں ایک کریہہ عورت تھی اس نے مجھ پر حملہ کر دیا اور مجھے ہوش نہیں رہا۔ ہوش میں آنے کے بعد میں ایک ایسے کمرے میں موجود تھا جہاں ول اور جیسیکا کو لایا گیا۔ ہم شیشے کی ٹیوبز میں قید تھے اور وہ ایلینز کی دنیا تھی۔ وہ ہم تینوں کے ہوش میں آتے ہی ہمیں محفوظ کرنے کے لیے لے گئے جیسا کے وہ آپس میں بات کر رہے تھے۔ راستے میں ہم نے ان محفوظ لوگوں کو دیکھا جو شاید برمودا میں گم ہو جاتے ہیں وہ سب لاشوں کی صورت شیشے کی ان ٹیوبز میں قید تھے اور وہیں ہم نے ماہم اور شاہان کو دیکھا تھا۔'' وہ آخری جملہ کہتے ہوئے دل سے دکھی ہوا تھا۔ احمد تیزی سے چلتا ہوا اس تک آیا۔

''کیا مطلب اس بات کا؟ محفوظ کرنے کے لیے؟ کیا وہ زندہ تھے؟'' وہ اپنے حواس کھونے والا تھا۔

اہارون نے خاموشی سے نفی میں سر ہلا دیا تھا۔

''ایسا نہیں ہو سکتا! تم جھوٹ بول رہے ہو۔'' وہ چلایا تھا۔
''تم ان کی زبان کیسے سمجھ سکتے ہو؟'' ایون نے ماہم والی بات پر کوئی توجہ نہیں دی تھی۔
''تم اپنی بکواس بند کرو۔'' اہارون چلایا۔
''تم ہی وہ شیطان ہو جس نے ہمیں وہاں بھیجا۔ وہ عورت جو شاید ان کی سردار ہے۔ کسی پرزم والے کو ڈھونڈ رہی تھی۔ اور اس کے علاوہ اس نے باقی سب کو مارنے کا حکم دیا تھا۔ مجھے پورا یقین ہے کہ وہ تم ہی ہو۔ یا تو تم اندر گئے ہی نہیں یا ہمارے اندر جاتے ہی تم باہر نکل آئے تھے۔ صاف صاف بتاؤ کہ تم کیا چاہتے ہو۔'' اہارون کی برداشت جواب دے رہی تھی۔
''رومینہ تم بتاؤ تم نے وہاں کیا دیکھا؟'' ایون رومینہ کی طرف پلٹا۔ اس نے اہارون کے سوالوں میں کوئی دلچسپی نہیں لی تھی۔
''تم ایک انتہائی خود غرض اور ذلیل شخص ہو۔'' اہارون چلا کر احمد کو تسلی دینے لگا تھا۔
''میری اور ڈینیل کی آنکھ سٹی آف اٹلانٹس میں کھلی تھی۔'' اس کے یہ کہتے ہی وہ سب چونک پڑے تھے۔
''ہم دونوں وہاں اترے اور پھر انہوں نے ہمیں پکڑ لیا تھا اس کے بعد ہمارے سر قلم کر دیئے گئے۔'' وہ رک رک کر بولی۔
''کیا وہ بالکل ویسا ہی ہے جیسا بتایا جاتا ہے؟'' جیف پوچھے بنا نہ رہ سکا تھا۔ رومینہ نے خاموشی سے سر ہلا دیا تھا۔
''کوئی ایسی خاص بات جو تم نے وہاں دیکھی؟'' ایون نے اس سے بات کرتے ہوئے اپنی آنکھیں سکیڑیں یہ وہ آخری سرا تھا!
''ہاں ہمارے سر قلم کرنے والی لیزا تھی۔'' وہ حلق کے بل چلائی تھی! اس کی برداشت جواب دے گئی تھی۔
اور ایون کا وجود زلزلے کی زد میں آیا تھا۔ وہ سب اس کے اس طرح چلانے پر اس کی طرف متوجہ ہو گئے تھے۔
''کون لیزا؟'' اہارون پوچھے بنا نہیں رہ سکا تھا۔
رومینہ خاموشی سے اس کی طرف دیکھنے لگی۔
ایون لڑکھڑایا تھا!
''کوئی ہمیں بتائے گا کہ ہو کیا رہا ہے؟ کبھی ایک پُراسرار بنتا ہے کبھی دوسرا ...... ہمیں یہاں لے کر کیوں آئے ہو جب ہمیں کچھ بتانا نہیں چاہتے؟ تم سب ملے ہوئے ہو! میں اس پروجیکٹ کا حصہ نہیں بننا چاہتا۔ مجھے ابھی اور اسی وقت واپس جانا ہے۔'' اہارون کے یہ کہتے ہی وہ سب حیرت سے اسے دیکھنے لگے تھے انہوں نے کبھی بھی اہارون کو ایسے بات کرتے ہوئے نہیں دیکھا تھا۔
''تم اپنے ذاتی مقاصد پورے کرنے کے لیے ہمارا استعمال نہیں کر سکتے۔'' وہ جارحانہ انداز میں ایون کی طرف پلٹا۔
''اہارون تم غلط سمجھ رہے ہو! ایون ایسا کچھ نہیں کر سکتا۔'' رومینہ نے اسے روکا تھا۔
ایون کی حالت ایسی نہیں تھی کہ وہ اہارون کا مقابلہ کر پاتا...... وہ بکھر رہا تھا۔

''اس کا مطلب ہے کہ تم بھی اس کے ساتھ ملی ہوئی ہو! اب جب تک تم دونوں ہمیں پوری بات نہیں بتاؤ گے ہم اس مشن پر کام نہیں کریں گے۔ اور ویسے بھی ان وارم ہولز کے اندر جو ہم دیکھ آئے ہیں...... ہم میں سے کوئی بھی دوبارہ ان کے اندر جانے کے لیے تیار نہیں ہونے والا'' وہ سنجیدگی سے کہتا ہوا احمد کے ساتھ آ کھڑا ہوا تھا۔

''میں اس مشن پر کام کرنا چاہتا ہوں۔'' جیف بولا۔

''اور میں بھی۔'' جیسیکا بولی تھی۔

''اور میں بھی۔'' احمد بھی بول پڑا تھا۔

وہ سب حیرت سے انہیں تکنے لگے۔

''تم ایک انتہائی منحوس انسان ہو۔ میں نہیں جانتا کہ تم نے ان کو کیسے برین واش کیا ہے۔ پر شاید ابھی تک تمہیں تمہاری ٹکر کا کوئی ملا نہیں ہے۔ اب یا تو تم صاف صاف ہمیں یہ بات بتاؤ گے یا میں تمہیں یہاں سے زندہ باہر نکلنے نہیں دوں گا اور نہ ہی ان میں سے کسی کی زندگی داؤ پر لگنے دوں گا۔'' اہارون لفظ چبا چبا کر بولا تھا۔

ایون جو صدمے پر قابو پا چکا تھا خاموشی سے چلتا ہوا اہارون تک آیا تھا اور اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کھڑا ہو گیا۔

''اگر اس کے پیچھے میرا کوئی ذاتی مقصد ہوتا تو تم سب یہاں زندہ کھڑے نہیں ہوتے اہارون! یہ بات یاد رکھنا تم سب کو وہاں سے زندہ سلامت نکال کر لانے والا میں ہی ہوں۔ اگر تم سب کو یاد ہو تو شاید تم میں سے ایک یا دو ہی لوگوں کو موقع ملا ہو گا کہ وہ گاڈ پارٹیکل استعمال کر سکیں یا شاید تم میں سے کوئی بھی اس کو استعمال کرنے کی کوشش کرنے سے پہلے ہی مر چکا تھا کیونکہ موت موقع نہیں دیتی۔'' وہ سرد لہجے میں بولا۔ وہ سب سن کھڑے تھے وہ ٹھیک کہہ رہا تھا۔

''تو پھر تم بتاؤ کہ ہمارے ساتھ جو ہوا وہ کیا تھا۔'' اہارون نے ایک جھٹکے سے اس کا ہاتھ اپنے کندھے سے ہٹایا تھا۔

''میں بتاتا ہوں۔'' انہیں پیچھے سے آئی آواز نے پلٹنے پر مجبور کیا تھا اور پیچھے پلٹتے ہی ان کے پیروں تلے زمین نکل گئی تھی۔ وہاں ایون کھڑا تھا پر وہ بوڑھا ہو چکا تھا۔ ایون کو لمحے بھر کے لیے حیرت کا جھٹکا لگا تھا پر وہ سمجھ گیا تھا کہ کیا ہوا ہو گا۔

''یہ سب کیا ہے؟'' احمد بولا۔

''تم سب کو وہاں سے زندہ نکال کر لانے والا میں ہوں۔'' وہ چلتا ہوا ان کے قریب آیا تھا۔

''پر تم ہو کون ہو؟'' ول نے اسے اوپر سے نیچے تک دیکھا۔

''میں ایون جیرالڈ ہوں اور میں یہاں ایون کے مستقبل سے آیا ہوں۔''

وہ آہستگی سے چلتا ہوا ایون کے ساتھ آ کھڑا ہوا تھا اور وہ سب حیرت سے اسے تک رہے تھے۔

''تم سب بیٹھو تا کہ میں تمہیں سمجھاؤں کہ تم لوگوں کے ساتھ ہوا کیا ہے۔'' وہ مسکرایا تھا اور اس کی مسکراہٹ میں وہی پُر اسراریت تھی جو ایون کی مسکراہٹ میں دیکھی جا سکتی تھی۔

ایون نے سنجیدگی سے اس پر ایک نظر ڈالی تھی اور پھر وہ باقی سب کی طرف متوجہ ہو گیا تھا۔

''ایسی ہی ایک پیرلل یونیورس میں، میں نے یعنی کہ ایون نے اپنی جوانی میں، میرے ماضی کے حال میں جہاں پر اب تم لوگ کھڑے ہو ایسا ہی ایک سفر کیا تھا اور میں اس سفر میں ہونے والی مشکلات سے اچھی طرح واقف تھا۔ چیزیں ویسے نہیں ہوئیں جیسے ہم نے سوچا تھا اور تم سب بھی اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے تھے پر یہاں اس حال میں جب میرے ماضی نے دوبارہ سفر کیا اور وہ مجھ تک آیا تو اسے یہ بتانا میرا فرض تھا اور تم سب کو بچانا بھی!

جب آپ ٹائم ٹریول کرتے ہیں تو ماضی، حال مستقبل یا کسی پیرلل یونیورس جا پہنچتے ہیں۔ تم سب یا تو ماضی، حال، مستقبل میں گئے یا کسی پیرلل یونیورس میں! لیکن ایون مجھ سے آ ملا اور وہ اس لیے کہ ماضی میں جب میں نے یہ سفر کیا تھا تو میں نے اپنے تک آتے اس وارم ہول کو ایون کے لیے منتخب کر دیا تھا۔ میں وہ سب کھو چکا ہوں پر اب ایون کو یہ سب کھوتے نہیں دیکھنا چاہتا۔ تم سب کو اور ایون کو مجھے وہ انجام دکھانا ضروری تھا جو ان وارم ہولز میں داخل ہوتے ہی تم لوگوں کے ساتھ پیش آیا۔ جیسے ہی ایون مجھ تک پہنچا تو میں نے اس کو وہاں قید کر لیا اور اس کے بعد میں نے اسے وہ دکھایا جو یہ کرنا چاہتا تھا۔ یعنی کہ یہ وہاں سے بھاگنا چاہتا تھا میں نے اسے وہاں سے بھاگنے دیا اس کی ٹائم ٹریولنگ کو ایک گھنٹہ آگے کر کے تم سب کے ساتھ اس ایک گھنٹے میں پیش آنے والے سارے واقعات تم سب کو دکھائے۔ گو کہ تم سب کو یہ لگتا ہے کہ تم وہاں دو دن رہے ہو مگر اپنی گھڑیاں دیکھو گے تو تم ابھی تک اسی وقت پر رکے ہوئے ہو جب تم اس منحوس برمودا میں داخل ہوئے تھے۔

یہاں ٹائم پیکٹس ہیں جو تمہاری عمر اور وقت کو روک لیتے ہیں۔

یہ ایک بھول بھلیاں ہے! یہاں ہزاروں چکر ہیں...... یہاں نہ جانے کتنی دنیاؤں کے راستے ہیں ...... کون سا جہاز کب آ کر کہاں گم ہوتا ہے کسی کو پتہ نہیں چلتا۔ نہ تمہیں یہ پتہ چلے گا کہ تم زندہ ہو نہ تمہیں یہ پتا چلے گا کہ یہ تمہارا خواب تھا اور نہ تم یہ جان پاؤ گے کہ تم مر چکے ہو یا نہیں! یا تمہاری روح انہی وارم ہولز میں صدیوں سے بھٹک رہی ہے! میں نے یہ خطرناک سفر کیا تھا۔ اور یہ ایون کو بھی کرنا تھا پر اس میں ہمارا کوئی ذاتی مقصد شامل نہیں تھا۔''

''تم جھوٹ بولتے ہو۔ لیزا پہلے سے وہاں کیوں تھی؟ ایون نے بھیجا تھا اسے۔'' روبینہ چلائی تھی۔

بوڑھا ایون اس کی طرف دیکھ کر مسکرایا۔

''اگر ایسا ہوتا تو ایون یہاں بہت پہلے ہی آ گیا ہوتا روبینہ۔'' وہ سرد لہجے میں بولا تھا۔ روبینہ خاموشی سے ہونٹ کاٹنے لگی۔

''ٹھیک ہے ہم تمہاری بات سمجھ گئے کہ تم نے ہمارے وارم ہولز کے ٹائم کو واپس پیچھے کی طرف کر دیا لیکن آگے تم کیا کرنے والے ہو؟ اندر موجود وہ مخلوق کون تھی؟ اور یہ لیزا کون ہے؟'' اہارون کا غصہ کسی حد تک ٹھنڈا ہو چکا تھا۔

''میں بتاتی ہوں ان کی سچائی! ہمارا سر قلم کرنے والی لڑکی کا نام لیزا ہے۔ جیسا کہ میں نے تم لوگوں کو بتایا کہ میں اور ایون ایک ہی یونیورسٹی کے پڑھے ہوئے ہیں۔ لیزا بھی ہماری کلاس فیلو تھی۔ ہماری دوستی کو مثالی سمجھا جاتا تھا پر وہ نہ جانے کیسے ہم لوگوں کے بیچ میں ایک دیوار کی طرح آ کھڑی ہوئی۔ خود کو میری بہترین دوست کہنے والی اس لڑکی نے مجھے زندگی کا سب سے بڑا دھوکا دیا اور وہ تھا ایون کو مجھ سے دور کر دینا۔'' روبینہ کا لہجہ زہر اگل رہا تھا۔

''تم غلط بیانی کر رہی ہو۔'' ایون کو اس دفعہ شدید غصہ آیا تھا۔

''میں خاموشی سے تمہاری زندگی سے نکل گئی تھی ایون لیکن اب ایسا نہیں ہوگا۔ ہم ہائی اسکول سے ساتھ تھے۔ میں تمہارے ساتھ زندگی گزارنے کے خواب دیکھا کرتی تھی۔ پر اس نے آتے ہی اتنے پرانے اور مضبوط رشتے کو توڑ ڈالا۔'' روبینہ کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے مگر اس کا غصہ کم نہیں ہوا تھا۔

''میں نے تم سے کبھی کہا تھا کہ میں تم سے شادی کروں گا یا میری طرف سے کبھی کوئی اظہار کا لمحہ گزرا؟ تم خود سے یہ کیسے سوچ سکتی ہو؟'' ایون چلایا۔

ان سب کو سانپ سونگھ چکا تھا۔

''تو تم اس کی طرفداری کرو گے۔ اب بھی؟ اب جبکہ وہ تمہیں چھوڑ کر جا چکی ہے کسی اور کے ساتھ! یا یہ بھی تمہارا جھوٹ ہے؟ کیونکہ وہ بھی ہمارے ساتھ وہاں موجود تھی! اُس وقت میں خاموشی سے تمہاری زندگیوں سے نکل گئی تھی لیکن اب میں چپ نہیں رہوں گی ایون! تم اس دھوکے باز کے لیے آج بھی ہمدردی رکھتے ہو۔'' روبینہ کی برداشت جواب دے رہی تھی۔

جیسیکا کا دل ڈوبا تھا اس نے تو کچھ اور ہی سوچ رکھا تھا۔

''خبردار جو تم نے اس کے بارے میں ایک لفظ بھی کہا میں اس کے بارے میں کچھ نہیں سنوں گا۔'' وہ غصے سے روبینہ کی طرف بڑھا تھا پر ول نے اسے پکڑ لیا تھا۔

''ہوش میں آؤ! یہ کیا کر رہے ہو تم؟'' ول چلایا۔

''اسے کرنے دو جو یہ کرنا چاہتا ہے! اس کے کہنے سے حقیقت بدل نہیں جاتی اس نے مجھے خود بتایا تھا کہ وہ اس کو چھوڑ کر جا چکی ہے۔'' روبینہ اپنی جگہ سے ہلی نہیں تھی۔

بوڑھا ایون خاموش کھڑا اپنے ماضی کو دیکھ رہا تھا۔ وہ اس کرب سے گزر چکا تھا۔ عرصہ ہوا تھا پر درد آج بھی اسی شدت سے ہوا تھا۔

ایون نے ایک جھٹکے سے خود کو ول سے چھڑایا۔

''ہماری شادی ہوگئی تھی روبینہ۔'' اچانک ہی بوڑھا ایون بولا اور روبینہ کے سر پر بم گرا تھا۔

ایون کرنٹ کھا کر بوڑھے ایون کی طرف پلٹا اس نے آنکھوں سے اسے رکنے کی التجا کی تھی۔

''میں تمہیں یہ غلطی دوبارہ دہرانے نہیں دوں گا ایون۔'' وہ بولا۔

''سنو تم سب! اس وقت جس یونیورس میں تم کھڑے ہو یہاں کچھ سال پہلے برمودا میں ہوئے ایک حادثے میں میری بیوی لیزا اور میری تین سالہ بیٹی چیلسی اس منحوس سمندر میں گم ہوگئے تھے۔'' اس کی آواز میں کپکپاہٹ تھی وہ سب حیرت سے بوڑھے ایون کی طرف پلٹے۔ وہ خاموشی سے رو رہا تھا۔ روبینہ اپنی جگہ جم چکی تھی۔

اس لمحے انہوں نے ایون کو پہلی بار ٹوٹتے اور بکھرتے دیکھا تھا۔ وہ لڑکھڑاتا ہوا سیٹ پر ڈھے گیا تھا...... وہ یہ الفاظ خود بھی دہرانا پسند نہیں کرتا تھا۔ اور اب اینگلائن اس کے رونے کی آواز سے گونج رہی تھی یہ وہ درد تھا جسے وہ خاموشی سے اپنے اندر دفنا چکا تھا۔ وہ درد جس نے اسے اپنی ذات کے اندر ہی قید کر دیا تھا...... وہ درد جس نے اسے

جینے کا نیا مقصد دیا تھا۔ جس نے اسے اس حد تک سنجیدہ کر دیا تھا کہ وہ اپنے علاوہ اور کسی سے بات کرنا پسند نہیں کرتا تھا۔ وہ درد جس نے اسے اپنی ریسرچ اپنی ساری قابلیت کو صرف اور صرف برمودا کی طرف موڑنے پر مجبور کر دیا تھا۔ کون سی ایسی ریسرچ اور ایسی ٹیکنالوجی نہیں تھی جو اس نے یہاں داخل ہونے کے لیے استعمال نہ کی ہو۔ وہ تو خود بھی نہیں جانتا تھا کہ سالوں پہلے گم ہوئی اس کی بیوی اور اس کی بیٹی اسے دوبارہ ملیں گے بھی یا نہیں۔ یا وہ زندہ ہوں گے کہ نہیں۔

اور اب جبکہ اسے قدرت نے ایک موقع دیا تھا تو وہ اس کو ضائع نہیں کرنا چاہتا تھا، اسے احمد میں اپنا آپ نظر آیا تھا۔ احمد کی آنکھوں میں وہی کرب تھا جس سے وہ ہر رات گزرتا تھا۔ ان پرانی تصویروں کو دیکھتے ہوئے اکثر اس کی ہنستی ہوئی بیٹی کی قلقاریاں اب بھی اس کے کانوں میں گونج جایا کرتی تھیں۔

کاش وہ اس دن ان کے ساتھ ہی اس کروز پر موجود ہوتا......

کاش وہ اس دن مصروف نہ ہوتا!

اس کاش کو بدلنے کے لیے وہ وقت کا پہیہ گھمانے نکل کھڑا ہوا تھا۔ اہارون خاموشی سے ہونٹ کاٹنے لگا تھا۔ ڈینیل اور ول نے آگے بڑھ کر اسے سہارا دیا تھا۔ احمد سے ہلا نہیں گیا تھا!

تو یہ تھی وہ وجہ جس نے ایون کو یہ سب کرنے پر مجبور کیا تھا۔ اب وہ اس کی کیفیت کو اچھے طریقے سے سمجھ سکتا تھا۔ کیوں وہ بغیر کسی لالچ کے کسی بھی قیمت پر برمودا میں داخل ہونا چاہتا تھا۔ ہاں مگر اس نے کبھی ان کی زندگیوں کو داؤ پر نہیں لگایا تھا وہ سب زندہ سلامت کھڑے تھے اور وہ اپنا راز اس طرح سب کے سامنے کھل جانے پر برے طریقے سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار تھا۔ روبینہ خاموشی سے چلتی ہوئی اس تک آئی تھی اس کے پاس الفاظ نہیں تھے جو اس کے کہے گئے کاٹ دار جملوں کا مداوا کرتے......

''پلیز مجھے معاف کر دو ایون! میں شاید تب بھی غلط تھی اور اب بھی! مجھے اپنے آپ سے شرمندگی ہو رہی ہے۔ شاید اسی لیے میں کبھی تمہاری نفرت کی حقدار بھی نہیں رہی۔ مجھے معاف کر دو ایون۔'' وہ بھی رو پڑی تھی۔

''اسے سنبھلنے دو! یہ ٹھیک ہو جائے گا۔'' بوڑھا ایون بولا وہ سب اس کی طرف پلٹے۔

''احمد تمہارے پاس ابھی بھی وقت ہے تم اپنی بیوی اور بیٹے کو واپس لا سکتے ہو۔''

اس کے یہ کہتے ہی ان سب پر حیرت کا پہاڑ ٹوٹ پڑا تھا۔

''وہ کیسے؟ اور اگر وقت میرے پاس ہے تو ایون کے پاس کیوں نہیں ہے؟'' احمد نے حیرت سے سوال کیا تھا۔

''ایون کے لیے بہت دیر ہو چکی ہے۔ اسے یہ مشین بنانے اور یہاں تک آنے میں تین سال لگ گئے۔ مجھے بھی وقت لگا تھا یہ تسلیم کرنے میں.... مگر اس کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں ہے۔''

''ہمیں کیا کرنا ہوگا۔'' ڈینیل بولا۔

بوڑھا ایون، ایون کی طرف پلٹا!

''ایون تمہاری زندگی کی سب سے مشکل بریفنگ کا وقت شروع ہونے والا ہے۔ کیا تم تیار ہو؟'' اس کا لہجہ ان سب کو بہت کچھ باور کرا گیا تھا۔

ایون آنسو پونچھ کر اٹھ کھڑا ہوا تھا!

وہ ایک بھیانک حقیقت کا پردہ فاش کرنے جا رہا تھا!

اور وہ جانتا تھا کہ سامنے موجود ان ذہین لوگوں کو یہ ہضم کرنا مشکل ہوگا۔ پر اس کے پاس ریفرنس کے لیے وہ چاندی کی کتاب موجود تھی! اور وہاں موجود نفوس اس سے انکاری ہو ہی نہیں سکتے تھے۔ اس نے کانپتے ہاتھوں سے وہ کتاب نکالی تھی اور ان سب کی طرف مڑ کر کھڑا ہو گیا تھا۔

○ ❖ ○

Eglien Search Machine

Bermuda Triangle

3rd September

12:00 pm

''میرا نام ڈاکٹر ایون جیرالڈ ہے۔ جب یہ تم سب جانتے ہی ہو تو اسے دوبارہ بتانے کا مقصد؟

آج سے پہلے جس سے تم ملے اور اب جو تمہارے سامنے موجود ہے وہ بالکل الگ لوگ ہیں! آج تم ایک نئے ای جیڈ کو جانو گے۔ میں جانتا ہوں تم لوگوں کو یہ جاننے میں کوئی دلچسپی نہیں کہ میں کون ہوں؟ کہاں سے آیا ہوں؟ یا کیا چاہتا ہوں!

اور تم میں سے بہت سارے اب مجھ سے اکتا چکے ہو۔ شاید اس بڑھتی پُر اسراریت سے تنگ آ کر یہاں سے واپس جانا چاہتے ہو۔ میں کسی کو نہیں روکوں گا میری اس بریفنگ کے بعد جو یہاں سے جانا چاہتا ہے جا سکتا ہے میں خود اسے واپس چھوڑ کر آؤں گا۔ چاہے تم سب ہی واپس چلے جاؤ میں اکیلے اپنا سفر پورا کروں گا! تم لوگوں نے مجھے کہا کہ میں یہاں اپنے ذاتی مقاصد پورے کرنے کے لیے آیا ہوں۔

آج سے چھ سال پہلے ہوئے اس حادثے میں، میں نے اپنا سب کچھ کھو دیا تھا۔ مجھے اب کسی بھی چیز کو حاصل کرنے کی کوئی خواہش نہیں رہی ہے۔

انہیں واپس لانے کے لیے ایسی کون سی ریسرچ اور کون سی ٹیکنالوجی ہوگی جس پر میں نے کام نہیں کیا ہوگا۔ میں مر جانا چاہتا تھا مگر میں یہ نہیں کر سکا......!

میں نے سوچ لیا تھا کہ مزید لوگوں کو اس کا نوالہ نہیں بننے دوں گا...... میرے مستقبل نے ابھی بتایا کہ مجھے بہت دیر ہو چکی تھی۔ کیوں کہ اس وقت میرے ساتھ کوئی ایون موجود نہیں تھا۔ پر احمد کے ساتھ اس وقت میں موجود ہوں۔

میں نے دن رات اس مقصد کے لیے وقف کر دیے۔ دنیا میں ایسا کوئی علم نہیں ہوگا جس پر مجھے عبور حاصل نہ ہو۔ اور یہ بات میں اپنی تعریف کے لیے نہیں کر رہا، یہ بات میں اس لیے کہہ رہا ہوں کہ شاید اس سے آپ لوگوں کو میری بات سمجھنے میں آسانی ہو۔ میں نے یہ ایجاد انہیں بچانے کے لیے نہیں کی کیونکہ مجھے خود بھی اندازہ تھا کہ جب تک میں اس مقام پر پہنچوں گا میرے ہاتھ سے چیزیں نکل جائیں گی۔

مگر میں چاہتا تھا کہ میں جان پاؤں کہ یہاں ایسا کیا ہے؟

یہاں آنے والے لوگ کن ان دیکھے راستوں پر نکل پڑتے ہیں؟

یہاں کون سی بھول بھلیاں ہیں؟

گاڈ پارٹیکل کے ہاتھ آتے ہی میں نے ٹائم ٹریولنگ شروع کی۔ میں کئی دفعہ ماضی کی بھول بھلیوں سے ہو کر آیا میں نے کئی دفعہ مستقبل کی خاک چھانی لیکن میرے ہاتھ کچھ نہیں آیا!

قریب ہی تھا کہ میں اس ریسرچ سے مایوس ہو کر اپنے ہاتھ اوپر اٹھا لیتا کہ ایک رات میری زندگی مکمل طور پر بدل گئی۔ میں کافی دیر اپنی بیٹی کی تصویروں کو دیکھ کر روتا رہا تھا اور آخری بار وقت کے اس سفر کو دوبارہ کرنے کا ارادہ کیا۔ میں نے تہیہ کر لیا تھا کہ اس بار ناکام ہوا تو ریسرچ پیپرز جلا دوں گا!

اس آخری سفر کو میں نے خدا پر چھوڑ دیا تھا۔ میں نے وقت کی معیاد نہیں رکھی تھی کہ ماضی میں جا پہنچوں گا یا حال میں! بس خدا کا نام لے کر گاڈ پارٹیکل استعمال کر ڈالا!

انسان چاہے کتنی بھی ترقی کر لے وہ قدرت کے ان پوشیدہ رازوں کے آگے بے بس ہے! اسے ہر حالت میں یہ ماننا ہی پڑتا ہے کہ کائنات کو چلانے والی ذات اوپر ہے!

اسے ہمیشہ آگے بڑھنے کے لیے اس ذات کی مدد کی ضرورت پڑتی ہے۔ ہم زعم میں یہ بات بھول جاتے ہیں کہ راستہ دکھانے کے لیے ہمارا رہبر ہمارے پاس موجود ہے۔

اور جب ہم ان راستوں پر بغیر راہبر کے سفر کرتے ہیں تو بھٹک کر ہمیشہ کے لیے زندگی کی ان بھول بھلیوں میں گم ہو جاتے ہیں۔ اس رات میں تھک گیا تھا......

میرے پاس ہر طرح کے ریسرچ پیپرز تھے، ہر طرح کی ٹیکنالوجی تھی پر میں جواب حاصل نہیں کر پا رہا تھا۔ میں نے آخری بار پھر گاڈ پارٹیکل کو استعمال کرنے کا سوچا اور اس بار میں نے آنکھیں بند کر کے خدا کو یاد کیا تھا اور شاید تب ہی میرے لیے مدد کے در وا ہوئے۔ میری ملاقات ابو عبد اللہ محمد الادریسی القرطبی الحسنی السبتی (1165۔ 1100) سے ہوئی۔

میں ماضی میں سفر کرتا ہوا کافی پیچھے تک آ گیا تھا۔ اور مجھے کوئی حیرت نہیں ہوگی اگر آپ ان کے بارے میں کچھ نہیں جانتے کیونکہ یہی تو ہمارا المیہ ہے......

الادریسی ایک عرب مسلم جیوگرافر، کارٹوگرافر اور ایجپٹولوجسٹ تھے۔ جو اسپین کے شہر سبتہ میں پیدا ہوئے۔ وہ اس وقت کے مشہور مسلم سائنسدان تھے جنہوں نے کم عمری میں ہی نارتھ افریقہ اور اندلس کا سفر کیا۔ وہ اناطولیہ اس وقت آئے جب وہ مشکل سے سولہ برس کے تھے۔ انہوں نے ابتدائی تعلیم قرطبہ سے حاصل کی اور اس کے بعد انہوں نے پورے یورپ کا سفر کیا۔ اپنی سفری زندگی سے حاصل ہونے والی معلومات کے ذریعے وہ اس دنیا کے سب سے پہلے جیوگرافر تھے جنہوں نے اسلامی نقشے بنائے۔ انہیں میں اسلامی نقشے اس لیے کہوں گا کہ اس سے پہلے نقشوں کا کوئی وجود ہی نہیں تھا۔ رفتہ رفتہ ان کے بنائے گئے نقشے تاجروں کے استعمال میں آنے لگے۔ پھر شہروں اور براعظموں سے ہوتے ہوئے انہوں نے پوری دنیا کا نقشہ بنایا۔

دنیا کا پہلا نقشہ! ایک مسلم سائنسدان الادریسی نے بنایا اور وہی نقشہ کرسٹوفر کولمبس اور واسکوڈی گاما نے

استعمال کیا۔ کیا یہ المیہ نہیں کہ امریکا کی دریافت جسے آج کولمبس کے سر ڈال دیا جاتا ہے ادریسی اس سے کئی برس پہلے دریافت کر چکے تھے؟

میں جب الادریسی سے ملا تو وہ ان نقشوں کو ایک کتابی شکل دے رہے تھے۔ دنیا کی پہلی کتاب جس میں ہر شہر اور ہر براعظم کا نقشہ موجود تھا۔ نزہت المشتاق!

وہ کتاب جس میں ان کے ملکوں، ملکوں کیے گئے سفر کا احوال لکھا تھا، جسے بعد میں نو جلدوں میں محفوظ کیا گیا اور ان میں سے سات جلدیں صرف اور صرف ان کے بنائے گئے نقشوں پر مشتمل تھیں۔ ان میں ردوبدل کر کے ان کا نام تاریخ سے غائب ہی کر دیا گیا۔ تقریباً تین صدیوں تک جیوگرافرز نے ان کے نقشوں کو بغیر تبدیلی کیے استعمال کیا۔ تو کہاں ہے ان کا نام آج؟

بات صرف یہاں ختم نہیں ہوتی!

الادریسی دنیا کے پہلے سائنسدان تھے جنہوں نے پلینی اسفیئر بنایا......

اس کی مدد سے وہ آسمان میں موجود ستاروں اور سیاروں کو دیکھ سکتے تھے اور ان کے حساب کتاب کے بارے میں مکمل معلومات رکھتے تھے۔ اور اسی کی مدد سے بنا دنیا کا پہلا کلینڈر!

میرے لیے یہ ساری باتیں حیران کن تھیں لہٰذا میں نے وہاں کچھ دن اور رکنے کا ارادہ کیا۔ کیونکہ میرے یونیورس میں وہاں گزارے گئے کچھ مہینے چند گھنٹوں کے برابر تھے۔ میں ان کے مکتب میں روز جانے لگا جسے وہ عام افراد کے لیے ہمیشہ کھلا رکھتے تھے۔ میں ان کے لیکچرز لینے لگا۔ ان کے ساتھ دیر تک بیٹھنے لگا۔ ان کے مکتب میں موجود ان کے ریسرچ پیپرز سے مجھے انتہائی حیران کن معلومات ملیں۔ وہ معلومات جو آج کی جدید سائنس اس وقت دریافت کر رہی ہے۔

کیسے؟

اس عظیم مسلمان سائنسدان کا نام تاریخ سے غائب کر کے، اس کی ایجاد کی ہوئی چیزوں پر اپنا نام لگا کر اور اس کی ریسرچ پر خود اپنے سائنسدانوں کا ٹھپہ لگا کر!

سننے میں تو یہ بات بہت سارے لوگوں کو کڑوی لگے گی پر مسلمانوں کو ہمیشہ سے پست ثابت کرنے کی کوششوں میں یہ گھناؤنا منصوبہ بھی شامل ہے کہ تاریخ سے ان کی فتوحات و ایجادات کو سرے سے غائب کر دیا جائے اور ہماری جنریشن کا المیہ یہ ہے کہ ہم چھوٹے چھوٹے مسئلوں میں گھر کر تاریخ کے سب سے بڑے سچ سے آنکھیں پھیرے بیٹھے ہیں۔''

''تم یہ کیسے کہہ سکتے ہو؟ تمہارے پاس کیا ثبوت ہے؟'' جیف کے لہجے میں طنز تھا۔

اسے یقیناً یہ باتیں کھل رہی تھیں اور باقی سب کے چہروں پر بھی کم و بیش ملے جلے تاثرات تھے سوائے اہارون اور آکل کے!

''نزہت المشتاق۔'' اس نے ہاتھ میں پکڑی چاندی کی کتاب کو ان کے سامنے لہرایا۔

''یہ ہے ان کا اوریجنل مینواسکرپٹ!

اس میں ان کے بنائے گئے سارے نقشے اور ساری تحریریں موجود ہیں اور اگر تم میں سے کوئی قدیم زبانوں پر عبور رکھتا ہے جسے یونانی اور قدیم عربی زبان آتی ہے تو وہ ان تحریروں کو پڑھ کر سمجھ سکتا ہے، ان کے ہاتھ سے بنے ان نقشوں کو دیکھ سکتا ہے!''

اہارون بے اختیار اپنی جگہ سے کھڑا ہو گیا تھا۔ ایون نے ہاتھ کے اشارے سے اسے بیٹھنے کا کہا۔

''میں نے اپنی بات ختم نہیں کی میرے پاس بتانے کے لیے بہت بڑے انکشافات ہیں۔ ویسے تو اس کتاب میں انکشافات کی بھرمار ہے پر اٹلانٹس کا ذکر کرتے ہوئے الادریسی لکھتے ہیں ''

اس نے کتاب کھول کر کچھ پنوں کو پلٹا اور ایک صفحے پر رک کر پڑھنا شروع کیا۔

''اب سے کچھ دن پہلے مسلم کمانڈر علی ابن یوسف نے اپنے نمائندے احمد بن عمر کو ایک جزیرے پر حملہ کرنے کے لیے بھیجا تھا۔ لیکن وہ وہاں حملہ کرنے سے پہلے ہی مارا گیا... اس پُراسرار سمندر پر دھند کا پہرا ہے، کوئی نہیں جانتا کہ وہاں کون رہتا ہے، وہ ہر وقت دھند کی دبیز تہہ میں گھرا رہتا ہے۔ وہاں کی لہروں میں بے تحاشہ طغیانی ہے، وہ خطروں کی آماجگاہ ہے...... وہاں موجود بلائیں بے انتہا خوفناک ہیں، وہاں کی ہواؤں میں پُراسراریت ہے۔ ان جزیروں کو آج تک کوئی بھی پار نہیں کر سکا۔''

ایون نے کچھ صفحے اور پلٹے!

اور یہ قصہ ہے لسبون کے قصبے کے سورماؤں کا جنہیں مغامرین کے نام سے جانا جاتا ہے۔ وہ اس دھند میں لپٹے سمندر کی کھوج میں نکلے۔ یہ جاننے کے لیے کہ دھند کے اس پار کون رہتا ہے اور یہ راستہ کہاں تک جاتا ہے۔ بارہ دن کے طویل سفر کے بعد وہ ایک ایسے جزیرے پر جا پہنچے جو بے انتہا سرسبز تھا۔ وہاں انہیں بڑی بڑی کشتیوں نے گھیر لیا۔ وہ قید کر لیے گئے۔ اس جزیرے پر اترتے ہی ان لوگوں نے دیکھا کہ وہاں رہنے والے لوگوں کی جلد لال رنگ کی تھی۔ ان کی جلد پر بال موجود نہیں تھے۔ ان کے سر کے بال سیدھے تھے اور وہ بے انتہا اونچے قد کے تھے ان کی عورتیں بہت خوبصورت تھیں۔ وہ ایک انجانی زبان میں بات کر رہے تھے اور پھر ان میں سے ایک بوڑھا ان سے عربی میں ان کے بارے میں معلومات لینے لگا۔ ان کے علاقے کا نام سن کر اس نے ان لال جسم والے آدمیوں کو انہیں واپس ان کے علاقے میں چھوڑنے کا حکم دیا۔ اور اس طرح انہیں اس پُراسرار جزیرے سے باہر بھیج دیا گیا۔ یہ ان آٹھ سورماؤں کے سفر کی سچی روداد ہے جنہیں باقی لوگوں تک یہ بات پہنچانے کے لیے زندہ چھوڑ دیا گیا تاکہ دوبارہ کوئی وہاں جانے کی ہمت نہ کر سکے۔''

ایون نے یہاں تک پڑھ کر کتاب بند کر دی تھی۔ وہ سارے سن بیٹھے تھے۔ ان کے رونگٹے کھڑے ہو چکے تھے!

آج سے ہزاروں سال پہلے برمودا دریافت کیا جا چکا تھا اور وہ بھی الادریسی جیسے عظیم مسلمان سائنسدان کی دریافت تھا جن کا نام ان عظیم دریافتوں سے غائب کر دیا گیا تھا۔

''اب جو میں کہنے جا رہا ہوں ہو اس بیچ میں کوئی بھی اپنے مذہب کو لے کر نہیں آئے گا'' اس کا لہجہ سخت ہوا تھا اور وہ تنبیہی انداز میں گویا ہوا۔ وہ سب چونک کر سیدھے ہو بیٹھے تھے۔

ویسے بھی اب ایون کے آگے وہ شاید زندگی بھر بولنے کے قابل نہیں رہے تھے!

بوڑھا ایون خاموشی سے چلتا ہوا اس تک آیا تھا اور اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے تسلی دی وہ سر ہلا کر آنکھیں بند کر کے کھڑا ہو گیا تھا جیسے ہمت جمع کر رہا ہو۔

''اب جو باتیں میں کہنے جا رہا ہوں اس کے لیے آپ کو اپنی تیسری آنکھ کھولنی پڑے گی! یہ کتاب میں آپ سب کو دوں گا۔ جسے اپنے شکوک وشبہات دور کرنے ہیں وہ کر سکتا ہے جسے تاریخ کھنگالنی ہے وہ کھنگال سکتا ہے! الادریسی کا نام آج بھی ان کی دریافتوں کے ساتھ موجود ہے جسے سامنے آنے سے روکا جاتا ہے۔ اور روکنے والے کون ہیں؟ میں بتاتا ہوں! انسان سے پہلے شیطان کا وجود تھا اور وہ اس دنیا میں ہم سے پہلے موجود تھا۔ انسان اس دنیا میں رہنے کے لیے یہاں ہر وہ جائز اور ناجائز کام کرتا ہے جو اسے اس فانی زندگی میں ہر طرح کی سہولت حاصل کرنے کے لیے صحیح لگے۔ حالانکہ انسان کو بتایا گیا ہے کہ اس کی اصل زندگی موت کے بعد شروع ہو گی۔

پھر وہ کیا چیز ہے جو اسے اس دنیا میں دل لگانے کے لیے اپنی طرف متوجہ کرتی ہے؟

وہ کون ہے جس نے وعدہ کیا تھا کہ وہ آخر وقت تک خدا کی بنائی ہوئی مخلوق کو گمراہ کر کے غلط راستے پر ڈال دے گا؟

وہ کون تھا جو ہم سے پہلے اس دنیا میں موجود تھا؟

وہ کون تھا جسے ہماری تخلیق پر شدید طیش آیا تھا؟

وہ کون تھا جس نے ایک خدا کی نافرمانی کی؟

شیطان!

جن کے عقائد مضبوط ہیں انہیں معلوم ہو گا کہ چاہے ہم کسی بھی مذہب سے تعلق رکھتے ہوں شر اور خیر کی تعلیم ہر مذہب میں دی گئی ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ شیطان کہیں اپنا تخت لگائے بیٹھا ہے۔ میں اپنی ریسرچ کو سائنسی بنیادوں سے مذہبی بنیادوں تک لے کر گیا اور پھر ایک واحد کتاب جس میں مجھے میرا ہر جواب ملا وہ تھا قرآن۔ حیرت مجھے تب ہوئی جب ہماری کی گئی ہر بڑی ریسرچ کی پیشن گوئی آج سے چودہ سو سال پہلے اس کتاب میں کر دی گئی تھی۔ تو پھر کیا ہم بھٹکے ہوئے نہیں ہیں اور ہمیں بھٹکانے والا کون ہے؟

شیطان!

کہا جاتا ہے کہ شیطان کا تخت سمندر کے بیچوں بیچ ہے تو کیا وہ اتنی آسان جگہ ہو گی جہاں تک آپ کی رسائی ممکن ہو؟

وہ جگہ جہاں اس کے چیلے اسے آکر ہر چیز کی رپورٹ دیتے ہیں۔''

وہ سانس لینے کو رکا تھا پر ان سب کی سانسیں اٹک گئیں تھیں!

''اب آپ اسے دوسرے طریقے سے دیکھیں گے۔ جہاں انسان نے اتنی ترقی کی ہے آپ کو کیا لگتا ہے وہ جو اس دنیا میں ہم سے پہلے موجود تھا اس ترقی میں کتنا آگے گیا ہو گا؟ کیا آپ اسے ایک روح یا جن کی طرح سمجھتے ہیں؟ کیا آپ اس کے تخت کو پانی میں جھولتا لکڑی کا تختہ سمجھتے ہیں جس پر وہ بیٹھ کر آپ کے گھروں میں لڑائی

جھگڑے کے احکامات جاری کرتا ہوگا؟

وہ ہم سے اور آپ سے اس ٹیکنالوجی میں کئی گنا زیادہ آگے بڑھ چکا ہے۔ ہمیں بھٹکانے کے لیے اب اسے وسوسے ڈلوانے کی ضرورت نہیں۔ ہمارے آس پاس موجود ٹیکنالوجی اور فتنوں کو دیکھیں۔ ہمیں اپنے اصل مقصد سے ہٹا کر چھوٹی چھوٹی چیزوں میں الجھا دیا گیا ہے پھر چاہے وہ آپ کے گھر میں کسی بچے کی بیماری کا مسئلہ ہو یا کسی کی ازدواجی زندگی کا!

کسی کی محبت کا یا کسی کی بیماری کا ..... کسی کے روزگار کا اور کسی کو کسی ٹی وی سیریل کے ختم ہونے کا!

کیا یہ انسان کی تخلیق کی وجہ تھی؟

ہم اپنے اصل کو بھول گئے پر وہ نہیں بھولا۔

جس جدید ٹیکنالوجی کو ہم اپنے آس پاس دیکھ رہے ہیں یہ اسی کے پیروکاروں کی بنائی گئی ہے۔ وہ ہم سے ٹیکنالوجی میں کئی گنا زیادہ آگے بڑھ چکا ہے اسے ہماری ایک ایک چیز کی خبر ہے۔ وہ ہم پر اپنا مکمل کنٹرول چاہتا ہے ہم کہتے ہیں کہ خدا ہماری شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے۔ اور اس نے بھی ایسی ہی کوشش کی ہے!

آج ہماری لوکیشن، تصویریں یہاں تک کہ ہماری کہی گئی ایک ایک بات کو اس تک پہنچانے کا ذریعہ ہم خود بنے ہیں اسی ٹیکنالوجی کے ذریعے۔

لادریسی کی اس کتاب میں موجود نقشوں اور مختلف حوالوں سے لے کر مذہبی کتابوں تک کی ہر ریسرچ میں سمندر کا ایسا کوئی حصہ نہیں جو برمودا سے زیادہ پُراسرار ہو۔ کیوں یہاں کوئی داخل نہیں ہوسکتا اور یہاں سے داخل ہونے والا کبھی واپس نہیں جاسکتا؟

ایسے کئی جہاز تھے جہاں کھانا میز پر ایسے رکھا ملا جیسے یہاں موجود لوگ تھوڑی دیر کے لیے کہیں اٹھ کر گئے ہوں۔ وہاں کہیں تباہی کے آثار نہیں تھے مگر جہاز واپس لوٹ آنے کے باوجود ان میں موجود لوگ وہاں نہیں تھے۔

کیوں؟

اور پھر ہمیں تیسرے طریقے سے گمراہ کرنے کی کوشش کی گئی۔ جب آپ سے یہ کہا گیا کہ آخری زمانے میں نکلنے والا ایک فتنہ یہاں قید ہے!

ذرا غور کریں! جب فتنہ خود قید ہے تو آپ کو کیسے کسی جگہ قید کرسکتا ہے؟

وہ جہاز اور لوگ کہاں گئے؟

ایک قید فتنے کی نذر ہوگئے؟

لٰہذا آج سے یہ لاجک ختم کردی جائے! کیونکہ اس فتنے سے ملاقات کرنے والے صحابی صحیح سلامت واپس آئے تھے اور انہوں نے کسی پُراسرار سمندر کا ذکر نہیں کیا تھا!

تو پھر برمودا کیا ہے؟

یہاں موجود بھول بھلیاں، طرح طرح کے دھوکے، وقت کا سفر، کسی اور ہی دنیا کا سفر، دوسرا جنم لینے کا دھوکا!

اور جیسا کہ آپ لوگ دیکھ کر آئے!

ایلینز !

اب میں آپ کو بتاتا ہوں کہ ایلین جیسی کسی چیز کا سرے سے وجود ہی نہیں ہے۔ برمودا ان کی دوسری دنیا میں آنے جانے کا راستہ ہے۔ ایسے بہت سے شواہد ملے جس میں لوگوں نے اپنی آنکھوں سے اڑن طشتریوں کو اڑتے ہوئے دیکھا اور یہ سارے واقعات ترقی یافتہ ممالک میں ہی پیش آئے !

کیوں؟

کیونکہ یہ سارے ترقی یافتہ ممالک ترقی کی یہ منازل کسی ''خاص'' کی توجہ کے بغیر طے نہیں کر سکتے تھے۔ ان کے روابط ان کی ٹیکنالوجی میں بڑھتی پیش رفت کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ انسانی ذہن ایک حد تک کام کر سکتا ہے پر کچھ ایسی ایجادات بھی ہیں جو آپ کے ہوش اُڑا دینے کے لیے کافی ہیں تو کیا یہ انسانی ذہن کا کام ہو سکتا ہے؟

اُڑن طشتریاں کیا ہیں؟

وہ انتہائی تیز رفتاری سے سفر کرتی ہیں کیا جنات کی رفتار تیز نہیں ہوتی؟

کہا جاتا ہے کہ ان کے چہرے خوفناک ہیں کیا جنات کے چہرے خوفناک نہیں ہوتے؟

آپ کے سامنے جن آ جائے یا ایلین آپ کو کیسے پتہ چلے گا کہ جن کون ہے اور ایلین کون؟

تو جب آپ ان کے علاقے میں داخل ہونے کی کوشش کریں گے تو وہ آپ کو باہر نکلنے دیں گے؟''

اس کے یہ کہتے ہی ان سب نے اپنی ریڑھ کی ہڈی میں ایک سرد لہر دوڑتی ہوئی محسوس کی تھی۔

''یہاں موجود یہ چلتے پھرتے مُردے، وہ خوفناک عورت، ایلینز، سٹی آف اٹلانٹس کا ڈوبا ہوا شہر اور وہاں موجود وہ لوگ نظر کا دھوکا ہیں!

شیاطین جنات بھی تو نظر کا دھوکا دیتے ہیں!

یہ سب شیطان کے قریبی ساتھی ہیں۔ یہ شیپ شفٹرز ہیں!

آپ اور میں یقین رکھتے ہیں نا کہ جنات اپنی شکل تبدیل کر سکتے ہیں؟

تو آج سے آپ کو ایون کی اس بریفنگ کو سامنے رکھ کر چیزوں کو دیکھنا ہے۔ وہ ہمیں ہر طریقے سے یہاں روکنے کی کوشش کریں گے۔ اور ہمیں مل کر اس جال سے باہر نکلنا ہے! میں بتاتا ہوں آپ کو برمودا کا اصل نام!

ویلکم ٹو ڈیولز ہیڈ کوارٹرز!''

O.....❖.....O

Eglien Search Machine

Bermuda triangle

3rd September

12:00 pm

''تم جانتے بھی ہو کہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ تم ہمیں اتنے بڑے خطرے سے دوچار کرا رہے ہو۔ اگر واقعی ایسا کچھ تھا اور تم یہ سب پہلے سے جانتے تھے تو پھر ہمیں یہاں خودکشی کرنے کے لیے کیوں لے کر آئے ہو؟'' اہارون اپنی

جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

''ہاں میں جانتا تھا کہ یہاں کیا ہے۔ مجھے اندازہ تھا کہ ہمیں یہاں کن خطرات سے گزرنا پڑے گا لیکن میں تم سب کو بغیر تیاری کیئے لے کر نہیں آیا ہوں۔ میں نے یہاں الادریسی کے ساتھ پہلے بھی سفر کیا ہے مگر الادریسی کے دور میں یہاں پر یہ ٹیکنالوجی موجود نہیں تھی تب بھی ہم جواب ڈھونڈنے آئے تھے۔ جب وہ سفر پر نکلے تھے تو میں ان کے ساتھیوں میں سے تھا۔ میں نے ٹائم ٹریولنگ کی ہی اس لیے تھی کہ شاید میں ماضی کے کسی سفر کے دوران اس راز سے پردہ اٹھانے میں کامیاب ہو جاؤں مگر ہم بغیر جواب حاصل کئے واپس لوٹ آئے تھے۔ تب ہم یہ ضرور جان گئے تھے کہ یہاں شیطانی طاقتیں موجود ہیں اور تب ہی ہمارا سامنا زلیکا سے ہوا تھا۔'' اس نے گویا ان سب کے سروں پر بم پھوڑا تھا۔

''کون زلیکا؟'' اہارون بولا۔ باقی سب کو تو سانپ سونگھ چکا تھا۔

''وہی عورت جس سے تمہارا سامنا برمودا کی گہرائیوں میں ہوا۔ وہ اس کے قریبی ساتھیوں میں سے ایک ہے اور بدقسمتی سے اب ہمیں اسی کا سامنا کرنا ہے۔ ہم اب وہاں ایک ساتھ داخل ہوں گے کیونکہ ہم جان گئے ہیں کہ ماہم کس وارم ہول میں موجود ہے۔'' وہ سنجیدگی سے ان کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

''پر وہ لوگ تو زندہ نہیں تھے۔'' ول نے کہا۔

''یہاں محفوظ کیے جانے والے لوگ ایک خاص عرصے تک زندہ رہ سکتے ہیں۔ اگر ہم انہیں صحیح وقت پر باہر نکالنے میں کامیاب ہو گئے تو ان کی زندگی محفوظ رہ سکتی ہے۔'' اس نے ان سب پر ایک گہری نظر ڈالی۔

احمد کو جیسے ایک نئی زندگی ملی تھی۔ ''تو پھر ہم چلتے ہیں۔'' وہ بولا۔

''اگر ایسی بات ہے تو لیزا زندہ کیوں نہیں ہو سکتی؟'' روبینہ کے دماغ میں کلبلاتا یہ سوال بالآخر اس کی زبان پر آیا تھا۔

''جسے تم دیکھ کر آئی ہو وہ لیزا نہیں ہے! وہ شاید اس سے ملتا جلتا چہرہ ہے جو پچھلے کسی زمانے میں موجود تھا.... یہ نظر کا دھوکا ہے۔ ہمیں گمراہ کرنے کے لیے یہاں پر کئی جال بچھائے گئے ہیں۔ ہر وارم ہول میں تمہیں کچھ نہ کچھ ایسا ضرور ملا ہوگا جو تم سب میں سے کسی نہ کسی کی دلچسپی کا باعث ہے۔ وہ ہمارے آنے کی تیاری پہلے سے کر چکے ہیں۔ انہیں ہمارے آنے کے بارے میں پہلے سے معلوم تھا۔ یہ تو میں نہیں جانتا کہ کیسے پر اب مجھے یقین ہو گیا ہے کہ کوئی ہے جو ہم میں سے انہیں باخبر رکھے ہوئے ہے۔'' اس نے نزہت المشتاق کو واپس اپنے کالے بیگ میں رکھا تھا۔

''کیا تمہیں ہم میں سے کسی پر شک ہے؟'' اہارون چلتا ہوا اس کے قریب آیا تھا۔

''کچھ بھی ہو سکتا ہے اہارون۔'' اس نے ان سب پر نظر ڈالی تھی اور ان کے چہروں پر بھی بے یقینی واضح طور پر دیکھی جا سکتی تھی۔

''ٹھیک ہے اگر تم کہتے ہو تو ہم اس کے اندر دوبارہ چلے جائیں گے لیکن ہم وہاں سے زندہ باہر کیسے نکلیں گے؟ کیوں کہ ہم نے وہاں سے باہر نکلنے سے پہلے موت دیکھی تھی۔'' ڈینیل کا دماغ ابھی تک الجھا ہوا تھا۔

''تم لوگوں نے جو موت اندر دیکھی تھی وہ ہم سب کے الگ الگ داخل ہونے کے بعد وقوع پذیر ہوئی تھی پر

اب ایسا نہیں ہوگا ہم اس تاریخ کو بدلنے جا رہے ہیں۔ ہم ان واقعات کو سرے سے بدل دیں گے کیونکہ ہم سب ایک ساتھ داخل ہوں گے۔ اور وہاں سے باہر کیسے نکلنا ہے وہ تم مجھ پر چھوڑ دو۔ میرے پاس نئی کٹس اور ہتھیار موجود ہیں ہم ان سے لیس ہو کر سمندر میں دوبارہ اترنے والے ہیں۔ اب ہمارا اصل مقابلہ شروع ہوگا۔'' اس نے یہ کہہ کر اپنے بیگ سے ایک پلاسٹک باکس نکالا اور اسے کھول کر ان کے سامنے کر دیا۔ باکس میں گھڑی نما آلات موجود تھے۔

''تم سب یہ ٹریسنگ ڈیوائسز پہن لو۔ اسے پہننے سے ہم میں سے کوئی بھی ایک دوسرے سے الگ نہیں ہوگا کیونکہ ہمیں ایک دوسرے کے سگنلز ملتے رہیں گے۔ یہ آلات میگنیٹک فیلڈ میں بھی کام کرتے ہیں لہٰذا تمہیں ان کی طرف سے پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ جیسے ہی ہمارا سامنا زلیکا سے ہوگا تو اس سے نمٹنے کے لیے صرف میں ہی آگے بڑھوں گا! باقی سب کو ہمارا مشن مکمل کر کے باہر نکلنا ہوگا۔'' وہ اب ان کے بیچ ٹہلتے ہوئے اپنی بات مکمل کر رہا تھا۔

''مگر ہمارا مشن ہے کیا؟'' جیسیکا بولی۔

''احمد کی بیوی اور بیٹے کو باحفاظت وہاں سے باہر نکالنا۔ بلکہ صرف ان لوگوں کو ہی نہیں ہم ان سب کو بھی باہر نکالیں گے جو اس جہاز میں سوار تھے۔'' وہ جیسیکا کی طرف مڑ کر بولا۔

''مگر تم اکیلے اس کا سامنا کیسے کر پاؤ گے؟ تم نے بتایا کہ وہ اس کے قریبی ساتھیوں میں سے ہے۔ یقیناً وہ بہت طاقتور ہوگی۔ اور وہ اکیلی نہیں اس کے ساتھ کئی شیطان موجود ہیں وہ ہم سب پر ٹوٹ پڑیں گے یہ بالکل بھی صحیح آئیڈیا نہیں ہے۔'' سائمن کو اس کی تجویز بے وقوفانہ لگی تھی۔

''میں تمہیں کہہ رہا ہوں کہ یہ سب مجھ پر چھوڑ دو۔ میں تم لوگوں کو یہاں لے کر آیا ہوں اور میری ہی ذمہ داری ہے یہاں سے تم سب کو صحیح سلامت باہر لے کر جانا ہے۔ تم لوگوں کو مجھ پر بھروسہ کرنا ہوگا۔'' اس نے ان پر ایک تفصیلی نگاہ ڈالی تھی۔

''جب تم الادریسی کے ساتھ گئے تھے تو کیا ہوا تھا؟ وہاں سے کیسے بچ کر نکلے؟ تب بھی تو تمہارا سامنا زلیکا سے ہوا تھا نا؟'' اہارون اسے جانچتی نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا تھا۔ ایون خاموشی سے ہونٹ کاٹنے لگا۔

''ٹھیک ہے ہم تیار ہیں۔'' اچانک ہی اہارون بولا اور اس کے ہامی بھرتے ہی وہ سب الرٹ ہو گئے تھے۔ اہارون کی طرف سے اتنی آسانی سے ہامی بھر لینا ان سب کو حیرت میں مبتلا کر گیا تھا۔ ایون کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

''تم سب اپنی اپنی کٹس پہن لو۔ ہم دوبارہ سے اس شیطانی پنجرے میں داخل ہونے والے ہیں۔''

وہ سب خاموشی سے چینجنگ ایریا کی طرف بڑھ گئے۔ وہ سارے اپنی اپنی فیلڈز کے بہترین لوگوں میں سے تھے پر ایک چیز جو ان سب میں مشترک تھی وہ تھی جرأت مندی! اور ایون انہیں ان کی اسی خوبی کی وجہ سے یہاں لے کر آیا تھا۔ اگر ان سب کی جگہ کوئی بھی کمزور اعصاب کا مالک موجود ہوتا تو وہ اب تک ہار مان کر یہاں سے جانے کی

بات کر چکا ہوتا۔ وہ واقعی فخر کئے جانے کے قابل تھے۔ اہارون ایک طرف خاموش کھڑا تھا۔ اس کے چہرے پر اب تک گہری سنجیدگی طاری تھی۔ ایون چلتا ہوا اس تک آیا۔

''تمہارا شکریہ! اگر تم ہامی نہ بھرتے تو مجھے ان سب کو دوبارہ اپنے ساتھ لے جانے کے لیے راضی کرنا مشکل ہوتا۔'' وہ اہارون کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر بولا تھا۔

''تم جانتے ہو کہ میں تمہاری کسی بھی بریفنگ سے اب تک مطمئن نہیں ہوا تھا پر یہاں اس وقت جو تم نے بتایا وہ بات کچھ اور ہے۔ تم ایک گہرے شخص ہو اور اہارون کو ہمیشہ سے گہری چیزوں کی کھدائی میں دلچسپی رہی ہے۔ میں جانتا ہوں کہ تمہارے اندر اب بھی بہت کچھ دفن ہے۔ اور میرا کام دفن ہوئے رازوں کو باہر نکالنا ہے۔ آج سے تم میرے دوستوں میں شمار ہو گے۔'' اس نے یہ کہہ کر ایون کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

ایون لمحے بھر کے لیے سن رہ گیا۔ اس نے آگے بڑھ کر اہارون کا ہاتھ تھام لیا تھا۔

''مجھے امید ہے کہ دوست ہونے کے ناطے تم مجھ سے ہر چیز کی وضاحت کی امید نہیں رکھو گے کیونکہ مجھے وضاحت دینا پسند نہیں۔'' اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی تھی۔

''میرے ساتھ سب سے بڑا مسئلہ یہی ہے کہ میں وضاحت مانگتا نہیں بلکہ وجہ تلاش کر کے دنیا کے سامنے لانے پر یقین رکھتا ہوں۔'' وہ مسکراتے ہوئے آگے بڑھ گیا تھا۔

ایون خاموش کھڑا اسے تکتا رہا۔ بوڑھا ایون چلتا ہوا اس تک آیا تھا۔

''میں چلتا ہوں! مجھے امید ہے کہ ہماری لکھی گئی نئی تاریخ بہت کچھ بدل دے گی۔'' یہ کہہ کر اس نے اپنے کوٹ کی جیب سے گاڈ پارٹیکل کی بوتل نکالی تھی اور اسے اپنے جسم پر مل لیا تھا۔ وہ لمحہ بھر میں وہاں سے غائب ہو چکا تھا۔ ایون نے گہری سانس لے کر ان سب کی طرف دیکھا وہ ایک ایک کر کے سوئمنگ کٹس پہن کر باہر نکل رہے تھے اور اب ایون کی باری تھی۔ وہ خاموشی سے چینجنگ روم کی طرف بڑھ گیا تھا۔

○......❖......○

آج کی بریفنگ نے اس کے راز کو کسی حد تک فاش کر دیا تھا۔ یہ لوگ اس بریفنگ سے بہت کچھ جان گئے تھے پر نہیں جان پائے تھے تو اس کا نام۔ اس کے لیے ان سب کا ختم ہونا بہت ضروری تھا ورنہ اس کے منصوبے کو عملی جامہ پہنانا ناممکن تھا۔ یہ سارے اپنی اپنی فیلڈز میں ایکسپرٹ تھے اور ان کے شک کا دائرہ کسی بھی وقت اس کی طرف مڑ سکتا تھا۔ اپنی سوئمنگ کٹ کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے اس کے ذہن میں وہی شیطانی منصوبہ آیا تھا۔ ڈیول کے ہیڈ کوارٹر میں موجود ہوتے ہوئے اس کا ذہن کیسے کام نہ کرتا؟

اس نے زلیکا کو دوبارہ بلانے کے لیے بہت محنت کی تھی۔ اسے بہت جلد شہرت چاہیے تھی۔ اسے ان کا پیروکار بننے پر بہت کچھ نوازا گیا تھا۔ اسے کسی بھی طرح زلیکا کے قریب پہنچنا تھا۔ دنیا پر شیطان کا راج چلانے کے اس منصوبے میں اس کے لیے ان سب کا خاتمہ کرنا بہت ضروری تھا۔ اس بریفنگ میں ایسا بہت کچھ تھا جو خفیہ رکھا گیا تھا پر اسے ہر چیز کی خبر تھی۔ اس نے خاموشی سے وہ شیطانی کام انجام دیا اور اس کے بعد اپنی کٹ پہن لی۔ کیونکہ کٹس پہننے میں اسی نے پہل کی تھی لہٰذا اس کے لیے یہ کام کرنا ذرہ برابر بھی مشکل نہیں تھا۔

چینجنگ روم سے باہر نکل کر اس نے ایک طائرانہ نظر ان سب پر ڈالی۔ کسی کو بھی شبہ نہیں ہوا تھا کہ اس نے کیا کارنامہ انجام دیا ہے وہ سب ایک ایک کر کے چینجنگ روم کی طرف بڑھنے لگے۔ اس کے ماسک کے پیچھے چھپی اس کی شیطانی مسکراہٹ کوئی بھی نہیں دیکھ پایا تھا۔ وہ سب نہیں جانتے تھے کہ وہ چاہ کر بھی اس بار موت سے بچ نہیں پائیں گے۔ اگر وہ وہاں سے زندہ بچ کر نکل بھی گئے تب بھی موت انہیں اپنی آغوش میں سمیٹ لے گی۔

O......❖......O

ایون اپنی کٹ پہن کر باہر نکلا۔ وہ سب اپنی اپنی گھڑیاں پہن کر تیار کھڑے تھے۔

ایون آگے بڑھ آیا۔ ایگلائن کے ایک طرف ایک آہنی چمکدار سا باکس لگا ہوا تھا۔ اس نے اس باکس کے اوپر موجود لال رنگ کا بٹن دبایا اور وہ باکس اوپر کی طرف کھل گیا۔ اندر بیضوی شکل کے ہتھیار نما آلات پڑے تھے۔ وہ ایک ایک کر کے انہیں اٹھاتا اور ان سب کو تھماتا جا رہا تھا۔

''یہ ہتھیار تمہیں ان ایلینز یعنی شیطانی جنات کو ختم کرنے میں مدد دیں گے جو تمہارے سامنے آئیں گے۔ یہ ایک خاص مائع سے تیار کئے گئے ہیں۔ یہ میں تم سب کی ذاتی حفاظت کے پیشِ نظر تم سب کو دے رہا ہوں باقی ان سب کو دیکھنا میری ذمہ داری ہے امید ہے کہ انہیں استعمال کرنے کی نوبت نہیں آئے گی۔'' اس نے ایک ہتھیار اپنے تھ میں لے کر باکس کو دوبارہ بند کر دیا تھا۔ وہ سارے اس ہتھیار کا جائزہ لے رہے تھے۔

''یہ کسی بھی عام گن کی طرح ٹریگر دبانے سے چلیں گے اور تم سب کو یقیناً ٹریگر دبانے کی پریکٹس ضرور ہوگی۔''

وہ یہ کہہ کر اب ایگزٹ ایریا کی طرف جا رہا تھا۔ وہ سب سر ہلاتے ہوئے اس کے پیچھے چل پڑے۔

''ایک اور بات۔'' وہ چلتے چلتے ان کی طرف پلٹا تھا۔

''جو گھڑیاں تم سب نے پہنی ہیں ان پر موجود نیلے بٹن کو دباتے ہی اس میں موجود گاڈ پارٹیکلز تمہیں واپس ایگلائن تک لانے میں مدد کریں گے۔ لیکن یاد رکھنا کہ ہم وہاں سے ان لوگوں کو زندہ واپس نکال کر لانے والے ہیں جب تک ہمارا مشن مکمل نہیں ہو جاتا کوئی بھی گاڈ پارٹیکل استعمال نہیں کرے گا۔'' اس نے یہ کہہ کر ماسک چہرے پر پہنا تھا اور ایگزٹ بٹن پریس کر دیا تھا۔ اب وہ برمودا کی گہرائیوں میں اتر چکا تھا۔

وہ سب بھی ایک ایک کر کے سمندر میں اترنے لگے۔ ایون وارم ہولز کی طرف بڑھ رہا تھا وہ سب اس کے پیچھے ہو لیے۔

مگر وارم ہولز کے قریب پہنچ کر انہیں جھٹکا لگا تھا۔ وہ دائرے کی شکل میں گھوم رہے تھے۔ وہ سارے رک کر حیرت سے اس تبدیلی کو دیکھ رہے تھے۔ ان دائروں میں سے صحیح وارم ہول کون سا تھا یہ اندازہ لگانا مشکل تھا شیطان نے ایک بار پھر سے ان کے لیے جال بچھایا تھا۔

اہارون تیرتا ہوا ایون کے قریب آ گیا تھا۔ اس نے اشارے سے اس سے اس کے اگلے قدم کے بارے میں پوچھا۔ ایون اسے پیچھے ہٹنے کا اشارہ کر کے خود آگے بڑھ گیا تھا۔ وہ وارم ہولز کے قریب پہنچ کر رک گیا۔ وہ سارے اس کے پیچھے موجود اسے دیکھ رہے تھے کہ اب وہ کیا کرنے والا ہے۔ ایون نے اپنی آنکھیں بند کی تھیں اس کے کانوں میں الادریسی کے دہرائے گئے وہ جملے گونجے جو انہوں نے برمودا میں داخل ہوتے وقت دہرائے تھے۔

اچانک ہی ایک جھما کا ہوا تھا اور تیز روشنی کے باعث وہ اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھنے پر مجبور ہو گیا تھا وہ سب بھی اپنے بازوؤں سے اپنی آنکھوں کو اس تیز روشنی سے بچانے لگے۔ روشنی کے کم ہوتے ہی ان کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں تھیں۔ وارم ہولز دوبارہ سے اپنی اصلی حالت میں موجود تھے۔ ایون کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ وہ خاموشی سے پیچھے پلٹا تھا اور ان سب کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کر کے مطلوبہ وارم ہول میں داخل ہو گیا تھا۔

○ ❖ ○

Bermuda Triangle

Warm hole 1

3rd September

12:00 pm

وہ سارے ایک ساتھ اسی کمرے میں آ کر گرے تھے جہاں پہلی دفعہ وارم ہول نے ول اور جیسیکا کو پھینکا تھا۔ تھوڑی دیر تک اپنے چکراتے ہوئے سر کو سنبھالنے کے بعد وہ سب اٹھ کر کھڑے ہو گئے تھے۔ ''کیا ہمیں کٹس اتارنی ہوں گی؟'' اہارون نے منہ سے ماسک اتارتے ہوئے ایون سے سوال کیا تھا۔

''نہیں ہمارے پاس اتنا وقت نہیں ہے ہمیں فوراً آگے بڑھنا ہے۔ ول مجھے بتاؤ کہ راستہ کدھر ہے؟'' ایون نے بھی اپنا ماسک اتارا تھا۔ اور ول نے اسی لفٹ نما دروازے کی طرف اشارہ کیا تھا۔

''جلدی آؤ میرے پیچھے۔'' ایون یہ کہہ کر تیزی سے اسی لفٹ نما دروازے کی طرف بڑھ گیا تھا جہاں سے ول اور جیسیکا نے دوسری دنیا میں جانے کا راستہ ڈھونڈا تھا۔ وہ سب بھاگتے ہوئے اس کے ساتھ آ کھڑے ہوئے تھے۔ ان سب کے ہاتھوں میں وہ ہتھیار موجود تھے پانی نے ان پر کوئی اثر نہیں کیا تھا۔ ایون نے دروازے کے قریب پہنچ کر بٹن دبایا تھا اور دروازہ کھلنے لگا تھا۔

''تمہیں نہیں لگتا کہ ہم غلط کر رہے ہیں؟ باہر دن کی روشنی ہے اور ہم آسانی سے ان کی نظروں میں آ سکتے ہیں۔'' ول نے اسے خبردار کیا تھا۔

مگر اس وقت تک ایون بٹن کو دبا چکا تھا مگر دروازہ کھلتے ہی وہ سب تیزی سے پیچھے ہٹے تھے۔ اس دنیا میں آگے بڑھنا اتنا آسان نہیں تھا۔ یہاں قدم قدم پر بھول بھلیاں تھیں۔

ان کے سامنے سٹی آف اٹلانٹس تھی۔

''یہ...... یہ کیا؟ یہ کیسے ہو سکتا ہے؟'' ول کو جھٹکا لگا تھا۔

''او مائی گاڈ۔'' جیف سرعت سے آگے بڑھا تھا۔

جس جگہ کو ڈھونڈنے کے لیے اس کے باپ نے پوری زندگی صرف کر دی تھی آج وہ اس کی آنکھوں کے سامنے پوری آب و تاب کے ساتھ موجود تھی۔ ڈینیل اور رومینہ کے چہروں پر حیرت تھی۔

''جیف یہ تمہاری نظروں کا دھوکا ہے۔ ہمارے لیے جال بچھایا جا رہا ہے۔ تم سب کی کمزوریاں ایک ایک کر کے تم سب کے سامنے آئیں گی۔ اپنے حواس کو قابو میں رکھو۔'' ایون نے انہیں خبردار کیا تھا۔

''میں ایک بار اسے قریب سے دیکھنا چاہتا ہوں۔'' جیف کے قدم آگے بڑھے تھے۔ ول نے آگے بڑھ کر اس کا بازو تھام لیا۔

''اسے دیکھنے کے چکر میں تم موت سے دوچار ہو سکتے ہو۔'' اہارون نے اسے خبردار کیا تھا۔

''مجھے یہ نظروں کا دھوکا نہیں لگتا یہ حقیقت ہے۔'' وہ ابھی تک اس جگہ کے ٹرانس میں تھا۔ ہوا میں اُڑتی وہ جدید مشینیں، دور سے نظر آتے وہ پُر غرور لوگ، سٹی آف اٹلانٹس!

''اگر یہ حقیقت ہوتی تو تم سے پہلے یہاں میں جانا پسند کرتا۔ کیونکہ روبینہ نے مجھے بتایا تھا کہ یہاں لیزا ہے۔'' ایون نے سنجیدگی سے کہتے ہوئے لفٹ کا بٹن دوبارہ دبایا تھا۔ جیف نے تیزی سے باہر چھلانگ لگانے کی کوشش کی تھی مگر دروازے کے قریب کھڑے سائمن نے اسے پکڑ لیا تھا۔

''چھوڑو مجھے۔'' لفٹ کا دروازہ بند ہو رہا تھا جیف چلایا

''جیف ہوش میں آؤ۔'' روبینہ نے آگے بڑھ کر اس کا بازو تھاما تھا۔ اسی اثنا میں لفٹ بند ہو گئی تھی ان سب نے ایون کی طرف دیکھا۔

''اب ہم کیا کریں گے؟ یہاں سے نکلنے کا کوئی اور راستہ تو تھا ہی نہیں۔'' جیسیکا بند دروازے کو تک رہی تھی۔

''ہم اسی دروازے سے باہر جائیں گے پر صحیح وقت پر! میں اسے دوبارہ کھولنے جا رہا ہوں۔ میں ایک بار پھر یہی کہوں گا کہ ہم میں سے کسی کی بھی کمزوری یہاں موجود ہو سکتی ہے۔ اپنے حواسوں کو قابو میں رکھنا۔'' وہ سب کو خبردار کرتا ہوا بٹن دوبارہ دبا چکا تھا۔ دروازہ آہستہ آہستہ کھل رہا تھا!

اور اب جو منظر ان کی آنکھوں کے سامنے آیا تھا وہ ان چاروں کو برے طریقے سے ہلا گیا تھا۔

سامنے لال ریگستان پھیلا تھا!

وہ سب بے اختیار ہی تیزی سے پیچھے ہٹے تھے۔

ایون نے ان چاروں کو دیکھا۔ یقیناً ان چاروں کے لیے یہ کوئی اہم جگہ تھی۔

''اس دروازے کو جلدی بند کرو ایون۔'' اچانک ہی اہارون بولا تھا مگر ڈینیل نے تیزی سے آگے بڑھنے کی کوشش کی تھی۔

اس کے گھوڑے کی ٹاپیں واضح انداز میں سنی جا سکتی تھیں۔ لال ریگستان میں وہ کالا گھوڑا نمودار ہوا تھا۔ روبینہ نے حیرت سے ڈینیل کو دیکھا تھا۔ وہ اسے کافی مضبوط اعصاب کا مالک لگا تھا مگر اس وقت اس کے حواس اس کے قابو میں نہیں تھے ان سب نے اسے مضبوطی سے جکڑ لیا تھا مگر ان کے لیے اسے قابو کرنا ناممکن ہو رہا تھا۔ ایون نے تیزی سے آگے بڑھ کر بٹن دوبارہ دبایا تھا اور وہ خود بھی ڈینیل کے سامنے آ کھڑا ہوا تھا شاید یہ جگہ ان کی کمزوریاں دکھانے کے ساتھ ساتھ ہپناٹائز بھی کر رہی تھی۔ دروازہ بند ہونے تک وہ کافی قریب آ چکی تھی۔

روبینہ نے حیرت سے اس کالے گھوڑے پر سوار قدیم مصری عورت کو دیکھا تھا اور پھر ڈینئل کی طرف پلٹی تھی جسے قابو کرنا مشکل تر ہوتا چلا جا رہا تھا۔ وہ دروازہ دوبارہ بند ہو گیا تھا۔ ڈینیل جیسے ہوش کی دنیا میں واپس آیا تھا۔ وہ سب اسے چھوڑ چکے تھے۔ اور ہونٹ بھینچے خاموش کھڑا تھا۔ اہارون نے اس کا کندھا تھپتھپایا تھا۔

''میں نے پہلے ہی کہا تھا کہ اپنے حواس قابو میں رکھو۔'' ایون نے اسے تنبیہ کی تھی۔

''یہ کون تھی؟'' رومینہ کو تجسس ہوا تھا۔

ڈینیل نے اپنا سر تھام لیا تھا۔ اس کے سر میں دھماکے ہو رہے تھے۔

''وہی جس نے ہماری زندگیاں بدل دی تھیں۔'' احمد سنجیدگی سے کہتا دوبارہ سے ایون کی طرف متوجہ ہوا تھا جو اب تیسری بار دروازہ کھولنے والا تھا۔

''تم سب لوگ الرٹ ہو جاؤ! آگے کچھ بھی ہو سکتا ہے۔ ڈینیل کیا تم ٹھیک ہو؟'' ایون بولا۔ اور ڈینیل نے سنبھل کر اثبات میں سر ہلا دیا تھا۔

ایک بار پھر اس دروازے کا بٹن پریس ہو چکا تھا۔ اور اس بار وہ شیطانی دروازہ کھلتے ہی انہیں جھٹکا لگا تھا۔

سامنے گہرا نیلا سمندر تھا جو طوفان کی زد میں تھا۔ سمندر کے بیچوں بیچ ایک جہاز تیر رہا تھا۔ جسے طوفانی لہروں نے ڈانواں ڈول کر رکھا تھا۔ تب ہی جہاز کے ڈیک پر ماہم نمودار ہوئی تھی جو اپنے آپ کو بچانے کی جدوجہد کر رہی تھی اس کے ساتھ شاہان تھا......

''ماہم...... وہ دیکھو ماہم......! ہمیں اسے کسی بھی طرح بچانا ہوگا۔'' احمد چلاتا ہوا تیزی سے آگے بڑھا تھا۔

''اسے کسی بھی طرح روکو۔'' ایون نے چلا کر ان کو کہا۔

''ہم یہاں یہی کرنے آئے تھے۔ ہمارے سامنے وہ جہاز موجود ہے۔ تم لوگ مجھے روک نہیں سکتے! ہم سب کو ان کی مدد کرنی ہوگی۔'' وہ تیزی سے دروازے کی طرف بڑھا تھا اور وہ سب اس کے سامنے آ کر کھڑے ہو گئے تھے۔

ایون نے تیزی سے بٹن دوبارہ پریس کیا تھا۔

''نہیں رکو! ایسا مت کرو! ہم یہاں پر انہیں ہی بچانے آئے تھے! آخر تم ایسا کیسے کر سکتے ہو۔'' وہ بری طرح چلایا تھا۔ تب تک دروازہ بند ہو چکا تھا۔ احمد غصے سے ایون کی طرف بڑھا تھا پر اہارون اس کے سامنے آ کھڑا ہوا تھا۔

''ہوش میں آؤ۔ ہم انہیں ہی بچانے آئے ہیں پر اس وقت وہ سمندر کے بیچ موجود نہیں ہیں! ہمیں گمراہ کیا جا رہا ہے اگر ہم ان میں سے کسی بھی وارم ہول میں اترے تو ہمیشہ کے لیے گم ہو جائیں گے۔'' ایون چلایا تھا۔

احمد نے غصے سے دیوار پر مکا مارا تھا۔ ایون نے سر جھٹک کر دوبارہ وہ منحوس بٹن پریس کر دیا تھا۔ اور اس بار دروازہ کھلتے ہی اس کا امتحان شروع ہوا تھا۔ اس کے سامنے سونے کا تخت تھا جہاں سفید لباس میں لیزا بیٹھی تھی۔

''لیزا......'' اس کے منہ سے بس اتنا ہی نکل سکا۔

وہ اس دروازے کو اب کبھی بھی بند نہیں کرنا چاہتا تھا۔ اسے دوبارہ دیکھ لینا ہی اس کے لیے سب کچھ تھا۔ وہ اس چہرے کو اپنی زندگی میں دوبارہ دیکھ سکا تھا۔ وہ بالکل ویسی ہی تو تھی......

وہ ٹرانس کی کیفیت میں اپنے قدم آگے بڑھا رہا تھا۔ اچانک ہی رومینہ اس کے سامنے آ کھڑی ہوئی تھی۔

''ایون ہوش میں آؤ۔ یہ حقیقت نہیں ہے۔'' وہ چلائی۔

''ایون اس کی طرف مت دیکھو۔'' اہارون نے اسے خبردار کرنے کی کوشش کی تھی۔

''تم لیزا نہیں ہو۔ تم لیزا نہیں ہو سکتی۔'' ایون نے خود پر قابو پایا تھا اور اپنے ہاتھوں سے وہ بٹن دبا دیا تھا۔ اس،

نے لیزا کے چہرے پر دکھ کے آثار دیکھے تھے۔ اس کا وجود کرچی کرچی ہوا تھا پر وہ جانتا تھا کہ یہ نظر کے دھوکے کے علاوہ اور کچھ بھی نہیں۔ مگر وہ اسے ایک بار پھر سے جیتا جاگتا دیکھ چکا تھا اور آگے کی زندگی گزارنے کے لیے یہی کافی تھا۔ دروازہ بند ہو چکا تھا۔ وہ اپنی آنکھیں بند کر کے خود پر قابو پانے لگا۔ یقیناً یہ اس کے لیے مشکل ترین وقت تھا مگر وہ خود کو سنبھال چکا تھا۔

اہارون نے آگے بڑھ کر اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا جبکہ روبینہ اس کے ساتھ ہی کھڑی ہو گئی تھی۔ اس نے سر ہلاتے ہوئے دوبارہ آنکھیں کھولی تھیں۔

''بہت ہو گئے تمہارے شیطانی کھیل! ہمارے سامنے آؤ۔'' وہ چلایا۔

''ٹھیک ہے! میں جانتا ہوں کہ تمہارے ساتھ کیا کرنا ہے۔'' ایون نے یہ کہہ کر آنکھیں بند کر لی تھیں۔ اب وہ منہ ہی منہ میں کچھ بڑبڑا رہا تھا۔ اس کے ہونٹوں کی جنبش پتہ دیتی تھی کہ وہ کچھ پڑھ رہا ہے پر اس کے الفاظ واضح نہیں تھے۔ وہ سب سانس روکے اسے تک رہے تھے۔ اس نے آنکھیں کھول کر ایک گھونسا بنا کر اس بٹن پر مارا تھا۔ وہ سارے الرٹ ہو گئے تھے۔ کمرے میں تیز گڑگڑاہٹ ہوئی تھی اور دروازہ کھلتے ہی جو منظر انہوں نے دیکھا تھا وہ انہیں اندر تک ہلا گیا تھا!

یہ ایک طویل ہال نما کمرہ تھا جہاں جگہ جگہ شیشے کی بڑی بڑی ٹیوبز میں کئی لوگ قید تھے۔

''یہ سب کیا ہے؟'' روبینہ حیرت زدہ رہ گئی تھی۔

''یہی وہ جگہ ہے جہاں حال ہی میں ڈوبنے والے جہاز کے افراد قید ہیں! ہمیں انہیں ان ٹیوبز سے آزاد کرانا ہے۔'' وہ سنجیدگی سے کہتا قدم آگے بڑھا رہا تھا۔ اہارون نے اسے بازو سے تھاما۔

''ایون رکو! جلدی مت کرو! یہ بھی تو نظر کا دھوکا ہو سکتا ہے۔'' اہارون بولا۔

''کیونکہ اب ہم انہیں ان کی اصلی حالت میں دیکھ چکے ہیں لہٰذا یہ نظر کا دھوکا نہیں ہے۔ پر ہمیں الرٹ رہنا ہوگا۔ آکل تم اس بٹن کے پاس رکو اور اس دروازے کو بند نہیں ہونے دینا۔'' ایون یہ کہہ کر اس کمرے میں داخل ہو گیا تھا۔

آکل نے سر ہلا کر بٹن پر ہاتھ رکھ دیا تھا۔ وہ سب بھی آہستگی سے اس کے پیچھے پیچھے کمرے میں داخل ہو گئے۔ اس کمرے میں داخل ہوتے ہی انہیں شدید ٹھنڈ کا احساس ہوا تھا۔ وہاں موجود مشینیں نہ جانے کس فریکوئنسی سے چل رہی تھیں۔

''ہتھیاروں کو الرٹ رکھو۔'' ایون یہ کہہ کر دوبارہ سے کچھ پڑھنے لگا تھا۔

وہ سارے حیرت سے اس کمرے میں موجود ٹیوبز میں قید لوگوں کو دیکھ رہے تھے اور تب ہی اچانک احمد تیزی سے ایک طرف بڑھا تھا۔ ٹیوب میں ماہم اور اس کے ساتھ ہی شاہان موجود تھا۔ ان کی آنکھیں بند تھیں۔

احمد کے ہاتھ کانپے تھے...... ایون نے کہا تھا کہ وہ زندہ ہوں گے۔ وہ تیزی سے اس ٹیوب کے آس پاس کسی نادیدہ بٹن کو تلاش کرنے لگا تھا۔ وہ سب بھاگتے ہوئے چاروں طرف کا جائزہ لے رہے تھے۔

''ہم انہیں کھولیں گے کیسے؟'' ول بولا۔

''میں مشینوں کو دیکھتا ہوں۔ یہاں ضرور کچھ ایسا موجود ہوگا جس سے ہم انہیں آزاد کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔'' ایون تیزی سے ایک طرف بڑھا تھا۔ وہ مسلسل کچھ بڑبڑا رہا تھا۔

''ہاں مگر ہم اتنے سارے لوگوں کو یہاں سے لے کر کیسے جائیں گے؟ ایگلائین میں اتنی جگہ موجود نہیں اور یہ سارے بے ہوش لگتے ہیں۔'' سائمن نے پریشانی سے پوچھا۔

''ایک بار ہم کسی طرح انہیں ایگلائین تک لے جائیں وہاں پہنچتے ہی ہم گاڈ پارٹیکل کا استعمال کریں گے۔ ہمارے پاس وافر مقدار میں گاڈ پارٹیکل موجود ہے۔ فی الحال ہمیں کسی بھی طرح انہیں یہاں سے نکالنا ہوگا۔ اس سے پہلے کہ کوئی بھی یہاں آئے۔'' ایون تیزی سے مشینوں کا جائزہ لے رہا تھا۔

''مگر کوئی یہاں اب تک آیا کیوں نہیں؟ مجھے نہیں لگتا کہ ان کا الرٹ سسٹم اتنا کمزور ہوگا۔ تم کیا بڑبڑا رہے ہو؟'' اہارون کو تجسس ہوا تھا۔

ایون، اہارون کی طرف پلٹا!

''میں نے پہلے ہی کہا تھا کہ مجھ سے وضاحت مت مانگنا۔ کیا یہ کافی نہیں کہ میں اب تک تم سب کو ان کی نظروں سے اوجھل رکھنے میں کامیاب رہا ہوں۔ بے فکر رہو! ہم زیادہ دیر تک بچ نہیں سکتے۔ تب تمہیں اندازہ ہوگا کہ یہ لمحے بھی کافی تھے۔'' وہ یہ کہہ کر دوبارہ ان مشینوں پر متوجہ ہو گیا تھا۔

اہارون خاموشی سے ہونٹ کاٹنے لگا۔ ایسا کیا تھا جو ان شیطانوں کو یہاں آنے سے روک رہا تھا۔ اور ایون سے کچھ بھی اگلوانا اتنا آسان نہیں تھا جب تک کہ وہ خود بتانے پر آمادہ نہ ہوتا۔

''جب انہوں نے ہمیں اس ٹیوب میں قید کیا تھا تو وہ اس طرح کی مشین کے پاس کھڑے تھے۔'' اہارون نے ایک مشین کی طرف اشارہ کیا تھا اور ایون تیزی سے بھاگتا ہوا اس مشین تک پہنچا تھا۔

''تم سب الرٹ ہو کر داخلی راستے کی طرف کھڑے رہو۔'' وہ یہ کہتا ہوا مختلف بٹن پریس کرنے لگا۔ احمد مسلسل ماہم کی ٹیوب کے اردگرد چکر لگا رہا تھا۔

ایون کے بٹنز پریس کرنے سے بھی کوئی فرق نہیں پڑ رہا تھا وہ بری طرح جھنجلا گیا تھا اس کے پاس اتنا وقت نہیں تھا کہ ان مشینز کو ڈی کوڈ کر سکتا۔ اچانک احمد نے ٹیوب کی ایک مخصوص جگہ پر دباؤ ڈالا تھا اور وہاں ہاتھ رکھتے ہی ماہم کی ٹیوب کھلنے لگی تھی۔ ٹیوب کھلنے کی آواز سے ایون کو جھٹکا لگا تھا وہ تیزی سے مڑا۔ ٹیوب آہستہ آہستہ نیچے ہو رہی تھی۔ احمد حیران کھڑا تھا اور پھر اچانک اس کے دماغ نے اسے الارم دیا تھا وہ تیزی سے شاہان کی ٹیوب کی طرف بڑھا اور پھر اس نے اسی جگہ کو دبایا تھا جس کے دبانے سے ماہم کی ٹیوب کھلی تھی۔ شاہان کی ٹیوب بھی کھلنے لگی تھی۔ اس کا چہرہ فرطِ جذبات سے لال ہو رہا تھا۔

''یہ تم نے کیسے کیا؟ مجھے بتاؤ! ہمیں ان سب کو آزاد کرنا ہوگا۔'' ایون تیزی سے بھاگتا ہوا اس کی طرف آیا تھا مگر اسی لمحے وہ کمرہ تیز الارم سے گونج اٹھا تھا۔

''یہ کیا ہو رہا ہے؟'' ڈینیل الرٹ ہو کر چلایا تھا۔

''اوہ نو! جلدی کرو! یہاں سے نکلو...... وہ آرہے ہیں۔'' ایون چلایا۔ وہ سب ایک ایک کر کے تیزی سے

بھاگنے لگے تھے۔

''میں ماہم اور شاہان کو لیے بغیر کہیں نہیں جاؤں گا'' احمد وہیں کھڑا ہو گیا تھا۔

''ضد مت کرو احمد! ہم سب مارے جائیں گے۔'' روبینہ چلائی تھی۔ ماہم کی ٹیوب کھل چکی تھی احمد نے آگے بڑھ کر اسے تھاما تھا۔ اہارون بھاگتا ہوا شاہان کی ٹیوب کی طرف بڑھا۔ وہ جانتا تھا کہ احمد ایسے واپس نہیں جائے گا۔ اس نے شاہان کو تھاما اور وہ اب بھاگتے ہوئے ایگزٹ کی طرف بڑھ رہے تھے۔ اور تبھی اچانک لفٹ کے سائیڈ میں موجود دروازہ کھلا تھا۔ اور ایون کو اسی کا ڈر تھا۔ وہاں کھڑے وہ شیطانی چہرے انہیں تک رہے تھے۔

''جلدی بھاگو! جلدی کرو۔'' روبینہ چلائی تھی۔ وہ ان سے کچھ قدم کی دوری پر تھی۔ اور پھر اچانک ایگزٹ کی طرف بھاگتا ایون اس دروازے کی طرف مڑ گیا تھا۔

اہارون چلایا۔ ''ایون واپس آؤ! کیا کر رہے ہو؟''

''تم سب یہاں سے نکلو! میں انہیں روکوں گا۔۔۔ یہاں سے نکلو فوراً۔'' وہ چلایا تھا۔

''تم سب کھڑے کیوں ہو؟ فائر کرو۔'' روبینہ نے انہیں چلا کر کہا تھا۔ وہ شیطان اپنی لیزر گنز سے ان پر حملہ کر چکے تھے۔ ایون نے سامنے رکھی مشین کی ڈھال لی تھی۔ اہارون نے جلدی سے شاہان کو آکل کے پاس لٹایا تھا جو ابھی تک بٹن پر ہاتھ رکھے کھڑا تھا۔ اتنی دیر میں احمد بھی ماہم کو وہاں لٹا چکا تھا۔ اور اب وہ دونوں مقابلے کے لیے واپس پلٹے تھے۔

ڈینیل مشینز کی آڑ لیتا ہوا ایون کے قریب پہنچ چکا تھا۔

''اٹھو ہم ایک ساتھ حملہ کرتے ہیں۔'' ڈینیل چلایا تھا اور ایون سر ہلا کر اس کے ساتھ ہی اٹھ کھڑا ہوا تھا۔ ان کی گنز لیزر اگل رہی تھیں۔ حملہ شدید ہو چکا تھا اور ان کی تعداد زیادہ تھی۔ یہ ان کے بس سے باہر تھا۔ باقی سب بھی لیزر فائر کر رہے تھے مگر وہ ایگزٹ سے قریب کھڑے تھے۔ ایک سیکنڈ کا رکنا بھی ان سب کی موت ثابت ہوتا۔

''تم جاؤ میں انہیں دیکھ لوں گا۔'' ایون گھیرا تنگ ہوتے دیکھ کر چلایا تھا۔ اچانک ہی سائمن کی چیخ فضا میں گونجی تھی۔ وہ زخمی ہو چکا تھا۔ جیسیکا اور ول تیزی سے اس کی طرف آئے تھے۔

''میں کہتا ہوں بھاگو یہاں سے۔'' ایون کو اس بار غصہ آیا تھا۔

جیسیکا اور ول، سائمن کو لے کر ایگزٹ میں داخل ہوئے تھے۔ اس کے بازو سے خون رس رہا تھا۔ وہ ساتھ ساتھ اپنا دفاع بھی کر رہے تھے۔

''چلو تم بھی۔۔۔'' ڈینیل نے ایون کی پشت سے پشت ملائی تھی۔

''ہم سب یہاں سے ایک ساتھ جائیں گے ورنہ کوئی بھی نہیں جائے گا۔'' ڈینیل نے اسے تنبیہ کی۔

وہ ایک ایک کر کے اپنا دفاع کرتے ایگزٹ میں داخل ہو رہے تھے۔ وہ زیادہ دیر یہ مقابلہ جاری نہیں رکھ سکتے تھے۔

ان کی لیزر گنز کے حملے سے وہ ایلینز ایک طرف کو گرتے جا رہے تھے مگر وہ اس سے بھی کثیر تعداد میں اس دروازے سے نکل رہے تھے۔ انہوں نے ان کے داخلی دروازے کو ہی نشانہ بنایا ہوا تھا۔

اچانک ہی ایون نے ڈینیل کو ایگزٹ کی طرف دھکا دیا تھا اور خود بھاگتا ہوا ایلینز کی طرف بڑھا۔ ڈینیل چلایا تھا مگر تب تک بہت دیر ہو چکی تھی۔ ایون ان کی لیزر گنز کی زد میں آیا تھا۔ وہ جس پوزیشن میں کھڑے تھے وہاں سے ہلنا ہی موت کو دعوت دینا تھا اور ایون یہ دعوت دے چکا تھا۔

''تمہیں لگتا ہے کہ ہم تمہیں یہ خودکشی کرنے دیں گے؟'' اچانک اہارون اور جیف آگے بڑھے تھے اور انہیں کور کر لیا تھا۔

''ڈینیل، ایون کو یہاں سے لے کر نکلو فوراً'' اہارون چلایا۔ ڈینیل نے تیزی سے ایون کو کاندھے کا سہارا دیا تھا۔ اس کی پسلیوں سے خون جاری تھا۔ ڈینیل ایگزٹ کی طرف بڑھا تھا پر اگلے ہی لمحے وہ خود بھی لیزر کا شکار ہو گیا تھا۔

اسے ایسا لگا تھا جیسے کسی نے اس کے سینے میں کھولتا لاوا بھر دیا ہو۔ اس کے منہ سے چیخ نکلی تھی مگر اس نے ایون کو نہیں چھوڑا تھا۔ رومینہ اور ول ایگزٹ سے باہر نکل کر ان دونوں کو کور کرتے اندر لے آئے تھے۔ مگر ان دونوں کی حالت خراب تھی۔

اب اہارون اور جیف باہر تھے۔

''اہارون کسی طرح اندر آؤ پلیز۔'' آکل چلایا تھا۔ اہارون اور جیف نے ایک دوسرے کو دیکھا۔

''ہمیں ایک ساتھ جمپ کرنی ہوگی۔ آکل تم بٹن دبا دو۔'' اہارون چلایا۔

''پہلے تم اندر آؤ۔'' آکل چلایا تھا۔

''تم بٹن دباؤ آکل۔'' اہارون نے اسے اشارہ کیا تھا۔ آکل نے بٹن پریس کر دیا تھا۔ ایگزٹ ڈور بند ہو رہا تھا۔

''جمپ کرو جیف! جلدی۔'' اہارون چیختا ہوا ایگزٹ ڈور کی طرف جمپ کر چکا تھا۔ جیف نے بھی چھلانگ لگائی تھی اور ان دونوں کے اندر گرنے کے ہزارویں سیکنڈ میں وہ دروازہ بند ہو چکا تھا۔

ایون اور ڈینیل کے لباس سے خون رس رہا تھا۔ سائمن کی حالت قدرے بہتر تھی۔ اس کا بازو زخمی ہوا تھا۔

''کیا تم لوگ ٹھیک ہو؟'' اہارون ان کی طرف پلٹا تھا۔

''یہ ان سب باتوں کا وقت نہیں! ہمیں یہاں سے جتنا جلدی ممکن ہو نکلنا ہوگا۔'' ایون یہ کہتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا تھا۔ اس کی پسلیوں سے مسلسل خون بہہ رہا تھا۔

''آکل تم شاہان کو اٹھاؤ، میں اور ول ڈینیل کو سہارا دیں گے۔ جیف تم سائمن کو سنبھالو جلدی کرو۔'' اہارون نے انہیں ہدایات جاری کی تھیں۔ ڈینیل بے ہوش ہو چکا تھا۔

احمد نے ماہم کو سنبھالا ہوا تھا۔ رومینہ اور جیسیکا، ایون کی طرف بڑھی تھیں۔

''میں ٹھیک ہوں۔ جلدی کرو وارم ہول کی طرف بھاگو ہمارے پاس وقت نہیں ہے۔'' وہ یہ کہتا تیزی سے آگے بڑھا تھا۔ ان سب نے ماسک چڑھا لیے تھے پر اسی لمحے انہیں اپنا دم گھٹتا ہوا محسوس ہوا تھا۔ ایون کا سر چکرایا...... اس کا زخم اسے مزید مہلت دینے کو تیار نہیں تھا۔ اس نے تیزی سے ماسک اتارا تھا۔

''ماسک اتارو! ہمارے آکسیجن سلنڈرز کوئی خالی کر چکا ہے۔ سمندر میں پہنچتے ہی ہم دم گھٹنے سے ہلاک ہو سکتے ہیں۔ موت ہمیں وارم ہول سے ایگلا ئین تک جانے کی مہلت بھی نہیں دے گی۔'' اس کی سانسیں ڈوب رہی تھیں۔ ان سب کو بھی ماسک پہنتے ہی اپنا سانس رکتا ہوا محسوس ہوا تھا۔ ایون ٹھیک کہہ رہا تھا۔ پر اس غدار کا پتہ لگانا ان سب نے بعد پر ڈال دیا تھا۔ فی الحال انہیں کسی بھی طرح یہاں سے نکلنا تھا۔

''اب ہم کیا کریں گے؟'' جیف بولا۔

ان کے لیے یہاں سے نکلنا مشکل تر ہوتا چلا جا رہا تھا۔

''جلدی کرو گاڈ پارٹیکل استعمال کرو۔'' ایون نے کراہتے ہوئے کہا تھا اور ان سب کو ہاتھ میں پہنی وہ گھڑیاں یاد آئی تھیں۔ ایون کا ذہن اس حالت میں بھی کام کر رہا تھا۔ ان سب نے وہ بٹن پریس کیا تھا اور گاڈ پارٹیکل کے نکلتے ہی وہ سب اسے اپنے اور اپنے ساتھیوں کے جسموں پر ملنے لگے۔ اور پھر اچانک ہی وہ ایگلا ئین میں نمودار ہوئے تھے۔ ایسا لگا تھا جیسے انہیں نئی زندگی ملی ہو۔ جیسے ایگلا ئین ہی ان کا گھر ہو۔ وارم ہولز میں تیز گڑگڑاہٹ شروع ہو چکی تھی۔ وہ آ رہے تھے۔

''ہم یہاں سے نکل رہے ہیں سب اپنے آپ کو سنبھالو۔'' ایون چلاتا ہوا ایگلا ئین کے آپریٹنگ سسٹم کی طرف بڑھا تھا۔ اہارون بھاگتا ہوا اس تک آیا تھا۔ ایون نے تیزی سے بٹن پریس کرنا شروع کر دیے تھے۔ اس کی آنکھوں کے آگے اندھیرا آ رہا تھا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے سمندر زلزلے کی زد میں ہو۔ وہ سارے دم سادھے ایون کو دیکھ رہے تھے جو اپنی آخری سانس تک لڑنے کے لیے تیار کھڑا تھا۔ اور پھر آخر کار ایگلا ئین نے تیزی سے حرکت کی تھی اور واپس سمندر کی سطح کی طرف بڑھ رہی تھی۔ وہ سب ایک بار پھر سے سورج کی روشنی کو دوبارہ محسوس کرنے والے تھے۔

ایگلا ئین اس کالے گہرے سمندر سے گولی کی رفتار سے نیلے پانیوں میں داخل ہو رہی تھی۔

اوپر کہیں سورج موجود تھا۔ وہ سطح سمندر پر نمودار ہونے والے تھے۔

ان سب کے چہرے بے یقینی اور خوشی کی کیفیت سے دوچار ہوئے تھے۔

ایون پلٹا تھا...... یہ سب اس کے بٹن دبانے کے چند سیکنڈز میں ہوا تھا۔

وہ انہیں وعدے کے مطابق بحفاظت باہر نکال لایا تھا۔

وہ ماہم اور شاہان کو واپس لانے میں کامیاب ہوا تھا۔

وہ ان کا ٹیم لیڈر تھا!

وہ ایون جیرالڈ تھا!

اس نے ایک نظر ان سب پر ڈالی تھی مگر وہ زندگی کی روشنی زیادہ دیر تک برداشت نہیں کر پایا تھا اور اس کا ذہن موت کی تاریکیوں میں ڈوبتا چلا گیا تھا۔

○......❖......○

News EXCLUSIVE: We uncover the greatest mystery in aviation history

# RIDDLE OF FLIGHT 914

An airline charter flight that New York in 1955 with 57 sengers and crew astonishly landed at an international port in March of this year, witnesses say.

Tapes of the pilot's conversation the control tower provide evidence that the mind-twisting drama took place

## Plane took off from New York in 1955 and landed in Caracas in 1985

37سال گم رہنے والا ہوائی جہاز

مائیک ٹائی سن 1995ء کے میچ میں موبائل

گیارہ سوسال پرانی ممی

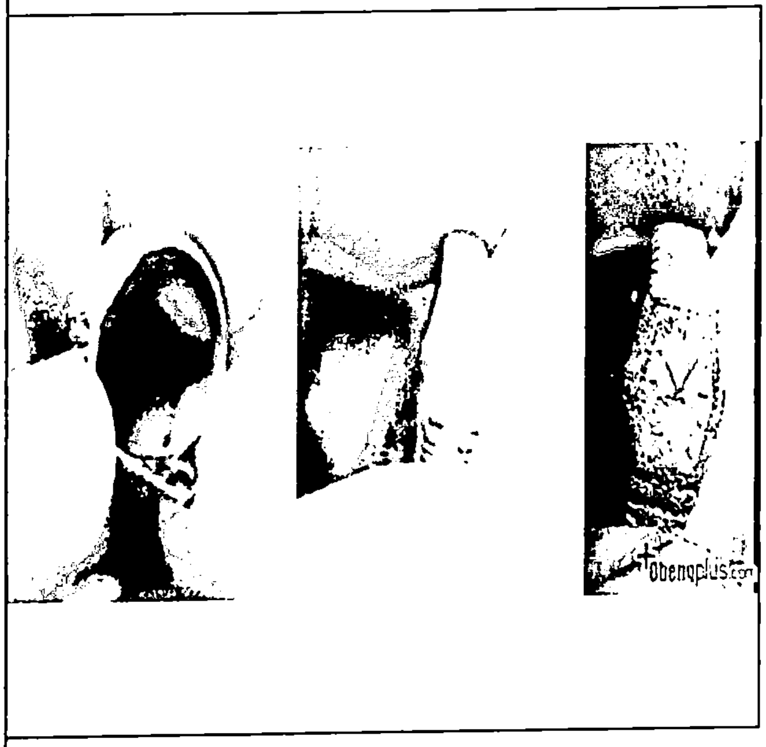

ہزاروں سال پرانی تہذیب سے گھڑی جیسی انگوٹھی برآمد

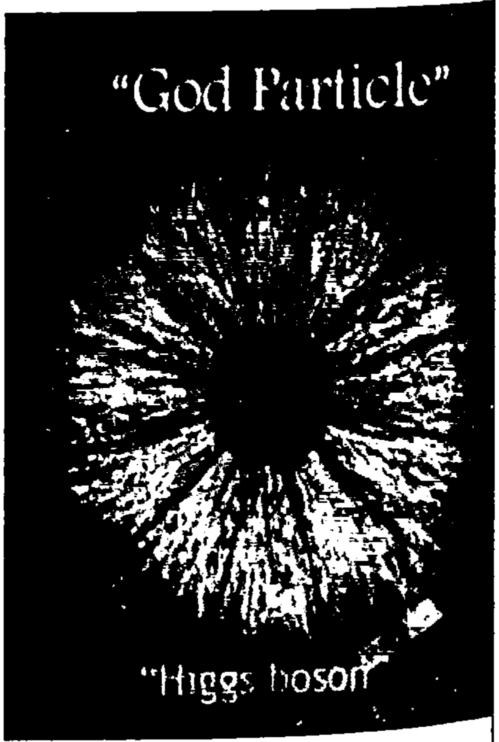


گاڈ پارٹیکل

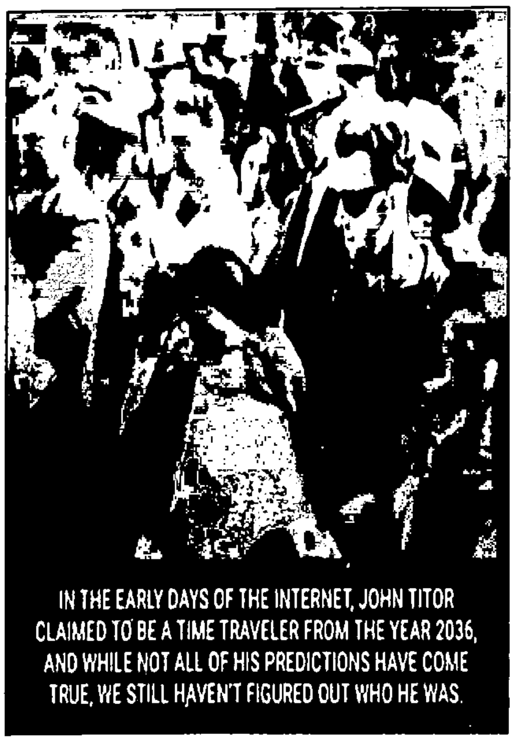


کینیڈا برج کی تقریب میں شامل ٹائم ٹریولر

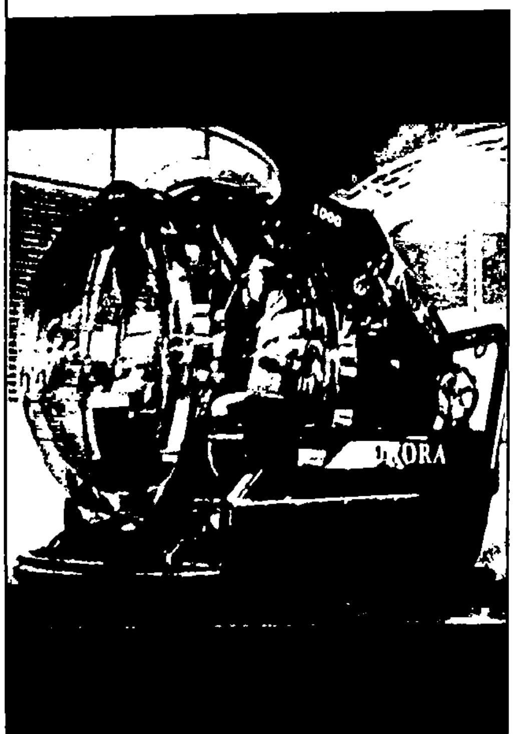

ایگلائن۔خیالی خاکہ

پلینی اسفیئر

پورٹو ریکو

سفید سمندر

1938ء میں لی گئی تصویر اس وقت موبائل موجود نہیں تھا

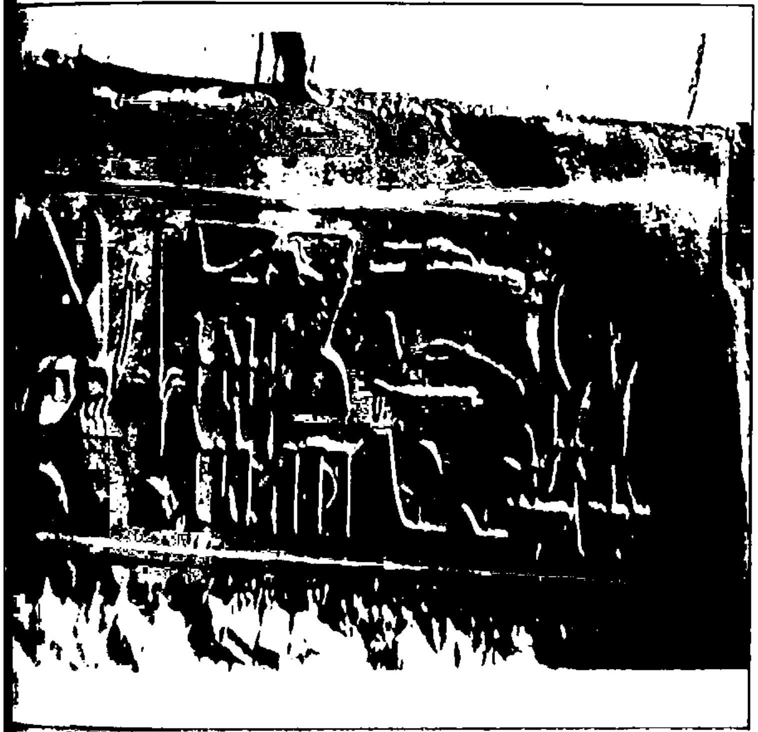

ٹیمپل آف ہیٹی (پانچ ہزار سال پرانی تہذیب)

1908ء میں چارلی چپلن کی فلم سرکس
دیکھنے آئی ایک ٹائم ٹریولر

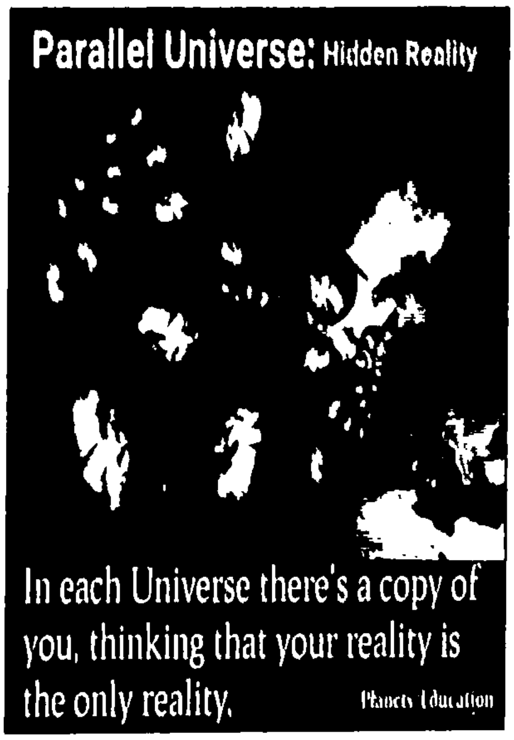


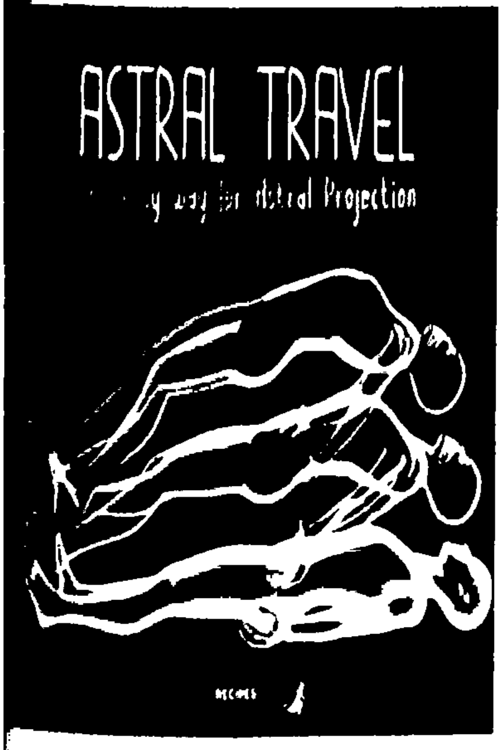


کوکبی سفر

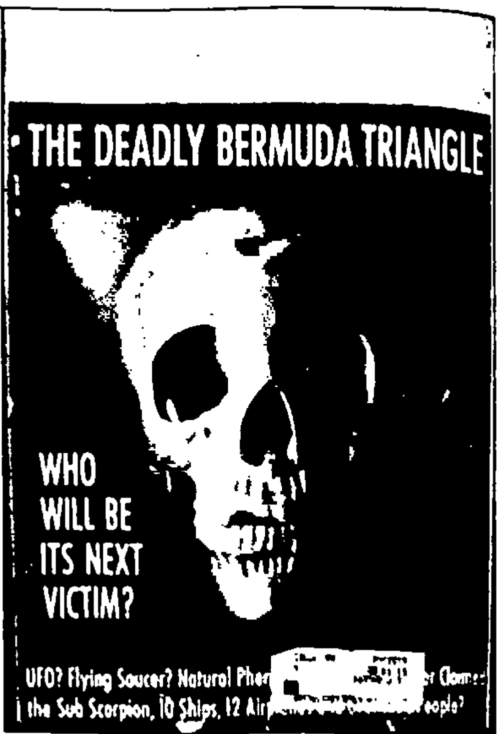


آرگوسے میگزین میں برمودا پر آرٹیکل

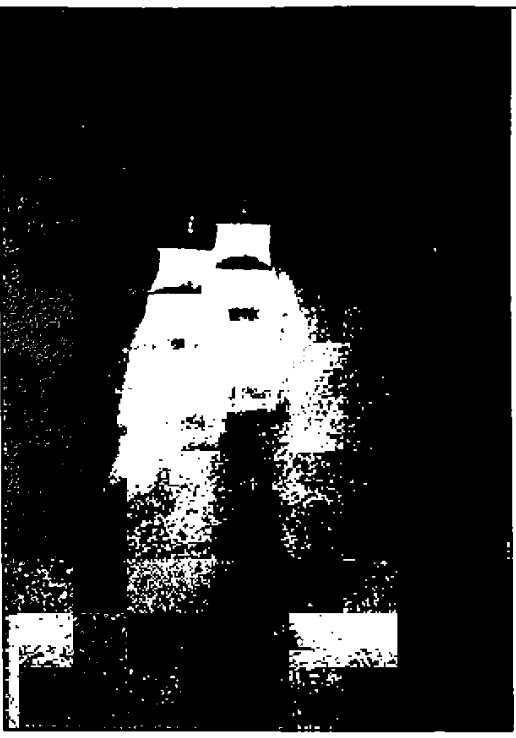

دھند کا سمندر

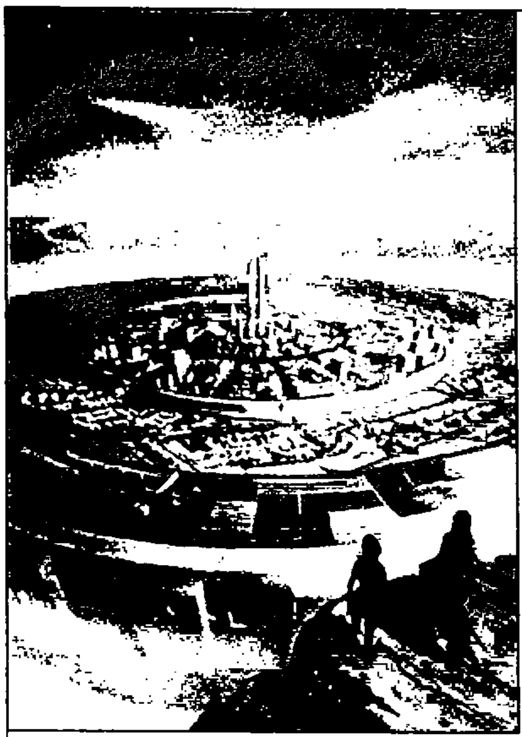

اٹلانٹس کے شہر کا خیالی خاکہ

پیٹر ڈی ہوچ کی پینٹنگ

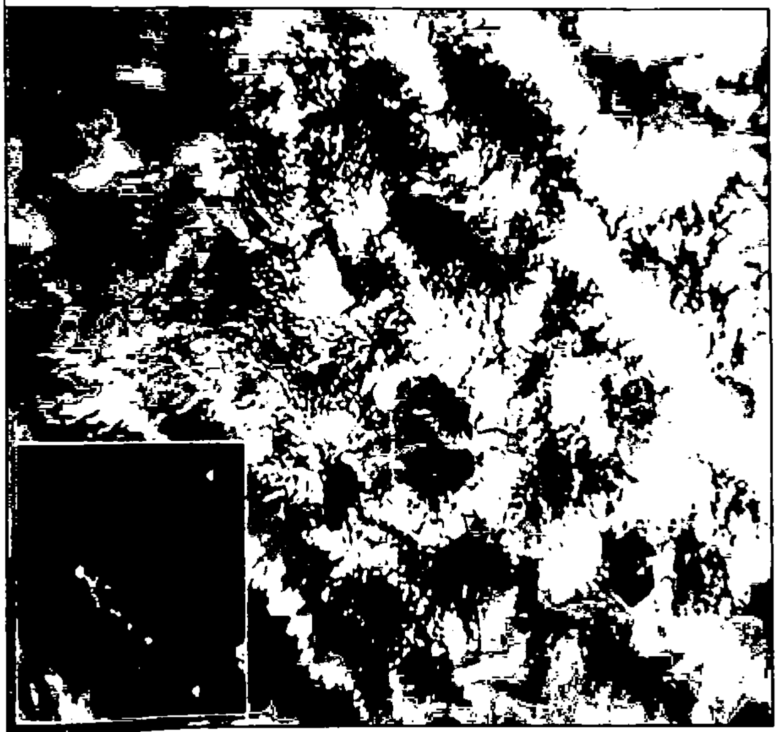

ہیگزاگونل بادل

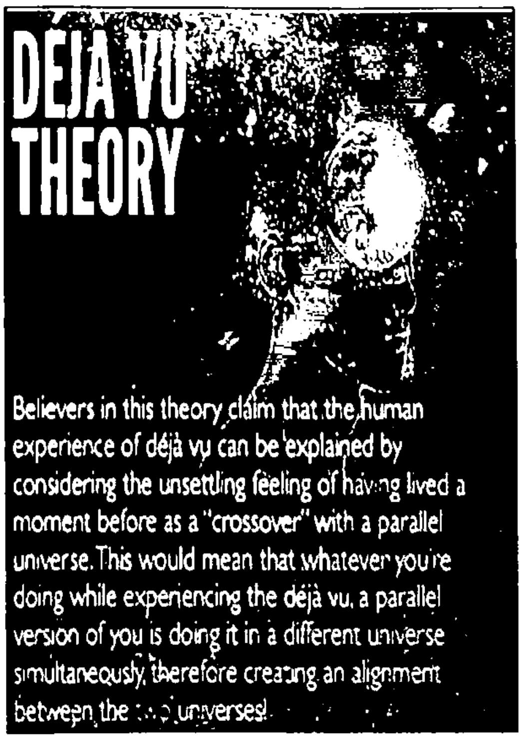


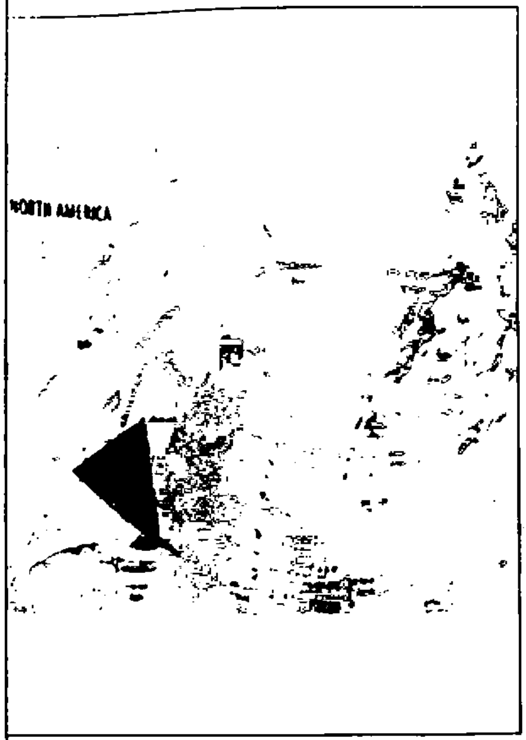

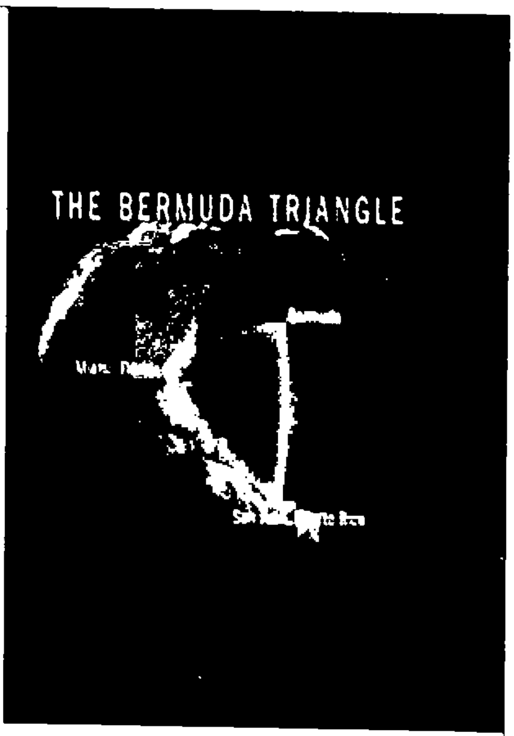

دو ہزار سال پرانا مجسمہ

امبرٹو رومانو کی پرانی پینٹنگ

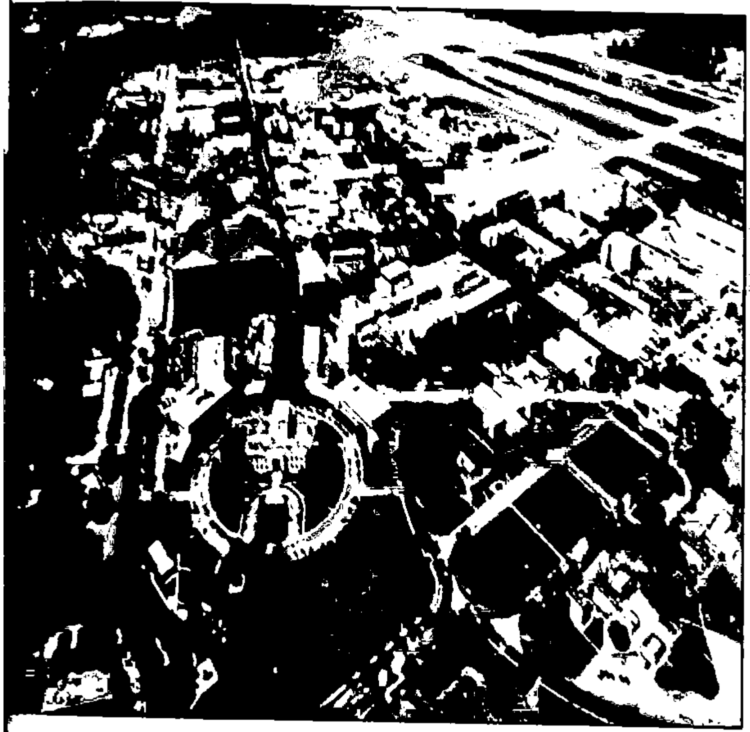

ناسا ریسرچ سینٹر

دھند میں لپٹا شہر

سولہویں صدی میں تعمیر کیا گیا کیتھڈرل پلر

ہیکن نورڈوسٹ ٹائم ٹریولر
اپنے مستقبل کے ساتھ

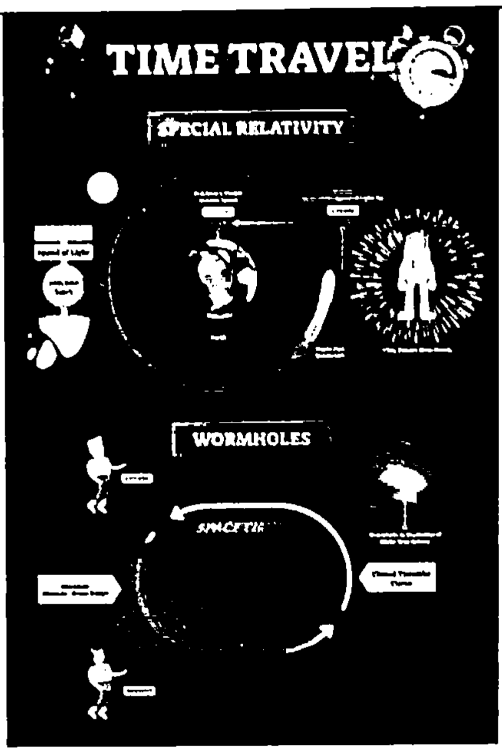

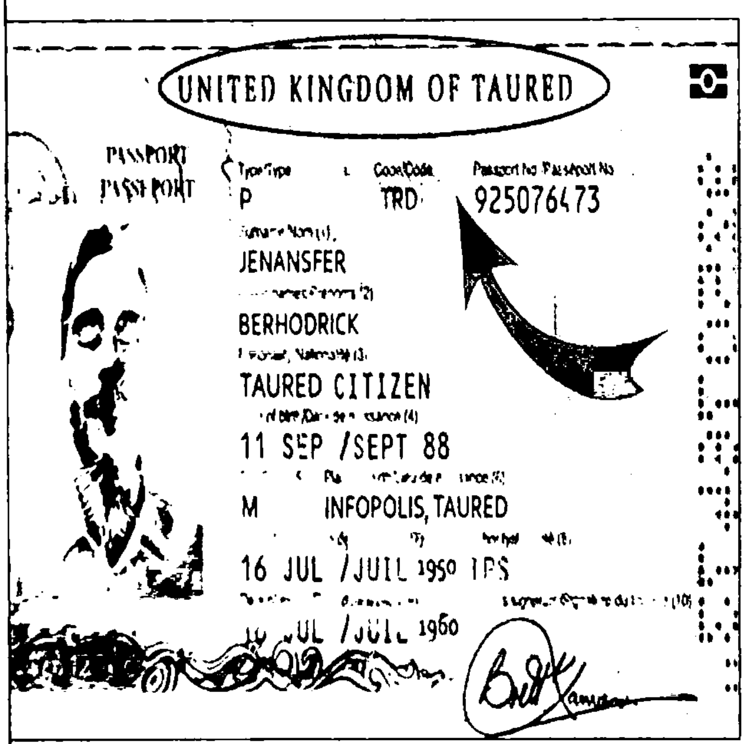


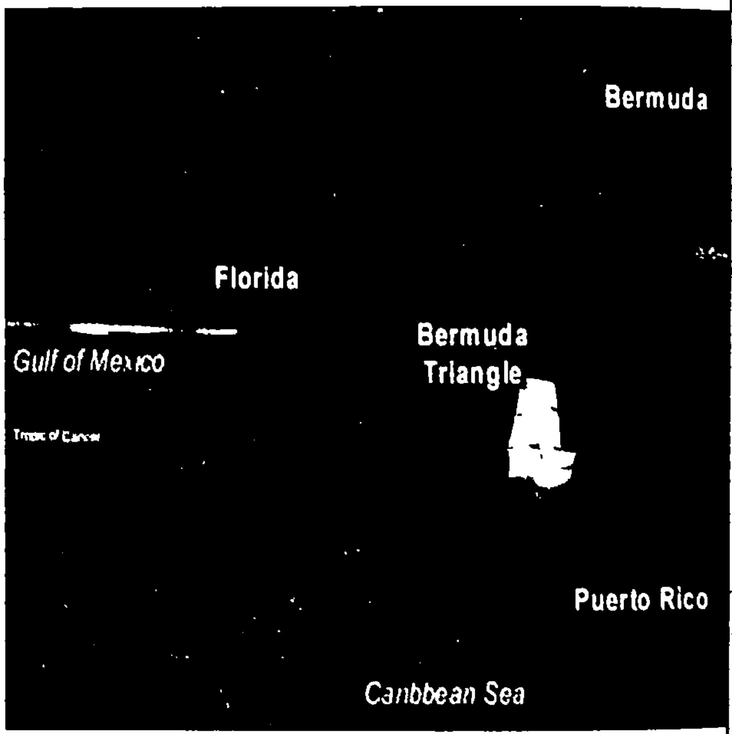


ٹورڈ کے رہائشی کا پاسپورٹ

مکتب کا خاکہ

الادریسی

Similarities between:

| Aliens | Jinn |
| --- | --- |
| can Teleport | can travel at the Speed of Light (see Quran 27:39) the story of [illegible] the Jinn & the throne |
| can be invisible | Jinn literally means "invisible being" in arabic |
| Telepathy/ Mind Control | Waswasa (means "evil whispers of satan" example: Quran 20:120, 114:5) |
| communicates through radio beeps (morse code sounds) | Prophet Muhammad said: "the Jinn "clucks" in his friend's (the fortunetellers) ear..." (chicken clucking is the closest sound resembling the morse code. Hear for yourself.) |
| has Aura of Electricity | Allah/God created Jinn from a "smokeless fire" (Quran 55:15) = Literally a spark of electricity |
| can Shapeshift | Satan comes in many abnormal human-animal forms in life of Prophet Muhammad and Jesus |

and there are many more...

^ Nuzhat al-Mushtaq

As well as the maps, al-Idrisi produced a compendium of geographical information with the title *Kitab nuzhat al-mushtaq fi'khtiraq al-'afaq* The title has been translated as *The book of pleasant journeys into faraway lands*[11] or *The pleasure of him who longs to cross the horizons*[12] It has been preserved in nine manuscripts, seven of which contain maps[13]

الادریسی کے بنائے گئے نقشے

[20] Mohammed Hamidullah (Winter 1968). "Muslim Discovery of America before Columbus", *Journal of the Muslim Students' Association of the United States and Canada* 4 (2): 7–9 [1]

دھند میں لپٹا جزیرہ

Medieval planisphere,c 1000
National Library of Wales MS 735C, Aberystwyth

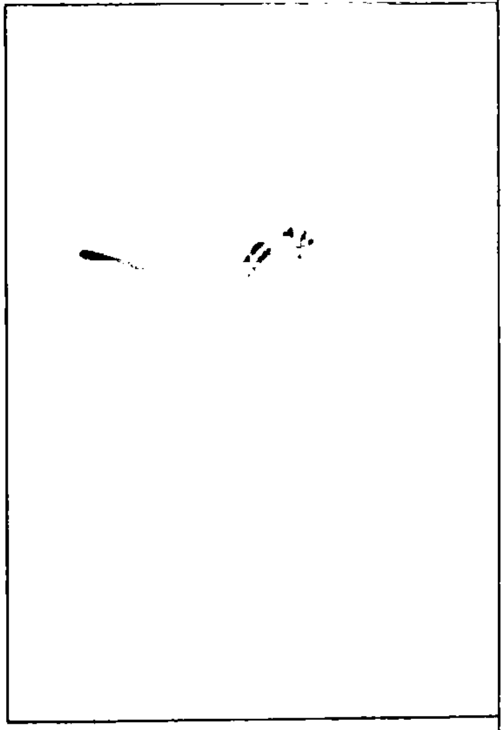

سمندری بھنور

الیکٹرومیگنیٹک فوگ

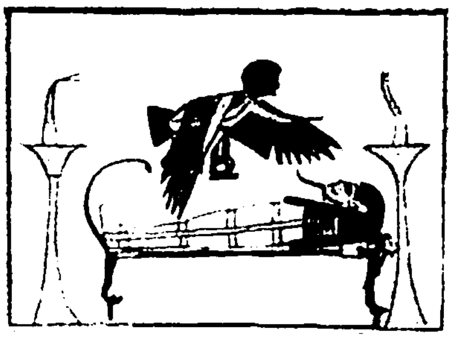

The ba hovering above the body. This image is based on an original found in The Book of the Dead.

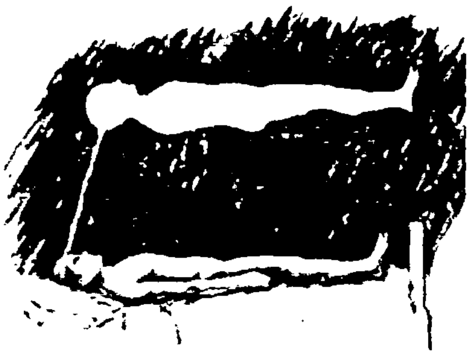

Astral projection according to Carrington and Muldoon, 1929

بادبانی جہاز

ایسٹرل پروجیکشن

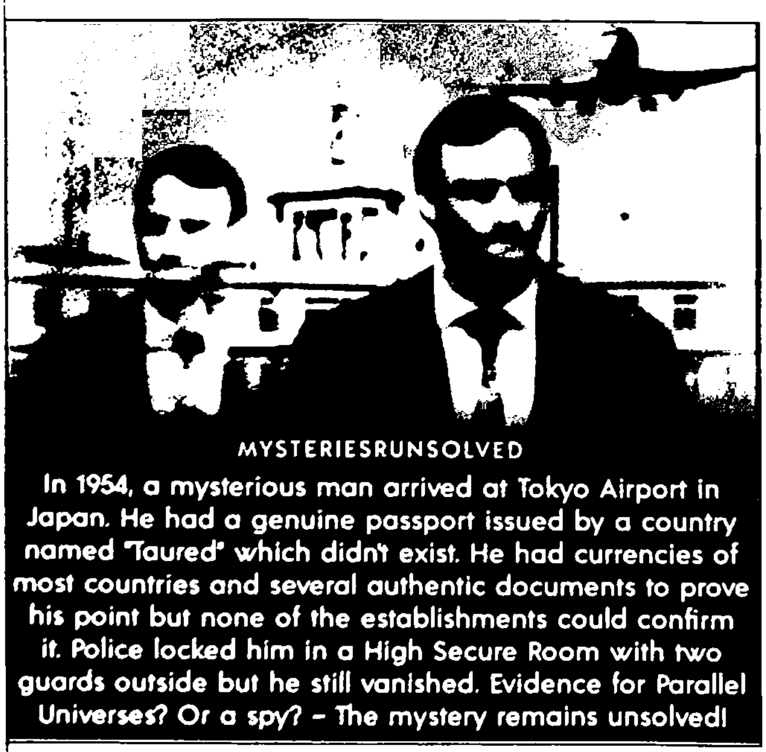

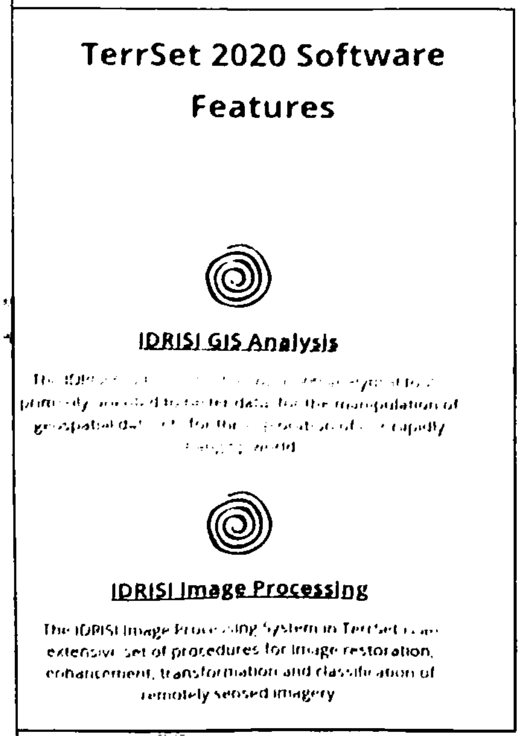

پورٹو ریکوٹرینچ

ونسنٹ گیڈس

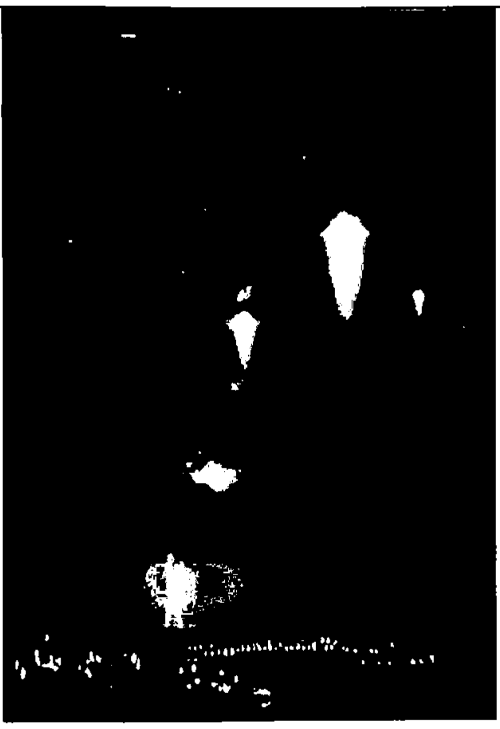

ایگلائن۔خیالی خاکہ

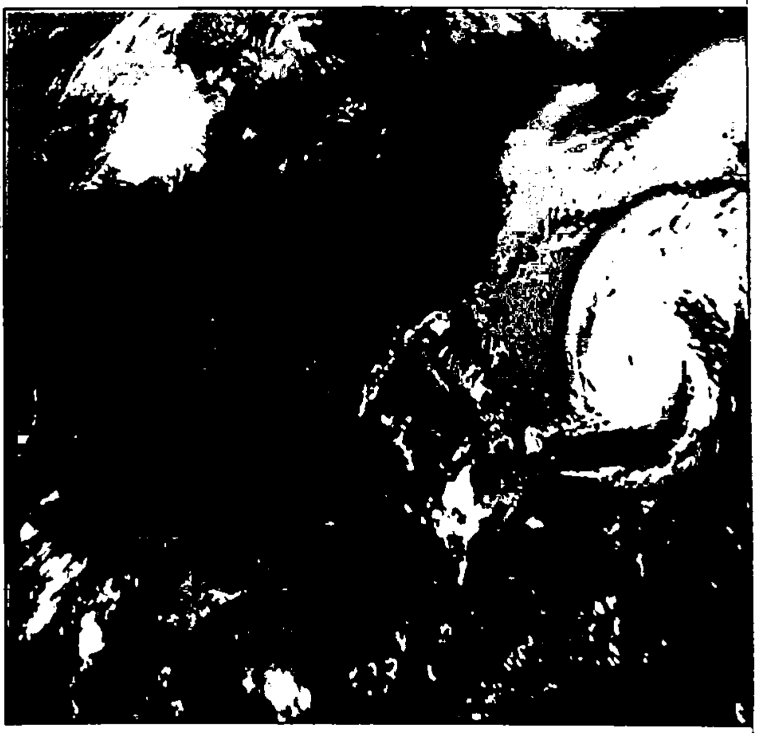

برموداکی سیٹلائٹ سے لی گئی تصویر

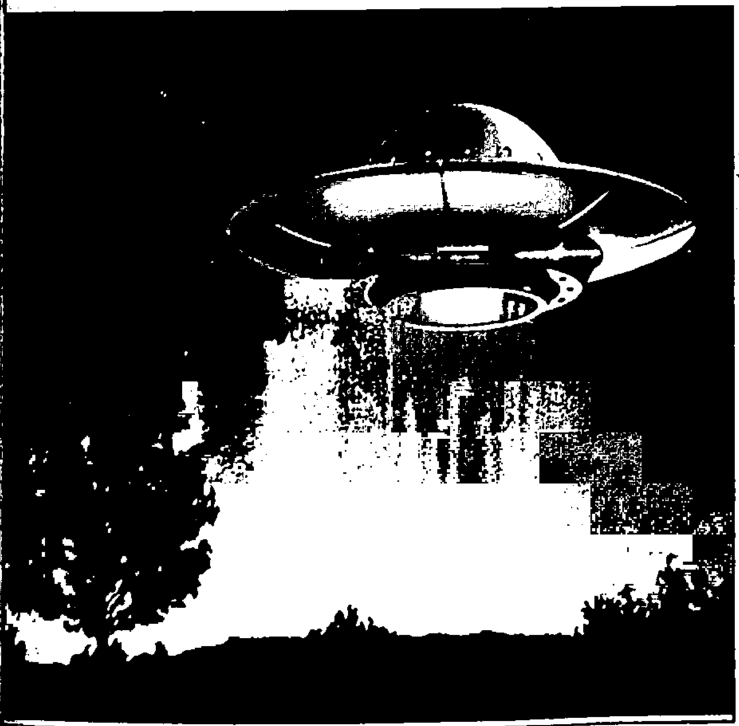

اڑن طشتری

وارم ہول

USA-California

Ink. sack

12th December

7:00 pm

مائیکل نے سینڈوچ اور کافی آرڈر کر کے ریسٹورنٹ میں موجود میگزین ریک سے کچھ میگزین اٹھائے اور کونے والی میز پر آبیٹھا۔ یہاں سے باہر سڑک پر ہوتی آمد و رفت کو بخوبی دیکھا جا سکتا تھا۔

ویک اینڈ شروع ہوا تھا اور باہر موجود رش اس بات کا ثبوت تھا کہ اس شہر کی بھاگتی دوڑتی زندگی کو ان دو چھٹیوں کا کتنا انتظار رہتا تھا۔ کرسمس بھی قریب تھا اور امریکہ کی سردی بھی اس ہجوم کو ان کے گھروں میں روک نہیں پائی تھی۔

ویٹرس نے اس کے سامنے سینڈوچ اور گرما گرم کافی کا بھاپ اُڑاتا مگ رکھا اور ایک مسکراہٹ اُچھال کر دوسری میز کی طرف بڑھ گئی۔

اس نے خاموشی سے کافی کے ایک دو سپ لیے اور سینڈوچ اُٹھا کر کھانے لگا۔

''برمودا کی پُراسرار گہرائیوں سے پورٹو ریکو کے سمندر پر اچانک نمودار ہوئی ہے وہ سرچ مشین جو اب سے تین ماہ پہلے ایک مشن کے دوران غائب ہو گئی تھی۔ میں ہوں ڈیوڈ بل رپورٹنگ فرام کیلیفورنیا نیوز اور یہ ہے ہمارے چینل کی ایکسکلوزیو کوریج۔ بہت جلد ہم آپ کو دکھائیں گے اس سرچ مشین کا لائیو فوٹیج۔ جڑے رہیے ہمارے ساتھ۔

اور......اور آپ دیکھ سکتے ہیں کہ ہمارے پیچھے فوج کی گاڑیاں تیزی سے کیریبین آئلینڈ پر موجود فوجی ہیڈ کوارٹرز میں داخل ہو رہی ہیں۔ حکومتی اداروں میں ہلچل مچ گئی ہے۔ میں بہت جلد مزید خبروں کے ساتھ حاضر ہوں گا صرف اور صرف کیلیفورنیا نیوز۔'' بارش میں بھیگتا وہ پورٹر جو پیلا رین کوٹ پہنے تیزی سے آرمی جیپس کے پیچھے بھاگتے ہوئے اور بھی نہ جانے کیا کیا بول رہا تھا مائیکل کے سینڈوچ چباتے وجود پر بم گرا گیا تھا۔ وہ تیزی سے اُٹھ کر ریسٹورنٹ میں لگی اسکرین کی طرف آیا جہاں لوگ آہستہ آہستہ جمع ہو رہے تھے۔

''یہ کیسے ہو سکتا ہے؟'' وہ منہ ہی منہ میں بڑبڑایا اور پھر بل کے پیسے میز پر رکھ کر دوڑتے ہوئے ریسٹورنٹ سے باہر نکل آیا تھا۔

اچانک آسمان زوردار آواز کے ساتھ گڑگڑایا۔ اس نے سر اُٹھا کر دیکھا۔ بجلی کی چمک اس بات کا واضح ثبوت تھی کہ طوفان آنے والا ہے۔

''واٹ دا ہیل از گوئنگ آن؟'' وہ آسمان کو بے یقینی سے دیکھتا گاڑی کا لاک کھول کر اندر آ بیٹھا۔

وہ شام چھ بجے ہی ناسا سے موسم کی حتمی رپورٹ تیار کر کے نکلا تھا۔ اگلے تین ہفتوں تک دور دور تک بارش اور طوفان کے آثار نہیں تھے۔

اور اب یہ طوفان اور ایگلائن کا واپس سمندری سطح پر نمودار ہونا اس کے حواس معطل کر گیا تھا۔

رومینہ اس کے بہترین ٹیم ممبرز میں سے ایک تھی اور وہ اس کے لیے ہمیشہ سے پسندیدگی کے جذبات رکھتا تھا۔ اس کا ایگلائن کے ساتھ غائب ہو جانا اور پھر ایک مہینے کی تلاش کے بعد فوج کا بھی ان سب کی اموات کا اعلان کر دینا اسے اندر تک ہلا گیا تھا۔ رومینہ نے ایون کے ماتحت کام کرنے سے انکار کیا تھا اور مائیکل نے ہی اسے مجبور کر کے بھیجا تھا۔ اسے اس احساس نے کئی دن تک ٹھیک طرح سے سونے نہیں دیا تھا۔

وہ خود کو رومینہ کا مجرم سمجھنے لگا تھا۔

اس نے کار میں بیٹھ کر اپنا فون نکالا اور اسے بند دیکھ کر وہ سمجھ گیا تھا کہ اسے ہیڈ کوارٹر سے کالز کی گئی ہوں گی مگر اس کا نمبر انہیں بند ملا ہوگا۔ ورنہ اتنی اہم خبر اس کو سب سے پہلے دی جاتی۔ اس نے چھ بجے سے اپنا موبائل بند کر رکھا تھا۔ وہ آفس سے نکل کر عموماً یہی کرتا تھا۔

اس نے موبائل آن کر کے کار اسٹارٹ کی اور ناسا جانے والی سڑک پر موڑ لی۔

اسی اثناء میں موبائل آن ہو کر بجنا شروع ہو گیا تھا۔ اس نے تیزی سے کال آن کر کے فون کان سے لگایا۔

''ہیلو مائیکل! اٹس این ایمرجنسی! فوراً ناسا پہنچو۔'' دوسری طرف سے اتنا کہہ کر فون بند کر دیا گیا تھا۔ کال حساس ادارے سے کی گئی تھی لہٰذا شناختی جملوں سے پرہیز کیا تھا۔

اس نے ہونٹ بھینچ کر گاڑی کی رفتار مزید تیز کر دی تھی۔ جو بھی تھا اب ہیڈ کوارٹر پہنچ کر ہی معلوم ہونا تھا۔

O......❖......O

Caribbean Island-Puerto Rico

Army Base

12th December

7:00pm

جارج کلاؤڈ کے قدم تیزی سے کانفرنس روم کی طرف بڑھ رہے تھے۔ اس کے پیچھے چلتے آرمی آفیسرز کے بوٹس کی مشترکہ گونج معاملے کی سنگینی کا پتہ دیتی تھی۔

کانفرنس روم میں اس وقت پرائم منسٹر اور دیگر حساس اداروں کے اعلیٰ افسران موجود تھے۔ پرائم منسٹر کے کہنے پر انہیں اور ان افسران کو چارٹرڈ طیارے کے ذریعے فوری طور پر پورٹو ریکو پہنچایا گیا تھا۔

جارج، آرمی افسران کو ساتھ لیے اندر داخل ہوا اور خالی کرسی کی طرف بڑھ گیا۔ اس وقت ان سب کے چہروں

پر گہری سنجیدگی تھی۔

''خبر رساں اداروں کو ابھی اس بات کی بھنک نہیں پڑنی چاہیے تھی۔'' جارج نے بیٹھتے ہی بات شروع کی تھی۔

''بدقسمتی سے سرچ مشین کو دیکھنے والوں میں خبر رساں ادارے کا ایک رپورٹر بھی شامل تھا۔ وہ پکنک منانے والی فیملی کے ساتھ اس کشتی پر موجود تھا جو سیر کرنے کے ارادے سے پورٹو ریکو آئے ہوئے تھے۔'' پرائم منسٹر کے ساتھ بیٹھے انٹیلی جنس چیف نے اس کی معلومات میں پریشان کن اضافہ کیا تھا۔

''یعنی اس سرچ مشین کی فوٹیج خبر رساں اداروں تک پہنچ چکی ہوگی۔'' وہ پیشانی رگڑتے ہوئے بولا۔

''بہتر ہوگا کہ ہم اس بارے میں پریشان ہونے کی بجائے آگے کا لائحہ عمل سوچیں۔'' پرائم منسٹر کے چہرے کا رنگ اُڑا ہوا تھا۔

''ہم نے وہ علاقہ فوری طور پر خالی کروالیا تھا سر۔'' کلارک بولا۔

''ٹھیک ہے تو پھر میرے خیال سے ہمیں یہاں بیٹھ کر انتظار کرنے کے بجائے سرچ مشین کی طرف چلنا چاہیے۔'' جارج کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اُڑ کر سرچ مشین تک پہنچ جائے۔

''ہم ناسا کی ٹیم کا انتظار کر رہے ہیں ان کا بھی وہاں ہونا ضروری ہے۔'' بیکم بولا۔ اس کا تعلق انٹیلی جنس سے تھا۔

''تو اب تک وہ لوگ کہاں ہیں؟ میرے خیال سے تو ان کو یہاں سب سے پہلے پہنچنا چاہیے تھا۔'' جارج کے چہرے پر ناگواری پھیل گئی۔

''مائیکل کا فون بند جا رہا تھا۔ بہرحال ہمارا ان سے رابطہ ہو چکا ہے۔ انہیں یہاں فلائی کر کے پہنچنے میں بھی آٹھ گھنٹے لگیں گے۔ تب تک ہمیں باقی انتظامات دیکھ لینے چاہئیں۔'' پورٹو ریکو کے سٹی میئر ولسن بولے۔

''سر! تمام انتظامات مکمل ہیں، ہم ہر طرح کی صورت حال سے نمٹنے کے لیے پوری طرح تیار ہیں۔'' کلارک کو اپنے نمبر بڑھانے کا اچھا موقع ملا تھا۔ اور ایسے بھی جب سے اس نے سرچ مشین کی واپسی کا سنا تھا وہ دل سے یہی دعا کر رہا تھا کہ جیف زندہ نہ ہو۔

''ٹھیک ہے۔ پرائم منسٹر صاحب کوشش کریں کہ سرچ مشین کی فوٹیجز کو فی الحال نیوز چینلز پر نہ نشر کیا جائے۔ جن سوالوں کے جواب ہمیں خود نہیں پتا ان کو لے کر ہم میڈیا کا سامنا نہیں کرنا چاہتے۔'' جارج یہ کہہ کر کمرے سے باہر نکل گیا تھا۔ اس کے پیچھے اس کے ساتھ آئے آرمی افسران بھی باہر نکل گئے۔

پرائم منسٹر صاحب نے فون پر میڈیا کنٹرولنگ ٹیمز کو ہدایات دینا شروع کر دی تھیں۔

جارج مانیٹرنگ روم کی طرف بڑھ رہا تھا۔ وہ ناسا کی ٹیم کے پہنچنے سے پہلے تمام صورت حال کا خود اچھی طرح جائزہ لینا چاہتا تھا۔

وہ جانتا تھا کہ ناسا کی ٹیم صبح سے پہلے نہیں پہنچ پائے گی۔ اور وہ ان کے انتظار میں ہاتھ پر ہاتھ دھرے نہیں بیٹھ سکتا تھا۔

برمودا کی پُراسرار گہرائیوں کا کوئی بھروسہ نہیں تھا نہ جانے وہ کب اگلی ہوئی چیزیں واپس نگل لیتا۔

اس کے اندر داخل ہوتے ہی مانیٹرنگ روم میں موجود ملٹری آفیسرز نے اپنی کرسیوں سے اٹھ کر اسے سلیوٹ کیا تھا۔ وہ تیزی سے ایک اسکرین کی طرف بڑھا جہاں سرچ مشین لال نقطے کی شکل میں اسکرین پر چمک رہی تھی۔

''آس پاس کا علاقہ پوری طرح خالی کرالیا گیا ہے؟'' اس نے ساتھ کھڑے ایک ماتحت سے پوچھا۔

''یس سر! سب کلیئر ہے۔'' وہ جلدی سے بولا۔

''ہمیں یہاں سے سرچ مشین تک پہنچنے میں اندازاً کتنا وقت لگے گا؟'' وہ مشین آپریٹر سے پوچھنے لگا۔

''سر ہم تقریباً ایک گھنٹے کے اندر اندر اس سرچ مشین تک پہنچ سکتے ہیں۔ وہ یہاں سے زیادہ دور نہیں ہے۔'' مشین آپریٹر بولا۔

''تو ٹھیک ہے پھر، میرے خیال سے ہمیں ناسا کی ٹیم کا انتظار نہیں کرنا چاہیے اور مشن شروع کر دینا چاہیے۔ ہم کسی کے احکامات ماننے کے پابند نہیں ہیں اور اس وقت ہمیں جو بہتر لگے گا ہم وہی کریں گے۔''

جارج یہ کہہ کر کمرے سے باہر نکل گیا تھا۔

کلارک کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ وہ بھی جلد از جلد سرچ مشین تک پہنچ کر ایون اور اس کی ٹیم کی عبرت ناک موت کو اپنی آنکھوں سے دیکھنا چاہتا تھا۔

پورٹو ریکو کی بندرگاہ پر آرمی کا وہ جنگی بحری جہاز موجود تھا۔ جہاز کے عرشے پر بنے ہیلی پیڈز پر اس وقت آٹھ جنگی ہیلی کاپٹرز کی گنجائش موجود تھی۔

ان میں سے چار ہیلی کاپٹرز ہیلی پیڈ پر موجود تھے اور چار ہوا میں بحری جہاز کے گرد چکر لگا رہے تھے۔

بارش تیز ہو چکی تھی۔ جارج رین کوٹ پہنے تیزی سے جہاز کی سیڑھیاں چڑھتا ہوا عرشے پر پہنچا تھا۔ ملٹری جوان اِدھر اُدھر بھاگ رہے تھے۔ ان سب نے اپنی اپنی پوزیشنز سنبھالی تھیں۔

''سر! کیا ہم آگے بڑھیں؟'' کلارک اس کے قریب آیا۔

بارش اب طوفان کی شکل اختیار کر رہی تھی۔ یہ بحری جہاز جدید ٹیکنالوجی اور اسلحے سے لیس تھا۔ جہاز کے مانیٹرنگ پینل پر ان کی ماہر ٹیم موجود تھی۔ جو مسلسل سرچ مشین کی مانیٹرنگ میں مصروف تھی۔

جارج نے کلارک کے ہاتھ سے دوربین لی اور اس نہ ختم ہونے والے سمندر کے کنارے کو ڈھونڈنے کی کوشش کی۔

گو کہ دوربین کی پہنچ سرچ مشین تک نہیں تھی مگر وہ سمندر میں اٹھتے طوفان کا پہلے سے جائزہ لینا چاہتا تھا۔ اس کے ساتھ بڑی تعداد میں ملٹری جوان موجود تھے۔ اور وہ کوئی بڑا خطرہ مول نہیں لینا چاہتا تھا۔

''ناسا کی ٹیم بیکار کی تنخواہیں لے رہی ہے۔ اب سے دو گھنٹے پہلے ان کی ریلیز کی گئی رپورٹ میں آنے والے تین ہفتوں تک کہیں بھی بارش اور طوفان کا کوئی امکان نہیں تھا اور اب یہ دیکھو تمہارے سامنے۔'' اسے شدید غصہ آیا تھا کلارک سر ہلا کر رہ گیا تھا۔ اس نے دوربین آنکھوں سے ہٹا کر ایک نظر اس رنگ بدلتے آسمان پر ڈالی۔ وہاں کچھ غیر معمولی تھا۔ آسمان کالے گہرے بادلوں سے ڈھکتا جا رہا تھا اور وہ اسے عام بادلوں سے مختلف لگے تھے۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے کوئی سائیکلون پورٹو ریکو کو اپنے گھیرے میں لے رہا ہے۔

''کیا تمام جوان رپورٹنگ کر چکے ہیں؟'' وہ کلارک کی طرف دیکھ کر بولا۔

''یس سر!'' کلارک نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے۔ آپریٹنگ ٹیم کو آگے بڑھنے کا اشارہ دے دو۔'' اس نے یہ کہہ کر ہاتھ میں پکڑی دوربین دوبارہ آنکھوں سے لگا لی تھی۔

سمندر کے وسط میں گرتی آسمانی بجلیاں یقیناً ایک غیر معمولی عمل تھا۔ وہ جلد از جلد سرچ مشین تک پہنچ کر اسے باحفاظت ہیڈ کوارٹر تک لانا چاہتا تھا۔

O.....❖.....O

''سر! آرمی سرچ مشین آپریشن کے لیے روانہ ہو چکی ہے۔'' اچانک میٹنگ روم میں پرائم منسٹر کا پرسنل سیکرٹری داخل ہوا تھا اور اس کے یہ کہتے ہی وہ سب کرسیوں سے کھڑے ہو گئے تھے۔

''یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ جب میرے آرڈرز تھے کہ ناسا کی ٹیم کے بغیر کوئی آپریشن نہیں کیا جائے۔'' پرائم منسٹر صاحب کو شدید غصہ آیا تھا۔ انہوں نے میز پر ہاتھ مارا۔

''سر! آپ جانتے ہیں کہ چیف آف آرمی اسٹاف آپ کے حکم کا پابند نہیں ہے۔'' ڈیفنس منسٹر بولا۔

''یہ ان باتوں کا وقت نہیں ہے یہ ایک انتہائی نازک معاملہ ہے۔ انہیں ہمارے ساتھ تعاون کرنا چاہیے تھا۔'' وزیر داخلہ کو بھی یہ بات ناگوار گزری تھی۔

''سر! ناسا کی ٹیم صبح سے پہلے یہاں نہیں پہنچ سکتی۔ اور ہم ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر نہیں بیٹھ سکتے۔ یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ ان کے یہاں پہنچنے تک وہ سرچ مشین دوبارہ سمندر کی گہرائیوں میں غائب ہو جاتی۔ جتنی جلدی اس آپریشن پر کام کیا جائے ہم سب کے لیے بہتر ہو گا۔'' ڈیفنس منسٹر نے معاملات کو سنبھالنے کی کوشش کی۔

پرائم منسٹر صاحب میٹنگ روم میں موجود اسکرین کی طرف مڑ گئے تھے۔ سرچ مشین کو ظاہر کرتا وہ لال نقطہ اب تک سمندر کی سطح پر واضح تھا۔

ڈیفنس منسٹر کی بات ٹھیک تھی۔ ناسا کی ٹیم کیلیفورنیا سے پورٹو ریکو جہاز کے ذریعے بھی صبح چھ یا سات بجے کے قریب پہنچتی۔ اور اس دوران کچھ بھی ہو سکتا تھا۔

''ٹھیک ہے۔ ہم ان کی رپورٹ کا انتظار کریں گے۔'' وہ اپنی پوزیشن بھی خراب نہیں کرنا چاہتا تھا۔

نیوز چینل پر نشر ہوتی بریکنگ نیوز نے پورے امریکہ کو ہلا کر رکھ دیا تھا اور بہت جلد یہ خبر دنیا کے کونے کونے تک پہنچنے والی تھی۔

یہ بھی ہو سکتا تھا کہ صبح ہونے تک انہیں پریس کانفرنس کرنی پڑ جاتی اور اس وقت تک ان کے پاس پریس اور عوام کو جوابات دینے کے لیے اچھا خاصا مواد ہونا لازمی تھا۔

اگر وہ صبح تک ناسا کی ٹیم کا انتظار کرتے اور پھر پورا دن خبر رساں اداروں کو نظر انداز کرتے تو ان کی پوزیشن لوگوں کی نظروں میں خراب ہو سکتی تھی۔ مگر اس طرح اپنے احکامات کی خلاف ورزی بھی اسے ناگوار گزری تھی پر وہ جانتا تھا چیف آف آرمی اسٹاف پر اس کا کوئی زور نہیں چل سکتا۔

''سر! آپ پریشان نہ ہوں۔ وہ ضرور کامیاب لوٹیں گے۔'' ڈیفنس منسٹر نے اس کی خاموشی کو کسی اور ہی پیرائے میں لیا تھا اور وہ سر ہلا کر رہ گیا۔

O......❖......O

یو ایس آرمی کا جنگی بحری جہاز پوری رفتار سے پورٹو ریکو کے وسط کی طرف بڑھ رہا تھا۔ ملٹری اور نیوی کے افسران جہاز کے وسیع و عریض عرشے پر موجود تھے۔ گو کہ بارش اور طوفان نے وہاں کھڑے ہونا ناممکن بنا دیا تھا مگر انہیں اس طرح کے موسموں سے نمٹنے کے لیے سالوں تیار کیا جاتا تھا۔ چار ہیلی کاپٹر اب بھی جہاز کے ساتھ ساتھ پرواز کر رہے تھے اور باقی جارج کے احکامات کے منتظر تھے۔ جہاز میں اس وقت تین سو سے زائد فوجی جوان موجود تھے۔

دوربین سے سرچ مشین کے نظر آنے کا انتظار کرتا جارج اچانک چونکا تھا۔ سرچ مشین ان سے کچھ دور سمندر کے بیچوں بیچ لہروں کی طغیانی کی زد میں تھی۔ اسے لگا جیسے وہاں سائیکلون بن رہا ہو۔ اس نے ہاتھ اٹھا کر جہاز کو مناسب فاصلے پر روکنے کا اشارہ دیا تھا۔ وہ تیزی سے جہاز کے عرشے پر نصب جدید آٹو میٹک ٹیلی سکوپ کی طرف بڑھا۔

اس کے ہائی رینج لینس کی مدد سے وہ سرچ مشین کے اندر ہوتی حرکات کا قریبی جائزہ لے سکتا تھا۔

اس نے ٹیلی اسکوپ کا لینس مطلوبہ سمت میں موڑا۔ سرچ مشین کے اندر کسی قسم کی کوئی حرکت محسوس نہیں ہو رہی تھی۔ اس نے ٹیلی اسکوپ کا رُخ دائیں بائیں کیا۔

سرچ مشین کے علاوہ اسے سمندر میں کوئی ایسی حرکت نظر نہیں آئی جس سے وہ مشکوک ہوتا۔ تھوڑی دیر جائزہ لینے کے بعد وہ ٹیلی اسکوپ سے ہٹ کر کھڑا ہو گیا تھا۔

''میرے خیال میں ہمیں پہلے ہیلی کاپٹرز بھیج کر اس علاقے کا جائزہ لینا چاہیے۔ اس کے بعد ہم اس طرف بوٹس بھیجیں گے۔ ہمیں سرچ مشین کا محاصرہ کیے بغیر اس کے قریب نہیں جانا چاہیے۔'' نہ جانے کیوں اسے خطرے کا احساس ہو رہا تھا۔

ایک خالی سرچ مشین سے اتنا خطرہ، کلارک کو اس کی احتیاط ناگوار گزری تھی۔

''سر مجھے نہیں لگتا کہ آس پاس کوئی خطرہ موجود ہو گا۔ سرچ مشین کو دیکھ کر ایسا لگتا ہے کہ یہ خالی ہے ورنہ وہ لوگ اسے یوں سمندر کے بیچوں بیچ نہیں چھوڑ دیتے۔'' وہ بالآخر بول ہی پڑا۔

''ضروری نہیں کہ چیزیں جیسی نظر آتی ہوں ویسی ہی ہوں۔ اور ہم اس سے پہلے بھی اس طرح کے کئی بڑے خطروں سے گزر چکے ہیں۔ بعض اوقات عام نظر آنے والی چیز ہمارے لیے سب سے بڑا خطرہ بھی ثابت ہو سکتی ہے۔'' وہ کلارک کی طرف گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا۔

''ہیلی کاپٹرز کو ہدایات دو کہ علاقے کا جائزہ لیں اس کے بعد ان ہیلی کاپٹرز کی نگرانی میں آرمی کی بوٹس کو اس طرف روانہ کرو۔ یاد رہے کہ بوٹس خود کار ہتھیاروں سے لیس ہوں۔ ورنہ غیر ممکنہ حملے کی صورت میں ہمیں قیمتی جانوں سے ہاتھ دھونا پڑے گا۔'' وہ سنجیدگی سے کہتا ہوا دوبارہ سے ٹیلی اسکوپ پر جھک گیا تھا۔

جہاز کا عرشہ آرمی جوانوں کے جوتوں کی دھمک سے گونج اُٹھا تھا۔

آرمی کے جوان تیزی سے جہاز کے عرشے کے ساتھ لگی آرمی بوٹس کی طرف بڑھ رہے تھے۔ یہ بارہ بوٹس تھیں جو جدید ہتھیاروں سے لیس تھیں۔ ہر بوٹ میں دس سے بارہ لوگوں کے بیٹھنے کی جگہ موجود تھی۔ بوٹس کو سمندر میں اُتارا جا رہا تھا۔

موسم تیزی سے خراب ہو رہا تھا۔ بارش میں مزید تیزی آ چکی تھی اور ہر طرف اندھیرا اپھیل چکا تھا۔ وقفے وقفے سے بجلی کی کڑک نے ماحول کو مزید دہشت ناک بنا دیا تھا۔

ہیلی کاپٹرز آگے بڑھ چکے تھے اور اب سرچ لائٹس کی روشنی سے اس علاقے کا جائزہ لے رہے تھے جہاں سرچ مشین موجود تھی۔ بظاہر سرچ مشین کے آس پاس کسی بھی قسم کی کوئی حرکت نظر نہیں آ رہی تھی۔

ہیلی کاپٹر چلانے والے ایک وارنٹ آفیسر نے ٹرانس میٹر پر جارج کو اوکے کا پیغام دیا۔ جارج نے بوٹس کو آگے بڑھنے کا اشارہ کیا۔ بوٹس تیزی سے سرچ مشین کی طرف روانہ ہوئی تھیں۔ جہاز کے عرشے پر موجود جارج اور دیگر فوجی افسران کے چہرے پر گہری سنجیدگی طاری تھی۔

کنٹرول روم میں موجود فوجی دستے جو سیٹلائٹ اسکرین کے ذریعے مسلسل سرچ مشین پر نظر رکھے ہوئے تھے اب خاموش اور سنجیدہ چہروں کے ساتھ بوٹس کے وہاں تک پہنچنے کا انتظار کر رہے تھے۔

دس منٹ کا وہ طویل انتظار انہیں گھنٹوں پر محیط لگا تھا۔

آرمی کی بوٹس، سرچ مشین کے قریب پہنچ کر رُک گئی تھیں اور اب وہ آہستہ آہستہ دائرے کی صورت میں اسے گھیر رہے تھے۔ سمندر کی طغیانی ان کی راہ میں رکاوٹ بن رہی تھی۔ ایسا لگتا تھا کہ کسی بھی لمحے ان کی بوٹس الٹ جائیں گی۔

بوٹس پر موجود ہائی پاور لائٹس کا رخ سرچ مشین کی طرف موڑ دیا گیا تھا۔ سرچ مشین کے اندر کوئی بھی حرکت محسوس نہیں ہو رہی تھی۔

''سر! ہم قریب پہنچ چکے ہیں اور آپ کے آرڈرز کا انتظار ہے۔'' کلارک جوان کے ساتھ ہی ایک بوٹ میں موجود تھا ٹرانس میٹر پر مسلسل جارج سے رابطے میں تھا۔

''اگر اندر کوئی حرکت نہیں ہو رہی تو بوٹس کو مزید قریب لے جاؤ۔'' جارج کے پاس اس کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں بچا تھا۔

''مانیٹرنگ ٹیم الرٹ ہو جائے۔'' اس نے ٹرانس میٹر پر جہاز کے اندر موجود مانیٹرنگ ٹیم کو الرٹ رہنے کا اشارہ کیا تھا۔

ہیلی کاپٹرز اب تک فضاء میں سرچ مشین اور بوٹ کے اردگرد چکر کاٹ رہے تھے۔ وہ پوری تیاری کے ساتھ کسی نادیدہ دشمن سے لڑنے کے لیے آئے تھے۔

کلارک اپنی بوٹ کو آگے تک لے گیا۔ اچانک آسمان اتنی زور سے گرجا تھا کہ انہیں لگا بجلی ان پر ہی آ گری ہو۔ وہ سب اچانک نیچے بیٹھ گئے تھے۔

''اپنے ہتھیار سنبھال لو۔'' کلارک ٹرانس میٹر پر چلایا۔

سرچ مشین کے اندر مسلسل خاموشی تھی اور اس کے اردگرد بھی کوئی حرکت محسوس نہیں ہو رہی تھی۔ اس نے سرچ مشین کے قریب پہنچ کر اس کے گرد ایک چکر لگایا تھا اور دوبارہ سے ٹرانس میٹر پر جارج سے رابطہ کرنے لگا۔

''سر! مجھے لگتا ہے سرچ مشین خالی ہے۔ آس پاس بھی کوئی خطرہ نہیں ہے۔ ہمیں کرین کے ذریعے سرچ مشین کو جہاز پر اُتارنا ہوگا۔''

جارج نے اس کی بات سن کر گہرا سانس لیا۔ وہ بھی اتنی قیمتی مشین کو تباہ کر کے ضائع نہیں کرنا چاہتا تھا۔ اگر یہ مشین امریکن آرمی کے ہاتھ لگ جاتی تو یقیناً وہ اس ایجاد سے آگے چل کر بہت فائدہ اُٹھا سکتے تھے۔

''ٹھیک ہے۔ ہم جہاز کو قریب لے کر آ رہے ہیں۔ بوٹس لے کر پیچھے ہٹ جاؤ۔'' جارج نے انہیں آرڈر دے کر ہیلی کاپٹرز کو سرچ مشین کے اوپر فلائی کرنے کے آرڈرز دیئے تھے او جہاز کے عرشے پر دوبارہ سے ہلچل مچ گئی تھی۔

کرین آپریٹرز نے پوزیشن سنبھال لی تھی۔

جہاز پوری رفتار سے سرچ مشین کی طرف بڑھ رہا تھا۔

سرچ مشین کے اردگرد کھڑی آرمی کی بوٹس پیچھے ہٹنا شروع ہو گئی تھیں۔

جہاز کے وہاں پہنچنے تک طوفان مزید تیز ہو گیا تھا۔

کرین کے ہینگر کو سرچ مشین کی طرف اُتارا جا رہا تھا۔ جارج، جہاز کے کنارے پر کھڑا یہ سارا منظر دیکھ رہا تھا۔ سرچ مشین کا اوپری حصہ کالے شیشوں سے بنایا گیا تھا۔ ورنہ وہ اونچائی سے اس کے اندرونی حصے کا جائزہ لے سکتا تھا۔ اب اس کے کھلنے پر ہی انہیں صحیح حالات پتہ چلتے۔

بوٹس پر موجود آرمی جوانوں نے اپنے ہتھیاروں کا رُخ سرچ مشین کی طرف کر رکھا تھا۔ وہ پوری طرح سے الرٹ تھے۔ کسی بھی متوقع مزاحمت کے پیش نظر یہ اقدام ضروری تھے۔

ہیلی کاپٹرز اور بوٹس میں موجود طاقتور سرچ لائٹس نے وہاں دن کا سماں کر دیا تھا مگر سرچ مشین کی خاموشی نے اسے ان کے لیے اب بھی ایک معمہ ہی بنایا ہوا تھا۔

اطراف سے دیکھنے پر انہیں اندر موجود سیٹوں کا اوپری حصہ صرف تین انچ تک نظر آ رہا تھا۔ اس سے نیچے جھک کر کوئی بیٹھا تھا یا نہیں یہ دیکھنا ٹنٹڈ گلاسز نے ناکام بنا دیا تھا۔ اور اوپر سے دیکھنے پر بھی یہی مشکل تھی کہ اس کی چھت ٹنٹڈ تھی۔

کرین کا مقناطیسی حصہ سرچ مشین کے اوپر پہنچ کر رُک گیا۔

''اسے اٹیچ کر کے اوپر کھینچو۔'' جارج نے کچھ دیر رُکنے کے بعد حتمی آرڈرز دیئے تھے۔

کرین آپریٹرز نے او کے کا سگنل ملتے ہی سرچ مشین کو اوپر کی طرف کھینچنا شروع کیا تھا۔ مشین آہستہ آہستہ ہوا میں بلند ہو رہی تھی۔ اب تک اس کے اندر یا آس پاس سے کسی بھی قسم کی مزاحمت سامنے نہیں آئی تھی۔

کرین کی مدد سے سرچ مشین کو جہاز کے عرشے پر اتار لیا گیا تھا۔ وہاں موجود آرمی جوانوں نے اسے

ہتھیاروں کی مدد سے گھیرے میں لے لیا تھا۔ وہ اب بھی کوئی رسک نہیں لینا چاہتے تھے۔

ہیلی کاپٹرز جہاز کے عرشے پر واپس اُتر رہے تھے۔ آرمی بوٹس کو دوبارہ جہاز پر سوار کیا جا رہا تھا۔

بوٹس کے اوپر آتے ہی جہاز کو واپسی کے آرڈرز دیئے گئے تھے۔

جارج وہاں رک کر مزید کوئی رسک نہیں لینا چاہتا تھا۔ موسم تیزی سے خراب ہونا شروع ہوا تھا۔ سمندر میں سائیکلون بننے کے آثار پیدا ہو رہے تھے۔

جارج کو یہ سرچ مشین صحیح سلامت چاہیے تھی۔ یہ ان کے بہت سے سوالوں کا جواب تھی۔ بہر حال اسے خوشی تھی کہ وہ سرچ مشین کو صحیح سلامت سمندر سے جہاز پر لے آنے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ موسم تو ٹھیک ہو ہی جانا تھا۔

''سر یہ کھلے گی کیسے؟'' اس کے ساتھ کھڑے ایک آفیسر نے اس سے سوال کیا تھا۔

''میں نہیں جانتا۔ فی الحال ہم اس پر کسی قسم کا ہتھیار استعمال نہیں کریں گے۔ میں اس مشین کو صحیح سلامت واپس لے کر جانا چاہتا ہوں۔ کوئی اس کے قریب نہ جائے۔ ہیڈ کوارٹر پہنچ کر دیکھتے ہیں۔'' وہ یہ کہہ کر اندر کی طرف بڑھ گیا۔ آرمی کی ایک ٹیم کو مشین کے اردگرد ہتھیاروں کے ساتھ پہرے پر کھڑا کیا گیا تھا۔ طوفانی ہواؤں نے ان کے لیے وہاں کھڑے ہونا مشکل کر دیا تھا مگر وہ اسے اکیلا نہیں چھوڑ سکتے تھے۔

جارج کو اب جہاز کے ساحل پر لگنے کا انتظار تھا۔

○ ❖ ○

Caribbean-Puerto Rico

Army Base

13th December

3:00am

آرمی ہیڈ کوارٹر میں ہر طرف ہلچل مچی تھی۔ باہر نیوز چینلو کا ایک ہجوم کھڑا تھا۔ ہر کوئی اپنے حساب سے خبروں کو مصالحہ لگانے میں مصروف تھا۔ طوفان کی آمد اور برستی بارش بھی ان کی اس سرگرمی کو روک نہیں پائی تھیں۔

نیوز رپورٹرز کو ہیڈ کوارٹر سے کافی دور روک دیا گیا تھا مگر ان کا شور اور کیمرے کی لائٹس ہر آنے جانے والے کو معاملے کی اہم نوعیت کا پتہ دیتی تھیں۔

جہاز ساحل پر لگتے ہی کرین کی مدد سے سرچ مشین کو ایک بڑے ٹرک میں لوڈ کیا گیا تھا جو چاروں طرف سے کھلا تھا۔ آرمی کی پوری کوشش تھی کہ معاملے کی تحقیقات سے پہلے سرچ مشین کی تصاویر اور فوٹیج خبر رساں اداروں تک نہ پہنچیں۔ اس لیے ساحلی حدود کو آمد و رفت کے لیے بند کر دیا گیا تھا اور وہاں فوج کا پہرہ تھا۔

سرچ مشین کو رپورٹرز کے کیمرہ رینج سے بچا کر ہیڈ کوارٹر تک پہنچانے کے لیے دوسرے راستے سے روانہ کیا گیا تھا اور اس ٹرک کے آگے پیچھے بھی آرمی جیپس کا پہرہ تھا۔

پرائم منسٹر اور دیگر افسران کو سرچ مشین کے بارے میں مطلع کر دیا گیا تھا۔ انہیں سرچ مشین کے ہیڈ کوارٹر پہنچنے کا انتظار تھا۔

جارج اور اس کی ٹیم جہاز کے ساحل پر لگتے ہی ہیڈ کوارٹر کی طرف روانہ ہو گئی تھی۔ وہ جانتے تھے کہ سرچ مشین کو ہیڈ کوارٹر پہنچنے میں وقت لگے گا۔

جب تک وہ لوگ مزید حفاظتی اقدامات کر لینا چاہتے تھے۔ ابھی تک کوئی بھی سرچ مشین کے قریب نہیں گیا تھا۔ اتنے عرصے بعد اس کا یوں طوفان کے ساتھ نمودار ہونا اسے پُراسرار بنا رہا تھا۔ خبر رساں ادارے اس لمبے انتظار اور طوفان سے پریشان آ کر آرمی ہیڈ کوارٹر کی رینج سے تھوڑا دور ٹینٹ لگائے ڈیرہ جما چکے تھے۔

جارج نے واپس آتے ہی پرائم منسٹر صاحب کو ٹھنڈا کیا تھا۔

''مزید کتنا ٹائم لگے گا ان کو یہاں پہنچنے میں؟'' پرائم منسٹر صاحب کے چہرے سے اندازہ ہوتا تھا کہ وہ سخت پریشان ہیں۔ انہوں نے اپنے پی اے کو کسی بھی قسم کی کال اٹینڈ کرنے سے منع کر رکھا تھا۔

''آدھے گھنٹے تک وہ اسے لے کر ہیڈ کوارٹر پہنچ جائیں گے۔ اسے پریکٹس ہال میں لایا جائے گا۔ اس کے بعد ہی ہم اصل بات کی تہہ تک پہنچ سکتے ہیں۔ ناسا کی ٹیم کب تک پہنچ رہی ہے؟'' جارج نے سوال کیا تھا۔

''انہیں ابھی مزید دو تین گھنٹے لگیں گے۔'' ڈیفنس منسٹر بولا۔

''ٹھیک ہے۔ میرے خیال سے ہم سب پریکٹس ہال کی طرف چلتے ہیں۔ مشین کے وہاں پہنچتے ہی ہم آگے کا لائحہ عمل طے کریں گے۔ کلارک تم آئی ٹی ایکسپرٹس اور ٹیکنیشن ٹیم کو لے کر ہال میں پہنچو۔'' جارج یہ کہہ کر کمرے سے باہر نکل گیا تھا اور باقی سب بھی اس کے پیچھے میٹنگ روم سے باہر نکلنے لگے۔

یہ ایک عظیم الشان پریکٹس روم تھا۔ یہاں عام طور پر آرمی اور نیوی کے جوانوں کو کسرت اور شوٹنگ کی تعلیم دی جاتی تھی۔ پریکٹس ہال کے چاروں طرف اسٹیڈیم کی طرح کرسیاں لگی تھیں۔ آرمی اور نیوی کے جوانوں کے درمیان کوئی والی بال میچ ہوتا تو وہ یہیں کھیلا جاتا تھا۔

پریکٹس ہال کے دروازے پر آہنی گرلز لگی تھیں۔ جن پر آہنی شٹرز گرے تھے۔ یہ شٹر کھلتے ہی بڑی بڑی گاڑیاں اور ٹرکس اندر آ سکتے تھے۔ یہیں سے غذا اور ہتھیار پہنچانے والے ٹرکس اندر داخل ہوتے تھے۔ اسی لیے جارج نے پریکٹس ہال کا انتخاب کیا تھا تاکہ سرچ مشین بغیر کسی پریشانی کے ہیڈ کوارٹر کے اندر داخل ہو سکے۔ وہ سب وہاں پہنچ کر ٹرک کا انتظار کرنے لگے۔ تقریباً پندرہ سے بیس منٹ کے بعد پریکٹس ہال کا شٹر کھلنا شروع ہوا تھا۔ ان کے چہروں پر بے چینی صاف دیکھی جا سکتی تھی۔ شٹر کھلتے ہی آرمی جوانوں کی ایک بڑی تعداد ہال کے اندر داخل ہوئی تھی۔ وہ سب ہتھیاروں سے لیس تھے۔ یہ اپنی نگرانی میں اس مشین کو یہاں تک لے کر آئے تھے۔

ٹرک کے اندر داخل ہوتے ہی گیراج کا شٹر گرا دیا گیا تھا۔ شٹر گرتے ہی ہال میں مزید آرمی جوان داخل ہوئے تھے اور انہوں نے شائقین کے لیے بنی سیٹوں پر پوزیشنز سنبھال لی تھیں۔ وہ ٹرک جس پر سرچ مشین کو لایا گیا تھا ہال کے وسط میں پہنچ کر رُک گیا۔

''کیا تمہیں ڈرائیو کے دوران کوئی حرکت محسوس ہوئی؟'' جارج نے ٹرک چلانے والے فوجی سے پوچھا۔

''نو سر!'' جواب میں ڈرائیور نے نفی میں سر ہلایا تھا۔

جارج نے ایک گہری نظر سرچ مشین پر ڈالی۔ پرائم منسٹر اور دیگر افسران کو پیچھے رہنے کی ہدایت کی گئی تھی۔ یہ

ان کی حفاظت کے لیے ضروری تھا لہٰذا وہ آرمی کے پہرے میں ہی شائقین کے لیے بنائی گئی سیٹوں پر کھڑے سرچ مشین کا جائزہ لے رہے تھے۔

جارج، کلارک اور ان کے ساتھ موجود آرمی آفیسرز سرچ مشین کا بیرونی جائزہ لینے میں مصروف تھے۔

''اسے کھولنے کی کوشش کرو مگر احتیاط سے۔ مجھے اس کے اندر کچھ نظر نہیں آ رہا۔'' جارج مسلسل سرچ مشین کا بیرونی جائزہ لینے میں مصروف تھا۔

''سر ڈاکٹر ایون جیرالڈ اسے اپنے لیپ ٹاپ میں موجود کسی سسٹم سے کھولتے تھے۔ مجھے نہیں لگتا کہ ہمیں اس پر زور آزمائی کرنی چاہیے۔ اس طرح یہ تباہ بھی ہو سکتی ہے۔'' آئی ٹی ایکسپرٹ ہیری چلتا ہوا اس کے ساتھ آ کھڑا ہوا تھا۔

''لیکن کوئی طریقہ تو ہوگا اس کو کھولنے کا؟'' پرائم منسٹر صاحب بولے۔

''ہم اپنی طرف سے کوشش کر کے دیکھ لیتے ہیں۔'' ہیری کی ٹیم ٹرک کے اوپر چڑھ گئی تھی۔ انہوں نے پہلے ڈی ٹیکٹر سے اس کے گرد کسی حفاظتی ریز کے نہ ہونے کا یقین کیا تھا اور آہستگی سے اسے چھو کر دیکھنے میں کامیاب ہو گئے تھے۔

سرچ مشین کا چاروں طرف سے جائزہ لینے اور اسے کھولنے کی ہر ممکن کوشش کرنے کے بعد وہ سب مایوسی سے نیچے اُتر آئے تھے۔ اس کارروائی میں بیس منٹ لگ گئے تھے۔

''یہ ایک مشکل اور حیرت انگیز ایجاد ہے۔ مجھے نہیں لگتا کہ ہم کبھی اس کا سکیورٹی سسٹم ڈی کوڈ کر پائیں گے۔ اسے کسی طرح نیول ہیڈ کوارٹر بھجوا دیں۔ وہاں کی لیب بہترین ریسرچرز اور جدید ٹیکنالوجی سے آراستہ ہے۔ وہ لوگ اسے کھولنے میں ضرور کامیاب ہوں گے۔'' آئی ٹی ایکسپرٹ ہار مان چکا تھا۔

''اوہ! تم ٹھیک کہہ رہے ہو لیکن یہاں سے نیول ہیڈ کوارٹر تک دو گھنٹے کا سفر ہے۔ اور ایسے میں اس مشین کو رپورٹرز کی نظروں سے بچانا ناممکن ہوگا۔'' جارج بولا۔

''سر! ہم ان ریسرچرز کو یہاں بلوا لیتے ہیں۔'' کلارک بولا تھا۔

''ریسرچرز سے زیادہ اہم وہاں کی جدید لیب ہے، ٹیکنالوجی ہے۔'' ہیری نے اپنی بات پر زور دیا۔

''اس سب میں بہت وقت ضائع ہوگا اس پر فائر کر کے اسے کھولنے کی کوشش کرو۔'' اچانک پرائم منسٹر صاحب بولے۔

''یہ ایک اہم ایجاد ہے۔ اسے ضائع کرنا ٹھیک نہیں۔'' جارج اپنے غصے کو دباتے ہوئے دھیمے لہجے میں بولا۔ اسے پرائم منسٹر صاحب سے ایسی بات کی امید نہیں تھی۔

اچانک سرچ مشین کے اندر وائبریشن شروع ہوئی تھی۔ وہ سارے تیزی سے پیچھے ہٹنا شروع ہو گئے تھے۔ ہال میں موجود آرمی جوانوں نے الرٹ ہو کر اپنے ہتھیاروں کا رُخ سرچ مشین کی طرف کر دیا تھا۔ ان سب کے لیے یہ غیر متوقع تھا کیونکہ وہ اسے اب تک خالی سمجھ رہے تھے۔ لیکن اندر کسی انجانی طاقت کی موجودگی ان سب کے لیے خطرناک ثابت ہو سکتی تھی، جارج نے تیزی سے پیچھے مڑ کر پرائم منسٹر اور دیگر افسران کو ہال سے باہر نکلنے کا کہا تھا۔

ریاست کے وزیراعظم کی حفاظت کی ذمہ داری آرمی پر ہی عائد ہوتی تھی۔ کسی بھی ممکنہ خطرے سے نمٹنے کے لیے یہ اقدامات کرنے ضروری تھے۔

پرائم منسٹر صاحب اشارہ ملتے ہی دیگر افسران کے ساتھ تیزی سے ہال سے باہر نکلنے لگے مگر اچانک ہی کلک کی زوردار آواز نے انہیں رُکنے پر مجبور کر دیا تھا۔ سرچ مشین کا اوپری بیضوی حصہ آہستہ آہستہ کھل رہا تھا۔ اس کا ٹنلڈ کور اوپر کی طرف اُٹھ رہا تھا۔

ان سب کے بڑھتے قدم تھمے تھے اور وہ خطرے کو بھول کر حیرت سے اس مشین کو کھلتے دیکھ رہے تھے۔ سرچ مشین کا کور اوپر سے ہٹ چکا تھا لیکن اندر خالی سیٹوں کے علاوہ کچھ نظر نہیں آ رہا تھا۔

''اندر جو کوئی بھی ہے ہاتھ اوپر کر لے۔ آرمی نے تمہیں چاروں طرف سے گھیرا ہوا ہے۔'' جارج چلایا۔ مگر وہاں کوئی حرکت نہیں ہوئی تھی۔

''سر! ہو سکتا ہے کہ اس کے اندر جو بھی موجود ہو وہ نیچے کی طرف بیٹھ گیا ہو۔'' کلارک سرگوشی میں بولا۔ جارج نے دو منٹ انتظار کیا تھا۔

''تمام لوگ الرٹ ہو جائیں۔'' اس نے چلا کر کہا۔

جارج نے سب کو اشارہ کیا تھا اور اب وہ اپنے ہتھیاروں کے ساتھ محتاط طریقے سے آگے بڑھ رہے تھے۔ سرچ مشین میں اب تک کسی بھی قسم کی حرکت محسوس نہیں ہوئی تھی۔

''سر! کیا ہمیں ٹرک کے اوپر چڑھنا چاہیے؟'' کلارک نے جارج کے حکم کا انتظار کرنے کے بعد پوچھا تھا۔

''ہم دو منٹ اسی طرح مزید کسی حرکت کا انتظار کریں گے اور اس کے بعد ہمارے پاس اوپر چڑھ کر اس کے اندر جھانکنے کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں بچے گا۔'' جارج نے اسے آہستگی سے اپنے لائحہ عمل سے آگاہ کیا تھا۔

کلارک نے اشارے سے اپنے ساتھیوں کو آگے کا لائحہ عمل بتایا تھا۔ وہ سب اوکے کا اشارہ دے کر ٹرک کے قریب پہنچ کر رُک گئے تھے۔ جارج نے اکیلے ہی ٹرک پر چڑھنے کا اشارہ دیا تھا۔ حکومتی افسران سانس روکے آرمی کی کارروائی دیکھ رہے تھے۔

وہ آہستگی سے اوپر چڑھا تھا۔ اس نے اوپر چڑھنے کے بعد کچھ دیر رُک کر انتظار کیا مگر دوسری طرف خاموشی تھی۔ چند سیکنڈ کے انتظار کے بعد اس کے لیے مزید رکنا محال تھا۔ اگر کوئی خطرہ تھا تو اس کا سامنے آ جانا ہی بہتر تھا۔ اس نے محتاط طریقے سے ایک آنکھ سنائپر پر لگائی اور سرچ مشین کے اندر جھانکا تھا۔

اسنائپر اسکوپ سے نظر آتا اندر کا منظر اسے سن کر گیا تھا۔ وہ آنکھوں کے آگے سے اسنائپر ہٹا کر سیدھا کھڑا ہو گیا۔ باقی سب جو اس کے چہرے کے زاویوں سے حالات کا اندازہ لگانے کی کوشش کر رہے تھے اچانک ہی الرٹ ہو گئے تھے۔

''سر! آپ ٹھیک ہیں؟'' بالآخر کلارک نے آواز دے کر پوچھا تھا اور جارج کو ہوش آیا تھا۔

''مائی گاڈ! جلدی آؤ ان کو باہر نکالو۔'' وہ چلایا تھا اور وہ سارے تیزی سے ٹرک کے اوپر چڑھنا شروع ہو گئے تھے۔

پرائم منسٹر اور دیگر افسران بھی یہ بات سنتے ہی تیزی سے ہال کے وسط میں آ کھڑے ہوئے تھے۔
کلارک اور اس کے ساتھی اندر کا منظر دیکھ کر سکتے میں آ گئے تھے۔ ایون اور اس کی ٹیم بے ہوشی کی حالت میں سرچ مشین کے فلور پر گری ہوئی تھی۔ ان میں سے شاید کچھ لوگ زخمی تھے پر اندر پھیلے خون کی وجہ کا اندازہ لگانا مشکل تھا کہ ان میں سے زخمی کون ہے کیونکہ وہ سب ہی خون میں لت پت تھے۔
ایون جیرالڈ کا ایک ہاتھ کنٹرول پینل کے سرخ بٹن پر تھا۔ شاید اسی نے یہ بٹن دبا کر مشین کو کھولا تھا۔ مگر وہ بھی اب ہوش میں نہیں تھا۔
''کنٹرول روم الرٹ، ایمبولینس کو اندر بھیجو۔'' کلارک نے ٹرانس میٹر پر کنٹرول روم کو آرمی ایمبولینسز اندر بھیجنے کی تاکید کی تھی۔
کلارک اب اپنے ساتھیوں کی مدد سے ایک ایک کر کے ان سب کو سرچ مشین سے باہر نکال کر ٹرک کے اوپری حصے پر لٹا رہے تھے۔
''یہ زخمی ہے اور یہ اور یہ بھی زخمی ہے۔'' اس نے تین زخمیوں کی طرف اشارہ کیا تھا۔ ''باقی سب بے ہوشی کی حالت میں ہیں۔'' وہ جلدی جلدی ان سب کی نبض دیکھنے کے بعد کھڑے ہو کر ان کی حالت سے سب کو آگاہ کرنے لگا۔
''میرے لیے اس بات پر یقین کرنا مشکل ہے۔'' پرائم منسٹر صاحب کو اب تک یقین نہیں آیا تھا۔
جارج پرائم منسٹر صاحب کی طرف مڑا۔
''میرے لیے بھی، تین ماہ تک بغیر کھائے پیئے یہ زندہ کیسے ہیں؟ سب سے پہلے تو ہمیں انہیں ہوش میں لانا ہے۔ اور اگر ہوش میں آنے کے بعد یہ ہمارے ساتھ تعاون کرتے ہیں تو مجھے نہیں لگتا کہ ہمیں ان سے زیادہ اہم معلومات شاید ہی کوئی دے سکے گا۔'' جارج سنجیدگی سے بولا۔
''سر! یہاں ایک عورت اور بچہ بھی ہے جو ان لوگوں کی روانگی کے وقت سرچ مشین میں موجود نہیں تھے۔'' اچانک کلارک چلایا جو سرچ مشین کے اندر اُتر کر وہاں کا جائزہ لے رہا تھا۔
جارج بھاگتا ہوا ٹرک پر چڑھا تھا اور سرچ مشین کے اندر داخل ہو گیا تھا۔
اس عورت اور بچے کو پیچھے موجود سیٹوں پر احتیاط سے لٹایا گیا تھا۔ وہ بھی بے ہوش تھے۔
''یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ یہ ہماری نگرانی میں سمندر میں اُترے تھے۔'' وہ حیرانی سے ان دونوں کے چہرے دیکھ رہا تھا۔
''سر! ممکن ہے کہ انہوں نے سمندر کے بیچ میں سے انہیں ساتھ لیا ہو۔'' کلارک کا ذہن اس حد تک ہی چل سکتا تھا۔
''مجھے نہیں لگتا، کوئی عقلمند انسان کبھی بھی کسی بچے کو برمودا کے اس خطرناک سفر پر نہیں لے جا سکتا۔ یہ کوئی اور معاملہ ہے۔ انہیں فوراً علاج کے لیے بھجواؤ۔ ڈاکٹرز سے کہو کہ جتنی جلدی ممکن ہو ان سب کو ہوش میں لائیں۔ ہمیں ان سے بہت کچھ جاننا ہے۔ اس ہال میں موجود تمام لوگ میری بات کان کھول کر سن لیں۔ یہاں آپ نے جو کچھ بھی

دیکھا یا سنا، آپ وہ سب بھول چکے ہیں۔ یہاں سے کوئی بات باہر نہیں جانی چاہیے۔"

وہ بلند آواز میں بولا۔ سب نے اثبات میں سر ہلا دیا تھا۔

"کلارک! اس سرچ مشین سے ملنے والا تمام سامان، ان کے موبائل فونز، سوئمنگ کٹس اور ہتھیار وغیرہ پوری احتیاط کے ساتھ اپنی نگرانی میں مانیٹرنگ روم میں پہنچاؤ۔ میں تم سے وہیں ملتا ہوں۔" وہ یہ کہہ کر ہال سے باہر نکل گیا تھا۔ اسے جلد از جلد آرمی ہاسپٹل پہنچنا تھا۔

معاملات اس کی سوچ سے زیادہ نازک تھے۔ زخمیوں کے علاج کے علاوہ ہوش میں آنے والوں سے بھی اسے بہت کچھ پوچھنا تھا۔

پرائم منسٹر صاحب اور ان کی ٹیم نے پوری معلومات حاصل ہونے تک آرمی بیس میں ہی رُکنے کا فیصلہ کیا تھا۔ انہیں خوشی تھی کہ وہ کسی بڑے خطرے سے بچ گئے تھے۔ یہ جانے بغیر کہ آنے والے کچھ دن ان کی زندگیوں پر بھاری پڑنے والے تھے۔

O......❖......O

Caribbean Army Hospital

Puerto Rico

13th December

7:00 am

اہارون کے دماغ میں تیز سیٹیاں بج رہی تھیں۔ اس نے آہستہ آہستہ آنکھیں کھولنے کی کوشش کی لیکن تیز روشنی کے باعث اسے مشکل ہوئی تھی۔ حواس واپس آتے ہی اسے سردی کا احساس ہوا۔ اس نے سر جھٹک کر دوبارہ سے آنکھیں کھولنے کی کوشش کی تھی اور اس بار وہ کامیاب ہو گیا تھا۔ وہ کسی اسپتال کے کمرے میں موجود تھا۔ کمرہ خالی تھا۔ وہ اُٹھ کر بیٹھ گیا۔ اسے اپنے جسم میں کسی بھی قسم کے درد کا احساس نہیں ہوا تھا۔ اس کا مطلب وہ زخمی نہیں تھا۔

اس نے اپنی انگلیوں سے کنپٹیوں کو رگڑا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے دماغ پر بوجھ ہو۔ اور تب اس کے لاشعور میں موجود وہ منظر اس کی آنکھوں کے سامنے آ گیا تھا۔ وہ سب لیگلائن میں تھے اور ایون کے بٹن دبانے کے بعد لیگلائن نے تیزی سے اوپری سطح کی طرف سفر کرنا شروع کیا تھا۔

انہیں اچانک ہی اپنے دماغ پر دباؤ محسوس ہوا تھا اور وہ سطح سمندر تک پہنچنے سے پہلے ہی ایک ایک کر کے گرتے گئے تھے۔ شاید یہ لیگلائن کی رفتار تھی جس نے ان کے حواس معطل کر دیئے تھے۔ اور اب اس کی آنکھیں اسپتال میں کھلی تھیں۔ اسے اچانک ہی وارم ہول میں گزارا گیا وہ لمحہ یاد آیا جب ان شیپ شفٹرز کے ہاتھوں اس کے جسم میں ہزاروں سوراخ ہونے والے تھے۔ وہ تیزی سے بیڈ سے اُتر کر باہر کی طرف بڑھا۔ کہیں ایسا تو نہیں تھا کہ وہ باہر نکلنے سے پہلے ہی پکڑے گئے تھے۔ مگر سامنے سے آتی ڈاکٹرز کی ٹیم نے اس کے قدم وہیں جما دیئے تھے۔ دیکھنے میں تو وہ انسان لگتے تھے۔ بلکہ وہ انسان ہی تھے۔ تو کیا وہ واپس آ چکے تھے؟ اسے عجیب سی خوشی محسوس ہوئی تھی۔

ڈاکٹرز اسے اپنے پیروں پر کھڑا دیکھ کر حیران ہوئے تھے اور ان میں سے ایک ڈاکٹر نے اسے آگے بڑھ کر کمرے میں چلنے کا اشارہ کیا تھا۔ وہ خاموشی سے اندر داخل ہو گیا۔

''کیسا محسوس کر رہے ہیں آپ؟'' ایک ڈاکٹر نے بیڈ کے قریب آ کر اس سے پوچھا تھا۔

''میں بالکل ٹھیک ہوں، کیا میں اپنے باقی ساتھیوں کی خیریت جان سکتا ہوں؟'' ہمیشہ کی طرح اسے باقی سب کی فکر ہوئی تھی۔

''آپ کے تین ساتھی زخمی تھے وہ انتہائی نگہداشت میں ہیں۔ باقی سب آہستہ آہستہ آپ کی طرح ہوش میں آ رہے ہیں اور دو لوگ کوما میں ہیں۔''

''کوما میں؟ اور میرے ان ساتھیوں کی حالت کیسی ہے جو زخمی تھے؟'' اسے اچانک ڈینیل، ایون اور سائمن کا خیال آیا تھا۔ وہ بری طرح پریشان ہوا تھا۔

''ہماری میڈیکل ٹیم پوری کوشش کر رہی ہے۔ آپ کو فکر کرنے کی ضرورت نہیں۔ اپنے آپ کو مطمئن رکھیں۔'' ڈاکٹر نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے تسلی دی۔ انہیں جارج کی طرف سے خصوصی ہدایات کی گئی تھیں کہ ہوش میں آنے والے کسی بھی قسم کے ذہنی دباؤ کا شکار نہ ہوں اور جلد از جلد ان کے سوالات کے جوابات دینے کے قابل ہو سکیں۔ اسی لیے انہیں ان کے ساتھیوں کے بارے میں صاف صاف بتایا جا رہا تھا تاکہ وہ ان کی حالت کے بارے اچھی طرح جانتے ہوں اور سوال جواب کے وقت آرمی کا وقت ضائع نہ کریں۔

کمرے کا دروازہ دوبارہ کھلا تھا اور دو آرمی آفیسرز اندر داخل ہوئے تھے۔

''آپ کو ہوش آ گیا مسٹر اہارون! کیسا محسوس کر رہے ہیں آپ؟'' یہ چیف آرمی اسٹاف جارج تھا جو اس کی طرف بڑھا تھا۔ اہارون نے اسے لیگلائن میں سوار ہوتے وقت دیکھا تھا۔

''ہیلو! میرا نام جارج ہے اور میں یو ایس آرمی کا چیف ہوں۔'' جارج نے اسے خاموش بیٹھے دیکھ کر ہاتھ آگے بڑھاتے ہوئے اپنا تعارف کرایا تھا۔

چونکہ ان لوگوں سے ملنے والی معلومات انتہائی اہم اور خفیہ ہو سکتی تھیں لہٰذا اس نے تفتیش کے لیے خود ہی سب سے بات کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔

کلارک کے علاوہ کسی کو بھی اس کے ساتھ اس تفتیش میں شامل ہونے کی اجازت نہیں تھی۔ وہ جانتا تھا کہ یہ لوگ مضبوط اعصاب کے مالک تھے۔ ورنہ کوئی بھی برمودا میں آنکھ بند کر کے داخل ہونے کی جرأت نہیں کر سکتا تھا۔ ان سے معلومات نکلوانا عام تفتیشی آفیسرز کا کام نہیں تھا اور شاید وہ ہر کسی کے سامنے کھلتے بھی نہیں۔

''میرا نام اہارون عبداللہ ہے اور میں آرکیولوجسٹ ہوں۔'' اہارون نے ہاتھ آگے بڑھاتے ہوئے اپنا تعارف کرایا تھا۔

''کیا آپ اس قابل ہیں کہ ہم بات کر سکیں؟'' وہ سیدھا مدعے پر آیا تھا اور اہارون نے خاموشی سے سر ہلا دیا تھا۔

اس نے سر کے اشارے سے ڈاکٹرز کو وہاں سے جانے کا اشارہ دیا تھا اور وہ خاموشی سے باہر نکل گئے

تھے۔

اہارون نے ایک نظر کلارک پر ڈالی تھی۔ جارج اس کا اشارہ سمجھ کر کلارک کی طرف مڑا تھا اور کلارک خاموشی سے سر کو جنبش دے کر باہر نکل گیا تھا۔

''میں کچھ بھی بتانے سے پہلے اپنے ساتھیوں کی خیریت معلوم کرنا چاہوں گا۔'' گو کہ ڈاکٹروں نے اسے تفصیلی طور پر سب کے بارے میں بتا دیا تھا۔ مگر وہ کوما میں جانے والوں کا سن کر پریشان تھا۔ وہ کسی آفیشل کے منہ سے یہ بات سننا چاہتا تھا۔

''آپ لوگوں کے تین ساتھی زخمی تھے وہ آئی سی یو میں ہیں اور باقی سب کو آہستہ آہستہ ہوش آ رہا ہے مگر یہاں سے روانگی کے وقت آپ لوگوں کے ساتھ وہ بچہ اور عورت موجود نہیں تھے جو ہمیں سرچ مشین سے ملے۔ بچہ اور وہ خاتون کوما میں ہیں۔'' وہ اتنا کہہ کر کمرے میں موجود کرسی پر جا بیٹھا تھا۔

اہارون کو یہ سن کر شاک لگا تھا مگر اس نے جلد ہی خود پر قابو پا لیا تھا۔ اب جبکہ سب بے ہوش اور زخمی تھے تو اسے جو بولنا تھا سوچ سمجھ کر بولنا تھا۔ کم از کم ایون کے ٹھیک ہونے تک۔

''جی...... کیا پوچھنا چاہتے ہیں آپ؟'' وہ اپنے ذہن کو تیار کرنے لگا۔ اسے ہر بات کا جواب بہت احتیاط سے دینا تھا۔

''سب سے پہلے تو میں یہ جاننا چاہوں گا کہ آپ لوگ تین مہینے تک برمودا کے اندر کیسے زندہ رہے؟'' پہلا سوال آیا تھا جو اہارون کے اوپر بم کی طرح گرا تھا۔ وہ تیزی سے بیڈ سے اُٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''تین مہینے؟ یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ؟'' اسے اتنے سینئر افسر سے ایسے مذاق کی امید نہیں تھی۔

جارج تھوڑی دیر تک اسے غور سے دیکھتا رہا اور پھر اُٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''ہم...... اس کا مطلب ہے کہ اندر جاتے ہی آپ کو وقت کا اندازہ نہیں رہا۔ جب کہ آپ لوگوں کے جانے کے بعد ایک مہینے تک ہم نے مسلسل پورٹو ریکو میں سرچنگ کی تھی اور ناکام ہونے پر آپ سب کی موت کا اعلان کر دیا تھا۔'' یہ دوسرا دھماکا تھا جو اہارون پر کیا گیا تھا۔

''واٹ؟'' وہ اتنا ہی بول سکا۔

''آپ لوگ جہاں گئے تھے وہ کوئی عام جگہ نہیں تھی۔ وہاں کی پُراسراریت سے پوری دنیا اچھی طرح سے واقف ہے۔ ہمیں ماضی میں وہاں سے ایسے جہاز بھی واپس ملے ہیں جو آج سے کئی سال پہلے برمودا میں گم ہو گئے تھے۔ مگر آپ کی سرچ مشین اور ان جہازوں میں بہت بڑا فرق یہ ہے کہ آپ سب زندہ واپس آئے ہیں۔ میری اس بات سے آپ کو اندازہ ہو گیا ہو گا کہ آپ سے ملنے والی معلومات ہمارے لیے کتنی اہم ہیں۔'' وہ اہارون کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا تھا۔

''ہم نے وہاں بمشکل تین گھنٹے گزارے ہوں گے۔ اور اب یہاں آ کر مجھے پتہ چل رہا ہے کہ ہمیں یہاں سے گئے تین مہینے ہو چکے ہیں۔ وہاں وقت ہمیں مختلف دھوکے دیتا رہا۔ ہم نے وہاں ایسی کئی چیزیں دیکھیں جن کی ہم اس دنیا میں خواہش کرتے ہیں اور وہ ہمیں نہیں مل پاتیں۔ ہم نے وہاں ایسے جہاز بھی دیکھے جو اب سے کئی سال پہلے

ڈوب چکے تھے۔ اور ہمیں وہاں وہ لوگ بھی ملے تھے جو حالیہ ڈوبنے والے جہاز میں سوار تھے مگر ہمارے لیے سب کو صحیح سلامت واپس لے کر آنا ممکن نہیں تھا۔'' اس نے صاف صاف بات کرنے کا فیصلہ کیا۔ وہ جتنا جلدی ہو اس تفتیش سے جان چھڑا کر یہاں سے نکلنا چاہتا تھا۔ اسے سارہ کی شدید فکر لاحق ہوئی تھی۔ نہ جانے اس کی موت کا سن کر اس پر کیا بیتی ہوگی۔

''اور اس کے پیچھے کیا وجوہات تھیں؟'' وہ غور سے اہارون کو دیکھتے ہوئے بولا۔

''وہ شیپ شفٹرز ہیں۔ شیطان کا ہیڈ کوارٹر۔'' اہارون کے کانوں میں ایون کے جملے گونجے۔ وہ یہ بات اسے کیسے سمجھاتا۔

اہارون نے گہرا سانس لے کر اپنا ماتھا رگڑا۔

''اس سے زیادہ مجھے کچھ یاد نہیں۔'' اہارون کی اس بات پر جارج نے گہرا سانس لیا تھا۔

گو کہ اہارون نے اسے اپنی طرف سے پوری بات بتائی تھی۔ مگر اس کے لیے تو یہ ایک معمہ ہی تھی۔ اسے کیا پتہ وقت کا دھوکا کیا تھا۔ انہوں نے کون سی چیزیں دیکھیں اور وہ لوگوں کو کیوں نہیں بچا پائے۔

''تم لوگوں کو زخمی کس نے کیا؟ کیا وہاں کسی نے تم لوگوں پر حملہ کیا تھا۔ تمہارے زخمی ساتھیوں کے جسموں پر ایسے کیمیائی ذرات ملے ہیں جن کا نام اس دنیا کے دوری جدول (پِریوڈک ٹیبل) میں شامل نہیں ہے۔'' اس سوال کا جواب جاننا اس کے لیے اہم تھا۔

''میں نہیں جانتا۔ ہمیں یہ زخمی حالت میں ملے تھے۔'' اہارون کو سمجھ نہیں آیا کہ وہ کیا بولے۔

''کیا تم سب اندر الگ الگ سفر کر رہے تھے؟'' وہ جانتا تھا کہ اہارون سے معلومات نکلوانا اتنا آسان نہیں ہو گا۔

''ہم سب سرچ مشین سے نکلتے ہی سمندر کے الگ الگ حصوں کی تلاشی لے رہے تھے۔ ہمیں یہ زخمی حالت میں ملے تھے اور ہم انہیں واپس ایگلائن تک لے کر آئے تھے۔ اس کے بعد ہی ہم نے واپسی کا سفر شروع کیا تھا۔ کیا اب میں یہاں سے جا سکتا ہوں؟'' اس نے بے چینی سے پوچھا۔

''ٹھیک ہے، آپ کے لیے کھانا یہیں بھجوایا جا رہا ہے۔ ہم باقی سب سے بھی تفتیش کر لیں اس کے بعد آپ کو جانے کی اجازت ملے گی۔ باہر موسم بہت خراب ہے۔ فی الحال آپ کو یہیں رُکنا پڑے گا۔'' وہ پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈال کر کھڑا ہو گیا تھا۔

''میں اپنی بیوی سے بات کرنا چاہتا ہوں۔ وہ میری موت کی خبر سن کر دُکھی ہوگی۔'' اہارون، سارہ سے بات کرنے کے لیے اتنا لمبا انتظار نہیں کر سکتا تھا۔

''ٹھیک ہے، آپ کھانا کھا لیں۔ اس کے بعد اسپتال کے ریسیپشن سے آپ کی بات کروا دی جائے گی۔'' وہ یہ کہہ کر کمرے سے باہر نکل آیا تھا۔ ابھی اسے ایک ایک کر کے سب سے تفتیش کرنی تھی اور اس تفتیش کے بعد ہی اسے ان سب سے ملنے والی معلومات کو جوڑ کر حتمی نتیجے تک پہنچنا تھا۔

Caribbean Army Hospital
Puerto Rico
13th December
8:00 am

مائیکل کے قدم تیزی سے اسپیشل وارڈ کی طرف بڑھ رہے تھے۔ وہ صبح سات بجے ہی پورٹو ریکو پہنچا تھا۔ آرمی بیس پہنچتے ہی اسے ان سب کے زندہ بچنے اور آرمی ہاسپٹل میں داخل ہونے کی خبر ملی تھی۔ وہ بغیر رُکے اسپتال کی طرف روانہ ہوا تھا۔ موسم خراب سے خراب تر ہوتا جا رہا تھا۔

وہ مسلسل سیٹلائٹ ٹیم سے رابطے میں تھا جن کے مطابق اب بھی موسم کی خرابی اور تبدیلی کے امکانات نہیں تھے۔ تو پھر یہ سب کیا ہو رہا تھا؟

کیا سیٹلائٹ میں کوئی خراب ہوگئی تھی۔

اسپیشل وارڈ میں داخل ہوتے ہی اس نے ریسپشن سے روبینہ کا کمرہ نمبر معلوم کیا تھا اور تیزی سے اس طرف بڑھ گیا۔

اس نے کمرے کے دروازے پر لگے چھوٹے سے شیشے سے اندر جھانکا۔ اندر ڈاکٹرز کی ٹیم موجود تھی جو روبینہ پر جھکی ہوئی تھی۔ روبینہ کے جسم میں ہوتی حرکت اس بات کا ثبوت تھی کہ وہ کسی بھی لمحے ہوش میں آنے والی ہے۔ وہ باہر کھڑا ہو کر ڈاکٹرز کے نکلنے کا انتظار کرنے لگا۔ اچانک کسی نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا۔ وہ پلٹا تو اس کے سامنے جارج اور کلارک موجود تھے۔

''ہیلو مسٹر مائیکل! کیسے ہیں آپ؟'' جارج بولا۔

''میں ٹھیک ہوں۔ روبینہ کو کب تک ہوش آ جائے گا؟'' اس نے دوبارہ اندر جھانکا۔

''یہ تو ہمیں نہیں معلوم مگر آپ یہ بتائیں کہ محکمۂ موسمیات کی کارکردگی دن بہ دن اتنی خراب تر کیوں ہوتی جا رہی ہے؟ یہ طوفان اور بارش؟ اس کا ذکر تو آپ کی رپورٹ میں کہیں نہیں تھا۔ آپ کو اپنی ٹیم کی کارکردگی پر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔'' وہ سنجیدگی سے کہتا اس کا جواب سنے بغیر ہی آگے بڑھ گیا تھا۔

مائیکل ہونٹ بھینچ کر روبینہ کے ہوش میں آنے کا انتظار کرنے لگا۔ ایسی ہی ایک تقریر وہ پرائم منسٹر صاحب سے بھی سن کر آ رہا تھا۔ ان کے کئی اہم کام پورٹو ریکو کے خراب موسم کی وجہ سے ان کے وہاں پھنس جانے سے رُکے ہوئے تھے۔ اور وہ اس سب کا ذمے دار مائیکل اور اس کی ٹیم کو ٹھہرا رہے تھے۔ وہ جی سر جی سر کر کے نکل آیا تھا اور کرتا بھی کیا۔

روبینہ کو ہوش آ گیا تھا۔ ڈاکٹرز اسے چیک کر رہے تھے۔ اسے چیک کرنے کے بعد وہ سب وہاں سے باہر نکل گئے تھے۔ مائیکل تیزی سے اندر داخل ہو کر روبینہ کی طرف بڑھا۔

''روبینہ! کیسی ہو تم؟'' وہ اس کے اوپر جھکا تھا۔

''مائیکل!'' وہ اسے دیکھ کر اُٹھنے کی کوشش کرنے لگی۔

''تم واپس آ گئی۔ خدا کا شکر ہے۔ تم جانتی ہو میں تمہارے لیے کتنا پریشان تھا۔'' اس کا رندھا لہجہ اس کی سچائی

ظاہر کر رہا تھا۔ وہ واقعی اس کے لیے فکر مند تھا۔ وہ تھوڑی دیر اسے خاموشی سے دیکھتی رہی اور پھر آس پاس نظریں دوڑانے لگی۔

''باقی لوگ کدھر ہیں؟'' اسے ان سب کی فکر ہوئی تھی۔

''وہ تمہارے ساتھ والے کمروں میں ہیں۔'' وہ آتے ہوئے ایک نظر ان کمروں پر ڈالتا آیا تھا۔ اچانک ہی جارج کمرے میں داخل ہوا۔

''مس روبینہ پارکر کیسی ہیں آپ؟'' وہ اسے جانچتی نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا۔

''میں ٹھیک ہوں، باقی سب کیسے ہیں؟'' اب اس کا دماغ پوری طرح سے الرٹ ہوا تھا۔

''آہستہ آہستہ سب ہوش میں آرہے ہیں۔ جو زخمی حالت میں تھے وہ آئی سی یو میں ہیں۔'' جارج سنجیدگی سے بولا۔

''ایون!'' اس کے ذہن میں جھماکا ہوا تھا۔

''ایون؟ ایون کیسا ہے؟ وہ زخمی تھا۔'' وہ بے چینی سے پوچھ رہی تھی۔

مائیکل نے اسے غور سے دیکھا۔ کیا یہ سفر ان کے درمیان موجود غلط فہمیوں کی وہ دیوار گرا گیا تھا؟ وہ یہ سوچنا بھی نہیں چاہتا تھا۔

''اس کی حالت خراب ہے۔ اس کا کافی خون بہہ گیا ہے۔'' وہ اتنا کہہ کر خاموش ہو گیا تھا۔

مائیکل کی موجودگی میں وہ مزید سوالات نہیں کرنا چاہتا تھا۔

''ایون کیسے زخمی ہوا؟'' مائیکل پوچھے بنا نہ رہ سکا۔

''پتہ نہیں، وہ ہمیں زخمی حالت میں ملا تھا۔'' روبینہ نظریں چراتے ہوئے بولی۔ کیا بتاتی وہ؟ ایلین کہتی یا جنات یا شیطان؟ کون یقین کرتا؟ پتہ نہیں باقی سب نے کیا جواب دیئے تھے؟ اس کا جھوٹ جلد ہی پکڑا جاتا۔

''یو ایس کے انٹرنل ادارے ہی یو ایس آرمی کے ساتھ تعاون نہیں کریں گے تو ان کے لیے مشکل کھڑی ہو سکتی ہے۔'' جارج تنبیہی انداز میں کہہ کر کمرے سے باہر نکل گیا تھا۔

''تم کیا اور کیوں چھپا رہی ہو؟ کیا تم نہیں جانتی کہ یو ایس آرمی کے ساتھ تعاون نہ کرنا ہمارے لیے مشکلات کھڑی کر سکتا ہے۔'' مائیکل پہلے ہی کافی کچھ سن چکا تھا۔ اب جارج کی دھمکی اسے مزید سلگا گئی۔

''کیا تم اس وقت باس بننا بند کرو گے؟'' اسے مائیکل کے اس طرح جواب طلب کرنے پر شدید غصہ آیا تھا۔

مائیکل خاموشی سے ہونٹ کاٹنے لگا۔

جارج ایک ایک کر کے سب سے ملا تھا۔ وہ ایک جیسی بات کرتے تھے۔ مگر حملے کی بات کا سن کر سب ہی الٹے سیدھے جواب دے رہے تھے۔ یہاں تک کہ جیف بھی اس بارے میں کھل کر بتا نہیں پایا تھا۔

ان کے کمروں میں کیمرے لگے تھے۔ جارج نے مانیٹرنگ روم سے ان سب کی حرکات پر نظر رکھی ہوئی تھی۔ مگر ان میں سے کسی نے بھی کوئی مشکوک حرکت نہیں کی تھی۔

سرچ مشین سے ملنے والے سامان کی اچھی طرح جانچ کی جا رہی تھی۔ ان کے ہتھیار، سوئمنگ کٹس، لیپ ٹاپ، بیگس، چاندی کی کتاب جو کسی سے کھلی نہیں تھی اور ایک چمکتا پرزم جو ابھی تک معمہ بنا ہوا تھا، نیول ہیڈ کوارٹرز

روانہ کر دیئے گئے تھے تاکہ وہاں کی جدید لیب میں ان سب چیزوں کی اچھی طرح جانچ پڑتال کی جائے۔ان کے موبائل فون جارج کے پاس ہی تھے۔اس کے علاوہ انہوں نے عجیب ساخت کی گھڑیاں پہن رکھی تھیں جو کسی کوڈ کے ذریعے ان کی کلائی پر بندھی ہوئی تھیں اور کوشش کرنے کے باوجود بھی نہیں کھلی تھیں۔

''جب یہ سب اپنی بہتر حالت میں آجائیں تو انہیں کانفرنس روم میں لے آؤ۔میں چاہتا ہوں کہ ان سب سے ایک ساتھ سوالات کروں۔'' جارج نے مانیٹرنگ روم کی اسکرینز پر ان سب کو دیکھتے ہوئے کلارک کو ہدایت کی تھی۔

''یس سر!'' کلارک سیلوٹ کر کے کمرے سے باہر نکل گیا تھا۔

''سر! سمندر میں سائیکلون بن رہے ہیں اور شہر میں جگہ جگہ عمارتوں پر بجلی گرنا شروع ہو گئی ہے۔'' اچانک ہی جم بھاگتا ہوا مانیٹرنگ روم میں داخل ہوا تھا۔

''اوہ نہیں، چلو میرے ساتھ۔'' جارج تیزی سے اس کے ساتھ باہر نکلا تھا۔

باہر نکلتے ہی اندھیرے نے اس کا استقبال کیا تھا۔اچانک ہی بجلی زور سے کڑکی تھی۔اس نے آسمان کی طرف نظر ڈالی پر دوسرے ہی لمحے اس کے پیروں تلے زمین نکل گئی تھی۔

کڑکتی بجلی میں بادلوں کے پیچھے اسے واضح طور پر عجیب طرح کی فلائنگ مشینز نظر آئیں تھیں۔

''سر! جلدی آئیں۔'' جم نے اس کے قریب آرمی جیپ روکی تھی۔

اُسی وقت ایک زوردار کڑاکا ہوا تھا۔دور نظر آتی بلڈنگ ایک دھماکے سے تباہ ہوئی تھی۔جسے وہ آسمانی بجلی سمجھ رہے تھے وہ دراصل ان فلائنگ مشینز سے نکلتی لیزرز تھیں۔اسپتال کے باہر بھگدڑ مچ چکی تھی۔

جارج بھاگتا ہوا جیپ میں بیٹھا تھا اور فوراً ہی ٹرانس میٹر آن کیا۔

''ہیلو جارج ہیئر! میری بات غور سے سنو آرمی بیس کو فوراً سیل کر دو۔پرائم منسٹر صاحب اور دیگر افسران کو باہر نکلنے کی اجازت نہیں ہے۔باہر خطرہ ہے۔شہر میں موجود فوج کو شہر خالی کرانے کی تاکید کرو فوراً۔آرمی ہیڈکوارٹرز کے قریب موجود نیوز رپورٹرز کو بحفاظت شہر سے باہر پہنچاؤ۔جلدی ایس این ایمرجنسی۔'' وہ ہیڈکوارٹر کنٹرول روم سے رابطہ کر کے چلایا تھا۔

''جم! ہیڈکوارٹر چلو جلدی۔میں پرائم منسٹر صاحب کے حفاظتی اقدامات مکمل کر کے واپس یہیں آؤں گا۔مجھے اس معصیبت کو ساتھ لانے والوں سے نمٹنا ہے۔'' اس نے ایک نظر دوبارہ آسمان پر ڈالی۔معاملات اس کی سوچ سے زیادہ خطرناک ثابت ہوئے تھے۔

O......❖......O

Pakistan-Karachi

13th December

1:00 pm

وہ کمرے میں داخل ہوئی تو اس کا موبائل فون مسلسل بج رہا تھا۔اس نے بیزاری سے ایک نظر دور رکھے موبائل پر ڈالی اور صوفے پر ڈھے گئی۔اہارون کے چلے جانے کے بعد اس کی زندگی بالکل خالی ہو گئی تھی۔دن اور رات کیسے

گزرتے ہیں اسے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔

اہارون کے جانے کے پندرہ دن بعد اسے انتہائی نازک حالت میں ہسپتال لے جایا گیا تھا جہاں اسے اس کے ماں بننے کی خوشخبری دی گئی تھی۔ پر یہ خوشخبری اس پر قیامت کی طرح ٹوٹی تھی۔ تین سال سے وہ اور اہارون اس بچے کا انتظار کر رہے تھے۔ اور اب وہ دنیا میں آ رہا تھا تو اہارون اسے خوش آمدید کہنے کے لیے موجود نہیں تھا۔ ہاں اتنا ضرور ہوا تھا کہ اس کے تواتر سے بہتے آنسوؤں کو بند بندھ گیا تھا۔ وہ خاموشی سے اس کے اس دنیا میں آنے کی تیاری کرنے لگی تھی۔

عدت ختم ہوتے ہی اس کا ارادہ اپنی ٹریول اینڈ ٹورزم کمپنی کھولنے کا تھا۔ وہ اپنے ماں باپ پر بوجھ نہیں بننا چاہتی تھی وہ اس بچے کو ایک خود مختار زندگی دینا چاہتی تھی۔

عدت کے دوران ہی اس نے ایجنسی کھولنے کے لیے تمام پیپر ورک مکمل کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ اور وہ اس میں کافی حد تک کامیاب بھی ہوئی تھی۔ اب اس کی عدت ختم ہونے میں چند ہی ہفتے رہتے تھے۔ اس کے بعد وہ ایک دفعہ مصر کا چکر لگانا چاہتی تھی وہاں سے اسے اپنی اور اہارون کی یادیں سمیٹ کر واپس آنا تھا۔

فون دوبارہ بجنا شروع ہوا تھا۔ عام طور پر اس کی بہنیں اس کا حال احوال پوچھنے کے لیے فون کر لیا کرتی تھیں۔ وہ بیزاری سے اُٹھ کر فون تک آئی تھی پر فون کی اسکرین پر نظر آتا انٹرنیشنل نمبر دیکھ کر وہ سوچ میں پڑ گئی۔ اسے امریکہ سے کون کال کر سکتا تھا؟

اس نے کال ریسیو کر کے موبائل فون اپنے کانوں سے لگایا۔

''ہیلو......'' آواز میں تھکن واضح تھی جو اَب اس کے لہجے کا حصہ بنتی جا رہی تھی۔

''ہیلو سارہ!'' دوسری طرف کی آواز سن کر اسے جھٹکا لگا۔ اسے لگا کہ وہ کوئی خواب دیکھ رہی ہے۔ اس نے موبائل فون کو کان سے ہٹا کر اسکرین کو دیکھا اور دوبارہ اسے اپنے کان سے لگایا تھا۔

''کون؟'' اس کو ٹھنڈے پسینے آنا شروع ہو گئے تھے۔

''اہارون۔'' دوسری طرف سے آواز میں نمی گھلی ہوئی تھی۔ اس کے ہاتھ سے فون چھوٹ کر نیچے جا گرا تھا۔

''ہیلو......ہیلو؟'' فون سے اہارون کی آواز آ رہی تھی۔ وہ زور زور سے رونا شروع ہو گئی تھی۔

اگر یہ کسی کا مذاق تھا تو انتہائی بھونڈا مذاق تھا۔ وہ جو اتنے عرصے سے خود پر قابو رکھے ہوئے تھی اب بری طرح بکھر رہی تھی۔ اس کے ماں باپ اس کی آواز سن کر پریشانی سے اس کمرے میں دوڑتے ہوئے آئے تھے۔

''کیا ہوا سارہ! تم ٹھیک تو ہو؟ سارہ کیا ہوا ہے؟'' اس کی مما اسے سنبھالنے کی کوشش کرنے لگیں۔ اس نے روتے ہوئے کانپتے ہاتھوں سے فون کی طرف اشارہ کیا تھا۔ کال اب تک منقطع نہیں ہوئی تھی۔

اہارون اس کی رونے اور چیخنے کی آوازیں سن سکتا تھا اس کا دل کٹ رہا تھا۔ وہ جانتا تھا یہ تین مہینے اس نے کیسے گزارے ہوں گے۔ تین مہینے اس کی موت کی خبر کے ساتھ۔ وہ بے اختیار ہی رو پڑا تھا۔ ہاسپٹل کی ریسپشنسٹ نے سر اُٹھا کر اس کو دیکھا اور ریسپشن خالی چھوڑ کر وہاں سے چلی گئی تھی۔ یہ تنہائی اس کے لیے ضروری تھی۔

''ہیلو......'' سارہ کے بابا کی آواز فون پر گونجی۔

''ہیلو بابا! کیسے ہیں آپ؟'' اس نے روتے ہوئے پوچھا تھا اور انہیں بھی لمحے بھر کو سکتہ ہوا تھا۔

''اہارون؟ اہارون! تم زندہ ہو؟'' ان کے یہ الفاظ سن کر سارہ کی مما شاک کی کیفیت میں کھڑی ہو گئی تھیں۔

''جی...... ہم واپس آ گئے ہیں۔'' وہ خود پر قابو پاتے ہوئے بولا۔

''پر تم نے اتنا عرصہ ہم سے رابطہ کیوں نہیں کیا؟'' انہیں سمجھ نہیں آیا کہ وہ اس سے اور کیا سوال کریں۔ ان تین مہینوں میں انہوں نے اپنی بیٹی کو جس دُکھ اور تکلیف میں دیکھا تھا وہ غم انہیں روز اندر سے گھلاتا تھا۔

''بابا ہمیں خود اندازہ نہیں تھا کہ ہم اتنا عرصہ غائب رہے۔ میں یہ باتیں فون پر نہیں سمجھا سکتا۔ میں وہاں آکر آپ کو سب سمجھاؤں گا۔ کیا میری سارہ سے بات ہو سکتی ہے؟'' وہ اس کی آواز سننے کے لیے بے قرار تھا۔

''ہاں...... ہاں...... تم بات کرو۔'' ان کے لیے اس کا واپس آ جانا ہی بہت تھا۔ انہیں اس سے کسی وضاحت کی طلب نہیں تھی۔ انہوں نے فوراً فون سارہ کی طرف بڑھایا تھا۔ جواب خاموشی سے رو رہی تھی۔ سارہ نے فون تھام کر ان دونوں کی طرف دیکھا اور وہ دونوں اسے پیار کر کے کمرے سے باہر نکل گئے تھے۔

''ہیلو......'' اس نے کانپتی آواز میں کہا۔

''سارہ! کیسی ہو تم؟ کچھ نہیں بولنا پہلے میری پوری بات سن لو...... میں وہاں ان تین مہینوں تک کیا کرتا رہا اور تم سے رابطہ کیوں نہیں کیا اس کا صرف ایک ہی جواب ہے کہ وہاں ہمارے لیے وقت رُک چکا تھا۔ ہم نے وہاں بہت کچھ دیکھا مگر ہماری وہاں گزاری گئی مدت تین گھنٹے سے زیادہ نہیں تھی۔ ہمیں واپس آنے کے بعد پتہ چلا کہ ہم تین مہینے سے غائب تھے۔ تم جانتی ہو وہاں میرے پاس تم سے رابطے کا کوئی ذریعہ نہیں تھا اور مجھے اندازہ بھی نہیں تھا کہ اتنا وقت بیت چکا ہے۔ مگر میرا خدا جانتا ہے کہ میں نے ہوش میں آتے ہی سب سے پہلے تم سے رابطہ کیا ہے۔'' اس نے جلدی جلدی اپنی بات مکمل کی تھی کہ مبادا وہ پھر سے روتے ہوئے فون نہ بند کر دے۔ وہ بغیر کچھ کہے پھر سے رو پڑی تھی۔ اس کی آواز دوبارہ سننا! وہ اسے سماعتوں میں جذب کرنے لگی۔

''پلیز رومت سارہ! اب میں آ گیا ہوں ناں، اب سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا اور تمہیں ایک خوشخبری سناؤں؟ ہم ماہم اور شاہان کو بھی واپس لانے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔'' وہ خوشی سے بولا اور یہ سن کر وہ دوبارہ بولنے کے قابل ہوئی تھی۔

''کیا واقعی؟'' اس سے اتنا ہی بولا گیا تھا۔

''ہاں...... اچھا اب رونا مت پلیز، میں بہت جلد تمہیں لینے کے لیے آ رہا ہوں۔ واپس گھر چلیں گے اور میں دوبارہ کبھی اس منحوس جگہ داخل نہیں ہوں گا۔'' وہ اپنے آنے کی خوشخبری سنا رہا تھا۔

''اہارون!'' اس کے آنسو اب بھی نہیں رُکے تھے۔

''باقی سب کیسے ہیں؟'' تھوڑی دیر بعد وہ خود ہی بولی۔ اسے یاد آیا کہ اس کے ساتھ اور بھی لوگ گئے تھے۔

''سب خیریت سے ہیں۔ بس ڈینیل اور ایون زخمی ہوئے ہیں مگر مجھے پوری امید ہے کہ وہ دونوں بھی جلد ٹھیک ہو جائیں گے۔'' اہارون نے اسے ان سب کی خیریت سے آگاہ کیا۔ ماہم اور شاہان کی کوما والی خبر بتانے سے اس نے گریز کیا تھا۔

''مجھے بھی تمہیں کچھ بتانا ہے۔'' وہ ہچکچاتے ہوئے بولی۔

''ہاں بولو؟'' وہ پوری توجہ سے سن رہا تھا۔

''میں امید سے ہوں۔ تمہارے جانے کے بعد مجھے یہ خبر ملی۔'' وہ یہ بتاتے ہوئے دوبارہ رو پڑی تھی اور اہارون کو لگا تھا کہ وہ ہل نہیں سکے گا۔

نہ جانے وہ اس عرصے میں کس اذیت اور تکلیف سے گزری ہوگی۔ اتنی بڑی خوشخبری ملنے کے باوجود بھی وہ پوری طرح خوش نہیں ہو پائی ہوگی۔

''کیا؟ کیا تم سچ کہہ رہی ہو؟'' وہ بھی اس کے ساتھ ہی رو پڑا تھا۔

''ہاں...... ہم پانچ ماہ بعد جونیئر اہارون عبداللہ کا اس دنیا میں استقبال کرنے والے ہیں۔'' وہ روتے ہوئے اسے بتا رہی تھی مگر اس بار اس کی آواز میں خوشی کا عنصر بھی شامل تھا۔

''ایک منٹ کی دیر کیے بغیر آ رہا ہوں میں، باقی باتیں مل کر کرتے ہیں۔ اپنا بہت سارا خیال رکھنا۔'' اسے لگا اس سے اب مزید بات نہیں ہو پائے گی۔ اس نے خدا حافظ کہہ کر فون رکھ دیا تھا۔

ریسیپشن اب تک خالی پڑا تھا۔ وہ سامنے پڑی کرسی پر بیٹھ کر رو پڑا۔ اس نے اس خبر کا تین سال انتظار کیا تھا اور سارہ کی تکلیف کا سوچ کر اسے مزید دُکھ ہو رہا تھا۔

''مسٹر اہارون! آپ ٹھیک ہیں؟'' کلارک اسے روتا دیکھ کر اس کی طرف چلتا ہوا آیا۔

''اوہ جی...... جی میں بالکل ٹھیک ہوں۔'' وہ آنسو پونچھتا ہوا کھڑا ہو گیا تھا۔

''میں اب اپنے باقی ساتھیوں سے مل سکتا ہوں؟'' اس نے اپنے ہاتھوں سے اپنی آنکھیں خشک کیں۔

''جی ہاں...... ہم ان سب کو میٹنگ روم میں جمع کر رہے ہیں۔ آپ لوگ کھانا کھا لیں اس کے بعد ہمیں آپ سب سے تفصیلی میٹنگ کرنی ہے۔'' وہ یہ کہہ کر آگے بڑھ گیا تھا۔

اس نے کلارک کے جانے کے بعد گہری سانس لے کر خود کو نارمل کیا۔

اب اسے ان کے الٹے سیدھے سوالوں کے جواب دے کر آکل کے ساتھ یہاں سے جلد از جلد نکلنا تھا۔ وہ سارہ سے ملنے کے لیے مزید انتظار نہیں کر سکتا تھا۔

○......❖......○

Caribbean Army Hospital

Puerto Rico

13th December

12:00 pm

اہارون کو اس کے کمرے میں ہی کھانا دیا گیا تھا۔ اسے کھانا سامنے دیکھ کر اندازہ ہوا کہ اسے واقعی بھوک لگی تھی۔ کھانا کھا کر وہ ایک فوجی جوان کی نگرانی میں ہی میٹنگ روم میں داخل ہوا تھا۔

اسے یہی بتایا گیا تھا کہ وہ سب ایک ساتھ میٹنگ روم میں اکٹھے ہوں گے۔ اس سے پہلے انہیں ایک دوسرے

سے ملنے کی اجازت نہیں تھی۔ اندر داخل ہوتے ہی اس کی نظر ول اور جیسیکا پر پڑی تھی۔ وہ دونوں اسے دیکھتے ہی اُٹھ کر کھڑے ہو گئے تھے۔ باقی کرسیاں اب تک خالی تھیں۔ وہ ان دونوں سے ملنے کے بعد ول کے ساتھ ہی بیٹھ گیا۔

میٹنگ روم میں چاروں طرف کیمرے لگے تھے۔ وہ سب ایک دوسرے سے بات کرنے سے گریز کر رہے تھے اور یہ ایک طرح سے ٹھیک بھی تھا، ایون کے آنے تک انہیں خاموش رہنا ہی زیادہ بہتر لگا تھا۔ تھوڑی دیر بعد کمرے کا دروازہ کھلا تھا رومینہ، جیف اور احمد آگے پیچھے داخل ہوئے تھے۔ وہ سب ایک دوسرے کی خیریت پوچھ کر دوبارہ سے اسی پوزیشن میں بیٹھ گئے۔

''کیا کسی کو ہمارے زخمی ساتھیوں کی حالت کے بارے میں معلوم ہے؟'' جیسیکا کے چہرے پر پریشانی واضح طور پر دیکھی جا سکتی تھی۔ وہ سائمن کی طرف سے فکرمند تھی۔

''سائمن خطرے سے باہر ہے۔ میں نے ڈاکٹروں کو بات کرتے سنا تھا۔ مجھے ایون اور ڈینیل کی فکر ہے۔ ماہم اور شاہان کی حالت میں کوئی بہتری آئی؟'' اہارون، احمد سے پوچھے بنا نہ رہ سکا۔

''نہیں مجھے آئی سی یو تک جانے نہیں دیا گیا۔ وہ یہاں ہو کر بھی یہاں نہیں ہیں اہارون۔'' وہ ہونٹ کاٹتے ہوئے بولا۔

''فکر مت کرو وہ ٹھیک ہو جائیں گے۔ شکر ہے کہ ہم انہیں وہاں سے نکال کر لانے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔'' اہارون نے اسے تسلی دی تھی۔ اور وہ سر ہلا کر خاموش ہو گیا۔ کچھ لمحے گزرنے کے بعد میٹنگ روم کا دروازہ کھلا تھا اور سائمن جس کے بازو پر پٹی بندھی تھی، اندر داخل ہوتا نظر آیا۔

جیسیکا اس کو دیکھ کر بے اختیار کھڑی ہو گئی تھی۔ اس کے پیچھے ہی ایک میل نرس وہیل چیئر چلاتا اندر داخل ہوا۔ جس پر ڈینیل موجود تھا۔ اس کے کندھے پر لگی پٹی اس بات کا اشارہ کرتی تھی کہ لیزر گن نے اس کے کندھے پر وار کیا تھا۔ اسے ہوش میں دیکھ کر ان سب نے شکر ادا کیا تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ وہ بھی خطرے سے باہر ہے۔

میل نرس نے ڈینیل کو سہارے سے اُٹھانے کی کوشش کی تھی مگر اس نے ہاتھ کے اشارے سے اسے روک دیا تھا اور خود ہی وہیل چیئر سے اُٹھ کر ان کے ساتھ آ بیٹھا تھا۔ وہ سب سے ایک دوسرے کی خیریت پوچھنے لگے۔

''کیا تم سب جانتے ہو کہ ہم تین مہینے کے بعد باہر آئے ہیں؟'' اہارون نے ان سب کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا اور ان سب نے خاموشی سے سر ہلا دیا تھا۔

''مجھے پتہ چلا ہے کہ جب سے ہم آئے ہیں موسم بہت خراب ہے۔ ملک کو طوفان نے گھیرے میں لیا ہوا ہے۔ اور کئی جگہ آسمانی بجلی گرنے کی بھی اطلاعات ہیں۔ سورج کو کالے بادلوں نے ڈھک دیا ہے۔'' رومینہ نے مائیکل سے ملنے والی معلومات ان کے گوش گزار کیں۔

''مگر اس سب سے ہمارا کیا لینا دینا؟'' ول بولا۔

''حکومتی اداروں کا کہنا ہے کہ بہت سے شہروں میں ایمرجنسی نافذ کر دی گئی ہے اور انہیں خالی کرایا جا رہا ہے۔ ہم ایک ساؤنڈ پروف جگہ پر موجود ہیں۔ یہاں سے باہر جو کچھ بھی ہو رہا ہے وہ اب تک ہماری نظروں سے اوجھل

رکھا گیا ہے۔'' جیف بولا۔

جارج نے اس سے بھی تفتیش کی تھی۔ اور اس نے ایلینز کے ان پر حملے کے بارے میں اسے بتایا تھا مگر وہ اس کی بات سن کر ہنس پڑا تھا۔ ایون کی تھیوری وہ گول کر گیا تھا۔

''تو کیا ہم یہاں سے نہیں نکل سکتے؟'' اہارون کو بے چینی نے گھیرا۔ جیف نے کندھے اچکائے۔ فی الحال تو اسے بھی کچھ معلوم نہیں تھا اور اسے بھی ان کے ساتھی ہی کی طرح ٹریٹ کیا جا رہا تھا۔ اچانک میٹنگ روم کا دروازہ کھلا تھا۔ کلارک دیگر فوجی افسران کے ساتھ میٹنگ روم میں داخل ہوا تھا۔

''پورے ملک میں اس وقت ایمرجنسی نافذ کر دی گئی ہے۔ حالات تیزی سے خراب ہو رہے ہیں۔ مجھے آپ لوگوں سے کچھ اہم سوالات کرنے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ آپ لوگ ہمارے ساتھ تعاون کریں گے کیونکہ یہ ہمارے لیے بہت ضروری ہے۔'' کلارک نے آتے ہی بولنا شروع کر دیا تھا۔

''کیا ہوا؟'' اہارون کو اس کا یوں عجلت میں بولنا عجیب لگا تھا۔

''اب سے تین ماہ پہلے یعنی تین ستمبر کو آپ سب کو برمودا کی گہرائیوں میں اُترتے ہوئے دیکھا گیا تھا اور اس کے بعد آپ سب سے ہماری آج ملاقات ہو رہی ہے۔ یہ بات ابھی تک سب کے لیے معمہ بنی ہوئی ہے کہ آپ وہاں سے زندہ کیسے بچ کر آ گئے؟ کیونکہ برمودا سے آج تک کوئی بچ کر واپس نہیں آیا۔ وہاں بغیر کھائے پیئے اتنا وقت گزارنا اور پھر آپ لوگوں پر حملہ کس نے کیا؟ یہ دو نئے لوگ جو آپ کے ساتھ ملے ہیں۔ ہمارے ریکارڈ کے مطابق یہ برمودا میں غائب ہونے والے جہاز میں سوار تھے۔ ان کو کیسے بچایا آپ نے؟ مجھے ان سوالوں کے سیدھے اور صاف جواب چاہئیں۔ مجھے امید ہے کہ آپ فوج کے ساتھ پورا تعاون کریں گے۔ دوسری صورت میں آپ کو یہاں سے باہر نکلنے نہیں دیا جائے گا۔'' اس کے یہ کہتے ہی وہ سب کرسیوں سے کھڑے ہو گئے تھے۔

''جنرل جارج کدھر ہیں؟'' جیف کو اس کا تحکمانہ لہجہ ناگوار گزرا تھا۔

''انہوں نے مجھے انٹروگیشن کے آرڈرز دیئے ہیں۔ بہتر ہوگا کہ جو پوچھا گیا ہے اس کا جواب دو۔'' وہ سرد لہجے میں بولا۔

''ہم آپ کے تمام سوالوں کے جواب دینے کے لیے تیار ہیں مگر میرا خیال ہے کہ ایون کو یہاں موجود ہونا چاہیے۔'' روبینہ سنجیدگی سے بولی۔

''بالکل ہونا چاہیے مس روبینہ پارکر! مگر وہ خون زیادہ بہہ جانے کی وجہ سے کوما میں چلے گئے ہیں اور ہم میں سے کوئی بھی یہ نہیں بتا سکتا کہ وہ ہوش میں آئیں گے بھی یا نہیں۔'' کلارک نے ان سب کے سروں پر بم پھوڑا۔ ان سب کے چہروں پر سایہ سا لہرا گیا تھا۔ روبینہ سر پکڑ کر بیٹھ گئی تھی۔ اہارون کو اچانک کرنٹ لگا۔

''اور میرا دوست آکل؟ وہ کیسا ہے؟'' اہارون کے پوچھنے پر انہیں یاد آیا تھا کہ آکل تو وہاں موجود ہی نہیں تھا۔

''کون آکل! آپ لوگوں کے علاوہ سرچ مشین میں اور کوئی بھی موجود نہیں تھا۔'' یہ دوسرا دھماکا تھا جو ان کے سروں پر ہوا تھا۔

''کیا مطلب کون آکل؟ وہی جو ہمارے ساتھ گیا تھا۔ ہمارا ساتھی۔'' اہارون بری طرح پریشان ہوا تھا۔

''ہمیں آپ لوگوں کے علاوہ اس سرچ مشین میں اور کوئی نہیں ملا۔'' کلارک سنجیدگی سے بولا۔
''آپ لوگ جھوٹ بول رہے ہیں۔ آپ لوگوں نے یقیناً اسے تفتیش کے لیے الگ رکھا ہوا ہے۔ میں آپ کو بتا دوں کہ ہم مصری حکومت کے اہم اہلکار ہیں۔ یہ حرکت آپ لوگوں کو مہنگی پڑ سکتی ہے۔ اور آپ کو لگتا ہے کہ اس طرح ہم آپ کے ساتھ تعاون کریں گے؟'' اہارون کو شدید غصہ آیا تھا۔
کلارک چند لمحے خاموشی سے اسے دیکھتا رہا اور پھر اپنے سامنے پڑا ریموٹ اُٹھا کر کمرے میں موجود اسکرین کا بٹن پریس کر دیا تھا۔
''یہ ہے آپ کی سرچ مشین کھلنے کی ریکارڈنگ۔ آپ لوگ اطمینان سے یہ دیکھیں۔ اس کے بعد بات ہو گی۔'' کلارک یہ کہہ کر خود بھی اسکرین کی طرف مڑ گیا۔
سرچ مشین کا ٹرک پر اندر داخل ہونا۔ اس کا کھلنا، آرمی کا انہیں ایک ایک کر کے اسٹریچر پر باہر لے جانا۔ ان سب کا ہال سے باہر جانا۔ سب کچھ ریکارڈڈ تھا سوائے آکل کے۔
اہارون کا وجود کسی زلزلے کی زد میں تھا۔ اس کا مطلب آکل باہر نہیں آیا تھا۔ آکل اس منحوس برمودا کی گہرائیوں میں رہ گیا تھا۔
''مگر میں نے تو اسے کہا تھا کہ وہ شاہان کو اُٹھا کر...... تو پھر شاہان کو باہر کون لے کر آیا؟'' اہارون ان سب کی طرف پلٹا۔
''شاہان کو میں نے اُٹھایا ہوا تھا۔'' روبینہ بولی۔
اہارون سر پکڑ کر کرسی پر بیٹھ گیا تھا۔ ول، ڈینیل اور احمد بھی آکل کے وہاں رہ جانے پر شدید شاک میں تھے۔
''اب آپ ہمیں تفصیل سے بتائیں کہ وہاں کیا ہوا تھا تاکہ ہم آپ کی مدد کر سکیں۔'' کلارک بولا۔
''مجھے نہیں لگتا کہ آپ میں سے کوئی بھی ہماری مدد کر سکے گا۔ ایون کے علاوہ اور کوئی بھی ہماری مدد نہیں کر سکتا۔ اس کا ہوش میں آنا ضروری ہے۔'' جیسیکا بولی۔
''یعنی آپ لوگ تعاون کرنے سے انکار کر رہے ہیں۔'' کلارک سرد لہجے میں بولا۔
''ہمارا دوست غائب ہے اور آپ کو تعاون کی پڑی ہے؟ بتایا تو ہے سب نے کہ وہاں نظروں کے دھوکے تھے۔ اور کیا جاننا ہے آپ کو؟'' اہارون غصے سے چلّایا۔
''آپ لوگوں کی وجہ سے ہم پر اتنی بڑی مصیبت نازل ہوئی ہے۔ اتنی آسانی سے آپ کو جانے نہیں دیا جائے گا مسٹر اہارون! پورا شہر حملے کی زد میں ہے اور یہ مصیبت آپ کے ساتھ ہی آئی ہے۔ اس کا حل بھی آپ ہی نکالیں گے۔ ورنہ ہم سب کے ساتھ یہیں مرنے کے لیے تیار ہو جائیں۔'' کلارک غصے سے چلّایا۔
''بھاڑ میں جائے آپ کی میٹنگ! ہم آپ کو جواب دہ نہیں ہیں۔'' اہارون کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ کوئی چیز اُٹھا کر اس کے سر پر دے مارے۔ جیف نے آگے بڑھ کر اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا۔
''خود پر قابو رکھو اہارون! غصہ اس بات کا حل نہیں ہے۔'' جیف دھیمے لہجے میں بولا۔ آرمی آفیسر سے اس طرح بات کرنا اہارون کے لیے نقصان دہ ثابت ہو سکتا تھا۔ وہ چونکہ ان کے ساتھ اس سفر میں موجود تھا اس لیے دونوں

طرف کے جذبات اچھی طرح سمجھ سکتا تھا۔

''میں انہیں سمجھا تا ہوں۔'' جیف نے کلارک کو دیکھ کر کہا۔

''آپ لوگ آپس میں اچھی طرح مشورہ کر لیں اس کے بعد بات ہوتی ہے۔'' کلارک یہ کہہ کر باقی سب کے ساتھ باہر نکل گیا تھا۔ اہارون سر پکڑ کر دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔

''پریشان مت ہو اہارون! ہم ضرور کوئی نہ کوئی حل نکال لیں گے۔'' اس کے ساتھ بیٹھے ڈینیل نے اسے تسلی دی۔

''یہ کوئی پہیلی نہیں ہے جس کا ہم حل نکال لیں۔ آکل برمودا میں رہ گیا ہے۔ اور یہ جو فوج کہہ رہی ہے کہ یہ ہماری مدد کریں گے اسے ڈھونڈنے میں؟ کون ہوگا جو دوبارہ برمودا میں داخل ہونا چاہے گا؟ ایون کے علاوہ اور کوئی یہ کام نہیں کر سکتا۔ اور وہ بھی موت سے جنگ لڑ رہا ہے۔ نہ جانے آکل زندہ ہوگا بھی کہ نہیں۔'' اہارون رو دیا تھا۔

وہ سب خاموشی سے اس کو روتا دیکھتے رہے۔ اس کے علاوہ وہ اور کر بھی کیا سکتے تھے۔ نہ تو انہیں وہ مشین آپریٹ کرنا آتی تھی اور نہ ہی وہ دوبارہ سے اس منحوس جگہ داخل ہونا چاہتے تھے۔ ایون کے بغیر وہ ویسے بھی کچھ نہیں کر سکتے تھے۔

''ہمت رکھو جو ہو گیا اس کو تسلیم کر لینے میں ہی ہم سب کی بھلائی ہے۔'' سائمن بولا۔

''تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ میں آکل کو وہیں چھوڑ دوں اور اس کی تلاش نہیں کروں؟ وہ شخص جو میرے کہنے پر آنکھ بند کر کے اس موت کے کنویں میں کود پڑا اس کو وہاں چھوڑ دوں۔'' اہارون کی برداشت جواب دے گئی تھی۔

''تو تم کیا چاہتے ہو؟ تم چاہتے ہو کہ ہم دوبارہ سے برمودا میں داخل ہوں؟ جبکہ تم اچھی طرح جانتے ہو کہ وہاں داخل ہونے کے بعد ہمارے ساتھ کیا ہوا تھا۔'' سائمن کو اس کی بے وقوفی پر غصہ آیا تھا۔

''ٹھیک کہہ رہا ہے سائمن اور تمہیں خود پر قابو رکھنا ہوگا۔ ہمارا وہاں سے بچ کر نکل آنا ہی کسی معجزے سے کم نہیں ہے۔ جنہیں ہم نکال کر لے آئے ہیں ہمیں ان کے بارے میں سوچنا چاہیے اور اسے قسمت کا لکھا سمجھ کر تسلیم کر لینا چاہیے۔'' روبینہ بولی۔

''اتنی آسانی سے ہار نہیں مانوں گا میں۔ آکل کو ڈھونڈوں گا چاہے اس کے لیے مجھے اکیلے ہی برمودا میں کیوں نہ جانا پڑے۔ صرف دوست نہیں تھا وہ، میرا بھائی تھا۔ میں اسے اکیلے اس منحوس جگہ پر نہیں چھوڑ سکتا۔ میں تم سب کو مجبور نہیں کروں گا کہ تم اس تلاش میں میرا ساتھ دو۔'' اہارون حد سے زیادہ جذباتی ہو رہا تھا۔

''میں چلوں گا تمہارے ساتھ۔'' احمد آگے بڑھا تھا۔

''میں بھی اور تمہیں کس نے کہہ دیا کہ تم اکیلے ہو۔ ہمیں کوئی راستہ کوئی طریقہ ڈھونڈنا ہوگا۔ کچھ بھی ناممکن نہیں۔'' ڈینیل بولا۔

''اگر تم نے ایون سے ایگلائن آپریٹ کرنا سیکھی تھی تو ہم دوبارہ برمودا میں داخل ہو سکتے ہیں۔'' ول بھی آگے بڑھا تھا۔

جیف، روبینہ، جیسیکا اور سائمن نے بے یقینی سے ان سر پھروں کو دیکھا۔ کیسی بچکانہ باتیں کر رہے تھے وہ۔

"ایگلائن آرمی کی تحویل میں ہے اور یہ اتنا آسان نہیں ہے۔تم لوگوں کو اس جگہ کے قریب بھی پھٹکنے نہیں دیا جائے گا۔" جیف نے انہیں ہوش میں لانے کا فیصلہ کیا۔وہ جانتا تھا کہ ان کی چیزیں آرمی کی تحویل میں آ جانے کے بعد ان سے کچھ بھی نکلوانا اتنا آسان نہیں ہوگا۔

"کیا تم ہماری مدد نہیں کرو گے؟" ڈینیل، جیف کی طرف دیکھ کر بولا۔

"مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ تم سب کس بنا پر یہ باتیں کر رہے ہو؟ یہ کوئی بچوں کا کھیل نہیں ہے۔ہمیں پہلے یہاں سے باہر نکل کر حالات کا جائزہ لینا چاہیے۔اول تو ہمیں یہاں سے نکلنے نہیں دیا جائے گا۔ایون کی مدد کے بغیر تم لوگ کیسے داخل ہو گے؟ وہ پوری تیاری سے گیا تھا۔ایون کی حالت کیسی ہے ہمیں کچھ معلوم نہیں۔آپس میں بحث کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔فوج کے ساتھ تعاون کرو تاکہ وہ ہماری باتیں مان کر ہمیں کچھ کرنے کی اجازت دیں۔" روبینہ نے انہیں صحیح مشورہ دیا تھا۔

"روبینہ ٹھیک کہہ رہی ہے۔" جیف نے بھی اس کی تائید کی تھی۔

"کیا مجھے میرا موبائل فون مل سکتا ہے؟" اہارون، جیف کی طرف دیکھ کر بولا۔اسے سارہ سے بات کرنی تھی۔ اسے یہ سب بتانا ضروری تھا۔نہ جانے آگے کیا حالات ہوتے۔کاش اس نے اسے اپنے زندہ ہونے کی خبر نہ دی ہوتی تو وہ سکون سے آکل کی تلاش میں نکل سکتا تھا۔

"میں نے وہاں تصاویر بنائی تھیں۔کچھ ویڈیوز بھی ریکارڈ کی تھیں۔اگر ان لوگوں کے ہاتھ وہ سب لگ گیا تو ہم لمبی تفتیش کے چکر میں پھنس سکتے ہیں۔" موبائل کا سن کر روبینہ کو یاد آیا۔

"میں نے اور رول نے بھی ویڈیوز بنائی تھیں۔" جیسیکا بولی۔

"میں نے اور احمد نے بھی۔" سائمن بولا۔

"دیکھتے ہیں۔میں اس بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔مجھے یہ لوگ تمہارا ساتھی سمجھ کر ہی ٹریٹ کر رہے ہیں۔" جیف نے کندھے اچکائے۔وہ سب پریشان ہو کر وہیں انتظار کرنے لگے۔

پندرہ منٹ بعد کلارک دوبارہ میٹنگ روم میں داخل ہوا تھا۔

"تو آپ تیار ہیں ہمارے ساتھ تعاون کرنے کے لیے؟" کلارک بولا۔

"ہمیں ایک دفعہ ان لوگوں کو دیکھنے کی اجازت دیں جو کوما میں ہیں۔اس کے بعد ہم آپ سے ہر طرح کا تعاون کرنے کے لیے تیار ہیں۔" روبینہ بولی۔

"ٹھیک ہے آپ لوگ اپنے موبائل فونز کے پاسورڈ ہمیں اس پرچے پر لکھ دیں۔ہم انہیں چیک کرنے کے بعد آپ سب کو واپس کر دیں گے اور یہ گھڑیاں ہمیں اُتار کر دے دیں۔" اس نے ان کے ہاتھ میں پہنی ان گھڑیوں کی طرف اشارہ کیا تھا جو انہیں ایون نے دی تھیں۔اور ان کے ایکسپرٹ کی ہزار کوششوں کے باوجود نہیں کھلی تھیں۔ ان پر لاک لگا تھا۔وہ انہیں توڑنا نہیں چاہتے تھے۔حالات اتنی تیزی سے خراب ہوئے تھے کہ انہیں ایکسپرٹ بلا کر ان کے موبائل اور گھڑیاں اَن لاک کرنے کا موقع ہی نہیں مل سکا تھا اور اب اتنا وقت نہیں تھا کہ وہ مزید انتظار کرتے۔

رومینہ نے خاموشی سے پرچہ کھسکا کر اس پر اپنا نام اور موبائل پاسورڈ لکھا۔اس کی دیکھا دیکھی باقی سب نے بھی یہی کیا تھا کہ جو ہوگا دیکھا جائے گا۔ یہاں سے نکلنے کے لیے جو بھی ضروری تھا وہ کرنے کے لیے تیار تھے۔اس کے بعد ان سب نے گھڑیاں اُتارنے کی کوشش کی مگر وہ کھل ہی نہیں رہی تھیں۔

''شاید یہ کسی پاسورڈ سے لاک ہیں۔ایون ہی کھول سکتا ہے انہیں۔ ویسے اس میں بگز بوزون کے علاوہ اور کچھ نہیں تھا۔ہم نے وہ استعمال کیا تو یہ خالی ہوگئی تھیں۔اب یہ بیکار ہیں۔'' جیف نے کلارک کی طرف دیکھ کر کہا۔

''ٹھیک ہے، آپ لوگوں کو آدھا گھنٹہ مزید انتظار کرنا ہوگا۔'' کلارک ایک نظر ان کی گھڑیوں پر ڈال کر باہر نکل گیا تھا۔تقریباً آدھے گھنٹے کے بعد جارج دوبارہ اندر داخل ہوا تھا اور ان کے موبائل فونز میز پر رکھ دیئے۔

''آپ لوگ اپنے باقی ساتھیوں کو دیکھ لیں۔اس کے بعد ہمیں ہیڈ کوارٹر روانہ ہونا ہے۔ مجھے اوپر سے ہدایات ہیں کہ آپ لوگوں کو کڑی نگرانی میں وہاں تک لے جایا جائے۔'' کلارک سنجیدہ لہجے میں بولا۔

''مگر......'' اہارون کچھ بولنے ہی لگا تھا کہ جیف نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے خاموش کروا دیا تھا۔ اہارون ہونٹ بھینچ کر کھڑا ہوگیا۔

''آپ لوگ میرے ساتھ آئیں۔'' وہ یہ کہہ کر آگے بڑھ گیا تھا اور وہ سب اس کے پیچھے باہر نکل گئے۔

انہیں ایون کو باہر سے ہی دیکھنے کی اجازت دی گئی تھی۔ایون کی آنکھیں بند تھیں۔

''ایون پلیز اُٹھ جاؤ اور ہمیں اس مصیبت سے نکالو۔'' رومینہ آہستگی سے بولی۔

ماہم اور شاہان کے کمرے بھی برابر میں ہی تھے اور وہ بھی کم وبیش ایون جیسی حالت میں ہی تھے۔وہ سارے انہیں دیکھنے کے بعد خاموشی سے باہر آ گئے تھے۔

احمد کی آنکھوں میں آنسو تھے۔انہیں وہاں سے نکالنے کے باوجود بھی وہ اس کی دسترس سے بہت دور تھے۔ باہر آرمی کی گاڑیاں ان کا انتظار کر رہی تھیں۔مگر باہر نکلتے ہی انہیں حیرت کا شدید جھٹکا لگا تھا۔

دن کے وقت بھی رات کا سماں تھا۔تیز بارش اور طوفانی ہواؤں نے ان کا استقبال کیا تھا۔کڑکتی بجلیاں ان کے کانوں کے پردے پھاڑ رہی تھیں۔

آرمی کے لوگ انہیں تقریباً بھگاتے ہوئے بند ٹرکس تک لائے تھے۔وہ طوفان کی وجہ سے بہت مشکل سے ٹرکس میں سوار ہو پائے۔''یہ سب کیا ہو رہا ہے۔اتنا خراب موسم؟'' رومینہ کو حیرت ہوئی تھی ایسا طوفان اس نے اب تک نہیں دیکھا تھا۔

''مجھے کچھ بھی ٹھیک نہیں لگ رہا۔ان لوگوں نے ہم سب کو اتنی آسانی سے کیسے باہر آنے دیا؟ کیا انہیں ہمارے موبائل فونز میں کچھ نہیں ملا؟ اور اب یہ ہمیں ہیڈ کوارٹر لے جا رہے ہیں۔'' سائمن بولا۔

''اس خراب موسم میں ہمارا شہر میں گھومنا ٹھیک نہیں۔شہر کو خالی کرا لیا گیا ہے۔بس کچھ عمارتیں ہیں جہاں لوگ ٹھہرے ہیں۔موسم کے بہتر ہوتے ہی انہیں بھی ایگزٹ کرایا جائے گا۔اس وقت آرمی ہیڈ کوارٹر سے زیادہ محفوظ جگہ اور کوئی نہیں۔'' جیف کو یہ باتیں جارج کی اس سے انٹروگیشن کے دوران پتہ چلی تھیں۔وہ جانتا تھا کہ وہ لوگ ابھی تک انڈر آبزرویشن ہی ہوں گے۔

''اس خراب موسم میں ہم آکل کی تلاش کیسے کریں گے؟'' اہارون بولا۔

''موسم کی خرابی کی وجہ سے ساحلی علاقے خالی کرا لیے گئے ہیں۔ وہاں فوج کا پہرہ ہے۔ مجھے نہیں لگتا کہ ہم سمندر کے قریبی علاقوں کی طرف جا بھی پائیں گے۔'' جیف بولا۔

''تمہیں کیا ان لوگوں نے ہم پر نظر رکھنے کے لیے ہمارے ساتھ بھیجا ہے؟'' اہارون کو اس کے مسلسل بولنے پر غصہ آیا تھا۔ جیف کو غصہ تو بہت آیا مگر وہ خاموش بیٹھا رہا۔

''وہ صحیح کہہ رہا ہے اہارون! آپس میں ایک دوسرے پر شک مت کرو تم سب۔'' روبینہ غصے سے بولی۔

وہ اچھی طرح جانتی تھی کہ ناسا کو جب بھی کسی سائیکلون یا سمندری طوفان کی آمد کا پتہ چلتا تھا تو سمندر کے قریبی علاقوں میں ایمرجنسی نافذ کرنے کے لیے کیا اقدامات کیے جاتے تھے اور باہر حالات اس کی سوچ سے زیادہ خراب تھے۔ وہ سب خاموش بیٹھے تھے۔ مگر سب ایک ہی بات سوچ رہے تھے۔ آخر یہ سب کیا ہو رہا تھا؟ وہ کس مصیبت میں پھنس چکے تھے۔

اہارون کو اب صرف آکل کی فکر تھی۔ کیا وہ کبھی دوبارہ آکل کو دیکھ پائے گا بھی یا نہیں؟ اس کا دماغ کام کرنا چھوڑ رہا تھا۔ پہلی بار ایسا ہوا تھا کہ وہ ناامید ہو رہا تھا۔

''پریشان مت ہو۔ ہم ضرور کوئی نہ کوئی حل نکالیں گے۔'' احمد اس کے ساتھ آ بیٹھا تھا۔ اس نے ایک نظر احمد پر ڈالی۔

احمد ہی تھا جس کی وجہ سے وہ یہاں تک آئے تھے۔ اور اب احمد ہی تھا جو سب سے پہلے اس کی مدد کرنے کے لیے آگے بڑھا تھا۔ اپنی منزل کے قریب پہنچ کر بھی وہ اس سے فائدہ حاصل نہیں کر پایا تھا۔ اس کی بیوی اور بچہ ابھی تک کوما کی حالت میں تھے اور وہ سب فراموش کر کے ایک بار پھر سے اہارون کی مدد کے لیے تیار تھا۔

اہارون نے ہونٹ کاٹتے ہوئے خاموشی سے سر ہلا دیا تھا۔ انہیں اب ہیڈ کوارٹر پہنچنے کا انتظار تھا۔

ان سب نے اپنے موبائل کھول کر چیک کیے تھے پر اس میں ان کی بنائی گئی ویڈیوز اور تصاویر موجود نہیں تھیں۔ نہ جانے وہ آرمی نے ڈیلیٹ کر دی تھیں یا وہ ان کے موبائل میں ریکارڈ ہی نہیں ہوئی تھیں۔ کیا سچ تھا کیا جھوٹ یہ فیصلہ کرنا مشکل تھا۔

وہ سب برمودا سے نکلنے کے باوجود بھی انہی بھول بھلیوں میں کہیں گم ہو گئے تھے۔

O......❖......O

Puerto Rico-Army Base

13th December

4:00 pm

میٹنگ روم میں اس وقت جارج، پرائم منسٹر اور تمام اہم حکومتی افسران موجود تھے۔

جارج نے ہیڈ کوارٹر پہنچ کر اسے سیل کرنے کا حکم دیا تھا۔ اندر پہرہ سخت کر دیا گیا تھا۔ باہر شدید طوفان تھا اور وہ دوبارہ وہاں سے نکل نہیں پایا تھا۔ اس نے کلارک کو انہیں ایک جگہ جمع کرنے اور ہیڈ کوارٹر لانے کا حکم دیا تھا۔

ہاسپٹل کے میٹنگ روم میں لگے کیمروں سے وہ ان کی گفتگو سن سکتا تھا اور موبائل کا ذکر آتے ہی وہ چونکا تھا۔ پر ان کے موبائل کھولنے پر کلارک کو کچھ نہیں ملا تھا۔ ان کے پاس موجود خفیہ کیمرے بھی خالی ملے تھے۔ ان میں کوئی ریکارڈنگ نہیں تھی۔ اس نے انہیں باہر نکالنے کا فیصلہ کیا تھا۔ یہ مصیبت انہی کے ساتھ آئی تھی۔ اور شاید ان کو دیکھ کر وہ سامنے آنے کی کوشش کرتی۔ وہ آپس میں بھی کھل کر بات نہیں کرتے تھے۔

جیف نے ایلینز کا ذکر کیا تھا مگر وہ اسے مذاق میں اڑا گیا تھا۔ اگر یہ واقعی ایلینز تھے تو وہ ان کا مقابلہ کیسے کر سکتے تھے اور یہ لوگ اس بلا سے بچ کر یہاں تک کیسے پہنچے یہ جاننا ان کے لیے ضروری تھا۔ گو کہ اپنی گفتگو کے دوران جیف نے ہگز بوزون کا ذکر کیا تھا۔ مگر وہ صرف سفر کا ذریعہ تھا۔ مقابلے کا نہیں۔

نیول ہیڈ کوارٹر سے آخری رپورٹ آنے تک صرف یہی معلوم ہو سکا تھا کہ ان کے ہتھیار مرکری جیسے مائع سے بھرے تھے مگر مرکری میں پانی کی وافر مقدار پائی گئی تھی۔ پانی سمندر سے شامل ہوا تھا یا یہ ہتھیار تھے ہی ایسے یہ اندازہ لگانا مشکل تھا۔ اور پانی سے کیسے کسی خطرناک مخلوق کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے یہ اس کی سمجھ سے باہر تھا۔

''مجھے سمجھ نہیں آ رہا کہ تم نے انہیں اتنی آسانی سے باہر کیسے جانے دیا؟'' پرائم منسٹر کو اب تک جارج کے یہ اقدامات ہضم نہیں ہوئے تھے۔

''وہ کوئی پیشہ ور مجرم نہیں ہیں۔ اور نہ ہی کوئی جاسوس۔ ہم ان پر تشدد کر کے ان سے معلومات حاصل نہیں کر سکتے۔ آپ کے سامنے ان کا سامان اور ان کے موبائل چیک کیے گئے ہیں۔ ہمیں وہاں سے کوئی بھی مشکوک چیز نہیں ملی۔ غیر ملکی شہریوں کو اس طریقے سے پکڑ کر رکھنا، کیونکہ ہمارے ملک کا موسم خراب ہے، ہمارے لیے بہت سے مسائل پیدا کر سکتا ہے۔ دوسری بات یہ کہ اگر خبر رساں اداروں تک یہ بات پہنچ گئی کہ یہ لوگ واپس آ گئے ہیں اور ہم نے ان کو روک کر ان پر تجربات شروع کر دیئے ہیں تو آپ جانتے ہیں کہ کیا ہوگا۔ ہمیں اس معاملے کو بہت احتیاط سے لے کر چلنا ہے۔ انہیں یہاں لانے سے پہلے جس ہوٹل میں ٹھہرایا جائے گا وہاں کے ہر کمرے میں ہم نے ریکارڈنگ ڈیوائسز اور خفیہ کیمرے لگا دیئے ہیں۔ انہیں ہم اگر وہاں سے جانے کا کہتے تو یہ الگ الگ ہو کر بھی نکل سکتے تھے اور پھر انہیں ٹریس کرنا مشکل ہوتا۔ اب انہیں بتایا جائے گا کہ موسم خراب ہے اس لیے یہ لوگ یہاں رُک جائیں۔ اور موسم ٹھیک ہونے پر ہی انہیں ہیڈ کوارٹر لے جایا جائے گا۔ جب انہیں یہ احساس ہوگا کہ یہ آزاد ہیں تو یہ کھل کر بات کریں گے۔ ان کا ایک دوست غائب ہے۔ اور یہ ضرور اس اَن دیکھی مخلوق سے رابطہ کرنے کی کوشش کریں گے۔'' جارج نے پرائم منسٹر کو سارا پلان بتایا ورنہ اس کے سوال اسے مزید پریشان کر رہے تھے۔

''اب تک باہر کسی کو پتہ چلا ہے کہ یہ لوگ زندہ سلامت نکل آئے ہیں یا صرف سرچ مشین کے بارے میں ہی میڈیا پر نیوز چل رہی ہیں؟'' شہر کا میئر ڈیوڈ بولا تھا۔

''ان میں سے ایک نے اپنی بیوی سے بات کرنے کی خواہش ظاہر کی تھی جبکہ باقی سب نے ہوش میں آتے ہی ایسی کسی خواہش کا اظہار نہیں کیا۔ اس کے ذریعہ یہ بات یقیناً باہر نکلے گی لیکن اب بھی موسم کی خرابی کی وجہ سے نیوز چینلز کو ہمارے ارد گرد گھومنے کا موقع نہیں مل رہا ہے لہٰذا وہ بھی موسم کی بہتری کا انتظار کریں گے۔'' جارج بولا۔ اور ان سب نے اس کی بات پر اثبات میں سر ہلا دیا تھا۔

شہر کو خالی کرالیا گیا تھا مگر انہیں اب بھی جگہ جگہ سے تباہ کاریوں کی اطلاعات مل رہی تھیں۔

''میرے خیال میں آپ کو ٹی وی چینلز پر آ کر عوام کو حوصلہ رکھنے کی ہدایت دینی چاہیے۔ میں سیٹلائٹ کنیکٹ کرواتا ہوں۔ آپ یہیں سے براہِ راست خطاب کی تیاری کریں۔'' جارج یہ کہہ کر کمرے سے باہر نکل گیا تھا۔ اور پرائم منسٹر صاحب نے جلدی جلدی اہم نکات نوٹ کرنا شروع کر دیئے۔

○.....❖.....○

Carribean Island-Cancun Palace

Puerto Rico

13th December

4:30 pm

آرمی ٹرکس رُکتے ہی وہ سارے اُتر آئے تھے مگر باہر نکلتے ہی ہوٹل کی عمارت کو دیکھ کر انہیں حیرانی ہوئی تھی۔ طوفان کی وجہ سے وہ تقریباً بھاگتے ہوئے ہوٹل کی لابی کے اندر داخل ہوئے تھے۔

''ہم ہوٹل کیوں آئے؟'' اندر پہنچتے ہی جیف نے کلارک سے سوال کیا تھا۔

''آرمی بیس جانے والے راستے پر بڑی تعداد میں درخت گرے ہیں۔ راستہ صاف ہوتے ہی ہم نکل جائیں گے۔ مگر اس میں کافی وقت لگے گا۔'' کلارک بولا۔

''مگر شہر کو تو خالی کرالیا گیا ہے۔ ہوٹل میں کون ہوگا؟'' جیسیکا بولی۔

''یہاں ان لوگوں کو ٹھہرایا گیا ہے جو کسی نہ کسی وجہ سے آخر تک یہیں پھنسے رہ گئے۔ اب بھی شہر میں ریسکیو آپریشن جاری ہے۔ جو فیملیز بروقت نہیں نکلیں انہیں یہیں اکٹھا کیا جا رہا ہے۔ موسم کی بہتری تک انہیں باہر نکلنے کی اجازت نہیں ہے۔'' کلارک یہ کہہ کر ریسیپشن کی طرف بڑھ گیا تھا۔ وہ سارے ہوٹل کا جائزہ لینے لگے۔ وہاں اسٹاف موجود تھا اور عام لوگ بھی لابی میں گھومتے نظر آ رہے تھے۔

کینکن پیلس پورٹو ریکو کے بڑے ہوٹلوں میں شمار ہوتا ہے۔ یہ تقریباً 18 منزلہ اونچی عمارت تھی۔ جس میں ہر کمرے کی باہری دیوار شیشے کی بنی ہوئی تھی۔ کلارک نے ان کی بکنگ کروا کر چابیاں ان کے حوالے کی تھیں۔

''آپ سب کے کمرے سترہویں فلور پر ہیں۔ مزید احکامات آنے تک آپ اس ہوٹل کی حدود سے باہر نہیں نکل سکیں گے۔ میں نے ہوٹل انتظامیہ سے کہا ہے کہ وہ آپ کو لباس وغیرہ مہیا کر دیں۔ میں چلتا ہوں۔ مجھے باہر انتظامات پر نظر ڈالنی ہے۔'' وہ یہ کہہ کر باہر نکل گیا تھا۔

ان کے پاس ان کا سامان موجود نہیں تھا۔ وہ اس دن سے لے کر اب تک انہی کپڑوں میں تھے اور یہ سوچ کہ یہ کپڑے انہوں نے تین ماہ سے پہن رکھے تھے انہیں کوفت میں مبتلا کر رہی تھی۔

ہوٹل میں ہی کچھ مشہور برانڈز کے آؤٹ لیٹس تھے۔ انہوں نے وہاں سے اپنے لیے مطلوبہ سائز کے کپڑے لیے تھے۔ ان کا بل ہوٹل کے بل کے ساتھ بنا دیا گیا تھا جو کہ آرمی کے ذمے تھا۔ ان کے پاس پیسے موجود نہیں تھے لہٰذا وہ خود سے یہ بل ادا نہیں کر سکتے تھے۔ کپڑے لے کر وہ لفٹ کی طرف بڑھ گئے

''میں چاہوں گا کہ تم سب فریش ہو کر میرے کمرے میں جمع ہو جاؤ۔ آگے ہمیں کیا لائحہ عمل اپنانا ہے اس کے بارے میں ہمارا آپس میں بات کرنا بہت ضروری ہے۔'' اہارون بولا اور ان سب نے اس کی بات کی تائید میں سر ہلایا تھا۔

اہارون اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا اسے کچھ بھی اچھا نہیں لگ رہا تھا اس کا دھیان مسلسل آکل کی طرف تھا۔ اس کے پاس کوئی ایسا پلان موجود نہیں تھا جس کی مدد سے وہ آکل تک پہنچ پاتا پر وہ امید نہیں کھونا چاہتا تھا۔

کمرے میں پہنچتے ہی اسے اپنے بیڈ پر ضروری سامان کے کچھ شاپرز ملے تھے۔ وہ کپڑے نکال کر واش روم کی طرف بڑھ گیا تھا۔ نہانے سے اس کے دماغ کو کسی حد تک سکون ملا تھا۔

وہ نہا کر اپنے کمرے میں موجود کافی ٹیبل کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے ساتھ ہی شیشے کی وہ بڑی سی دیوار تھی جس سے باہر کا ہر منظر بخوبی دیکھا جا سکتا تھا۔ عام دنوں میں تو یہ منظر یقیناً خوب صورت لگتا ہوگا کیونکہ موسم صاف ہونے پر یہاں سے سمندر صاف نظر آتا تھا مگر اس وقت باہر اندھیرا تھا۔ تیز برستی بارش اور کڑکتی بجلی کے علاوہ اسے اور کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا اس نے گھڑی پر نظر ڈالی شام کے پانچ بج رہے تھے۔ اسے عجیب سا خوف محسوس ہوا۔ اتنی طوفانی بارش اور اس قدر گھپ اندھیرا اس نے آج تک نہیں دیکھا تھا۔

شاید یہاں کے لوگوں کے لیے یہ طوفان عام بات ہو۔ مصر میں عام طور پر ڈسٹ اسٹورم آیا کرتے تھے۔ دن کو رات میں بدل دینے والا طوفان وہ اپنی زندگی میں پہلی دفعہ دیکھ رہا تھا۔ کسی نے اس کے کمرے کے دروازے پر دستک دی تھی۔

اس نے جا کر دروازہ کھولا تو ول اور احمد کھڑے تھے۔ اس نے ایک طرف ہٹ کر انہیں راستہ دیا تھا اور کمرے کا دروازہ بند کر دیا۔ وہ سارے خاموشی سے کافی ٹیبل کے اردگرد پڑے صوفوں پر آبیٹھے۔

''سارہ سے بات ہوئی تمہاری؟'' احمد نے پوچھا۔

''نہیں یہاں سگنلز کا مسئلہ ہے شاید۔'' اس نے ایک نظر موبائل پر ڈالی جہاں اب بھی سگنل کی جگہ ایمرجنسی لکھا آ رہا تھا۔

''کچھ کھانے کے لیے منگواؤں۔'' ول ان دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

''سب آجائیں تو پھر کافی آرڈر کر لیں گے۔'' اہارون نے مشورہ دیا تھا اور وہ سر ہلا کر باہر دیکھنے لگا۔

''مجھے یہ بات سمجھ نہیں آئی کہ انہوں نے ہمیں یہاں کیوں رُکوایا۔'' اہارون شیشے پر گرتی بارش کی تیز بوندوں کو دیکھتے ہوئے بولا۔

''میں اپنی زندگی میں پہلی دفعہ ایسا طوفان دیکھ رہا ہوں۔'' احمد باہر کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

''میں بھی۔'' اہارون نے اس کی تائید کی تھی۔

''طوفان تو بہت دیکھے ہیں لیکن...... لیکن اس کی شدت واقعی کچھ زیادہ ہے یا شاید سمندری علاقے میں ایسے ہی طوفان آتے ہیں۔ میں خود پورٹو ریکو پہلی دفعہ آیا ہوں۔ لہٰذا میں وثوق سے کچھ کہہ نہیں سکتا۔'' ول کو بھی اس بارے میں زیادہ معلومات حاصل نہیں تھیں۔

دروازے پر دوبارہ دستک ہوئی تھی اور اس بار احمد نے اُٹھ کر دروازہ کھولا تھا۔ روبینہ اندر داخل ہوئی تھی۔ وہ سارے سیدھے ہو کر بیٹھ گئے تھے۔

''تو پھر کیا پلان ہے؟'' وہ اہارون کی طرف دیکھتے ہوئے ایک طرف رکھے صوفے پر جا بیٹھی تھی۔

''پلان تو فی الحال میرے پاس کوئی بھی نہیں ہے۔ سب آ جائیں تو بات کرتے ہیں۔'' اسے واقعی سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا بات کریں گے۔

اسے ایون کی شدت سے کمی محسوس ہوئی۔ پہلی بار اسے احساس ہو رہا تھا کہ اس مشکل سے وہ اکیلے نہیں نکل سکے گا۔

کیا تھا ایون جیرالڈ؟ اس کا وہ مشین بنانا، اس کی ریسرچ، ہر مضمون پر کمال ہونا، ان جیسے ذہنوں کو اس سفر پر راضی کرنا اور پھر وہاں سے واپس لے کر آنا۔ یہ تو صدیوں کی محنت لگتی تھی۔ اور اب وہ موت اور زندگی کے بیچ میں جھول رہا تھا۔ اس کی فکر کرنے والا اور اسے پوچھنے والا کوئی بھی نہیں تھا۔

''اپنی بیوی سے بات کی تم نے؟'' روبینہ نے اس سے وہی سوال پوچھا۔

''یہاں سگنلز نہیں ہیں اور میں فی الحال بات کرنا بھی نہیں چاہتا۔ کیا بتاؤں گا آکل کے بارے میں؟ وہ پریگنٹ ہے اور مجھے نہیں لگتا یہ خبر سن کر اسے اچھا محسوس ہو گا۔'' اہارون بولا تھا اور یہ سنتے ہی ان سب کے چہروں پر خوشی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ وہ اسے مبارکباد دینے لگے۔

اہارون ایک بار پھر رو پڑا تھا۔ احمد اُٹھ کر اس کے قریب جا بیٹھا۔ ''اس خوشی کے موقع پر کیوں رو رہے ہو اہارون؟''

''آکل کے بغیر کوئی خوشی، خوشی نہیں ہے۔ وہ یہاں ہوتا تو کتنا خوش ہوتا۔ میں تو یہ بھی نہیں جانتا کہ وہ زندہ ہے یا نہیں۔ کچھ بھی اچھا نہیں لگ رہا مجھے۔ نہ کچھ مکمل لگ رہا ہے۔'' وہ اپنے آنسو پونچھتے ہوئے سیدھا ہو بیٹھا تھا۔

وہ اس کی آکل سے جذباتی انسیت سے اچھی طرح واقف تھے۔ انہوں نے اہارون کو کبھی بھی آکل کے بغیر نہیں دیکھا تھا۔

''ہم اسے ضرور ڈھونڈ لیں گے۔'' ول نے آگے بڑھ کر اس کے ہاتھوں پر اپنا ہاتھ رکھ دیا تھا۔

روبینہ خاموشی سے ان تینوں کو دیکھتی رہی، وہ تینوں کیا بات کر رہے تھے۔ کہاں سے ڈھونڈ لیں گے وہ اس کو؟ کم از کم وہ تو کبھی بھی برمودا کی گہرائیوں میں جانے کے لیے تیار نہیں ہونے والی تھی۔

جب ایگلائن ہی فوج کے قبضے میں تھی تو کیا یہ کسی کشتی پر جا کر سمندر میں چھلانگ لگاتے اور برمودا کی گہرائیوں میں ہمیشہ کے لیے خود کو کھو دیتے؟

اس نے خاموشی سے صوفے سے سر ٹکا لیا تھا۔ باہر تیز ہوتے طوفان کو وہ بخوبی دیکھ سکتی تھی۔ اتنا طوفان تو اس نے آج تک ناسا کے کسی بھی سیٹلائٹ پر ریکارڈ نہیں کیا تھا۔ جانے کیوں اس کا دل گواہی دے رہا تھا کہ کچھ بہت غلط ہونے والا ہے۔

O.....❖.....O

Carribean Island-Cancun Palace
Puerto Rico
13th Decemter
4:45 pm

اپنے کمرے میں داخل ہوتے ہی اس نے کمرے کا دروازہ تیزی سے بند کیا۔ اس نے ایک نظر کمرے پر ڈالی۔ بیڈ پر کچھ شاپرز اور کچھ ضروری سامان موجود تھا۔ اس نے ہاتھ میں پکڑے کپڑوں کے شاپرز بیڈ پر پھینکے۔ اس کے چہرے پر ایک مکروہ مسکراہٹ پھیل گئی تھی۔ ایون اپنی زندگی کی آخری سانسیں لے رہا تھا۔ اس کا مقصد کامیاب ہوا تھا۔ ایون کا برمودا جانے کا راستہ ہمیشہ کے لیے بند ہو چکا تھا اور اسے برمودا کے رکھوالوں کو جگانے کے مقصد میں کامیابی حاصل ہوئی تھی۔

اس نے ایک نظر باہر خراب ہوتے موسم پر ڈالی۔ یہ شہر اور یہاں کے رہنے والے نہیں جانتے تھے کہ یہاں پر کیا قیامت ٹوٹنے والی تھی۔ اس نے اپنے راستے کی سب سے بڑی رکاوٹ کو آئی سی یو میں آخری سانس لیتے دیکھا تھا۔ اسے ایک بات کا افسوس تھا کہ چاندی کی کتاب اس تک نہیں پہنچ سکی تھی۔ ان کا سامان آرمی کی تحویل میں تھا اور اس کا وہ برمودا پرزم بھی۔ مگر یہ سب اس کے پاس بہت جلد پہنچنے والا تھا۔

اس شہر پر نازل ہونے والی مصیبت کو بڑی سے بڑی ٹیکنالوجی اور کوئی بھی فوجی طاقت نہیں روک سکتی تھی۔ اس نے اپنے کپڑے اُٹھائے تھے۔ اور اب اسے فریش ہو کر اہارون کا وہ پلان سننا تھا جو باقی سب کو بھی موت کے گھاٹ اُتارنے والا تھا۔

O.....❖.....O

Carribean Island-Cancun Palace
Puerto Rico
13th December
5:30 pm

وہ سب اہارون کے کمرے میں جمع تھے۔ انہوں نے وہیں پر کافی اور اسنیکس کا آرڈر کر دیا تھا۔

سائمن کی طبیعت پہلے سے بہتر تھی پر ڈینیل کو اب بھی کافی مشکل پیش آ رہی تھی لہٰذا اسے بیڈ پر لٹا دیا گیا تھا۔

''تو پھر کیا سوچا ہے آپ سب نے؟'' سائمن ان سب کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

''میں نہیں جانتا اور میرا دماغ بالکل خالی ہے۔ مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا کہ مجھے کیا کرنا چاہیے۔ کیا ہم کسی طرح ایگلائن فوج کی تحویل سے حاصل کر سکتے ہیں؟'' وہ جیف کی طرف پُر امید نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا۔

''یہ ناممکنات میں سے ہے۔ وہاں کوئی ایک یا دو آدمی پہرے پر نہیں ہوں گے۔ وہ آرمی بیس ہے۔ وہاں کی سیکیورٹی تم سب کی سوچ سے زیادہ سخت ہے۔ کوئی بڑی بات نہیں کہ میرے اور آپ کے ارادے اب بھی کسی مانیٹرنگ روم میں بیٹھ کر دیکھے جا رہے ہوں۔'' وہ بھنویں اُچکا کر معنی خیزی سے مسکرایا۔ اس نے انہیں خبردار کرنا

ضروری سمجھا تھا۔ وہ نہ تو اپنے ملک سے غداری کرنا چاہتا تھا اور نہ ہی ان سب کو مشکل میں ڈالنا چاہتا تھا۔ اس سفر نے ان سب کے درمیان ایک انوکھا رشتہ قائم کر دیا تھا۔ اور وہ سب یہ سن کر سیدھے ہو کر بیٹھ گئے تھے۔ یقیناً ایسا ہو سکتا تھا ان کا دھیان اس طرف نہیں گیا تھا۔

''فرض کریں اگر آپ وہ سرچ مشین حاصل کر بھی لیتے ہیں۔ تو ایون کے علاوہ اسے کھولنا، اسے چلانا ہم میں سے کسی کے بس کی بات نہیں۔ گاڈ پارٹیکل صرف ایون کے پاس تھا۔ ہمارے ہتھیاروں میں موجودہ مائع وہیں ختم ہو گیا تھا اور وہ بھی آرمی کی تحویل میں ہیں۔ ہم بغیر ہتھیاروں کے اور بغیر تیاری کے بلکہ بغیر ایون کے وہاں داخل نہیں ہو سکتے۔ یہ تو وہ باتیں ہیں جو ہماری نظروں کے سامنے تھیں۔ ایون جیسا انسان اور نہ جانے کیا کیا خفیہ تیاریاں کر کے گیا ہوگا۔ اس سفر میں ہماری نظروں سے بہت کچھ اوجھل تھا۔ تو ہمیں حقیقت پسندی سے سوچنا ہوگا۔ ہم سب کا وہاں سے خیریت سے نکل آنا کسی معجزے سے کم نہیں ہے۔ یہ سب میں اس لیے نہیں کہہ رہا کہ میں یو ایس آرمی سے ہوں۔ بلکہ یہ میں اس لیے کہہ رہا ہوں کہ موت کو اتنے قریب سے دیکھنے کے بعد دوبارہ زندگی کی طرف واپس آنا میرے لیے بھی ایک نہ بھولنے والا تجربہ ہے۔ اور یہ ایون کے بغیر ممکن نہیں تھا۔ مجھے نہیں لگتا کہ ہم میں سے کوئی بھی اب دوبارہ وہاں داخل ہونا چاہے گا۔ یہ سراسر خودکشی ہوگی۔'' وہ ان سب کے چہروں کو سنجیدگی سے دیکھتے ہوئے بولا تھا۔

''اہارون، جیف ٹھیک کہہ رہا ہے۔ پہلے ہمارے پاس برمودا میں داخل ہونے کے لیے یہ امید تھی کہ ایون ہم سب کو وہاں سے زندہ نکال کر لائے گا۔ کیونکہ اس نے ہمیں اس بات کا یقین دلایا تھا اس نے ہمیں وہ ٹیکنالوجی دکھائی تھی اس کا طریقہ سمجھایا تھا۔ مگر اب ہمارے پاس نہ تو وہ ٹیکنالوجی ہے اور نہ ہی ہمارے پاس کوئی امید ہے۔ کیا تم اپنے ہاتھوں سے اپنے ساتھیوں کو اس موت کے گہرے گڑھے میں دھکیل دو گے؟'' رومینہ نے بھی اپنی طرف سے اہارون کو سمجھانے کی کوشش کی تھی۔

وہ جانتا تھا کہ رومینہ ٹھیک کہہ رہی ہے اور وہاں داخل ہونے کی بات تو تب شروع ہوتی جب ان کے پاس کوئی ذرائع ہوتے۔ فی الحال تو وہ ہوٹل میں بیٹھ کر صرف اس معاملے پر بات ہی کر سکتے تھے۔ ہر جگہ آرمی کا پہرہ تھا۔ وہ کوئی جاسوس تو تھے نہیں۔ جو لڑائی کرتے اور فائرنگ کرتے نکل جاتے۔ وہ انگلیاں بالوں میں پھنسا کر بیٹھ گیا تھا۔

اچانک ایک زوردار دھماکا ہوا تھا اور وہ سارے اُچھل کر کھڑے ہو گئے تھے۔

''یہ کیا ہوا ہے؟'' جیسیکا خوفزدہ نظروں سے باہر کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔

''او مائی گاڈ!'' رومینہ کے منہ سے رُک رُک کر یہ الفاظ ادا ہوئے تھے۔

ہوٹل کے سامنے آسمان پر ایک آرک نمودار ہوا تھا جس سے تیز روشنی پھوٹ رہی تھی۔ بجلی کڑا کے کے ساتھ شہر کی مختلف عمارتوں پر گرنا شروع ہو گئی تھی۔ انہیں اچانک ہی زلزلہ محسوس ہوا تھا۔

''جلدی نکلو یہاں سے زلزلہ آ رہا ہے۔ ہمیں فوراً نیچے اُترنا ہوگا۔'' اچانک ہی ول چلایا تھا۔

اہارون، ڈینیل کی طرف مڑا تھا مگر وہ پہلے ہی اُٹھ کر کھڑا ہو چکا تھا۔

اچانک ان کے کمرے کا شیشہ ایک چھناکے سے ٹوٹا تھا اور شیشے کے ٹکڑے اُڑتے ہوئے ان تک آئے تھے۔

وہ سارے اپنے آپ کو بچاتے ہوئے دروازے کی طرف بھاگے تھے۔طوفانی بارش کے پانی کا تیز ریلا اندر کی طرف آیا تھا۔ ہوٹل کی بجلی جلنا بجھنا شروع ہو گئی تھی۔

''یہاں سے نکلو۔'' اہارون چلایا۔ وہ سارے آگے پیچھے بھاگے تھے۔ ول لفٹ کے پاس کھڑا تیزی سے بٹن پریس کر رہا تھا۔

''یہ کام نہیں کر رہی۔'' ول چلایا۔

''زینے کی طرف چلو جلدی۔'' جیف چلایا اور وہ سب بھاگتے ہوئے زینے کی طرف بڑھ گئے تھے۔مگر سترہویں فلور سے نیچے اُترنا اتنا آسان نہیں تھا۔ سیڑھیوں پر اور بھی لوگ بھاگ رہے تھے۔ ہر طرف بھاگ دوڑ مچ چکی تھی۔

''یہ پانی کہاں سے آ رہا ہے؟'' جیسیکا پھسلتے پھسلتے سنبھلی تھی۔ اگر وہ سیڑھیوں پر گرتی تو بری طرح زخمی ہو سکتی تھی۔ کمروں سے پانی نکل کر سیڑھیوں تک آنے لگا تھا۔

''میرے خیال سے کمروں میں لگی گلاس والز ٹوٹنا شروع ہو گئی ہیں۔ ہمیں تیزی سے نیچے اُترنا ہوگا۔'' جیف چلاتے ہوئے بولا۔

اچانک باہر سے فائرنگ کی آوازیں تیز ہو گئی تھیں۔ جیف ان کے ساتھ ساتھ باقی لوگوں کی مدد بھی کر رہا تھا۔ وہ سب بھی وہیں رُک کر باقی سب کو ایگزٹ کرنے میں مدد کرنے لگے۔

اچانک قریب ہی کہیں زوردار دھماکہ ہوا تھا۔ پورے ہوٹل کے شیشے ایک چھناکے سے ٹوٹے تھے۔ ہر طرف چیخ و پکار مچ گئی تھی۔ ہوٹل کی بجلی مکمل طور پر بند ہو چکی تھی اور پانی کی وجہ سے لوگ پھسل کر گر رہے تھے۔

''یہ فائرنگ اور دھماکے کون کر رہا ہے؟'' احمد چلایا۔

''مجھے نہیں معلوم۔ یہاں سے نکلنا بہت مشکل ہوگا۔ سیڑھیوں کا راستہ محفوظ نہیں ہے۔ ہمیں کچھ اور کرنا ہوگا۔'' جیف بولا۔

تیرہویں فلور پر پہنچ کر وہ لوگ وہیں رُک گئے تھے۔

جبکہ باقی لوگ مسلسل سیڑھیوں سے اُتر کر بھاگنے میں مصروف تھے۔

''کوئی اور راستہ نہیں ہے۔ ہوٹل کی لفٹ بند ہو چکی ہے۔'' جیسیکا بولی۔

''اگر ہم ان سیڑھیوں سے گئے تو یقیناً پھسل کر یا کسی کے پیروں کے نیچے کچل کر مارے جائیں گے۔'' ول بولا۔

''آخر یہ ہو کیا رہا ہے؟ آسمانی بجلی اس طرح تو نہیں کر سکتی۔'' جیسیکا خوفزدہ لہجے میں بولی۔

فلور تقریباً خالی ہونے والا تھا۔ لوگ نیچے کی طرف بھاگ رہے تھے۔

''ہمیں کسی طرح باہر کے حالات کا جائزہ لینا ہوگا۔ یہاں پر سیوریج پائپ ہوں گے؟'' ڈینیل بولا۔

''میں نے ہوٹل میں داخل ہوتے وقت دیکھا تھا داخلی حصے کی طرف بڑے بڑے پیراشوٹ میٹریل کے شیڈز لگے تھے۔ آپ لوگوں میں سے اگر کسی کو اونچائی کا خوف نہیں ہے تو ہم کسی کمرے سے چھلانگ لگا کر نیچے پہنچ سکتے

وہ سارے اپنے آپ کو بچاتے ہوئے دروازے کی طرف بھاگے تھے۔طوفانی بارش کے پانی کا تیز ریلا اندر کی طرف آیا تھا۔ ہوٹل کی بجلی جلنا بجھنا شروع ہوگئی تھی۔

''یہاں سے نکلو۔'' اہارون چلایا۔ وہ سارے آگے پیچھے بھاگے تھے۔ ول لفٹ کے پاس کھڑا تیزی سے بٹن پریس کر رہا تھا۔

''یہ کام نہیں کر رہی۔'' ول چلایا۔

''زینے کی طرف چلو جلدی۔'' جیف چلایا اور وہ سب بھاگتے ہوئے زینے کی طرف بڑھ گئے تھے۔مگر سترہویں فلور سے نیچے اُترنا اتنا آسان نہیں تھا۔سیڑھیوں پر اور بھی لوگ بھاگ رہے تھے۔ ہر طرف بھاگ دوڑ مچ چکی تھی۔

''یہ پانی کہاں سے آرہا ہے؟'' جیسیکا پھسلتے پھسلتے سنبھلی تھی۔اگر وہ سیڑھیوں پر گرتی تو بری طرح زخمی ہوسکتی تھی۔کمروں سے پانی نکل کر سیڑھیوں تک آنے لگا تھا۔

''میرے خیال سے کمروں میں لگی گلاس والز ٹوٹنا شروع ہوگئی ہیں۔ہمیں تیزی سے نیچے اُترنا ہوگا۔'' جیف چلاتے ہوئے بولا۔

اچانک باہر سے فائرنگ کی آوازیں تیز ہوگئی تھیں۔ جیف ان کے ساتھ ساتھ باقی لوگوں کی مدد بھی کر رہا تھا۔ وہ سب بھی وہیں رُک کر باقی سب کو ایگزٹ کرنے میں مدد کرنے لگے۔

اچانک قریب ہی کہیں زوردار دھماکہ ہوا تھا۔ پورے ہوٹل کے شیشے ایک چھناکے سے ٹوٹے تھے۔ ہر طرف چیخ و پکار مچ گئی تھی۔ ہوٹل کی بجلی مکمل طور پر بند ہوچکی تھی اور پانی کی وجہ سے لوگ پھسل کر گر رہے تھے۔

''یہ فائرنگ اور دھماکے کون کر رہا ہے؟'' احمد چلایا۔

''مجھے نہیں معلوم۔ یہاں سے نکلنا بہت مشکل ہوگا۔سیڑھیوں کا راستہ محفوظ نہیں ہے۔ہمیں کچھ اور کرنا ہوگا۔'' جیف بولا۔

تیرہویں فلور پر پہنچ کر وہ لوگ وہیں رُک گئے تھے۔

جبکہ باقی لوگ مسلسل سیڑھیوں سے اُتر کر بھاگنے میں مصروف تھے۔

''کوئی اور راستہ نہیں ہے۔ہوٹل کی لفٹ بند ہوچکی ہے۔'' جیسیکا بولی۔

''اگر ہم ان سیڑھیوں سے گئے تو یقیناً پھسل کر یا کسی کے پیروں کے نیچے کچل کر مارے جائیں گے۔'' ول بولا۔

''آخر یہ ہو کیا رہا ہے؟ آسمانی بجلی اس طرح تو نہیں کرسکتی۔'' جیسیکا خوفزدہ لہجے میں بولی۔

فلور تقریباً خالی ہونے والا تھا۔لوگ نیچے کی طرف بھاگ رہے تھے۔

''ہمیں کسی طرح باہر کے حالات کا جائزہ لینا ہوگا۔ یہاں پر سیوریج پائپ ہوں گے؟'' ڈینیل بولا۔

''میں نے ہوٹل میں داخل ہوتے وقت دیکھا تھا داخلی حصے کی طرف بڑے بڑے پیراشوٹ میٹریل کے شیڈز لگے تھے۔آپ لوگوں میں سے اگر کسی کو اونچائی کا خوف نہیں ہے تو ہم کسی کمرے سے چھلانگ لگا کر نیچے پہنچ سکتے

ہیں۔'' جیسیکا بولی اور وہ سب اس بات پر متفق ہو کر تیزی سے ایک خالی کمرے کی طرف بھاگے تھے۔

کمرے کا دروازہ کھلتے ہی انہیں اندازہ ہوا تھا کہ حالات ان کی توقع سے زیادہ خراب ہو چکے ہیں۔ باہر ہر طرف آگ اور دھواں تھا۔

''یہ...... یہ سب کیا ہے؟'' سائمن کو خوف محسوس ہوا۔

وہ سب جلدی جلدی اس کمرے کی ٹوٹی ہوئی گلاس وال تک پہنچے تھے۔ ہوا بہت تیز تھی وہ چیزوں کا سہارا لیتے ہوئے بمشکل وہاں کھڑے ہوئے تھے۔

''اوہ میرے خدا! یہ کیا ہو رہا ہے؟'' اہارون ٹرانس کی کیفیت میں بولا۔

باہر چیخ و پکار کرتے لوگ ہر طرف دوڑ رہے تھے گاڑیاں ایک دوسرے سے ٹکرا رہی تھیں۔ ایک طرف گاڑیوں کی لمبی قطار تھی۔ بجلی وقفے وقفے سے مختلف جگہوں پر گر رہی تھی۔ مگر جسے وہ بجلی سمجھ رہے تھے وہ بجلی نہیں تھی۔ ان سب نے دیکھا۔ وہ آسمان پر بہت قریب تھے۔

یہ ان فلائنگ مشینز سے نکلتی لیزرز تھیں جنہیں وہ بجلی کا گرنا سمجھے تھے اور اس سے بھی خوفناک تھا نیچے بھاگتے اور فائر کرتے وہ شیپ شفٹرز!

وہ ان کے پیچھے یہاں تک آ گئے تھے۔

''کیا قیامت آ گئی ہے؟'' جیسیکا سفید چہرے کے ساتھ بولی۔

''ہمیں جلد از جلد ہیڈ کوارٹر پہنچنا ہوگا۔ اس وقت وہی محفوظ جگہ ہے۔ ورنہ ہم سب مارے جائیں گے۔'' جیف چلّایا۔

''وہ دیکھو! وہاں ایک آرمی ٹرک کھڑا ہے۔ ہمیں کسی طرح وہاں تک پہنچنا ہوگا۔'' ڈینیل نے آرمی ٹرک کی طرف اشارہ کیا۔

کلارک کہیں نظر نہیں آیا تھا۔ مگر آرمی فورسز مسلسل مقابلہ کرتی نظر آ رہی تھیں۔

''اب ہم ان کے سامنے ان شیڈز پر کود نہیں سکتے۔ یہ ہماری تلاش میں ہی یہاں تک آئے ہیں۔ کودنے سے ہم سیدھا ان کے نشانے پر ہوں گے۔'' احمد بولا۔

''پیچھے کھلنے والی کھڑکی کے قریب کوئی سیوریج پائپ تلاش کرو۔ ہم اس کی مدد سے نیچے اُترتے ہیں۔ عقبی حصہ اب تک حملے سے محفوظ ہوگا۔'' ول چلّایا۔

''مگر ڈینیل کے لیے اس حالت میں پائپ کے ذریعے نیچے اُترنا مشکل ہوگا۔'' اہارون بولا۔

''میری فکر مت کرو۔ میں بالکل ٹھیک ہوں۔'' ڈینیل بولا۔

''تیرھویں فلور سے پائپ کے ذریعے نیچے اُترنا بے وقوفی ہے اور بارش کی وجہ سے پائپ پر پھسلن بڑھ گئی ہے۔ اگر ہم میں سے کوئی ایک بھی پھسلا تو بری طرح سے موت کا شکار ہوگا۔'' جیف کھڑکی سے نیچے جھانکتے ہوئے بولا۔

ہوٹل کا عقبی حصہ ویران تھا۔ ایک بار وہ کسی طرح نیچے پہنچ جاتے پھر ٹرک تک جانے کا کوئی نہ کوئی راستہ ڈھونڈ نکالتے۔

اچانک جیف کی نظر دائیں طرف پڑی۔ سیوریج پائپ سے کچھ دور ہی ایک لوہے کا زینہ تھا جو نیچے جا رہا تھا۔ شاید یہ زینہ ہوٹل کے کلینگ اسٹاف کے لیے استعمال ہوتا تھا۔ جس کمرے میں وہ موجود تھے وہاں سے چار کمرے چھوڑ کر اس زینے کا دروازہ تھا۔

''جلدی آؤ میرے پیچھے۔'' وہ یہ کہہ کر باہر کی طرف نکلا۔

وہ سارے ایک ساتھ اس کے پیچھے بھاگے تھے۔ ہوٹل کی راہداری کے آخر میں ایک چھوٹا سا کمرہ تھا۔ جیف دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔ وہاں ہوٹل کی صفائی کرنے والوں کا سامان اور کپڑے پڑے تھے۔ اس نے اسی کمرے کے آخر میں موجود دوسرا دروازہ کھولا۔ اس کا اندازہ صحیح ثابت ہوا تھا۔ یہ دروازہ ہوٹل کے عقبی حصے میں لگے اس زینے پر کھلتا تھا۔ وہ سب تیزی سے لوہے کے اس زینے کے ذریعے نیچے اُتر آئے۔

عمارت کے داخلی حصے کی نسبت اس طرف رش نہیں تھا۔ گو کہ بھاگ دوڑ اس طرف بھی مچی ہوئی تھی۔ مگر ہوٹل اسٹاف کے علاوہ اور کسی کو شاید عقبی راستے کا علم نہ تھا۔ وہ سارے احتیاط سے بھاگتے ہوئے آگے بڑھ رہے تھے۔

''آخر ہم جا کہاں رہے ہیں؟'' سائمن نے چلا کر ان سے پوچھا تھا۔

''ہمیں کسی طرح اس ٹرک تک پہنچنا ہے۔ اس وقت آرمی بیس کے علاوہ اور کوئی بھی جگہ محفوظ نہیں۔ ہمیں ہوٹل کے دائیں طرف موجود اس تنگ گلی سے سامنے کے حالات کا جائزہ لینا ہوگا۔ تب ہی ہم کوئی لائحہ عمل تیار کریں گے۔'' جیف نے کہا۔

تیز بارش اور سردی کے باعث اس کے ہونٹ کانپ رہے تھے۔ شام کے چھ بج رہے تھے مگر ایسا لگ رہا تھا جیسے آدھی رات گزر چکی ہو۔ جگہ جگہ تباہ شدہ گاڑیاں اور عمارتوں سے نکلتا دھواں صاف نظر آ رہا تھا۔ وہ احتیاط سے اس تنگ گلی میں داخل ہوئے جس کا دوسرا سرا داخلی حصے کی طرف جا رہا تھا۔ وہ سب دیوار کے ساتھ لگ کر رینگتے ہوئے آگے بڑھنے لگے۔

اچانک ہی دوسری طرف خاموشی چھا گئی تھی۔ جیف نے احتیاط سے سر نکال کر باہر جھانکا۔ فائرنگ رُک چکی تھی اور وہاں نہ آرمی کا کوئی جوان تھا اور نہ ہی وہ شیپ شفٹرز۔

''یہاں کوئی بھی موجود نہیں۔'' اس نے سرگوشی سے انہیں مطلع کیا۔

''ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟'' اہارون جو اس کے برابر میں دیوار سے ٹیک لگائے کھڑا تھا، آہستگی سے بولا۔

جیف نے دوبارہ جھانکا تھا۔ ''یہاں کوئی بھی نہیں۔ شاید وہ لوگ جا چکے ہیں۔ ٹرک زیادہ دور نہیں ہمیں بھاگتے ہوئے ٹرک تک پہنچنا ہوگا۔'' جیف نے سرگوشی کو برقرار رکھا۔

اہارون نے آگے بڑھ کر باہر جھانکا۔ جیف ٹھیک کہہ رہا تھا۔ اس نے ہاتھ کے اشارے سے ان سب کو آنے کا کہا۔

وہ لوگ آہستہ قدموں سے دوڑتے ہوئے ٹرک کی طرف بڑھ رہے تھے۔ وہاں ویرانی چھائی تھی۔ جبکہ چند منٹ پہلے تک دھماکوں کی آواز سے کان کے پردے پھٹتے تھے۔

اہارون نے ٹرک کے عقبی حصے پر لگے دروازے کو کھولنے کے لیے ہاتھ بڑھایا تھا اور جیف ڈرائیونگ سیٹ کی

طرف بڑھا۔مگر دوسرے ہی لمحے وہ دونوں اُڑتے ہوئے دور جا گرے تھے۔

دونوں دروازے دھماکے سے کھلے تھے اور اندر موجود شیپ شفٹرز نے انہیں گریبان سے پکڑ کر دور پٹخ دیا تھا۔ وہ ٹرک سے بڑی تعداد میں نکل کر انہیں گھیر رہے تھے۔

جیسیکا اور روبینہ چلا رہی تھیں اور باقی سب ان سے بچنے کے لیے ایک دائرے کی صورت میں جمع ہونے لگے۔اب انہیں چاروں طرف سے گھیرا جا چکا تھا۔موت ان کے سروں پر منڈلا رہی تھی۔اہارون اور جیف بھی کراہتے ہوئے اُٹھ کھڑے تھے۔اچانک ان سب کی نظر ٹرک کی چھت پر موجود اس کے بھیانک سراپے پر پڑی تھی۔وہ ایک جست میں نیچے کودی تھی اور اب ان سب کی طرف بڑھ رہی تھی۔

جیف تیزی سے اس کے سامنے آیا تھا۔مگر وہ غراتی ہوئی اسے ہوا میں اُچھال کر دوبارہ پٹخ چکی تھی۔اس منظر کو دیکھنے کے بعد ان میں سے کسی کی ہمت نہیں تھی جو اس کے سامنے آتا۔وہ ان سب کے قریب پہنچ کر رُک گئی۔

اس کے وجود سے اُٹھتی وہ سیلن زدہ بو اس کے لمبے کھردرے ناخن آنکھوں کی جگہ وہ کالے گڑھے اور وہ لمبے بال جو سمندری کائی اور چکنائی سے لپے تھے۔اس کا وہ نیلا گلتا وجود یہ سب ان کے حواس معطل کرنے کے لیے کافی تھا۔

اس نے اپنا ایک ہاتھ جیسیکا کے چہرے پر پھیرا۔جیسیکا نے آنکھیں بند کر کے چیخنا شروع کر دیا تھا۔اس کے وجود پر کپکپی طاری ہوئی تھی۔پھر وہ ایک ایک کر کے ان کا جائزہ لیتی اہارون کے پاس آ کر رُک گئی۔

''کہاں ہے وہ؟'' وہ قدیم یونانی زبان بول رہی تھی۔اہارون کو حیرت ہوئی۔باقی سب سمجھنے سے قاصر تھے۔

''کک..... کک.....کون؟'' اہارون بولا۔گرنے سے اسے اچھی خاصی چوٹیں آئی تھیں۔

''تمہیں کہا تھا نا ہم سے دور رہو۔'' وہ غرائی۔

اہارون کچھ نہ بولا۔وہ بولنے کے قابل ہی نہیں رہا تھا۔وہ سب سانس روکے کھڑے تھے۔اور اب اہارون کے رحم و کرم پر تھے۔نہ جانے وہ کیا بات کر رہی تھی۔اور اہارون کے جوابات اسے مزید غصہ دلا دیتے تو وہ ان کا کیا حشر کرتی۔جیف دوسری دفعہ گرنے کے بعد اُٹھا ہی نہیں تھا۔لہٰذا بغیر ہتھیاروں کے اس کا مقابلہ کرنا سراسر بے وقوفی تھی۔

''عیسیٰ چاہیے ہمیں!'' اس نے اہارون کے منہ کو اپنے ہاتھ سے دبوچا۔

''مم.....مم..... مجھے کچھ وقت دو۔میں خود عیسیٰ کو ڈھونڈ کر تمہارے حوالے کر دوں گا۔'' اہارون کو خود بھی نہیں پتہ تھا کہ وہ کیا بول رہا ہے۔

وہ تھوڑی دیر ایسے ہی کھڑی اسے گھورتی رہی اور پھر ہوا میں تحلیل ہو گئی تھی۔اس کے جاتے ہی انہیں گھیرے میں لیے ہوئے وہ شیپ شفٹرز بھی غائب ہو گئے تھے۔ان سب نے حیرت سے چاروں طرف دیکھا۔

''کیا ہوا؟ کہاں گئی وہ؟'' روبینہ نے چاروں طرف کا جائزہ لیا۔

''کیا کہہ رہی تھی وہ؟'' احمد نے اہارون سے پوچھا۔

''مجھے سمجھ نہیں آیا۔میں نے بس اسے یہاں سے جانے کا کہا تو وہ غائب ہو گئی۔'' اہارون اصل بات چھپا گیا

تھا۔ آخر کون تھا عیسیٰ؟ پہلے وہ خود اصل بات کی تہہ تک پہنچنا چاہتا تھا۔

ان سب نے اسے حیرت سے دیکھا۔ وہ بلا، اہارون کے کہنے پر کیوں چلی گئی اور وہ بھی اتنی آسانی سے؟

''ہمیں جلد از جلد یہاں سے نکلنا چاہیے۔ جیف کو اُٹھاؤ۔'' اہارون نے ان کا دھیان دوسری طرف لگایا۔

ول اور سائمن، جیف کی طرف دوڑے۔ وہ بے ہوش پڑا تھا۔ اچانک ہی آرمی کا ایک اور ٹرک ان کے قریب آ کر رُکا۔ ڈرائیونگ سیٹ پر کلارک بیٹھا تھا۔

''کیا تم سب ٹھیک ہو؟ جیف کو کیا ہوا؟ جلدی اندر بیٹھو۔'' اس نے چلّا کر ایک ساتھ کئی سوال کر ڈالے۔

احمد نے ٹرک کا پچھلا دروازہ کھولا اور وہ سب ایک ایک کر کے اندر داخل ہونے لگے۔ جیف کو بھی پیچھے لٹا دیا گیا تھا۔

اہارون تیزی سے ڈرائیونگ سیٹ کے ساتھ لگی اس کھڑکی کی طرف گیا تھا جہاں سے وہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے کلارک سے بات کر سکتا تھا۔

''تمہارے باقی جوان کدھر ہیں؟'' اہارون نے اس سے پوچھا۔

''ہمارے کافی لوگ مارے گئے ہیں۔ جب ہمیں حملے کی اطلاع ملی، میں اس جگہ سے کافی دور تھا۔ یہاں سے کچھ دور مزید آرمی موجود ہے۔'' وہ یہ کہہ کر احتیاط سے ڈرائیو کرنے لگا۔

شاید وہ انہیں ڈھونڈتے ہوئے اس طرف آیا تھا یا اس جگہ کا جائزہ لیتے ہوئے اس کی نظر ان سب پر پڑی تھی۔

''حملہ آور کون تھے؟'' اہارون انجان بن کر اندازہ لگانا چاہتا تھا کہ اس نے انہیں ان شیپ شفٹرز کے گھیرے میں دیکھا تھا یا نہیں۔

''میں نہیں جانتا۔ مجھے بس تم لوگوں کو صحیح سلامت ہیڈ کوارٹر لے جانے کا حکم ہے۔'' وہ اتنا کہہ کر خاموش ہو گیا تھا۔ جو اس بات کا اشارہ تھا کہ وہ اس کے مزید سوالات کے جواب نہیں دے گا۔ اہارون نے گہری سانس لے کر ٹرک کے کیبن سے سر نکالیا۔ وہ اب سکون سے زیکا کی باتوں پر غور کرنا چاہتا تھا۔ اس عذاب سے چھٹکارا پانے کے لیے اس پہیلی کو جلد از جلد سلجھانا لازمی تھا۔

عیسیٰ کون تھا؟ زیکا کو وہ کیوں چاہیے تھا؟ ان سب کا عیسیٰ سے کیا تعلق تھا اور کیا عیسیٰ کو زیکا کے حوالے کرتے ہی ان سب کو اس آفت سے چھٹکارا مل جاتا؟ بہت سارے سوالات تھے۔ مگر اس کے پاس ان میں سے ایک کا بھی جواب موجود نہیں تھا۔

ٹرک چاروں طرف سے بند تھا۔ بس ڈرائیونگ سیٹ کے عقبی حصے میں لگی کھڑکی سے انہیں تھوڑا بہت باہر کا حال نظر آ رہا تھا۔

طوفان میں کمی آ رہی تھی۔ پر یہ کمی وقتی تھی یا مستقل کسی کو اندازہ نہیں تھا۔

گو کہ وہ سب خاموش تھے۔ مگر ان سب کے ذہنوں میں کچھ نہ کچھ چل رہا تھا۔ حالات بدتر ہوتے جا رہے تھے۔ اور اس شیطان کو دیکھنے کے بعد تو انہیں یقین ہو گیا تھا کہ اس چکر سے نکلنا قطعی آسان نہیں ہو گا۔

O.....❖.....O

تھا۔ آخر کون تھا عیسیٰ؟ پہلے وہ خود اصل بات کی تہہ تک پہنچنا چاہتا تھا۔

ان سب نے اسے حیرت سے دیکھا۔ وہ بلا، اہارون کے کہنے پر کیوں چلی گئی اور وہ بھی اتنی آسانی سے؟

''ہمیں جلد از جلد یہاں سے نکلنا چاہیے۔ جیف کو اُٹھاؤ۔'' اہارون نے ان کا دھیان دوسری طرف لگایا۔

ول اور سائمن، جیف کی طرف دوڑے۔ وہ بے ہوش پڑا تھا۔ اچانک ہی آرمی کا ایک اور ٹرک ان کے قریب آ کر رُکا۔ ڈرائیونگ سیٹ پر کلارک بیٹھا تھا۔

''کیا تم سب ٹھیک ہو؟ جیف کو کیا ہوا؟ جلدی اندر بیٹھو۔'' اس نے چلّا کر ایک ساتھ کئی سوال کر ڈالے۔

احمد نے ٹرک کا پچھلا دروازہ کھولا اور وہ سب ایک ایک کر کے اندر داخل ہونے لگے۔ جیف کو بھی پیچھے لٹا دیا گیا تھا۔

اہارون تیزی سے ڈرائیونگ سیٹ کے ساتھ لگی اس کھڑکی کی طرف گیا تھا جہاں سے وہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے کلارک سے بات کر سکتا تھا۔

''تمہارے باقی جوان کدھر ہیں؟'' اہارون نے اس سے پوچھا۔

''ہمارے کافی لوگ مارے گئے ہیں۔ جب ہمیں حملے کی اطلاع ملی، میں اس جگہ سے کافی دور تھا۔ یہاں سے کچھ دور مزید آرمی موجود ہے۔'' وہ یہ کہہ کر احتیاط سے ڈرائیو کرنے لگا۔

شاید وہ انہیں ڈھونڈتے ہوئے اس طرف آیا تھا یا اس جگہ کا جائزہ لیتے ہوئے اس کی نظر ان سب پر پڑی تھی۔

''حملہ آور کون تھے؟'' اہارون انجان بن کر اندازہ لگانا چاہتا تھا کہ اس نے انہیں ان شیپ شفٹرز کے گھیرے میں دیکھا تھا یا نہیں۔

''میں نہیں جانتا۔ مجھے بس تم لوگوں کو صحیح سلامت ہیڈ کوارٹر لے جانے کا حکم ہے۔'' وہ اتنا کہہ کر خاموش ہو گیا تھا۔ جو اس بات کا اشارہ تھا کہ وہ اس کے مزید سوالات کے جواب نہیں دے گا۔ اہارون نے گہری سانس لے کر ٹرک کے کیبن سے سر نکالیا۔ وہ اب سکون سے زیکا کی باتوں پر غور کرنا چاہتا تھا۔ اس عذاب سے چھٹکارا پانے کے لیے اس پہیلی کو جلد از جلد سلجھانا لازمی تھا۔

عیسیٰ کون تھا؟ زیکا کو وہ کیوں چاہیے تھا؟ ان سب کا عیسیٰ سے کیا تعلق تھا اور کیا عیسیٰ کو زیکا کے حوالے کرتے ہی ان سب کو اس آفت سے چھٹکارا مل جاتا؟ بہت سارے سوالات تھے۔ مگر اس کے پاس ان میں سے ایک کا بھی جواب موجود نہیں تھا۔

ٹرک چاروں طرف سے بند تھا۔ بس ڈرائیونگ سیٹ کے عقبی حصے میں لگی کھڑکی سے انہیں تھوڑا بہت باہر کا حال نظر آ رہا تھا۔

طوفان میں کمی آ رہی تھی۔ پر یہ کمی وقتی تھی یا مستقل کسی کو اندازہ نہیں تھا۔

گو کہ وہ سب خاموش تھے۔ مگر ان سب کے ذہنوں میں کچھ نہ کچھ چل رہا تھا۔ حالات بدتر ہوتے جا رہے تھے۔ اور اس شیطان کو دیکھنے کے بعد تو انہیں یقین ہو گیا تھا کہ اس چکر سے نکلنا قطعی آسان نہیں ہو گا۔

○……❖……○

تھا۔ آخر کون تھا عیسیٰ؟ پہلے وہ خود اصل بات کی تہہ تک پہنچنا چاہتا تھا۔

ان سب نے اسے حیرت سے دیکھا۔ وہ بلا، اہارون کے کہنے پر کیوں چلی گئی اور وہ بھی اتنی آسانی سے؟

''ہمیں جلد از جلد یہاں سے نکلنا چاہیے۔ جیف کو اُٹھاؤ۔'' اہارون نے ان کا دھیان دوسری طرف لگایا۔

ول اور سائمن، جیف کی طرف دوڑے۔ وہ بے ہوش پڑا تھا۔ اچانک ہی آرمی کا ایک اور ٹرک ان کے قریب آ کر رُکا۔ ڈرائیونگ سیٹ پر کلارک بیٹھا تھا۔

''کیا تم سب ٹھیک ہو؟ جیف کو کیا ہوا؟ جلدی اندر بیٹھو'' اس نے چلّا کر ایک ساتھ کئی سوال کر ڈالے۔

احمد نے ٹرک کا پچھلا دروازہ کھولا اور وہ سب ایک ایک کر کے اندر داخل ہونے لگے۔ جیف کو بھی پیچھے لٹا دیا گیا تھا۔

اہارون تیزی سے ڈرائیونگ سیٹ کے ساتھ لگی اس کھڑکی کی طرف گیا تھا جہاں سے وہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے کلارک سے بات کر سکتا تھا۔

''تمہارے باقی جوان کدھر ہیں؟'' اہارون نے اس سے پوچھا۔

''ہمارے کافی لوگ مارے گئے ہیں۔ جب ہمیں حملے کی اطلاع ملی، میں اس جگہ سے کافی دور تھا۔ یہاں سے کچھ دور مزید آرمی موجود ہے۔'' وہ یہ کہہ کر احتیاط سے ڈرائیو کرنے لگا۔

شاید وہ انہیں ڈھونڈتے ہوئے اس طرف آیا تھا یا اس جگہ کا جائزہ لیتے ہوئے اس کی نظر ان سب پر پڑی تھی۔

''حملہ آور کون تھے؟'' اہارون انجان بن کر اندازہ لگانا چاہتا تھا کہ اس نے انہیں ان شیپ شفٹرز کے گھیرے میں دیکھا تھا یا نہیں۔

''میں نہیں جانتا۔ مجھے بس تم لوگوں کو صحیح سلامت ہیڈ کوارٹر لے جانے کا حکم ہے۔'' وہ اتنا کہہ کر خاموش ہو گیا تھا۔ جو اس بات کا اشارہ تھا کہ وہ اس کے مزید سوالات کے جواب نہیں دے گا۔ اہارون نے گہری سانس لے کر ٹرک کے کیبن سے سر ٹکا لیا۔ وہ اب سکون سے زلیکا کی باتوں پر غور کرنا چاہتا تھا۔ اس عذاب سے چھٹکارا پانے کے لیے اس پہیلی کو جلد از جلد سلجھانا لازمی تھا۔

عیسیٰ کون تھا؟ زلیکا کو وہ کیوں چاہیے تھا؟ ان سب کا عیسیٰ سے کیا تعلق تھا اور کیا عیسیٰ کو زلیکا کے حوالے کرتے ہی ان سب کو اس آفت سے چھٹکارا مل جاتا؟ بہت سارے سوالات تھے۔ مگر اس کے پاس ان میں سے ایک کا بھی جواب موجود نہیں تھا۔

ٹرک چاروں طرف سے بند تھا۔ بس ڈرائیونگ سیٹ کے عقبی حصے میں لگی کھڑکی سے انہیں تھوڑا بہت باہر کا حال نظر آ رہا تھا۔

طوفان میں کمی آ رہی تھی۔ پر یہ کمی وقتی تھی یا مستقل کسی کو اندازہ نہیں تھا۔

گو کہ وہ سب خاموش تھے۔ مگر ان سب کے ذہنوں میں کچھ نہ کچھ چل رہا تھا۔ حالات بدتر ہوتے جا رہے تھے۔ اور اس شیطان کو دیکھنے کے بعد تو انہیں یقین ہو گیا تھا کہ اس چکر سے نکلنا قطعی آسان نہیں ہو گا۔

کلارک مسلسل ٹرانس میٹر کے ذریعے ہیڈ کوارٹر سے رابطے میں تھا۔ ان کو کہیں بھی رُکنے کی ہدایت نہیں تھی۔
زخمیوں کی مدد کے لیے آرمی کے کچھ ٹرکس انہیں ہوٹل کینکن کی طرف جانے والے راستے پر نظر آئے تھے۔
کلارک کی باتوں سے اندازہ ہوتا تھا کہ موسم میں بہتری آتے ہی مزید فوج بھی طلب کر لی گئی تھی مگر شہر کی طرف آنے والے راستوں پر اب بھی جگہ جگہ پانی کھڑا تھا اور انہیں مشکل پیش آ رہی تھی۔
ان کا ٹرک سیدھا آرمی بیس کے اندر داخل ہوا تھا اور ٹرک کے کھلتے ہی وہ سب نیچے اُتر آئے تھے۔ جیف کی حالت قدرے سنبھل گئی تھی اور اسے ہوش آ چکا تھا۔
''آپ لوگ جلدی آئیں میرے ساتھ۔'' ان کے اُترتے ہی کلارک تیزی سے ان کی طرف بڑھا تھا۔ وہ سب سر ہلا کر اس کے پیچھے چل پڑے۔
اس کے علاوہ ان کے پاس اور کوئی چارہ بھی نہیں تھا۔ شہر کی حالت وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ آئے تھے۔ وہ انہیں لیے ایک بڑے میٹنگ روم میں داخل ہوا تھا۔ جہاں جارج کے ساتھ ساتھ پرائم منسٹر اور دیگر اعلیٰ افسران بھی موجود تھے۔ ان سب کے چہروں پر گہری سنجیدگی اور پریشانی کے آثار تھے۔
''سر!'' کلارک نے وہاں پہنچ کر جارج کو سلیوٹ مارا۔
میٹنگ روم میں بڑی بڑی اسکرینز نصب تھیں۔ جہاں شہر اور اطراف کے حالات دیکھے جا سکتے تھے۔
''سر یہ سب کیا ہو رہا ہے؟'' جیف نے چاروں طرف دیکھتے ہوئے حالات کا اندازہ لگانے کی کوشش کی۔
''یہ تو تم لوگ بتاؤ گے۔'' جارج ان کی طرف دیکھ کر غرایا۔
''کیا مطلب ہے اس بات کا؟'' ہارون کو اس کے لہجے پر غصہ آیا تھا۔
''اس وقت پوری دنیا ان ایلینز کے حملے کی زد میں ہے۔ اور یہ سب تم لوگوں کے اس منحوس جگہ سے باہر نکلنے کے بعد ہی شروع ہوا ہے۔''
''ہم نے تم سب پر نظر رکھی ہوئی تھی۔ اس لیے اب کچھ بھی چھپانے کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔'' جارج غصے سے کہتا ہوا ایک اسکرین کی طرف بڑھا تھا جہاں امریکہ کے نقشے پر جگہ جگہ لال دھبے بنے تھے۔
''یہ وہ ساری جگہیں ہیں جہاں اب تک حملہ ہو چکا ہے۔ اور نہ جانے کتنی تباہی رہتی ہے۔ اور اس سب کے ذمے دار تم لوگ ہو۔'' وہ دوبارہ غصے سے ان لوگوں کی طرف پلٹا۔
''ہم کیوں ہیں ذمے دار اس تباہی کے؟'' ڈینیل کو اس کے لہجے پر غصہ آیا تھا۔
جارج اسے چند لمحے گھورتا رہا اور پھر ریموٹ اُٹھا کر ایک اسکرین کا بٹن دبایا۔
اسکرین پر ان سب کی وہ تصاویر چلنا شروع ہو گئیں۔ جس وقت وہ ان شیپ شفٹرز کے گھیرے میں تھے۔ نہ جانے کس کیمرے سے یہ تصاویر لی گئی تھیں۔ بہرحال آرمی کے پاس ثبوت موجود تھا۔
''کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ یہ مخلوق ان تصویروں میں تم لوگوں کے ساتھ کیا کر رہی تھی؟ ظاہر ہے دوستی کرنے تو نہیں آئی تھی۔'' اس نے ایک نظر زخمی جیف پر ڈالی۔
''سر! میں نے آپ کو بتایا تھا کہ ہمیں برمودا میں ایلینز ملے تھے۔ مگر ہم انہیں نظروں کا دھوکہ سمجھے تھے۔ ہمیں

نہیں پتہ کہ یہ یہاں کیوں اور کس کی تلاش میں آئے ہیں۔'' جیف نے سچ بولا۔

''ٹھیک ہے تو پھر تم لوگوں کے ساتھ جو دو نئے لوگ باہر آئے ہیں ہم انہیں واپس سمندر کے حوالے کریں گے۔ کیونکہ ان کے واپس آنے سے ہی یہ سب شروع ہوا ہے۔ قدرت کے ساتھ کھیلنا ہم سب کو زیب نہیں دیتا۔'' جارج سفاکی سے بولا۔

''اپنی بکواس بند کرو۔ میں ایسا نہیں ہونے دوں گا۔'' احمد جارحانہ انداز میں جارج کی طرف بڑھا تھا۔

ول اور ڈینیل نے اسے پکڑ لیا تھا۔ یہ وقت جذباتی ہونے کا نہیں تھا۔ جارج اس وقت جو چاہے کر سکتا تھا۔ وہ سب ان کی تحویل میں تھے۔

''تو پھر روک کر دکھاؤ۔'' جارج نے یہ کہہ کر احمد کو ایک مکا جڑ دیا تھا۔ اس کے ہونٹوں سے خون رسنے لگا۔

''رُکو کیا کر رہے ہو تم؟'' اہارون اچانک ہی اس کے آگے آ گیا تھا۔

''اسے سنبھالو۔'' اہارون نے ول اور ڈینیل کو آنکھوں کے اشارے سے احمد کو ٹھنڈا رکھنے کو کہا تھا۔

''میں بتاتا ہوں انہیں کیا چاہیے، ہمارے ساتھ جاتے وقت کوئی چور موجود تھا۔ جو برمودا سے ان کی کوئی اہم چیز اُٹھا لایا ہے۔ ہم نہیں جانتے کہ وہ کیا چیز ہے۔ پر وہ اپنی چیز واپس لینے آئے ہیں۔ مجھے، ہمارا سامان دیکھنے کی اجازت چاہیے۔ میں بہت جلد وہ چیز ڈھونڈ لوں گا۔ کیونکہ جاتے وقت ہمارے سامان میں ایسی کوئی پُراسرار چیز موجود نہیں تھی۔'' اہارون نے بات بنائی۔

ہو سکتا تھا کہ ایون کے سامان سے یا اس چاندی کی کتاب سے اسے عیسیٰ کے بارے میں کوئی معلومات مل جاتیں۔ فوج کو عیسیٰ کا نام بتا کر وہ مزید الجھانا نہیں چاہتا تھا۔ اس وقت وہ سب مشترکہ آفت کا شکار تھے اور سب ہی کو اس سے چھٹکارا چاہیے تھا۔ اچانک ہی مائیکل میٹنگ روم میں داخل ہوا۔

''سر! برمودا کے وسط میں ایک بڑا گڑھا بن رہا ہے۔ جو بہت جلد سائیکلون کی صورت اختیار کر جائے گا۔ یہ بڑے پیمانے پر تباہی لا سکتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ کئی شہر سمندر کی نذر ہو جائیں۔ یہ سیٹلائٹ سے لی گئی تصاویر ہیں۔'' اس نے کاغذات جارج کی طرف بڑھائے۔ وہ ہونٹ بھینچ کر انہیں دیکھنے لگا۔

''ہمیں یہاں سے نکلنا ہوگا۔'' وہ بڑبڑایا۔

''مزید یہ کہ پورٹو ریکو کو چاروں طرف سے دھند کی دبیز تہہ گھیرے میں لے رہی ہے اور اس صورت میں اس شہر تک آنے اور جانے والے تمام راستے استعمال کے لیے بند کرنا ہوں گے ورنہ حادثات سے جانی و مالی نقصان متوقع ہے۔'' اس نے مزید ہولناک انکشافات کیے۔

''ہمیں اس شہر میں قید کیا جا رہا ہے۔ وہ ہمیں یہاں سے باہر نہیں نکلنے دیں گے۔ طوفان کا تھمنا اس بات کی علامت ہے کہ انہوں نے ہمیں وقت دیا ہے۔ وہی وقت جو میں نے ان سے اس چیز کو ڈھونڈنے کے لیے مانگا تھا۔ انہیں احمد کی بیوی اور بچہ نہیں چاہیے۔ یہ وقت غصے یا لڑائی جھگڑے کا نہیں۔ ہم سب کو مل کر اس کا حل نکالنا ہے۔'' اہارون ان سب کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

''اور مزید کتنے سرپرائز ہمارا انتظار کر رہے ہیں۔'' پرائم منسٹر نے میز پر ہاتھ مارا۔

''ٹھیک ہے ہم تمہیں سامان دیکھنے کی اجازت دیں گے۔ مگر پہلے تم صاف صاف بتاؤ گے کہ اندر جانے کے بعد کیا ہوا۔'' جارج کسی حد تک ٹھنڈا ہو چکا تھا۔

''ایون نے اپنی بریفنگ کے دوران ہمیں بتایا تھا کہ وہاں وارم ہولز اور ٹائم ٹریولنگ کا چکر ہے۔ ہمیں یقین نہیں آیا تھا۔ مگر اس کی تھیوری صحیح تھی۔ وہاں کافی تعداد میں وارم ہولز موجود تھے۔ ہم سب نے ان وارم ہولز میں الگ الگ سفر کیا اور مختلف ٹائم پیکٹس میں پھنس گئے۔ کوئی ماضی میں گیا اور کوئی مستقبل میں۔ کسی نے وہاں اپنی سب سے بڑی کمزوری دیکھی اور کسی نے وہاں بچھڑے لوگوں کو دیکھا۔ ان میں سے ایک وارم ہول میں وہ ڈوبے ہوئے جہاز بھی موجود تھے لیکن...... '' وہ اتنا بول کر خاموش ہو گیا تھا۔

''لیکن کیا؟'' جارج چونکا۔

''ان کی حفاظت ایلینز کرتے ہیں۔ عام زبان میں جنہیں آپ خلائی مخلوق کہتے ہیں۔ کسی دوسرے سیارے پر رہنے والی مخلوق۔ ہم نہیں جانتے تھے کہ وہاں وہ موجود ہوں گے اور انہوں نے ہمیں دیکھتے ہی ہم پر حملہ کر دیا۔ ہم نے ایون کے دیئے گئے ہتھیاروں سے ان کا مقابلہ کیا مگر وہ کافی تعداد میں تھے۔ لہٰذا ہم نے وہاں سے نکلنے میں ہی عافیت سمجھی۔ وہاں ان سارے لوگوں کے اجسام موجود تھے جو اس جہاز کے ساتھ ڈوبے تھے مگر وہ سب اسی حالت میں تھے جس حالت میں ہم احمد کی بیوی اور بیٹے کو باہر نکال کر لائے ہیں۔ چونکہ ہم میں سے کچھ زخمی ہو چکے تھے تو ہم ان سب کو ایک ساتھ باہر نہیں لا سکتے تھے۔ ہم بہت مشکل سے اپنی جان بچا کر بھاگے اور ہگز بوزون کے ذریعے ایگلائن تک پہنچے۔ اس کے بعد کیا ہوا ہمیں کچھ یاد نہیں۔'' اہارون نے کسی حد تک سچ بتایا تھا مگر وہ سب بے یقینی سے اسے تک رہے تھے۔

''اور تمہیں لگتا ہے کہ ہم تمہاری اس بات پر یقین کر لیں گے؟'' کلارک طنزیہ لہجے میں بولا۔

''یقین کریں یا نہ کریں۔ آپ سب کی مرضی ہے۔ میں سچ بول رہا ہوں۔ ہم نے آپ کو پہلے ہی کہا تھا کہ جو ہم نے وہاں دیکھا اس پر کسی کو یقین نہیں آئے گا۔ اور اب ہمارے سب کچھ سچ سچ بتانے کے باوجود بھی آپ لوگ اس طریقے سے برتاؤ کر رہے ہیں۔'' اہارون کندھے اچکا کر خاموش ہو گیا۔

''مجھے یقین ہے لیکن اب مشکل کا حل کیسے نکالیں یہ بھی بتاؤ۔'' جارج کو ایلینز کے ہونے پر یقین تھا۔ جس حساس ادارے کا وہ سربراہ تھا وہ برسوں سے یو ایف او کے نظر آنے کے شواہدات عام عوام کی نظروں سے چھپاتا آیا تھا۔

''ان ساری مشکلوں کا حل صرف اور صرف ایون کے پاس ہے اور وہ اس وقت ہاسپٹل میں اپنی موت سے جنگ لڑ رہا ہے۔ دوسری صورت میں مجھے سامان کی تلاشی کی اجازت دیں۔ وقت لگے گا مگر میں کوئی نہ کوئی حل ضرور نکال لوں گا۔'' اہارون بولا۔

''ہم ایمرجنسی نافذ ہوتے ہی ان کی باڈیز کو آرمی بیس لے آئے تھے۔ لیکن وہ تینوں ابھی تک کوما میں ہیں۔'' ڈیوڈ بولا۔

''سر یہ دیکھیں۔'' اچانک ایک مشین کو آپریٹ کرتا ہوا فوجی جوان چلایا تھا اور جارج تیزی سے اس کی طرف بڑھا۔

آرمی بیس سے ملحقہ سمندری علاقے کو فلائنگ مشینز نے گھیرے میں لیا ہوا تھا۔ اسکرین پر نظر آتی ان کی بڑی تعداد پرائم منسٹر کا خون خشک کر گئی۔

''یہ تو ہمیں گھیرے میں لے رہے ہیں۔ ایسے تو ہم سب ختم ہو جائیں گے۔'' پرائم منسٹر کے ماتھے پر پسینے کی ننھی ننھی بوندیں اُبھر آئی تھیں۔

''اینگلائن سے ملنے والا سامان کہاں ہے؟ ہمارے پاس ضائع کرنے کے لیے وقت نہیں ہے۔'' اہارون تیزی سے بولا۔

''میں نے وہ سامان نیول ہیڈ کوارٹر بھجوا دیا تھا۔ ہم وہاں کی لیب میں اس کی اچھی طرح چیکنگ کرنا چاہتے تھے۔'' جارج مایوسی بھرے لہجے میں بولا۔

''اس موسم میں آپ نے اسے کس ذریعے سے وہاں بھجوایا؟'' اہارون کو لگا کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے۔

''میں نے وہ سامان برآمد ہوتے ہی وہاں بھجوا دیا تھا۔ اس وقت موسم ٹھیک تھا اور ہم ان کی رپورٹ کا انتظار کر رہے تھے کہ یہ سب ہو گیا۔'' جارج بولا۔ اہارون سر پکڑ کر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر کے لیے کمرے میں خاموشی چھا گئی تھی۔

''مجھے نیول ہیڈ کوارٹر جانا ہوگا۔ مرنا تو دونوں صورتوں میں ہے۔ چاہے یہاں بیٹھ کر ان کا انتظار کریں یا باہر نکل کر ان کا سامنا۔ مجھے ایک فوجی ٹرک اور کچھ ہتھیاروں کی ضرورت پڑے گی۔'' اہارون اچانک ہی بولا تھا۔

جارج چند لمحے اسے دیکھتا رہا اور سب کی طرف دیکھ کر بولا۔ ''وقت آ گیا ہے ہم سب کو اس آفت کا مقابلہ مل کر کرنا ہوگا۔ ہمیں ٹیم کی شکل میں ایک ہونا ہوگا۔ اہارون کے وہاں پہنچنے تک ہمیں ان کو روکنے کے لیے ان کا سامنا کرنا ہوگا۔'' وہ جوش سے بولا۔

''سر! میں آپ سے سمندری آپریشن کی اجازت چاہوں گا۔'' جیف آگے بڑھ کر بولا تھا۔

''تم جانتے ہو یہ بہت خطرناک ہے۔'' سائمن نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

''مجھے اس بات کی کوئی پرواہ نہیں۔ ہم ہاتھ پہ ہاتھ رکھ کر تو نہیں بیٹھ سکتے۔'' وہ بولا۔

''ہوسکتا ہے کہ ہم ان کا مقابلہ نہ کرسکیں لیکن انہیں کچھ دیر روک تو سکتے ہیں۔'' جیف بولا۔

''ہم میرین اور ایئر آپریشن ایک ساتھ شروع کریں گے۔'' جارج اسکرین پر نظریں جمائے بولا۔

''سر! میں بھی اس آپریشن کا حصہ بننا چاہوں گا۔'' کلارک بولا۔ جارج نے اثبات میں سر ہلا دیا تھا۔

''میں میرین آپریشن ٹیم کے ساتھ جانا چاہوں گا۔'' اچانک ہی ول بولا۔

''میں بھی۔'' ڈینیل نے بھی رضامندی دی۔

''اگر آپ اجازت دیں تو میں اور سائمن بھی میرین مشن کا حصہ بننا چاہیں گے۔'' جیسیکا آگے بڑھی تھی۔

''ٹھیک ہے ہم ٹیمز تیار کرتے ہیں۔ اہارون کو نیول بیس کی طرف جانا ہے۔ اہارون کے ساتھ آرمی کے تین ٹرکس جائیں گے۔ آرمی بیس سے باہر نکلنا خطرے سے خالی نہیں۔ لہٰذا تم سب ایک بار پھر اچھی طرح سوچ لو۔'' جارج نے ان سب کو خبردار کرنا چاہا۔

''میں اہارون کے ساتھ جاؤں گا۔'' احمد بولا۔

''اور میں بھی۔'' روبینہ بھی آگے بڑھی تھی۔

''ٹھیک ہے۔ہم اپنے کنٹرول روم سے تم سب کے ساتھ رابطے میں رہیں گے۔ یہاں سے نیول بیس کا راستہ تقریباً دو گھنٹے کا ہے۔اور وہ سمندر کے قریب چٹانی علاقے میں موجود ہے۔'' جارج، اہارون کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

''مجھے یقیناً اس سامان میں کچھ نہ کچھ ایسا ضرور مل جائے گا جس سے ہم اس آفت سے چھٹکارا پاسکیں گے۔'' اہارون پُر امید تھا۔

''تم سب اپنے لباس تبدیل کرلو۔ یہ فوج کے لیے تیار کیے گئے خاص لباس ہیں۔اس لباس کی اندرونی جیبوں میں ہتھیار، ٹارچز اور ایمرجنسی ٹرانس میٹر موجود ہیں۔مشکل وقت آنے پر یہ چیزیں تم لوگوں کے کام آئیں گی۔'' جارج انہیں بریفنگ دیتے ہوئے بولا۔

''میں جانے سے پہلے ایک دفعہ ایون کو دیکھنا چاہتا ہوں۔'' اہارون بولا۔

''ٹھیک ہے۔'' جارج نے کلارک کو اشارہ کیا تھا۔

''آؤ میرے ساتھ۔'' کلارک یہ کہہ کر کمرے سے باہر نکل گیا تھا۔باقی سب بھی اس کے پیچھے میٹنگ روم سے باہر نکل گئے۔

انہیں لباس وغیرہ تبدیل کرنے تھے اور جانے کی تیاری کرنی تھی۔آرمی بیس کے اندر ہی ایمرجنسی وارڈ موجود تھا۔احمد، ماہم اور شاہان کے آئی سی یو کی طرف بڑھ گیا۔

اہارون نے ایون کے کمرے میں داخل ہونے کی اجازت مانگی اور اسے میڈیکل کٹ پہنا کر اندر بھیجا گیا تھا۔ پر اندر داخل ہوتے ہی اسے جھٹکا لگا تھا۔اس کمرے میں کچھ الگ تھا۔اسے لگا جیسے یہاں پر خاص قسم کی ریز کا حصار ہو۔جسے اس کی آنکھیں دیکھ نہیں پائی تھیں مگر اس کا جسم محسوس ضرور کرسکتا تھا۔وہ ایون کے بیڈ کے قریب پہنچ کر رک گیا۔

ایسا لگتا تھا وہ سکون کی نیند سو رہا ہے۔

''ایون وہ ہمارا پیچھا کرتے ہوئے اس دنیا تک آپہنچے ہیں۔تمہارا واپس آنا بہت ضروری ہے۔تم ہماری آخری امید ہو۔موت سے ہار مت ماننا۔جلدی آؤ میں تمہارا انتظار کروں گا۔'' وہ اس کے کان میں یہ سرگوشی کر کے باہر آیا تھا۔باہر نکلتے وقت بھی اس نے ان ریز کو محسوس کیا تھا کیونکہ اس کے جسم نے اس حصار سے نکلتے ہی ہلکا سا جھٹکا کھایا تھا۔

''کیا میں ماہم کو دیکھ سکتا ہوں؟'' اس نے نہ جانے کس احساس کے تحت وہاں کھڑے ڈاکٹر سے پوچھا۔ کیونکہ اس نے میڈیکل کٹ پہن رکھی تھی لہٰذا ڈاکٹر نے بغیر کچھ بولے اثبات میں سر ہلا دیا تھا۔وہ خاموشی سے ماہم کے آئی سی یو میں داخل ہوا۔احمد وہاں پہلے سے موجود تھا اس نے ماہم کا ہاتھ تھاما ہوا تھا۔مگر حیرت کی بات تو یہ تھی کہ اس کمرے میں اسے کسی قسم کی ریز محسوس نہیں ہوئی تھی۔

اہارون نے آگے بڑھ کر خاموشی سے احمد کے کندھے پر ہاتھ رکھ دیا تھا اور احمد سر ہلا کر اس کے ساتھ باہر نکل

آیا تھا۔ کیا آرمی نے ایون کو کسی خاص پروٹیکشن کے اندر رکھا تھا؟ مگر کیوں؟ اہارون نے یہ سوچا ضرور تھا مگر کسی سے کچھ کہے بنا وہاں سے باہر نکل آیا تھا۔

انہیں جلد از جلد نیول بیس پہنچنا تھا۔ آرمی بیس سے نیول بیس تک کا راستہ دو گھنٹے پر محیط تھا۔ اور وہ جانتا تھا کہ یہ اتنا آسان نہ تھا جتنا اسے نظر آرہا تھا۔ ان سب نے آرمی کے مخصوص لباس زیب تن کیے اور ضروری سامان لے کر باہر نکل آئے۔

جیف، ڈینیل، ول، جیسیکا، کلارک اور سائمن ایک ساتھ ہی ایک آرمی ٹرک میں سوار تھے جو انہیں زیرزمین بنی سرنگ کے ذریعے بحری جہاز کی طرف لے کر جانے والا تھا۔ ان کے ساتھ مزید آٹھ ٹرکس روانہ ہوئے تھے۔

بحری جہاز کے عرشے پر جنگی ہیلی کاپٹر موجود تھے۔ جہاں سے جیف کو ایئر آپریشن کنٹرول کرنا تھا۔ لہٰذا ان سب کو ایک ساتھ ہی روانہ ہونا تھا۔

آرمی ٹرکس تیزی سے اس زیرزمین سرنگ کے ذریعے اس بحری جہاز تک بڑھ رہے تھے۔

جہاز کے عقبی حصے سے رسی کی ایک سیڑھی سرنگ تک لٹکی ہوئی تھی۔ وہ سب اسی سیڑھی کے ذریعے اس بحری جہاز کے اوپر چڑھنے لگے۔ جہاز پر بڑی تعداد میں فوج اور اسلحہ موجود تھا۔ ان کے ساتھ روانہ ہونے والے ان آٹھ ٹرکس میں موجود تمام فوجی جوان اوپر پہنچ چکے تھے۔ سیڑھی کو اوپر کھینچ لیا گیا تھا۔

جیف نے مڑ کر دور نظر آتے پورٹوریکو شہر کو دیکھا۔ یہ حسین شہر ویسا نہیں رہا تھا جیسا اس کے برمودا میں داخل ہونے سے پہلے تھا۔ ہر طرف دھواں، تباہی کے آثار اور شہر میں داخل ہوتی وہ دھند۔

''یا تو میں یہ مصیبت ختم کر کے ہی واپس آؤں گا یا واپس آؤں گا ہی نہیں۔'' اس نے خود سے وعدہ کرتے ہوئے ایک گہری سانس اندر کھینچی اور کنٹرول روم کی طرف بڑھ گیا۔

ان سب نے کنٹرول روم میں پہنچ کر وہاں پر موجود فوجی دستوں کے ساتھ کنٹرول روم کا چارج سنبھال لیا تھا۔ وہ مسلسل جارج کے ساتھ رابطے میں تھے۔ ان کے جہاز کو سمندر کے اوپر نظر آتی ان فلائنگ مشینز تک پہنچنا تھا۔ اس کے بعد ہی انہیں اپنا آپریشن اسٹارٹ کرنا تھا۔ وہ اہارون کے نیول ہیڈکوارٹر پہنچنے تک ان فلائنگ مشینز کی توجہ اپنی طرف کرنا چاہتے تھے۔ اور وقت پڑنے پر مقابلے کی تیاری بھی کر کے نکلے تھے۔ اہارون کو وہاں پہنچنے میں کم از کم دو گھنٹے لگتے اور انہیں اتنا ہی وقت چاہیے تھا۔ ان کے جہاز نے کنارے کو چھوڑ دیا تھا۔ عرشے پر کسی کو بھی کھڑے ہونے کی اجازت نہیں تھی۔

فلائنگ مشینز کسی بھی وقت حملہ کر سکتی تھیں۔ ان کا سفر شروع ہو چکا تھا۔ موت کے اس سفر میں کس نے بچنا تھا اور کس نے نہیں یہ کوئی نہیں جانتا تھا۔

O....❖....O

اہارون، روبینہ اور احمد باقی فوجیوں کے ساتھ آرمی کے ٹرک میں سوار ہو کر آگے پیچھے ہی نکلے تھے۔ یہ چار فوجی ٹرک تھے جو نیول بیس کی طرف بڑھ رہے تھے۔ انہیں سفر کرتے آدھا گھنٹا گزر چکا تھا۔

''جارج نے کیا سوچ کر ان کا وہ سامان وہاں بھجوایا تھا اور ایون کے گرد وہ حفاظتی حصار کس چیز کا تھا؟''

اہارون انہی سوچوں میں گم تھا کہ اچانک ایک زوردار دھماکہ ہوا تھا۔ اس کے کانوں میں سیٹیاں بجنے لگیں اور پھر اس کی آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا گیا تھا۔

''اہارون اٹھو، جلدی کرو۔'' اسے رومینہ کی آواز سنائی دی تھی۔ اس نے آہستگی سے آنکھیں کھولیں۔ سامنے رومینہ کا دھندلایا ہوا چہرہ تھا۔ اس نے اُٹھنے کی کوشش کی مگر اس کے سر پر لگے زخم نے اسے کراہ کر دوبارہ لیٹنے پر مجبور کر دیا تھا۔

''اہارون ہمارے پاس وقت نہیں ہے۔ تمہیں جلدی اُٹھنا ہوگا۔'' رومینہ نے اسے دوبارہ ہوش دلایا تھا۔ وہ سر جھٹک کر آہستگی سے اُٹھ بیٹھا تھوڑی دیر بعد اس کے حواس واپس آ گئے تھے۔ اس نے چاروں طرف نظر دوڑائی۔ آرمی کے دو ٹرک اُلٹے پڑے تھے۔ چاروں طرف آگ اور خون پھیلا ہوا تھا۔

''یہ...... یہ کیا ہوا ہے؟'' اس نے رُک رُک کر پوچھا۔

''ہم پر حملہ ہوا ہے، ہمیں یہاں سے جلدی نکلنا ہوگا۔'' رومینہ نے چاروں طرف دیکھتے ہوئے اسے مطلع کیا تھا۔ وہ بھی زخمی تھی۔ اس کے ماتھے سے خون بہہ رہا تھا۔ اور کپڑوں پر بھی جگہ جگہ خون لگا تھا۔ اسے صحیح طرح ہوش آیا تو اس نے دیکھا کہ آرمی کے کچھ جوان انہیں گھیرے ہوئے تھے۔

''احمد کہاں ہے؟'' اسے یاد آیا کہ ان کے ساتھ احمد بھی تھا۔

''دوسری طرف کھڑا ہے۔ تھوڑا زخمی ہے۔ جلدی اُٹھو تم، ہمیں یہاں سے نکلنا ہے۔'' وہ یہ کہہ کر کھڑی ہو گئی تھی۔

''مگر ہوا کیا ہے؟'' اس نے کراہتے ہوئے پوچھا۔

''شش...... شش......'' اچانک ہی رومینہ نے اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا تھا۔ اس کے چہرے پر خوف کے تاثرات تھے۔ کچھ غلط ہونے والا تھا۔ آرمی کی گنز فائر اُگلنے لگیں۔ اہارون آہستگی سے اُٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا۔ وہ آرمی کے ٹرک کی آڑ میں کھڑے تھے جو تباہ ہونے سے بچ گیا تھا۔

رومینہ نے ٹرک کی پشت سے خود کو لگایا ہوا تھا۔ اس کی سفید شرٹ کا کالر خون سے تر تھا۔ اہارون نے آہستگی سے دوسری طرف جھانکا۔ دوسرے ہی لمحے اسے شدید جھٹکا لگا تھا۔ اس کے لیے یقین کرنا مشکل ہوا۔ وہ بڑی تعداد میں تھے۔ شیپ شفٹرز پھر سے آ گئے تھے۔ آرمی کے لیے ان کو سنبھالنا مشکل ہو رہا تھا۔

احمد ٹرک کے پچھلے حصے کی طرف بھاگتا ہوا آیا تھا۔

''اہارون کو ہوش آ گیا، جلدی کرو ہمیں یہاں سے نکلنا ہوگا۔ یہ لوگ زیادہ دیر تک ان کو روک نہیں پائیں گے۔'' وہ آتے ہی بولا۔

''آؤ میرے پیچھے۔'' وہ یہ کہہ کر سامنے نظر آتی ایک تنگ گلی کی طرف بڑھا۔

رومینہ نے اہارون کی طرف دیکھا اور اس نے سر ہلا کر اسے اپنے ٹھیک ہونے کا اشارہ دیا تھا۔ وہ دونوں احمد کے پیچھے پیچھے بھاگتے ہوئے اس تنگ گلی میں داخل ہو گئے تھے۔ یہ گلی ایک کشادہ روڈ پر ختم ہوئی تھی۔ جس کے دونوں اطراف میں بڑی بڑی بلڈنگز اور دکانیں تھیں۔ وہ مسلسل دوڑ رہے تھے۔ ہر طرف پانی، ٹوٹی عمارتوں کے شیشے

اور تباہ شدہ گاڑیاں کھڑی تھیں۔

شہر کو خالی کرالیا گیا تھا یا وہ سب خود بھاگ چکے تھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا۔ اچانک ہی ایک زوردار دھماکہ ہوا تھا۔ اور انہیں اندازہ ہوا کہ مقابلہ ختم ہو چکا ہے۔ وہ جہاں تھے وہیں جم گئے۔

''اب ہم کیا کریں گے؟ ہم کیسے روکیں گے انہیں؟ ہمارے پاس تو ہتھیار بھی نہیں ہیں۔'' روبینہ کی آواز میں واضح کپکپاہٹ تھی۔

''کسی عمارت کے اندر چلو۔'' احمد بولا۔

''نہیں اس طرح ہم ٹریپ ہو جائیں گے۔'' اہارون کی بات ٹھیک تھی۔

''سیورج! انڈر گراؤنڈ سیورج ایریا سے ہم بچ کر نکل سکتے ہیں۔'' اچانک ہی روبینہ کے ذہن نے کام کرنا شروع کیا تھا۔

''وہ سامنے ایک اندھیری گلی ہے۔ وہاں ضرور گٹر ہوگا۔ اس کا ڈھکن کھول کر ہم اندر جا سکتے ہیں۔'' روبینہ نے سامنے نظر آتی اندھیری گلی کی طرف اشارہ کیا۔

''احتیاط سے چلو۔ انہیں آواز نہیں جانی چاہیے۔'' احمد بولا اس کے پاس آرمی کی ایک رائفل موجود تھی۔ وہ لوگ احتیاط سے بھاگتے ہوئے اس گلی تک پہنچے۔ علاقے میں اچانک ہی سناٹا پھیل گیا تھا۔ روبینہ کے جسم میں خوف کی لہر دوڑ گئی۔

''تم رائفل مجھے دو اور ڈھکن کھولو جلدی۔'' اہارون نے احمد سے رائفل لے کر پوزیشن سنبھال لی تھی۔ گلی سے کھلی سڑک صاف نظر آ رہی تھی۔ چند سیکنڈ بعد ڈھکن کھلنے کی آواز آئی تھی۔

''تم دونوں اُترو میں آخر میں اُتروں گا۔'' وہ پیچھے پلٹ کر بولا۔

احمد اور روبینہ نے سر ہلا دیا۔

احمد کو اُترنے میں وقت لگا تھا۔ ڈھکن کھلتے ہی بدبو کے بھبکے نے اس کا دماغ سن کر دیا تھا۔ اندر مکمل اندھیرا تھا۔ اس نے اُترتے ہی لباس میں موجود ٹارچ نکال کر آن کر دی تھی اور روبینہ کو اُترنے کا اشارہ کیا۔ روبینہ بھی آہستگی سے نیچے اُترنے لگی۔

اہارون وقفے وقفے سے مڑ کر انہیں دیکھ رہا تھا۔ اس نے مسلسل سامنے والی سڑک پر نظر رکھی ہوئی تھی تاکہ کسی بھی طرح کی حرکت پر وہ خبردار ہو سکے۔ کچھ لمحوں بعد وہ پیچھے مڑا۔ روبینہ اُتر چکی تھی۔ اب اس کی باری تھی۔ اچانک اسے شدید سردی کا احساس ہوا۔ وہ تیزی سے گٹر کے دہانے تک آیا۔

''احمد رائفل پکڑو! میں اُتر رہا ہوں۔'' اس نے رائفل گٹر کے دہانے سے اندر کی تھی۔ احمد رائفل پکڑ کر آگے کی طرف بڑھنا شروع ہوا۔

روبینہ بھی اس کے ساتھ آہستہ آہستہ چل رہی تھی۔ اندر کافی سیلن اور بدبو تھی۔ مگر اس کے علاوہ ان کے پاس نیول ہیڈ کوارٹر پہنچنے کا اور کوئی راستہ نہیں بچا تھا۔

اہارون نے آہستگی سے خود کو دہانے کے اندر اُتارا اور اگلے ہی لمحے کسی نے اسے کالر سے پکڑ کر ایک جھٹکے سے

باہر کھینچ لیا تھا۔ یہ سب اتنی تیزی سے ہوا تھا کہ اسے آواز نکالنے کی مہلت بھی نہیں ملی تھی۔ وہ جو بھی تھا اس نے اسے پوری طاقت سے کالر سے پکڑ کر ہوا میں بلند کر دیا تھا۔

اس کی گردن پر ان ہاتھوں کی گرفت اتنی مضبوط تھی کہ وہ تیزی سے اپنے آپ کو چھڑانے کی کوشش کرنے لگا۔ عین ممکن تھا کہ اس کا سانس رُک جاتا۔ اور پھر اس طاقت نے اسے ایک جھٹکے سے دیوار پر دے مارا تھا۔ وہ اپنی گردن مسلتے اور کھانستے ہوئے اُٹھنے کی کوشش کرنے لگا۔ آنکھوں کے آگے اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ منظر صاف ہوتے ہی اس کے رونگٹے کھڑے ہو گئے تھے۔ اس کے سامنے زلیکا موجود تھی۔

اس نے ایک نظر اس کے ان خوفناک لمبے ناخنوں والے ہاتھوں پر ڈالی۔ ان ہاتھوں نے اسے اس طاقت سے دبوچا تھا کہ اسے اپنی روح نکلتی محسوس ہوئی تھی۔ وہ تھوڑی دیر کھڑی اسے گھورتی رہی اور پھر آہستہ آہستہ اس کی طرف بڑھنے لگی۔

اہارون کو اپنی موت کا یقین ہو گیا تھا۔ اس نے اس بند گلی سے باہر نکلنے والے راستے کی طرف دیکھا پر وہاں اسے شیپ شفٹرز کھڑے نظر آئے تھے۔ جواب سے تھوڑی دیر پہلے فوجیوں سے مقابلہ کر رہے تھے۔

اس نے ایک نظر گٹر کے دہانے پر ڈالی اور دعا کی کے احمد اور روبینہ اسے ڈھونڈتے ہوئے باہر نہ آئیں۔ مگر اس کی دعا اتنی جلدی قبول نہیں ہونے والی تھی۔ روبینہ نے باہر جھانکا تھا اور اس کی چیخ نکل گئی تھی۔ وہ اور احمد تیزی سے باہر نکلے تھے۔ مگر اگلے ہی لمحے زلیکا کے ہاتھ میں بلند ہو گئے تھے اور وہ دونوں دور سے ہی ہوا میں معلق ہو کر تڑپنے لگے تھے۔ ایسا لگتا تھا انہیں ہائی وولٹ کا کرنٹ لگایا جا رہا ہو۔

''انہیں چھوڑ دو، انہیں چھوڑ دو۔'' اہارون حلق کے بل چلّایا۔

زلیکا نے ہاتھ نیچے کر لیے تھے۔ وہ دونوں تیزی سے زمین پر گرے تھے اور بے جان ہو گئے تھے۔

''احمد...... روبینہ......'' اہارون زور زور سے چلّانے لگا۔

وہ چلتی ہوئی اہارون کے قریب آئی اور اسے دوبارہ گریبان سے پکڑ کر ہوا میں اُٹھا لیا تھا۔

''میں نے تم سے کہا تھا نا کہ ہم سے دور رہو۔'' وہ بولی۔

اس کی آواز میں عجیب سی سرسراہٹ اور غراہٹ تھی۔ ایسا لگتا تھا جیسے کوئی سرگوشیوں کے درمیان غرا رہا ہو۔

''مگر تم لوگ پھر سے سمندر میں داخل ہوئے ہو۔ ہمارا مقابلہ کرنے کا مطلب جانتے ہو؟'' وہ اس کے ساتھیوں کی بات کر رہی تھی۔ اس کا مطلب اسے سب کچھ معلوم تھا۔

اہارون کی گردن میں اس کے ناخن پیوست ہوتے جا رہے تھے۔ اسے خون کی ایک گرم لکیر اپنے کالر میں جذب ہوتی محسوس ہوئی۔

''تم نے اسے ڈھونڈنے کے لیے وقت مانگا تھا یا یہ کرنے کے لیے؟'' وہ غرائی۔

''ان سے تو ہم نمٹ لیں گے۔ میں انہیں دوبارہ انہی گہرائیوں میں پہنچا دوں گی جہاں سے وہ نکل آئے تھے۔ تم مجھے بتاؤ کہ عیسیٰ کدھر ہے۔'' اس نے اسے زمین پر اُتارا تھا پر اس کا کالر نہیں چھوڑا تھا۔ اہارون کو لگا اس کا آخری وقت قریب ہے۔ اسے جلد ہی کچھ سوچنا تھا۔

''ہم ... ہم سب اسی کی تلاش میں نکلے ہیں۔ مجھے تھوڑی اور مہلت دو۔'' اس نے بمشکل یہ الفاظ ادا کیے۔
''تم جانتے ہو تم ہماری زبان کیوں سمجھ سکتے ہو؟ کیونکہ تم ان پرانی روحوں کے ساتھ رہتے ہو جو ہم سے پہلے اس زمین پر ہماری پیروکار تھیں۔ تم ان کے علاقوں میں گھومتے ہو۔ تمہارے کان ان آوازوں کو پہچان سکتے ہیں۔'' وہ اس کے منہ کے بے حد قریب آ کر بولی تھی۔
اہارون نے اپنا سر دیوار سے ٹکا کر آنکھیں بند کر لی تھیں۔ وہ مزید اس خوفناک چہرے کی تاب نہیں لا سکتا تھا۔
''ہم تمہیں تب تک زندہ رکھیں گے جب تک ہم عیسیٰ کو ڈھونڈ نہیں لیتے۔ اسے تم سب کے سامنے ایسی سزا ملے گی کہ تم لوگوں کی روحیں بھی برمودا کے اوپر سے گزرنے سے ڈریں گی۔ جاؤ اور اسے ڈھونڈو۔ مگر تمہارے پاس وقت بہت کم ہے۔'' وہ اس کے چہرے کو اپنے ہاتھ سے دبوچ کر غرائی تھی اور پھر اچانک ہی غائب ہو گئی تھی۔
اس کے دبوچنے سے اہارون کے چہرے پر خون کی لکیریں نمایاں ہو گئی تھیں۔ اس نے ڈرتے ڈرتے سامنے موجود سڑک کی طرف دیکھا۔ شیپ شفٹرز بھی اس کے ساتھ ہی غائب ہو چکے تھے۔ وہ ایک طرف کو ڈھے گیا۔ وہ پہلے سے ہی زخمی تھا اور پھر اچانک اس افتاد کے نازل ہونے سے اس کی رہی سہی توانائی بھی ختم ہو گئی تھی۔
''اہارون......اہارون......'' احمد اور روبینہ کو اس کے غائب ہوتے ہی ہوش آ گیا تھا۔ احمد، اہارون کو گرتا دیکھ کر تیزی سے اُٹھ کر بھاگتا ہوا اس تک آیا تھا۔
''اہارون......اہارون......تم ٹھیک ہو نا؟'' وہ اس کو ہلاتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔
روبینہ بھی اس کے پیچھے آ کھڑی ہوئی تھی۔ اس کے چہرے پر خوف کے آثار تھے۔
''اس کی حالت تو بہت خراب ہے۔ یہ بری طرح زخمی ہوا ہے۔'' روبینہ رونے لگی تھی۔ اس نے ڈرتے ہوئے آس پاس نظریں دوڑائیں۔ وہ بلا اب وہاں موجود نہیں تھی۔
''اب ہم کیا کریں گے۔'' برمودا سے زیادہ خطرناک تو یہ بھیانک عورت ثابت ہو رہی تھی۔ روبینہ ہمت ہار بیٹھی تھی۔
''ہم اسے اس حالت میں اُٹھا کر نیچے نہیں اُتر سکتے۔ یہ بری طرح زخمی ہوا ہے ہمیں کچھ اور کرنا ہوگا۔'' احمد پریشان ہوا۔ اس وقت اگر وہ بھی حواس کھو دیتا تو ان کا یہاں سے نکلنا مشکل ہو جاتا۔
''لیکن اگر ہم یہاں سے باہر نکلے تو ان شیپ شفٹرز کے ہاتھوں مارے جائیں گے۔'' روبینہ بولی۔
''ویسے ہم ان سے چھپ بھی کیسے سکتے ہیں؟ وہ تو ہمیں کہیں بھی ڈھونڈ لیں گے۔ فی الحال ہمارے لیے اہارون کی زندگی زیادہ اہم ہے۔'' احمد یہ کہہ کر اُٹھ کھڑا ہوا اور اس نے اہارون کو اُٹھا لیا۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔
''تم رائفل سنبھال لو۔'' احمد، روبینہ کی طرف دیکھ کر بولا اور اس نے نیچے پڑی رائفل کو ہاتھ میں اُٹھا لیا۔
''تم ٹھیک کہہ رہے ہو، وہ ہمیں کہیں بھی ڈھونڈ سکتے ہیں اور ویسے بھی یہ رائفل ان کا کیا بگاڑ لے گی؟'' وہ پوری طرح سے ناامید ہو چکی تھی۔
''ان کا تو کچھ نہیں بگاڑ سکتی لیکن ان حالات میں شہر میں چور اچکے نکل آتے ہیں۔ میں نے کافی دکانوں کے شیشے ٹوٹے ہوئے دیکھے ہیں۔ شہر میں لوٹ مار جاری ہوگی۔ ہر کوئی تو اس شہر کو چھوڑ کر نہیں گیا ہوگا۔'' احمد بولا اور

روبینہ نے اس کی بات سمجھ کر سر ہلا دیا تھا۔ وہ بالکل ٹھیک کہہ رہا تھا۔

وہ احتیاط سے چلتے ہوئے مین روڈ تک آئے تھے۔ وہاں کوئی بھی نہیں تھا۔ علاقے میں سناٹا چھا چکا تھا۔ طوفان رُکنے اور بجلی بحال ہونے کی وجہ سے اسٹریٹ لائٹ جل چکی تھیں۔

روبینہ نے ایک نظر آسمان پر ڈالی۔ وہاں اب بارش کے کوئی آثار نہیں تھے۔ وہ دونوں واپس وہاں تک آئے جہاں آرمی کے ٹرکس کھڑے تھے۔ ہر طرف لاشیں بکھری پڑی تھیں۔ روبینہ نے منہ پر ہاتھ رکھ لیا تھا۔

اسے بے اختیار ہی رونا آیا تھا۔ ''ہمارے صرف دو ٹرک تباہ ہوئے تھے۔ ہم ان میں سے ایک کو استعمال کر سکتے ہیں۔ میں اہارون کو پیچھے لٹاتا ہوں۔ تم ٹرک کے اندر موجود فرسٹ ایڈ کٹ کی مدد سے اس کے زخموں کی مرہم پٹی کر دینا۔ ڈرائیو میں کروں گا۔'' احمد نے چاروں طرف دیکھتے ہوئے روبینہ کو ہدایت کی۔

روبینہ نے اثبات میں سر ہلایا تھا۔ ٹرک کے قریب پہنچ کر روبینہ نے آہستگی سے پیچھے کا دروازہ کھولا تھا اور احمد نے اہارون کو احتیاط سے اندر لٹا دیا۔

روبینہ نے پہلے ٹرک کے اندر ہاتھ میں پکڑی رائفل پھینکی اور پھر آس پاس پڑی رائفلیں بھی اُٹھا کر جلدی جلدی ٹرک کے اندر رکھیں اور اوپر چڑھ گئی۔

اوپر چڑھ کر اس نے اہارون کو ٹرک کے مزید اندر گھسیٹا اور دروازے کو اندر سے بند کر کے لوہے کی کنڈی لگا دی تھی۔ آرمی کے یہ ٹرکس عام طور پر لوہے کے دروازوں اور لوہے کی ہی کنڈیوں پر مشتمل ہوتے ہیں۔ احمد نے پاس پڑی ایک گن اُٹھائی اور احتیاط سے چلتا ہوا ڈرائیونگ سیٹ پر آیا۔ اس نے آس پاس دیکھتے ہوئے ڈرائیونگ سیٹ کا دروازہ کھولا۔

وہاں اب مکمل سناٹا تھا۔ وہ جلدی سے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا۔ اگنیشن میں چابی موجود تھی۔ شاید ڈرائیور کو اس بات کا موقع ہی نہیں ملا کہ وہ چابی نکال پاتا۔ اس نے سیٹ کے پیچھے لگی چھوٹی سی کھڑکی نما جالی سے روبینہ کو دیکھا۔ وہ جلدی جلدی فرسٹ ایڈ باکس کھول رہی تھی۔

کم از کم اہارون کو بروقت طبی امداد دے کر بچایا جا سکتا تھا۔ اس نے اگنیشن میں چابی گھما کر ٹرک اسٹارٹ کر دیا تھا۔ ٹرکس کی ہیڈ لائٹس جل اُٹھیں۔ سامنے راستہ صاف تھا۔ اس نے جلدی سے اسٹیئرنگ سنبھالا۔ اس کا رُخ مین روڈ کی طرف تھا وہ جلد از جلد نیول ہیڈ کوارٹر پہنچ جانا چاہتا تھا۔

○......❖......○

انہوں نے بمشکل آدھا راستہ ہی طے کیا تھا کہ اچانک آسمان سے وہ فلائنگ مشینز غائب ہوگئی تھیں۔ وہ سارے حیرت سے کنٹرول روم میں لگی اسکرین کو دیکھ رہے تھے۔

''یہ اچانک غائب کیسے ہوگئے؟'' کلارک بولا۔

جیف نے اپنے سامنے موجود اسکرین پر نظر ڈالی اور تیزی سے بھاگتا ہوا باہر نکلا۔

وہ سب بھی اس کے پیچھے پیچھے باہر نکل آئے۔ جہاز کے عرشے پر پہنچ کر اس نے دور تک پھیلے سمندر پر نظر ڈالی۔ سمندر پُرسکون حالت میں تھا۔ آسمان بھی صاف تھا۔ جیف نے ٹرانس میٹر کو اپنے منہ کے قریب کیا۔

''سر فلائنگ مشینز غائب ہو چکی ہیں۔ ہمیں ریڈ زون میں داخل ہونے کی اجازت دیں۔ ہم مشن مکمل کر کے ہی واپس آنا چاہتے ہیں۔'' وہ برمودا میں بنے اس سائیکلون تک جانے کی اجازت مانگ رہا تھا۔

''وہ سائیکلون برمودا کے وسط میں بنا ہے۔ اس کے آس پاس موجود علاقہ بھی برمودا کی رینج میں ہے۔ وہ ریڈ زون ہے اور وہاں داخل ہونا بے وقوفی ہوگی۔ جہاز غائب بھی ہوسکتا ہے۔'' جارج کی آواز ٹرانس میٹر پر اُبھری۔

''سر! ان کے یہاں سے غائب ہونے کا مطلب ہے کہ وہ اہارون کی تلاش میں گئے ہیں۔ ہمیں ان کی توجہ اپنی طرف کرنی ہوگی۔ اور یہ اسی صورت میں ممکن ہے جب ہم ان کے علاقے میں داخل ہوں۔ آپ بے فکر رہیں۔ ہم ریڈ زون میں نہیں جائیں گے۔ میں اس سائیکلون کا جائزہ لینا چاہتا ہوں۔'' وہ ٹرانس میٹر آن کر کے بولا۔

''میرے آرڈرز کا انتظار کرو۔'' جارج نے یہ کہہ کر ٹرانس میٹر آف کر دیا تھا۔

وہ جہاز کے وسیع وعریض عرشے پر کھڑے تھے جہاں ہیلی پیڈز پر جنگی ہیلی کاپٹرز موجود تھے۔

''لگتا ہے موسم ٹھیک ہو چکا ہے۔'' جیسیکا بولی۔

''یہ کسی بڑے طوفان کے آنے سے پہلے کی خاموشی بھی ہوسکتی ہے۔'' ڈینیل بولا۔

جیف نے ایک نظر ڈینیل پر ڈالی۔ واقعی کچھ تو تھا جو غلط تھا اور ان کی نظروں سے اب تک اوجھل تھا۔ ٹرانس میٹر پر بیپ ہوئی تھی۔

''یس سر!'' جیف نے ٹرانس میٹر منہ کے قریب کیا۔

''جہاز کو تھوڑے فاصلے پر روک کر ہیلی کاپٹرز کو اس جگہ کا جائزہ لینے بھیجو۔ مگر انہیں بھی ہدایت دینا کہ وہ ریڈ زون میں داخل نہ ہوں۔'' جارج نے آرڈرز دے کر ٹرانس میٹر آف کر دیا تھا۔

''ہم سائیکلون سے کتنی دور ہیں؟'' جیف نے جہاز کے کنٹرول روم سے رابطہ کیا۔

''سر! ہم وہاں آدھے گھنٹے تک پہنچ جائیں گے۔'' ٹرانس میٹر پر اس کے ماتحت کی آواز اُبھری۔

''میں جہاز کے وہاں پہنچنے سے پہلے ہیلی کاپٹر پر اس علاقے کا جائزہ لینے جانا چاہتا ہوں۔ مجھے اجازت مل گئی ہے۔'' جیف نے کلارک کو مطلع کیا۔

''آدھے گھنٹے میں ہم وہاں پہنچ ہی جائیں گے۔ پہلے سے کیوں جانا چاہتے ہو؟'' کلارک کو اس کے اس ارادے کی وجہ سمجھ نہیں آئی تھی۔

''میں چاہتا ہوں کہ ہم ریڈ زون سے پہلے ہی رُک جائیں۔ مجھے ایسا لگ رہا ہے کہ ہمارے لیے کوئی جال بچھایا جا رہا ہے۔ ایسا نہ ہو جہاں ہم رُکیں وہی جگہ برمودا کی رینج میں آ جائے۔ ہمارا جہاز ہمیشہ کے لیے اس منحوس جگہ میں گم ہو جائے۔ جہاز کو یہیں رُکوا دو۔ میں علاقے کا راؤنڈ لگا کر واپس آ جاؤں گا۔ میرا ہیلی کاپٹر جس رینج تک جائے گا ہم اسی جگہ تک جہاز کو لے جائیں گے۔'' جیف بولا۔

''اور اگر تم واپس نہ لوٹے؟'' کلارک بولا۔

''تو تم جہاز واپس موڑ لینا۔'' وہ یہ کہہ کر تیزی سے ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھا۔

''میں تمہارے ساتھ چلوں گا۔'' ڈینیل آگے بڑھا۔

جیف نے خاموشی سے سر ہلا دیا تھا۔ وہ اور کسی کو ساتھ نہیں لے جانا چاہتا تھا۔ ڈینیل کو ہر خطرے کا علم تھا لہٰذا اس کے ساتھ جانے پر اسے کوئی اعتراض نہیں تھا۔ کلارک نے جہاز رُکوا دیا تھا۔ تھوڑی ہی دیر بعد ان کا ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہوا تھا اور وہ جہاز کے عرشے سے پرواز کر کے ان کی نظروں سے اوجھل ہو گئے تھے۔ وہ سب ہیلی کاپٹر کو نقطہ بنتے ہوئے دیکھتے رہے اور پھر واپس اندر کی طرف بڑھ گئے تھے۔

کلارک کو کنٹرول روم سے ہیلی کاپٹر پر نظر رکھنی تھی۔ اس علاقے میں جہاز اور ہیلی کاپٹرز غائب ہو جانا عام سی بات تھی۔ اگر جیف غلطی سے بھی برمودا کی رینج میں داخل ہو جاتا تو عین ممکن تھا کہ وہ کبھی واپس پلٹ نہ پاتا۔

کلارک نے اندر آ کر جارج کو ساری رپورٹ دی۔

''تم سب اپنی تیاری پوری رکھو۔ خطرہ اب بھی برقرار ہے۔ اچھا ہے کہ جیف پہلے سے اس جگہ کا جائزہ لے لے۔ جن ٹرکس میں ہم نے احمد اور روبینہ کو روانہ کیا تھا ان پر بھی حملہ ہوا ہے۔ مگر ابھی ہمیں ان لوگوں کی حالت کے بارے میں کوئی خبر نہیں۔ وی آر ان اسٹیٹ آف وار۔ پرائم منسٹر صاحب کی سیکیورٹی بڑھا کر میں خود شہر کی طرف نکلوں گا۔'' جارج نے یہ کہہ کر ٹرانس میٹر بند کر دیا تھا۔

ان سب کے چہروں پر گہری سنجیدگی طاری تھی۔ کوئی نہیں جانتا تھا کہ آگے کیا ہونے والا تھا۔

جیف پوری احتیاط سے ہیلی کاپٹر اُڑا رہا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ ریڈ زون میں داخل ہوتے ہی اس کے ساتھ کیا ہو سکتا تھا لہٰذا وہ باہری علاقوں کو سرچ کرنا چاہتا تھا۔ فلائنگ مشینز کا اچانک غائب ہونا اور سمندر کی غیر معمولی خاموشی نے اسے خطرے کا جھنڈا دکھایا تھا۔ اس کے ساتھ بیٹھا ڈینیل بھی احتیاط سے باہر کا جائزہ لے رہا تھا۔ اچانک ہی اسے دور سے آسمان اور سمندر ملتے ہوئے نظر آئے تھے وہ ایک بہت بڑا سائیکلون تھا جو آسمان سے شروع ہو کر سمندر

کے اندر ختم ہو رہا تھا ایسا لگ رہا تھا جیسے دونوں کنارے آپس میں مل گئے ہوں۔ اس کے اندر کڑکتی بجلیاں اس بات کا ثبوت تھیں کہ یہ بڑی تباہی لا سکتا ہے۔

''یہ کیا ہے؟'' ڈینیل کو اپنی آنکھوں پر یقین کرنا مشکل ہوا تھا۔

''یہ ان کے یہاں آنے کا راستہ ہے۔ جیسے ہمارے وہاں جانے کا راستہ وارم ہولز تھے۔'' جیف سنجیدہ لہجے میں بولا۔

''کیا ہم یہ راستہ کسی طرح بند کر سکتے ہیں؟'' ڈینیل بولا۔

''ایون ہی بتا سکتا ہے۔'' جیف بولا۔

وہ دور سے ہی اس سائیکلون کے اندر کڑکتی بجلیاں دیکھ رہے تھے۔

''شاید اسی وجہ سے شہر میں طوفانی بارش ہوئی تھی لیکن اب بارش کے رُکنے کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی۔ سائیکلون تو اب بھی اسی طرح اپنی جگہ پر موجود ہے۔'' جیف بولا۔

ایسا لگ رہا تھا جیسے سمندر سے گہرے کالے بادل سائیکلون کے اندر شامل ہو کر آسمان تک جاتے ہیں اور آسمان اس بجلی اور بادلوں کو شہر کی طرف بھیج رہا ہو۔

''ہمیں واپس جا کر اپنے ساتھیوں کو مطلع کرنا ہوگا۔ جہاز لے کر اس طرف آنا کسی بھی طرح سے ٹھیک نہیں ہو گا۔ اس کے قریب کے علاقوں میں سمندر بپھرا ہوا ہے۔ ریڈ زون کا اندازہ لگانا مشکل ہو جائے گا۔ تیز لہریں ایک جھٹکے میں جہاز کو اُٹھا کر برمودا میں پھینک دیں گی۔ اگر اس نے ان سب کو اپنی طرف کھینچ لیا تو ہم لمحوں میں بہت ساری قیمتی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔'' جیف نے ایک نظر ان طوفانی لہروں پر ڈالی جو اس کے آس پاس کے علاقوں میں بلند ہو رہی تھیں۔

ڈینیل نے اس کی بات سے متفق ہو کر اثبات میں سر ہلایا تھا۔

جیف نے واپسی کا بٹن دبایا اور اس کا ہیلی کاپٹر اب واپس پلٹ کر جہاز کی طرف سفر کر رہا تھا۔ قدرت سے مقابلہ کرنا ان کے بس کی بات نہیں تھی۔ جیف اس مشن میں ناکام لوٹنے والا تھا۔

O......❖......O

احمد کو ڈرائیو کرتے ہوئے کافی دیر گزر چکی تھی۔ اس نے ٹرک میں لگے ٹرانس میٹر کے ذریعے جارج سے رابطہ کر کے اسے موجودہ حالات کے بارے میں بتایا تھا اور نیول ہیڈ کوارٹر جانے والے راستے کے لیے راہنمائی لی تھی۔ وہ سڑک پر لگے سائن بورڈز کو دیکھتے ہوئے سفر کر رہا تھا۔ اسے امید تھی کہ وہ جلد ہی نیول ہیڈ کوارٹر تک پہنچ جائیں گے۔ انہیں راستے میں دوبارہ کسی خطرے کا سامنا نہیں کرنا پڑا تھا۔ وہ وقفے وقفے سے سیٹ کے پیچھے لگی جالی کے ذریعے روبینہ اور اہارون کو دیکھ لیتا تھا۔

روبینہ نے اہارون کی مرہم پٹی کرنے کے بعد اسے فرسٹ ایڈ باکس میں موجود درد دور کرنے کا انجکشن لگایا تھا۔ اس پر غنودگی طاری تھی۔ روبینہ اپنی مرہم پٹی کرنے کے بعد ٹرک کے اندر ہی لیٹ گئی تھی اور وہ بھی شاید سو چکی تھی۔

احمد بغیر رُکے ڈرائیو کرتا رہا۔ بس ڈیڑھ گھنٹے کا ہی سفر تھا۔ وہ وہاں پہنچ کر ہی اپنی مرہم پٹی کرنا چاہتا تھا۔

اس کے بازو اور کندھے پر چوٹیں تھیں۔
ایک موڑ مڑتے ہی احمد کو اچانک نیول ہیڈ کوارٹر کی طرف جانے والے راستے کا وہ لال سائین بورڈ نظر آیا۔ جس پر ''ممنوع علاقہ'' لکھا تھا۔ جارج نے اسے اسی راستے پر جانے کا کہا تھا۔ اس نے ایک جھٹکے سے ٹرک کو بریک لگایا۔

نیول ہیڈ کوارٹر شہر سے قدرے فاصلے پر واقع تھا یہ پورا علاقہ سمندر اور چٹانوں پر مشتمل تھا۔
ہائی وے سے ایک روڈ سیدھا دوسرے شہر کی طرف جاتا تھا جبکہ بائیں طرف مڑنے پر نیول ہیڈ کوارٹر کا علاقہ شروع ہو جاتا تھا۔

اس علاقے کے چاروں طرف خاردار تاریں لگی ہوئی تھیں۔ جن پر ''خطرہ'' کا نشان اس بات کا واضح ثبوت تھا کہ ان میں کرنٹ دوڑ رہا ہے۔

احمد نے ٹرک کو بائیں طرف موڑ کر دوبارہ اسٹارٹ کر دیا۔ دو منٹ کی ڈرائیو کے بعد ہی وہ ایک بند گیٹ والے رستے پر کھڑا تھا۔ یہ گیٹ جالیوں سے بنا تھا اور دوسری طرف امریکی فوج کے نوجوان پہرے پر کھڑے نظر آ رہے تھے۔ وہ ٹرک کو آتا دیکھ کر خبردار ہو گئے تھے۔

احمد نے ٹرک سے اُتر کر اپنی شناخت کروائی اور وہ کوڈ دہرائے جو جارج نے اسے وہاں پہنچنے پر پہرے داروں کو بتانے کا کہا تھا۔ وہ کوڈ سن کر سر ہلاتے ہوئے دروازہ کھولنے لگے۔ احمد دوبارہ سے ڈرائیونگ سیٹ پر آ بیٹھا تھا۔

کچھ ہی دیر میں وہ ٹرک نیول ہیڈ کوارٹر میں داخل ہو چکا تھا۔ اسے دور سے ہی نیول ہیڈ کوارٹر کی عمارت نظر آ گئی تھی۔

رومینہ اس ساری کارروائی کے دوران جاگ چکی تھی اور وہ اس جالی کے ذریعے باہر کا منظر دیکھ رہی تھی۔
''کیا ہم پہنچ چکے ہیں؟'' اس نے احمد سے پوچھا اور احمد نے اثبات میں سر ہلا دیا تھا۔ رومینہ نے مڑ کر ایک نظر اہارون کو دیکھا۔

اس کے جسم میں حرکت ہو رہی تھی اس کا مطلب تھا کہ وہ بھی ہوش میں آنے والا تھا۔ دو منٹ کی ڈرائیو کے بعد احمد نے ٹرک روک دیا تھا۔ وہ نیول ہیڈ کوارٹر کے داخلی دروازے پر موجود تھے۔ پورا علاقہ نیوی نے گھیرا ہوا تھا۔
ٹرک کا عقبی حصہ کھلا تو نیوی کے جوان عقبی حصے کی طرف آ کر کھڑے ہو گئے تھے۔ رومینہ نے ٹرک سے نیچے جمپ لگائی۔

احمد نے دو جوانوں کی مدد سے اہارون کو اسٹریچر پر لٹایا اور اب وہ سب عمارت کے اندرونی حصے کی طرف بڑھ رہے تھے۔ اندر داخل ہوتے ہی وہ دائیں طرف جاتی راہداری میں داخل ہو گئے۔ راہداری کے بائیں جانب موجود کمرے کا دروازہ کھلا تھا اور نیوی یونیفارم میں ایک آفیسر باہر نکلا۔

''ہیلو...... میں لیفٹیننٹ کمانڈر کرس یو ایس نیوی سے۔'' اس نے احمد اور رومینہ سے وقفے وقفے سے ہاتھ ملایا۔

''میرا نام احمد ہے۔ آپ کو جارج نے ہمارے یہاں آنے کے بارے میں بتا دیا ہوگا۔ میرا دوست زخمی حالت

میں ہے۔کیا ہم پہلے اسے دیکھ سکتے ہیں؟'' احمد کو اہارون کی فکر ہو رہی تھی۔

''زخمی تو آپ بھی ہیں مسٹر احمد! میرے ساتھ آئیں۔'' کمانڈر کرس سر ہلا کر آگے کی طرف بڑھ گیا اور وہ سب اس کے پیچھے پیچھے چلنے لگے۔تھوڑی دیر چلنے کے بعد اس نے دائیں طرف موجود ایک کمرے کا دروازہ کھولا۔یہ ایک چھوٹا سا ایمر جنسی روم تھا۔جہاں چار بیڈ لگے تھے۔

اس کے ساتھ چلتے نیوی آفیسرز نے اہارون کو اسٹریچر سے بیڈ پر منتقل کر دیا۔وہ اب کراہ رہا تھا اسے ہوش آرہا تھا۔

ایمر جنسی روم میں موجود ایک ڈاکٹر تیزی سے احمد کی طرف بڑھا اور اس کے زخموں کا جائزہ لینے لگا۔اس نے احمد کی مرہم پٹی شروع کر دی تھی۔رومینہ کو بھی پین کلر لگایا جا رہا تھا۔

اسی دوران وہاں ایک اور نیوی آفیسر داخل ہوا تھا۔اس نے یونیفارم کے اوپر سفید لیب کوٹ پہن رکھا تھا۔

''ڈاکٹر اسمتھ !مریض کو دیکھیں۔'' کمانڈر کرس نے اہارون کی طرف اشارہ کیا اور وہ سر ہلا کر اہارون کا معائنہ کرنے لگا۔

احمد مرہم پٹی اور پین کلر لینے کے بعد سکون محسوس کر رہا تھا۔اس نے آرام کرنے سے انکار کر دیا تھا۔

''آپ لوگ میرے ساتھ باہر آجائیں۔'' کرس نے احمد اور رومینہ کی طرف اشارہ کیا۔وہ دونوں خاموشی سے باہر نکل آئے۔

''اس وقت ہمارے ملک کو مشکل ترین حالات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔پورٹوریکو کو ریڈ زون ایریا ڈکلیئر کر دیا گیا ہے۔مجھے بتایا گیا تھا کہ آپ کو ہماری مدد کے لیے یہاں بھیجا گیا ہے۔اب تک نیوی ہیڈ کوارٹر ان حملوں سے محفوظ ہو رہا ہے۔مگر جس تیزی سے خطرہ ہماری طرف بڑھ رہا ہے مجھے نہیں لگتا کہ ہم بھی زیادہ دیر تک ان سے محفوظ رہ سکیں گے۔'' کمانڈر کی بات پر وہ دونوں چونکے تھے۔

''کیا مزید حملے ہوئے ہیں؟'' احمد نے پوچھا۔

''جارج نے ایئر اور میرین آپریشن کے لیے جو ٹیم بھیجی تھی ان سے پتہ چلا ہے کہ سمندر میں پیدا ہونے والا وہ سائیکلون آسمان تک بلند ہے۔یہ حیرت انگیز عمل ہے کیونکہ ہم خود پہلی دفعہ ایسا دیکھ رہے ہیں۔اگر اس طرح کے سائیکلون یا طوفان ساحل سے ٹکرا جائیں تو کئی شہر ایک ساتھ سمندر کی نذر ہو سکتے ہیں۔حالیہ ملنے والی اطلاعات کے مطابق شہر کا درجہ حرارت تیزی سے گر رہا ہے۔اور چاروں طرف سے شہر میں داخل ہوتی دھند شہر کو مکمل طور پر ڈھک لے گی۔'' وہ انہیں تفصیل بتاتے ہوئے بولا۔

''مریض کو ہوش آچکا ہے اور وہ بالکل ٹھیک ہے۔زخموں کی پٹی بروقت کر دی گئی تھی لہٰذا زیادہ خون نہیں بہا ہے۔میں نے پین کلرز لگا دیئے ہیں۔پانچ سے دس منٹ میں وہ اثر کرنا شروع کر دیں گے۔اس کے بعد وہ آرام سے چل پھر سکتا ہے۔'' ڈاکٹر اسمتھ کمرے سے باہر آیا تھا۔

''شکریہ ڈاکٹر۔'' کرس نے اس کا شکریہ ادا کیا اور وہ سر ہلا کر آگے کی طرف بڑھ گیا تھا۔

''کیا ہم اپنے دوست سے مل سکتے ہیں۔'' احمد نے پوچھا۔

''بالکل...... میں مانیٹرنگ روم میں ہوں۔'' وہ دروازے کے پاس کھڑے جوان کو ہدایات دیتا آگے بڑھ گیا تھا۔ احمد اور روبینہ اندر داخل ہوئے۔

اہارون اُٹھ کر بیٹھ چکا تھا۔

''اب کیسا محسوس کر رہے ہو؟'' احمد اس کے قریب پہنچ کر بولا تھا۔

''میں بالکل ٹھیک ہوں۔ تم دونوں ٹھیک ہو؟'' وہ ان سے پوچھنے لگا۔

''فی الحال۔'' احمد نے کندھے اچکائے۔

''میں زندہ کیسے بچ گیا؟'' اسے وہ منظر نہیں بھولا تھا۔

''ہمیں ہوش آیا تو تم ہمیں بے ہوش پڑے ملے۔ تم بری طرح زخمی تھے۔ اہارون وہ کیا بات کرتی ہے تم سے؟ پلیز مجھے بتاؤ۔ مجھے ایسا لگ رہا ہے کہ ہم سب مرنے والے ہیں۔ ایون تم کیوں نہیں جاگتے؟'' روبینہ جذباتی ہو کر رونے لگی تھی۔

احمد نے اسے تسلی دی۔ مگر وہ جانتا تھا کہ موت ان کے سروں پر منڈلا رہی ہے۔

اہارون نے گہرا سانس کھینچا۔ وہ ان سے کچھ بھی چھپانا نہیں چاہتا تھا۔

''تمہیں یاد ہے ہمیں ایون نے اپنی بریفنگ کے دوران ایک شیطانی طاقت کے بارے میں بتایا تھا جس کا نام زلیکا ہے۔ وہ ہی شیپ شفٹرز کو لیڈ کر رہی ہے۔ وہ کسی عیسیٰ کو ڈھونڈتی ہوئی یہاں تک آئی ہے۔ تم جانتے ہو نا کہ مجھے ویژنز آتے ہیں۔ جب میں ایئرپورٹ پر اُترا تھا تب بھی مجھے ایک خواب آیا تھا اور میں نے اس میں اسی شیطانی طاقت کو دیکھا تھا۔ دوسری بار میں نے اسے برمودا میں دیکھا اور جب میں نے ایون سے اس بارے میں استفسار کیا تو وہ حیران ہو گیا تھا۔ اور اس نے ہمیں زلیکا کے بارے میں مختصر سی معلومات دی تھیں کہ اس کی ایک سفر کے دوران زلیکا سے ملاقات ہوئی تھی۔ لیکن اس نے ہمیں عیسیٰ کے بارے میں کچھ نہیں بتایا تھا۔ وہ ایک شیطانی طاقت ہے۔ اس نے مجھے کہا کہ میں عیسیٰ کو ڈھونڈ کر لاؤں۔ وہ ہمیں تب تک زندہ رہنے دے گی جب تک اسے عیسیٰ نہیں مل جاتا اور اس کے بعد وہ ہمارے سامنے عیسیٰ کو سزا دے گی۔ لیکن ایون نے ہمیں اس بارے میں کچھ نہیں بتایا اور نہ ہی ہمارے ساتھ اس سفر میں کوئی عیسیٰ تھا۔'' وہ ان دونوں کی طرف دیکھ کر بولا۔ اس نے صاف صاف بات کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ کیونکہ اس معاملے کو ایک دوسرے سے چھپانے کے بعد گتھیاں مزید اُلجھتی چلی جا رہی تھیں۔ ہوسکتا ہے ان میں سے کسی کو عیسیٰ کے بارے میں معلوم ہو۔ جتنا جلدی وہ عیسیٰ تک پہنچتے اتنا بہتر تھا۔

''مجھے بھی یاد نہیں پڑتا کہ ایون نے کسی بریفنگ کے دوران عیسیٰ نامی آدمی کا ذکر کیا ہو۔'' احمد سوچ میں پڑ گیا تھا۔

''تم لوگوں کو یاد ہے جب ہم برمودا میں تھے تو کسی نے ہمارے آکسیجن ٹینکس خالی کر دیئے تھے۔ اس کا مطلب یہ ہے ہمارے درمیان ایک غدار موجود تھا۔ یقیناً وہی عیسیٰ ہوگا۔ ایون کو شاید اس بارے میں خود بھی معلوم نہیں۔ مجھے لگتا ہے کہ وہ عیسیٰ نامی آدمی وہاں سے کوئی اہم چیز اُٹھا لایا ہے۔ جبھی یہ شیطان اسے ڈھونڈ رہے ہیں۔'' روبینہ کو اچانک یاد آیا تھا۔

''تمہارے کہنے کا مطلب ہے کہ ہمارے درمیان کوئی غدار ہے اور وہ بھی نام بدل کر؟ اور وہ کون ہوسکتا ہے؟'' اہارون کو حیرت کا جھٹکا لگا۔

''میں کچھ نہیں جانتی۔ کوئی بھی ہوسکتا ہے۔'' وہ کسی کو بھی صحیح طرح نہیں جانتی تھی۔ سوائے ایون کے۔

''نہ تو ول اور ڈینیل ایسے ہیں اور نہ ہی آ کل ایسی حرکت کرسکتا ہے میں اور احمد تو ہونے سے رہے۔'' اہارون نے ان سب کی وکالت کی۔

''ٹھیک ہے، تم اور احمد ایسے نہیں ہو اور آ کل بھی یہ نہیں کرسکتا۔ کیونکہ وہ تو برمودا میں ہی رہ گیا ہے۔ زلیکا اسے یہاں ڈھونڈنے نہیں آئے گی۔ مگر ول اور ڈینیل ہو سکتے ہیں، تم سب کو آپس میں ملے ہوئے کافی عرصہ بیت گیا ہے۔ لوگوں کی فطرت بدلتے دیر نہیں لگتی۔'' روبینہ کندھے اچکا کر بولی۔

''میں نہیں مانتا۔ ول اور ڈینیل ایسے نہیں ہوسکتے۔'' اہارون کا ذہن یہ سب ماننے سے انکاری تھا۔

احمد کے چہرے پر سوچ کی لکیریں تھیں۔

''کیا جیف؟'' احمد پُرسوچ انداز میں بولا۔

''اور جیسیکا کا ساتھی سائمن؟ وہ بھی ہوسکتا ہے۔'' اہارون اور احمد نے اپنا شک ان دونوں پر پکا کرلیا تھا۔

''اگر واقعی ان میں سے کوئی غدار ہے تو اس وقت ہمارے باقی ساتھی شدید خطرے میں ہیں۔ وہ سب ایک ساتھ، ایک ہی بحری جہاز پر موجود ہیں۔'' روبینہ نے انہیں یاد دلایا اور ان کے پیروں تلے زمین نکل گئی تھی۔

''لیکن وہ زلیکا اتنی ہی طاقتور ہے تو وہ اسے خود کیوں نہیں ڈھونڈ لیتی؟ جبکہ وہ لمحوں میں ہم تک پہنچ سکتی ہے۔'' روبینہ کا ذہن کام کرنا شروع ہوا تھا۔

اہارون سوچ میں پڑ گیا تھا۔ ''تم ٹھیک کہہ رہی ہو۔ یہ سب میری سمجھ سے باہر ہے۔ ہمیں جلد از جلد انگلائن سے ملنے والے سامان کی تلاشی لینی چاہیے۔ ہوسکتا ہے ہمیں اس عیسیٰ کا کوئی سراغ مل جائے۔ اب ہم سامان کی تلاشی لینے کے بعد ہی کسی متفقہ فیصلے پر پہنچ سکتے ہیں۔'' اہارون بیڈ سے اُتر کر کھڑا ہوگیا تھا۔

اس کے سر میں ہلکی ٹیسیں اُٹھی تھیں مگر وہ درد کو برداشت کرگیا۔ یہ آرام کرنے کا وقت نہیں تھا۔

وہ تینوں ایمرجنسی روم سے باہر نکل آئے۔ باہر کھڑے فوجی نے انہیں دیکھ کر ایک طرف چلنا شروع کردیا تھا اور وہ تینوں اس کے پیچھے پیچھے چلنے لگے۔ وہ چلتے ہوئے ایک بڑے ہال میں داخل ہوا تھا۔ یہ مانیٹرنگ روم تھا اور یہاں جگہ جگہ اسکرینز نصب تھیں۔

''ہیلو...... مجھے کرس کہتے ہیں۔ اب کیسی طبیعت ہے آپ کی؟'' کرس نے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

''ہیلو...... میں اہارون ہوں۔ شکریہ، میں پہلے سے بہتر ہوں۔'' اہارون نے اس کا شکریہ ادا کیا۔

''ہم اپنا سامان دیکھنا چاہیں گے۔ ہمارے پاس وقت بہت کم ہے۔'' اہارون کو اس وقت صرف سامان دیکھنے کی جلدی تھی۔

''آیئے میرے ساتھ۔'' وہ یہ کہہ کر مانیٹرنگ روم سے باہر نکلا تھا اور وہ تینوں اس کے پیچھے چل پڑے۔ کئی راہداریاں مڑنے کے بعد وہ ایک کمرے کے باہر رُک گیا۔

''آپ لوگوں کا سامان یہاں بھجوانے کی اصل وجہ یہاں کی جدید لیبارٹری ہے۔ یہاں ہر چیز کی باقاعدہ اسکینگ کی جاسکتی ہے۔ اگر آپ کو کسی قسم کی مدد درکار ہو تو آپ لیب میں موجود اسسٹنٹس سے بات کر سکتے ہیں۔''
وہ لیب کے باہر کھڑے فوجی کو اشارہ کر کے وہاں سے چلا گیا۔ ان تینوں کو اسکینگ کے بعد لیب کے اندر جانے کی اجازت دی گئی تھی۔

یہ ایک جدید ٹیسٹنگ روم تھا۔ جگہ جگہ مختلف قسم کی مشینیں لگی ہوئی تھیں۔ وہاں چھ لوگ لیب کوٹ پہنے مختلف مشینوں پر کام میں مصروف تھے۔ انہیں اندر داخل ہوتا دیکھ کر وہ ڈاکٹر جس نے اہارون کو چیک کیا تھا چلتا ہوا ان تک آیا۔

''آپ لوگوں کی چیزیں اس طرف موجود ہیں۔'' اس نے ایک طرف رکھے شیشے کے باکسز کی طرف اشارہ کیا۔

''کیا آپ نے ہمارے سامان کی اچھی طرح اسکینگ کی ہے۔ آپ کو کوئی خاص چیز ملی؟'' اہارون نے وقت بچانے کے لیے اس سے پوچھا تھا۔

''کچھ چیزیں ہم سے ابھی تک کھلی نہیں ہیں۔ جیسے کہ یہ لیپ ٹاپ!'' اس نے شیشے کے باکس میں رکھے، ایون کے لیپ ٹاپ کی طرف اشارہ کیا۔

''ہوسکتا ہے ہم آنے والے دنوں میں اسے کھولنے میں کیامیاب ہو جائیں چونکہ ملک میں ایمرجنسی نافذ ہے تو ہمیں وقفے وقفے سے اس طرف بھی توجہ دینی پڑ رہی ہے۔'' ڈاکٹر اسمتھ بولا۔

''اس کے علاوہ آپ کے یہ ہتھیار جو ہمیں سرچ مشین سے ملے۔ ان کی اچھی طرح جانچ کرنے کے باوجود ہم اس کے اندر موجود مائع کی ساخت معلوم کرنے میں ناکام رہے ہیں۔ یہ دیکھنے میں مرکری (پارا) اور پانی کی ملاوٹ لگتی ہے۔ پر پانی سے چلنے والے ہتھیاروں پر یقین کرنا مشکل لگتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ سلور بک۔ جو کسی مخصوص تحریری لاک سے بند ہے۔'' اس نے تیسرے شیشے کے باکس میں رکھی نزہتہ المشتاق کی طرف اشارہ کیا۔ اہارون کی آنکھوں میں چمک اُبھر آئی تھی۔

''یہاں آپ سب کی سوئمنگ کٹس محفوظ ہیں۔ ان کے اندر سے ہمیں کچھ بوتلیں ملیں جن میں گاڈ پارٹیکل موجود ہے۔ اس کے علاوہ ایک اور اہم بات، آپ کے زخمی ساتھیوں کے جسموں سے اتاری گئی کٹس میں ہمیں کچھ ایسی لیزرز کے ذرات ملے ہیں جو اَن ٹریس ایبل ہیں۔ یہ کالا بیگ، اس میں کچھ کاغذات موجود ہیں۔ جو ریسرچ پیپرز لگتے ہیں۔ اور آخر میں وہ پرزم۔'' اس نے آخری باکس کی طرف اشارہ کیا جہاں ایک پُراسرار پرزم اپنی پوری آب و تاب سے چمک رہا تھا۔ اس میں سے نیلی اور ہری روشنیاں منعکس ہو رہی تھیں۔ وہ تینوں یہ سنتے ہی چونک پڑے تھے۔

اس پرزم کا ذکر تو ایون نے کبھی نہیں کیا اور نہ ہی یہ انہیں سرچ مشین میں نظر آیا تھا۔

اس کا مطلب تھا کہ عیسیٰ جو بھی تھا وہ اسے برمودا سے اُٹھا لایا تھا۔ عین ممکن تھا کہ وہ شیطانی طاقتیں یہی پرزم واپس حاصل کرنے کے لیے دنیا میں آئی تھیں۔ انہوں نے وہاں سے باہر نکلتے وقت ایسی کوئی چیز ایون کے ہاتھ میں

نہیں دیکھی تھی اور وہ ویسے بھی بری طرح زخمی تھا تو پھر کوئی غدار ضرور تھا جو ان کے درمیان موجود تھا۔

اہارون چلتا ہوا اس پرزم تک گیا۔ وہ اس پرزم کا جائزہ لینا چاہتا تھا۔ پر وہ زیادہ دیر اسے دیکھ نہیں پایا تھا۔ اس پرزم سے عجیب سی روشنی نکل رہی تھی۔ اسے اپنا ذہن مفلوج ہوتا محسوس ہوا۔ وہ واپس اسمتھ کی طرف پلٹا۔

''میں ایون کا بیگ دیکھنا چاہتا ہوں۔'' اہارون بولا۔

''ٹھیک ہے۔ اس میں ہمیں کچھ ایسے کاغذات بھی ملے ہیں جن پر لکھی تحریریں ہم پڑھنے سے قاصر ہیں۔ اور حملوں کی وجہ سے ہمیں ایکسپرٹ بلانے کی مہلت نہیں ملی۔'' اسمتھ نے اس کی معلومات میں اضافہ کیا۔ اچانک لیب میں لگے اسپیکرز پر ریڈ الرٹ کی اناؤنسمنٹ گونجی۔

''میں آتا ہوں۔'' ڈاکٹر اسمتھ پریشان چہرے کے ساتھ لیب سے باہر نکل گیا تھا۔

''میں بیگ چیک کرتا ہوں۔ تم ان سے کہو کہ ہمیں ایون کا یہ لیپ ٹاپ بھی دے دیں۔ تم دونوں ایون کا لیپ ٹاپ کھولنے کی کوشش کرو۔'' ایمرجنسی کا سن کر وہ سب بھی پریشان ہو گئے تھے۔

روبینہ اور احمد سر ہلا کر ایون کے لیپ ٹاپ کی طرف بڑھ گئے۔ اسی وقت ڈاکٹر اسمتھ دوبارہ لیب میں داخل ہوا تھا۔

''ہمیں ابھی ابھی خبر ملی ہے کہ پورٹو ریکو جمنا شروع ہو گیا ہے۔ درجہ حرارت اس تیزی سے نیچے جا رہا ہے کہ آنے والے چند گھنٹوں میں ایک عام انسان اگر باہر نکلا تو وہ جم جائے گا۔ مجھے چیف آف آرمی اسٹاف کے آرڈرز آئے ہیں کہ آپ لوگ جلد از جلد کوئی سراغ حاصل کریں اور کسی طرح سے اس مصیبت کا کوئی حل ڈھونڈیں۔'' اسمتھ شدید پریشان تھا۔

''میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے اور میری ٹیم کو تھوڑی دیر کے لیے لیب میں اکیلا چھوڑ دیں۔'' حالات سن کر اہارون کے چہرے پر بھی پریشانی دوڑ گئی تھی۔

کوئی اور وقت ہوتا تو شاید اس کی بات نہیں مانی جاتی مگر اس وقت انہیں اس مصیبت کا حل چاہیے تھا لہٰذا وہ انہیں لیب میں تنہا چھوڑنے پر راضی ہو گیا تھا۔

اس نے وہاں موجود باقی لوگوں کو اشارہ کیا اور ایک ایک کر کے لیب سے باہر نکل گئے تھے۔

''ہم کنٹرول روم میں آپ کا انتظار کریں گے۔'' اسمتھ بھی یہ کہہ کر وہاں سے باہر نکل گیا تھا۔

ان کے پاس اس قدرتی تباہی کو ختم کرنے کا اور کوئی راستہ باقی نہیں بچا تھا۔ وہ قدرت سے نہیں لڑ سکتے تھے ہاں پر اتنا ضرور جانتے تھے کہ یہ مصیبت انہی لوگوں کے باہر آنے کے بعد ان کے سامنے آئی ہے۔ لہٰذا اس کا حل بھی انہی لوگوں کے پاس ہے۔

روبینہ نے ایون کا لیپ ٹاپ کھولا اور مختلف پاس ورڈز ٹرائی کرنے لگی۔ وہ بہت احتیاط سے کام لے رہی تھی کیونکہ غلط پاسورڈ زیادہ دفعہ ڈالنے سے ایون کا لیپ ٹاپ خودکار طور پر لاک بھی ہو سکتا تھا۔

اہارون نے ایون کو بیگ سے تمام کاغذات اور فائلوں کو باہر نکال لیا۔ اِن کے علاوہ اس بیگ میں اور کچھ بھی موجود نہیں تھا۔ وہ ان تمام فائلز اور کاغذات کو اپنے سامنے پھیلا کر ان پر نظر دوڑانے لگا۔

فائلوں میں کچھ سائنسی مواد اور ریسرچ پیپر تھے جو اس کی سمجھ سے باہر تھے۔ اس نے روبینہ کو آواز دی جو مسلسل لیپ ٹاپ کھولنے کی کوششوں کے بعد مایوس نظر آ رہی تھی۔ وہ اس کے قریب آ کر کھڑی ہو گئی۔

''یہ دیکھو یہ کیا ہے؟ مجھے تو کچھ سمجھ نہیں آ رہا۔'' اہارون نے کچھ فائلز روبینہ کی طرف بڑھائیں۔ روبینہ نے احتیاط سے صفحے پلٹنے شروع کیے۔

''یہ سرچ مشین کا ڈیزائن ماڈل اور اس کو چلانے کا طریقہ تحریر ہے۔'' وہ بولی۔

''تم دیکھو شاید اس میں کوئی پاسورڈ لکھا ہو۔'' احمد بولا جو اب تک لیپ ٹاپ کھولنے میں مصروف تھا۔ روبینہ سر ہلا کر فائلز چیک کرنے لگی۔

اہارون نے وہ لفافہ اُٹھالیا جس میں کچھ کاغذات موجود تھے۔

اس نے لفافے سے وہ کاغذات باہر نکالے۔ یہ عربی اور قدیم یونانی زبان میں لکھی ہوئی تحریریں تھیں۔ کاغذات بے انتہا بوسیدہ تھے۔ جیسے کہ انہیں ہزاروں سال پہلے لکھا گیا ہو۔ یہ بہت پرانا نسخہ لگتا تھا۔

اس نے جلدی جلدی سارے کاغذات کو اُلٹ پلٹ کر دیکھنا شروع کیا اور چند لمحوں بعد ہی اسے بری طرح کرنٹ لگا تھا۔ ایک کاغذ پر عربی میں عیسیٰ گردیزی کے دستخط تھے۔

''یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ یہ تو وہی نام ہے جسے وہ شیطان ڈھونڈ رہے ہیں۔ پر اس کے کاغذات۔'' اہارون کو یاد آیا کہ ایون نے بتایا تھا کہ وہ ٹائم ٹریولنگ کرتا تھا۔

''تو کیا یہ اس کے ساتھ ماضی سے آیا کوئی شخص تھا جسے وہ حال میں لے آیا؟''

اہارون نے باقی کاغذات کو کھنگالنا شروع کیا اور اسے لگا کہ وہ پاگل ہو جائے گا۔ کچھ کاغذات پر الادریسی کی تحریریں اور دستخط تھے۔

وہ پڑھنے لگا۔

''میں کل عیسیٰ، ایون اور ابو حنیفہ کے ساتھ اس دھند کے جزیرے کے سفر پر نکلوں گا۔ اللہ ہمیں کامیاب کرے۔ یہ سفر ہماری زندگی بدل دے گا۔

''ابوعبداللہ محمد الادریسی القرطبی الحسنی السبتی۔''

اہارون نے کانپتے ہاتھوں سے وہ پرچہ پلٹا۔

کاغذ کے دوسری طرف قلم سے ایگلائن کا خاکہ بنایا گیا تھا گو کہ وہ بالکل پرفیکٹ نہیں تھا پر دیکھنے سے ہی پتہ چلتا تھا کہ وہ ایگلائن ہے۔ اس خاکے کے نیچے عیسیٰ گردیزی کے دستخط تھے۔

اہارون نے جلدی جلدی کچھ اور صفحے پلٹے۔ ان پر اس مشین کو بنانے کا طریقہ، استعمال کا طریقہ اور اندر داخل ہونے سے پہلے کیے جانے والے تمام حفاظتی اقدامات تحریر تھے۔ اس پر بھی عیسیٰ گردیزی کے دستخط تھے۔

''یہ کیسے ممکن ہے؟'' وہ بری طرح اُلجھا۔

اہارون نے جلدی جلدی وہ کاغذات واپس لفافے میں ڈالے۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ روبینہ کی نظر ان پر پڑے۔

''تو کیا ایون ماضی میں جا کر عیسیٰ گردیزی کی یہ ریسرچ چرا لایا تھا؟ عیسیٰ جو الادریسی اور ایون کے ساتھ اس

سفر میں شامل تھا۔ اس نے بھی وہی کام کیا تھا جو اَب تک دنیا میں ہوتا آ رہا تھا۔ مسلمان سائنسدان کی ایجادات چرا کران پر اپنا نام لکھ دینا اور اس نے ایکلائین بنانے کا سارا کریڈٹ خود لے لیا تھا۔''

اہارون کے لیے یہ بات ہضم کرنا مشکل تھی۔

ماضی سے الادریسی اور اس کے ساتھیوں کی، کی گئی محنت کو چرا کر وہ بڑے فخر سے اپنے نام کے ساتھ جوڑ کر آج ان سب کی نظروں میں ہیرو بن گیا تھا۔

اہارون کو اچانک ہی اس سے شدید نفرت محسوس ہوئی۔ اسی لیے وہ شاید ساری باتیں ایک ساتھ نہیں بتاتا تھا۔ کیونکہ وہ ان پرچوں کو پڑھ کر اور ان پر ریسرچ کر کے ہی معلومات حاصل کرنے کے لیے وقت لیتا تھا۔

اہارون کیونکہ قدیم یونانی اور عربی زبان پڑھ سکتا تھا۔ اس لیے اسے یہ پڑھنے میں زیادہ وقت محسوس نہیں ہوئی تھی۔ یقیناً یو ایس آرمی بھی ان کو پڑھوا سکتی تھی۔ مگر انہیں ملک میں آئی اس تباہی کے بعد کسی بھی ٹرانسلیٹر کو بلانے کی مہلت نہیں ملی تھی۔

''کیا ہوا تمہیں کچھ ملا ہے کیا؟'' روبینہ اسے خاموش کھڑا دیکھ کر بولی۔

''نہیں ان کاغذات میں کچھ بھی نہیں ہے۔'' اس نے وہ کاغذات احتیاط سے اپنی جیکٹ کے اندر رکھ لیے۔

''تمہیں ان فائلز میں سے کچھ ملا؟'' وہ روبینہ سے پوچھنے لگا۔

''نہیں ان میں ایکلائین کی بناوٹ اور اس کے فنکشن کے علاوہ اور کوئی تفصیلات موجود نہیں ہیں۔'' روبینہ بولی۔

''ایون اس سے زیادہ جانتا ہوتا تو ہی لکھتا نا۔'' اہارون نے دل میں سوچا۔

وہ سر جھٹک کر نزہتہ المشتاق کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے احتیاط سے اسے شیشے کے باکس سے باہر نکالا۔ وہ بھی کسی قدیم تحریری لاک سے بند تھی اور اسے بہت احتیاط سے کھولنے کی ضرورت تھی۔ اس کے لیے کافی وقت درکار تھا۔ اس نے نزہت المشتاق کو میز پر رکھا اور پرزم کو دیکھنے لگا۔ اب تک یہ بھی ایک معمہ تھا۔

''اگر میں یہ زلیکا کو لوٹاؤں تو؟'' وہ سوچ میں پڑ گیا۔

''احمد تم یہ پرزم اُٹھا لو۔ ہم یہ ان شیطانی طاقتوں کو واپس کریں گے۔ امید ہے یہ پرزم حاصل کرتے ہی ہم پر سے یہ مصیبت ٹل جائے گی۔ کیونکہ اس کے علاوہ یہاں اور کچھ بھی انوکھا نہیں۔ روبینہ تم ایون کا لیپ ٹاپ اُٹھاؤ۔'' اہارون احتیاط سے نزہت المشتاق سنبھالتا آگے بڑھا۔

احمد سر ہلا کر اس شیشے کے باکس کی طرف بڑھا۔ پر جیسے ہی اس نے پرزم کو ہاتھ لگایا۔ وہ تیزی سے چیختا ہوا دور جا گرا تھا۔ اہارون اور روبینہ اُچھل پڑے۔ روبینہ بھاگتی ہوئی احمد کی طرف بڑھی اور اسے سہارا دے کر اُٹھایا۔

''اس میں کرنٹ دوڑ رہا ہے۔'' احمد سنبھل کر اپنا ہاتھ جھٹکتے ہوئے بولا۔

''اسے یہیں چھوڑ دو۔ بعد میں دیکھتے ہیں کہ اس کا کیا کرنا ہے۔ یا آرمی سے مدد لے کر اسے یہاں سے نکالنا ہوگا۔ ہمیں جلد از جلد ہیڈ کوارٹر پہنچنا ہے۔ ایون کو اب ہوش آ جانا چاہیے۔ مجھے اس سے بہت ساری باتیں کرنی ہیں۔'' وہ سنجیدگی سے کہتا آگے بڑھ گیا تھا اور وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔ ایون اپنی مرضی سے تو کوما میں

نہیں تھا۔ نہ جانے اہارون کے دماغ میں کیا چل رہا تھا۔ وہ تینوں ایک ساتھ مانیٹرنگ روم میں داخل ہوئے۔ وہاں افراتفری مچی ہوئی تھی۔

''کیا ہوا آپ لوگوں کو کوئی سراغ ملا؟'' کرس تیزی سے ان کی طرف بڑھا۔

''جی ہمیں یہ کتاب اور یہ پیپرز چاہئیں اور ایون کا لیپ ٹاپ بھی۔ مجھے کچھ وقت درکار ہوگا۔ آپ ہمیں آرمی بیس واپس پہنچادیں۔ ہوسکتا ہے کہ ایون کو ہوش آ گیا ہو۔ ہمیں اس کی مدد سے کچھ چیزیں ڈی کوڈ کرنی ہیں۔ مجھے پوری امید ہے کہ ہمیں جلد ہی اس مصیبت سے چھٹکارا مل جائے گا۔'' اہارون بہت پُرامید تھا۔ اس نے وہ سرا ڈھونڈ لیا تھا اور اب بس اسے ایون کی گردن پکڑنی تھی۔

پرزم کا عیسیٰ گردیزی یا ایون یا کسی اور سے کیا لینا دینا تھا یہ سب بھی ایون ہی اُگل سکتا تھا۔ اسے تاریخ کے اس چور کو پکڑ کر اسے سزا دینی تھی اور اس مصیبت سے ہمیشہ کے لیے نکلنا تھا۔ کیونکہ یہ سب ایون کا ہی کیا دھرا تھا۔ زلیکا بھی عیسیٰ کا پوچھتی تھی اور ایون بھی عیسیٰ کو جانتا تھا۔

''مجھے نہیں لگتا کہ آپ لوگوں کو اس طرف جانا چاہیے۔ وہ علاقہ دھند کی لپیٹ میں آ چکا ہے۔ درجہ حرارت بھی گرنا شروع ہو گیا ہے۔ سمندر کی سطح تیزی سے بلند ہو رہی ہے۔ کوشش کریں کہ آپ ان چیزوں کو یہیں ڈی کوڈ کر لیں۔'' کرس بولا۔

''ہمارا ایون تک پہنچنا بہت ضروری ہے۔ اس کی مدد کے بغیر یہ ممکن نہیں۔'' اہارون بولا۔

''زیرو ون سکس تھری سمندر کی طرف پرواز کرنے والا ہیلی کاپٹر تباہ ہو گیا ہے۔ کمانڈر جیف اینڈ ڈینیل برگ آرڈ کلیئرڈ ڈیڈ اوور۔'' اچانک ہی مانیٹرنگ روم میں لگی اسکرین پر جارج کی آواز اُبھی تھی اور ان سب کے سروں پر بم گرا گئی تھی۔

O……❖……O

جیف نے ہیلی کاپٹر واپس جہاز کی طرف گھمایا پر تھوڑی دور جانے کے بعد اسے احساس ہوا تھا کہ ہیلی کاپٹر کو چاروں طرف سے دھند نے گھیرا ہوا ہے۔

''یہ کیا ہو رہا ہے؟'' ڈینیل نے باہر جھانکا۔

''اوہ مائی گاڈ! یہ الیکٹرو میگنیٹک فوگ ہے۔ لیکن ہم تو ریڈ زون سے بہت پہلے ہی پلٹ آئے تھے۔ ہمیں اس سے چھٹکارا پانا ہوگا ورنہ ہم جہاز تک پہنچ نہیں پائیں گے۔'' جیف نے تیزی سے کچھ بٹن پریس کیے تھے اور ہیلی کاپٹر اپنی پوری رفتار سے پرواز کرنے لگا۔ دھند مزید گہری ہوتی جا رہی تھی۔ اچانک ہی ان کے سامنے فلائنگ مشینز ظاہر ہوئی تھیں۔

''یہ...... یہ کیا ہے؟ ہیلی کاپٹر کی سمت بدلو۔'' ڈینیل چلایا مگر بہت دیر ہو چکی تھی۔

ہیلی کاپٹر اُڑتا ہوا فلائنگ مشین سے جا ٹکرایا تھا۔ ایک زوردار دھماکا ہوا تھا۔ فلائنگ مشینز پر اس دھماکے کا کوئی اثر نہیں ہوا۔ وہ جوں کی توں اپنی جگہ موجود تھی مگر ہیلی کاپٹر کے پرخچے اُڑ گئے تھے۔

جہاز کے عرشے پر موجود فوجیوں نے ہیلی کاپٹر کو دھماکے سے تباہ ہوتے دیکھا تھا۔ جب کہ ہیلی کاپٹر کے تباہ ہونے کی کوئی وجہ نظر نہیں آئی تھی۔ جیف نے انہیں کچھ دیر پہلے ہی سائیکلون کی تفصیلات دے کر واپس پلٹنے کی خبر دی تھی اور وہ واپس آیا بھی تھا۔ مگر اچانک ہی دھماکے سے ہیلی کاپٹر تباہ ہونا ان سب کو ہلا گیا تھا۔

کلارک نے فوراً ٹرانس میٹر پر ہیڈ کوارٹر میں اطلاع دی تھی اور جارج نے انہیں واپس آنے کا حکم دیا تھا۔ وہ مزید جانیں ضائع نہیں کرنا چاہتا تھا۔ جیف اس کا بہترین کمانڈر تھا۔ وہ شدید دُکھی تھا۔ کلارک نے جہاز کو واپس پلٹنے کا حکم دیا۔ اچانک اس کی نظر علاقے میں تیزی سے پھیلتی اس دھند پر پڑی جو اَب جہاز کی طرف بڑھ رہی تھی۔ وہ حیرت سے اس عمل کو دیکھ رہا تھا۔

جہاز کے مانیٹرنگ روم کی اسکرین پر نظر آتا وہ لال دھبہ اچانک ہی غائب ہو گیا تھا۔

''ہیلی کاپٹر تباہ ہو گیا ہے۔'' مشین آپریٹ کرتے ایک ٹیکنیشن نے اطلاع دی۔

''کیا مطلب تباہ ہو گیا ہے؟'' ول اُٹھ کر تیزی سے مشین کی طرف بڑھا۔

''ہیلی کاپٹر اچانک ہی تباہ ہو کر سمندر میں گر گیا ہے۔'' وہ دوبارہ بولا۔

ول باہر کی طرف بھاگا۔ جیسیکا اور سائمن بھی اس کے پیچھے باہر نکلے تھے۔ وہ بھاگتا ہوا عرشے تک پہنچا۔

''یہ لوگ کیا کہہ رہے ہیں؟'' وہ چلّا کر کلارک سے پوچھ رہا تھا۔

''ہمیں افسوس ہے۔'' کلارک نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔ گو کہ اسے جیف ناپسند تھا۔ مگر اسے واقعی اس کے جانے کا دُکھ تھا۔

''کیسا افسوس؟ آپ لوگ فوراً سمندر میں سرچنگ ٹیمز بھیجیں۔'' ول کی برداشت سے یہ سب باہر تھا۔

''علاقے کو دھند کی دبیز تہہ تیزی سے اپنے گھیرے میں لے رہی ہے۔ ہمیں واپس جانے کے آرڈرز ملے ہیں۔'' اس نے سمندر کی طرف اشارہ کیا۔ جہاں اب تھوڑے فاصلے کے بعد سب کچھ نظر آنا بند ہو گیا تھا۔ ول نے ایک نظر سمندر پر ڈالی۔ اسے حیرت کا جھٹکا لگا۔

''یہ آخر کیا ہو رہا ہے؟'' جیسیکا حیرت سے سمندر کو دیکھتے ہوئے بولی۔

''لیکن آپ لوگ کم از کم سرچنگ ٹیمز تو بھیجیں۔'' ول کو دھند کے پھیلنے سے کوئی خوف محسوس نہیں ہوا تھا۔

''میں مزید لوگوں کی جان خطرے میں نہیں ڈال سکتا۔ مجھے واپس جانے کے آرڈرز ملے ہیں۔ اور ہم ایک بار اس دھند میں داخل ہو گئے تو اس سے باہر نکلنا ناممکن ہو گا۔'' کلارک نے اسے ہوش دلایا۔ اچانک ہی تیز گڑگڑاہٹ ہوئی تھی۔ ان سب کی نظریں آسمان کی طرف اُٹھ گئیں۔ وہ فلائنگ مشینز دوبارہ ظاہر ہوئی تھیں اور اس بار وہ عین جہاز کے اوپر موجود تھیں۔

''ہم پر حملہ ہونے والا ہے۔'' کلارک چلّایا۔

''سب اپنی اپنی پوزیشنز سنبھال لیں جلدی۔'' وہ ٹرانس میٹر آن کر کے چلّایا۔

جہاز کے اندر موجود جوان تیزی سے ہتھیار سنبھالے عرشے کی طرف بھاگ رہے تھے۔

''آپ لوگ اندر جائیں۔'' وہ جیسیکا اور ول کی طرف پلٹ کر بولا۔

سائمن، جیسیکا کو لے کر تیزی سے جہاز کے پچھلے حصے کی طرف بڑھا۔ جبکہ ول وہیں کھڑا تھا۔

جہاز کے عرشے پر مشین گنز موجود تھیں پر وہ خود سے فائر کھول کر حملہ آوروں کو دعوت دینے کی غلطی نہیں کرنا چاہتے تھے۔

فلائنگ مشینز ایک جگہ رکی ہوئی تھیں۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے ان کا جائزہ لیا جا رہا ہو۔ ول نے ہونٹ بھینچے۔ آرمی چاہ کر بھی ان کا مقابلہ نہیں کر سکتی تھی۔ یہ سارے ہتھیار ان کی ٹیکنالوجی کے آگے بیکار تھے۔

ماحول پر عجیب سا سناٹا طاری ہوا تھا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے سمندر کی لہریں رُک گئی ہیں۔ چاروں طرف دھند کی دبیز تہہ تھی اور ان کے سروں پر وہ فلائنگ مشینز جیسے موت ان کے سامنے کھڑی ہو۔

اچانک ہی ان میں سے ایک فلائنگ مشین کا دہانہ کھلا تھا۔ جہاز پر کھڑے فوجیوں نے اپنے ہتھیاروں کا رُخ اس طرف کر دیا۔ اس سے پہلے کہ وہ کچھ سمجھتے تو فلائنگ مشین سے نکلی لیزر نے جہاز کے عرشے پر کھڑا ہیلی کاپٹر تباہ کر دیا تھا۔ وہاں موجود فوجی بھی زخمی ہوئے تھے۔ چاروں طرف آگ اور دھواں پھیل گیا۔

''حملہ کرو۔'' کلارک چلّایا تھا اور عرشے پر موجود فوجیوں نے فائر کھول دیئے تھے۔

اس نے کنٹرول روم کو جہاز میں موجود جدید میزائل فائر کرنے کا حکم دیا اور خود بھی پوزیشن سنبھال لی تھی۔

میزائل فائر کیے گئے تھے۔مگر ان فلائنگ مشینز پر کوئی اثر نہیں ہوا تھا۔

''سر! ان پر کوئی اثر نہیں ہو رہا۔'' ٹرانس میٹر پر اس کے ماتحت کی آواز اُبھری۔

''ان پر یہ ہتھیار اثر نہیں کریں گے۔ بلکہ کچھ بھی اثر نہیں کرے گا۔ ایون ہی ہے جو ان سے ہمیں چھٹکارا دلا سکتا ہے۔ تم حملہ روک دو۔ ورنہ کئی قیمتی جانیں ضائع ہوں گی۔'' ول بولا جو کلارک کے ساتھ پوزیشن سنبھالے یہ سارا منظر دیکھ رہا تھا۔

''حملہ ہم نے نہیں انہوں نے کیا ہے۔ تم چاہتے ہو ہم بغیر مقابلہ کیے بزدلوں کی طرح مارے جائیں؟'' کلارک کو غصہ آیا تھا۔ اچانک ہی فلائنگ مشینز نے ایک ساتھ لیزرز اُگلنا شروع کی تھیں۔ پل بھر میں ہی جہاز کے عرشے پر کھڑے وہ سارے ہیلی کاپٹرز ایک ساتھ تباہ ہو گئے تھے۔ زوردار دھماکے ہوئے تھے اور ہر طرف آگ ہی آگ پھیل گئی تھی۔

''اندر چلو سب۔'' کلارک چلایا تھا۔

وہ سارے تیزی سے بھاگتے ہوئے اندر کی طرف بڑھ رہے تھے۔ ول نے ان سب کو اندر بھاگتے دیکھا۔ وہ جہاز کی پچھلی طرف دوڑا تھا۔ کنٹرول روم میں پہنچتے ہی کلارک نے جارج سے رابطہ کیا تھا۔

''سر ہمارے سارے ہیلی کاپٹرز تباہ ہو چکے ہیں۔ ان فلائنگ مشینز نے ہمیں چاروں طرف سے گھیرے میں لے لیا ہے۔ دھند تیزی سے شہر کی طرف بڑھ رہی ہے۔'' وہ عجلت میں بولا۔

''تم لوگ واپس آؤ فوراً۔'' جارج چلایا۔

''سر ہم پوری کوشش کر رہے ہیں۔'' کلارک نے ٹرانس میٹر بند کر دیا تھا۔ جارج کے پاس انہیں واپس آنے کے آرڈرز دینے کے علاوہ اور کوئی بات نہیں تھی۔ اسے ہی کچھ سوچنا تھا۔

''سر! یہ دیکھیں۔'' اچانک مانیٹرنگ مشین پر بیٹھا ایک فوجی چلایا۔

کلارک بھاگتا ہوا اس طرف گیا تھا۔ سمندر کی سطح پر عجیب سی تہہ پر نمودار ہو رہی تھی۔

''یہ کیا ہے؟'' وہ غور سے اسکرین کو دیکھتے ہوئے بولا۔

''اوہ نہیں، سمندر کی سطح جم رہی ہے۔ وہ اپنی طرف آنے والا ہر راستہ بند کر رہے ہیں۔ ہمیں یہاں سے نکلنا ہو گا۔ ورنہ یہ جہاز بھی جم سکتا ہے اور ہم سب بھی۔'' کلارک پریشان ہوا۔

پر وہ کیسے نکلتے؟ وہ چاروں طرف سے ان فلائنگ مشینز کے گھیرے میں تھے۔ اچانک اسے ول کا خیال آیا۔ وہ اس کے ساتھ ہی تھا۔

''ول کہاں ہے؟'' اس نے اپنے ماتحت سے پوچھا۔

''سر پتہ نہیں اور وہ سائمن اور جیسیکا بھی نظر نہیں آ رہے۔'' وہ اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے بولا۔

''ڈھونڈو انہیں جلدی۔'' وہ چلایا اور دو فوجی سر ہلا کر باہر نکل گئے تھے۔ ول بھاگتا ہوا جہاز کی پچھلی طرف آیا۔ جیسیکا اور سائمن بھی ول کو بھاگتا دیکھ کر اس کے پیچھے بھاگے تھے۔ ول تیزی سے بھاگتا ہوا جہاز کے دوسرے کونے تک گیا تھا۔ اور جہاز کے جنگلے پر چڑھ کر نیچے جھانکنے لگا۔

''ٹھہرو کیا کر رہے ہو؟'' جیسیکا اسے جہاز کے کنارے پر لگے جنگلے سے نیچے جھانکتا دیکھ کر چلائی۔
''میں ڈینیل اور جیف کو ڈھونڈنے جا رہا ہوں۔'' ول چلایا۔
''یہ لوگ تو بالکل پاگل ہیں۔'' سائمن کو اسے کودنے کی پوزیشن میں دیکھ کر شدید حیرت ہوئی تھی۔
''اس کا دوست ہے وہ، اگر تمہیں کچھ ہوا تو میں بھی تمہیں بچانے کے لیے یہی کروں گی۔'' جیسیکا نے سائمن کو گھورا۔
''کیا واقعی؟'' سائمن کی آنکھوں میں حیرت تیر گئی۔
''یہ وقت ان باتوں کا نہیں۔ ہمیں اس کی مدد کرنی چاہیے۔ اگر جہاز واپس چلا گیا تو ہم پھر سے آرمی ہیڈ کوارٹر میں بیٹھ کر اس تباہی کو دیکھنے کے علاوہ اور کچھ نہیں کر سکیں گے جو کرنا ہے ابھی کرنا ہوگا۔'' جیسیکا بولی۔
''ایک منٹ، تم کیا کرنا چاہتی ہو؟'' سائمن کے دماغ میں خطرے کی گھنٹی بجی۔
''ہمیں آرمی کی ایک بوٹ کو کسی طرح سمندر میں اُتارنا ہوگا۔ اگر یہ کود گیا تو مارا جائے گا۔'' جیسیکا بولی۔
''کیا تم بھی ان کے ساتھ رہ کر پاگل ہو گئی ہو۔ جہاز کے سامنے وہ خطرناک فلائنگ مشینز ہیں، چاروں طرف دھند ہے اور تم دوبارہ اس میں اُترنے کی بات کر رہی ہو۔'' سائمن کو اس کی دماغی حالت پر شک ہوا تھا۔
جیسیکا چند لمحے اسے دیکھتی رہی اور پھر تیزی سے جہاز کے ساتھ لگی ان بوٹس کی طرف بھاگی جو آرمی کے استعمال کے لیے وہاں موجود تھیں۔ ول کے پاس دو فوجی جوان آ کر کھڑے ہو گئے تھے اور اسے پیچھے ہٹنے کا کہہ رہے تھے۔
''کیا کر رہی ہو؟ وہ ہمیں دیکھ لیں گے۔'' سائمن اس کے قریب پہنچ کر بولا۔
''ان کا دھیان بٹانے کو یہاں بہت کچھ موجود ہے۔'' وہ یہ کہہ کر تیزی سے بوٹ میں کودی تھی۔
سائمن سر جھٹک کر اس کے پیچھے کود پڑا۔ اب وہ دونوں آہستگی سے بوٹ کو سمندر میں اُتار رہے تھے۔ اسی وقت ''چھپاک'' کی آواز نے انہیں اپنی طرف متوجہ کیا تھا۔ ول سمندر میں کود چکا تھا۔ وہ دونوں فوجی اسے کودتا دیکھ کر واپس اندر کی طرف بھاگے۔ وہ فلائنگ مشینز جوں کی توں موجود تھیں۔ پر اب ان میں کوئی حرکت نہیں ہو رہی تھی شاید وہ ان سب کو اپنی نظروں میں رکھے ہوئے تھے۔
بوٹ سمندر میں اُترتے ہی جیسیکا نے تیزی سے اسے اس طرف گھمایا جہاں ول کودا تھا۔ وہ انہیں بیچ پڑتے سمندر میں ہاتھ پاؤں مارتا نظر آیا۔ اس نے بوٹ کی رفتار تیز کر دی تھی۔ چند ہی منٹوں میں وہ اس تک پہنچ چکے تھے۔
سائمن نے ہاتھ بڑھا کر ول کو تیزی سے بوٹ کے اندر کھینچا تھا اور وہ نیچے گر کر زور زور سے سانسیں لینے لگا۔
''کیا تم ٹھیک ہو؟'' جیسیکا نے ول کی طرف دیکھا اور اس نے بغیر کچھ کہے پھولی سانسوں کے ساتھ اپنا سر ہلا دیا تھا۔
''کیا تم پاگل ہو؟ یہ ان کو بچانے کا کون سا طریقہ ہے۔ ایسے تو تم خود مر سکتے تھے۔ اور اب شاید ہم سب مریں گے۔ ویسے یہ بار بار موت کو گلے لگانے کی ٹریننگ تم لوگوں نے کہاں سے لی ہے؟'' سائمن نے یہاں بھی اسے لیکچر دینا ضروری سمجھا تھا۔

''مجھ میں اب مزید لوگوں کو کھونے کی سکت نہیں ہے اور مجھے نئی زندگی میرے انہی دوستوں کی وجہ سے ملی ہے۔'' ول یہ کہہ کر سیدھا ہو بیٹھا تھا۔

وہ بحری جہاز سے کافی دور آ گئے تھے اور پھر ان کی بوٹ اس دھند کے سمندر میں داخل ہو گئی۔ ان کی بوٹ کے دھند میں داخل ہوتے ہی وہ فلائنگ مشینز وہاں سے غائب ہو گئی تھیں۔ انہیں وہ سارے لوگ ایک ایک کر کے واپس مل رہے تھے۔ پر انہیں یہ گمان بھی نہیں تھا کہ وہ پھر سے برمودا کی بھول بھلیوں میں داخل ہو چکے ہیں۔

کلارک نے حیرت سے ان فلائنگ مشینز کو غائب ہوتے دیکھا۔ اسے ول کے کودنے اور جیسیکا کے اس کے پیچھے جانے کی خبر ملی تھی۔ مگر وہ ان کے پیچھے جا کر وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا تھا۔ ان تینوں نے اپنی مرضی سے موت کو گلے لگایا تھا۔ اور ان کے ایسا کرتے ہی جہاز کے لیے جانے کا راستہ کھول دیا گیا تھا۔ اتنا تو طے تھا کہ یہ نحوست انہی کی لائی ہوئی تھی اور ان سب کے مرنے کے بعد ہی ختم ہونے والی تھی۔ جہاز واپسی کا سفر طے کر رہا تھا۔ اور ان کا اب دوبارہ یہاں آنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔

○......❖......○

سمندر کا درجہ حرارت تیزی سے گر رہا تھا۔ ''ہمیں جلد از جلد وہاں تک پہنچنا ہو گا جہاں ہیلی کاپٹر تباہ ہو کر گرا تھا۔ وہ جگہ زیادہ دور نہیں تھی۔'' ول بولا۔

''پر یہاں تو اتنی دھند ہے ہم سمتوں کا اندازہ کیسے لگائیں گے؟'' سائمن بولا۔

''میں لے کر چلتی ہوں بوٹ کو وہاں تک۔'' جیسیکا سنجیدہ لہجے میں بولی اور وہ دونوں حیرت سے اسے دیکھنے لگے۔

''کیسے؟'' سائمن نے پوچھا۔

''تم تھوڑی دیر کے لیے خاموش ہو جاؤ اور مجھے اندازہ لگا لینے دو۔'' وہ جھنجلا کر بولی، اور آنکھیں بند کر کے کھڑی ہو گئی تھی۔

''اس طرف، ہمیں اس طرف جانا ہے۔'' اس نے تھوڑی دیر کے بعد آنکھیں کھولی تھیں اور بوٹ کا رُخ اس طرف کر دیا تھا۔ وہ دونوں بحث کرتے بھی تو کس بات پر۔ انہیں تو خود کسی سمت کا اندازہ نہیں تھا۔

بوٹ کو آگے جانے میں مشکل پیش آ رہی تھی۔ شاید سمندر جمنا شروع ہو چکا تھا۔

''تم یہ دیکھو، جو دور سے برف کی تہہ لگ رہی تھی وہ برف نہیں کچھ اور ہے۔'' سائمن نے حیرت سے پانی کو دیکھا جو گوند کی طرح سفید اور گاڑھا ہوتا جا رہا تھا۔ اور اس کے اوپر گوند کی طرح ہلکی سی پپڑی جم رہی تھی جو دور سے دیکھنے پر برف کی تہہ معلوم ہوتی تھی۔

''سفید پانیوں میں داخل ہونا اور دھند میں لپٹنا...... شاید اسی کو برمودا کہتے ہیں۔'' وہ چاروں طرف دیکھتے ہوئے بولی۔

''برمودا؟ کیا ہم برمودا میں آ گئے؟ مم...... مگر وہ جگہ تو بہت دور ہے۔'' سائمن خوفزدہ ہو گیا تھا۔

''انہوں نے اپنی حد ختم کر دی ہے۔ سمندر ان کا اور زمین ہماری۔ مگر بہت جلد وہ زمین بھی حاصل کر لیں

گے۔'' جیسیکا سنجیدہ لہجے میں بولی۔ ول نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔ جیسیکا اسے کچھ بدلی بدلی لگی تھی۔

''تو اب ہم ہمیشہ کے لیے کھو گئے؟ اب تو ایون بھی نہیں جو ہمیں نکال کر لے جائے۔ اب ہم مارے جائیں گے۔'' سائمن بری طرح گھبرا گیا تھا۔

''اگر انہیں ہمیں مارنا ہی ہوتا تو یہ بہت آسان تھا ان کے لیے۔ وہ کسی اور کی تلاش میں ہیں۔ ایون کو ہر مشکل میں یاد کرنے کے بجائے اپنا ذہن چلانا شروع کرو۔'' جیسیکا چاروں طرف دیکھتے ہوئے بولی۔

''کس کی تلاش میں؟'' ول نے آنکھیں سکیڑیں۔

''یہ تو میں نہیں جانتی۔ مگر وہ ہمیں مسلسل موقع دے رہے ہیں۔ تمہیں نہیں لگتا کہ یہ عجیب ہے۔'' وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولی۔

وہ ٹھیک کہہ رہی تھی۔ ول نے اس پیرائے میں سوچا ہی نہیں تھا۔

''بوٹ میں تیراکی کی کٹس موجود ہیں۔ تم لوگ یہ پہن لو۔ اور اس کے بعد آ کر بوٹ سنبھالو تاکہ میں بھی کٹ پہنوں۔ ہوسکتا ہے کہ ہمیں سمندر کے اندر اترنا پڑے۔'' جیسیکا بولی۔

''مگر کیوں؟'' سائمن بولا۔

جیسیکا نے مڑ کر اسے گھورا تھا اور وہ خاموشی سے سوئمنگ کٹ کی طرف بڑھ گیا تھا۔

ول نے بھی اس کی پیروی کی تھی۔ ان کے آتے ہی جیسیکا نے بھی کٹ پہنی تھی۔ بوٹ آگے بڑھ رہی تھی۔

''ہم اس جگہ کے قریب پہنچنے والے ہیں جہاں وہ ہیلی کاپٹر تباہ ہوا تھا۔'' جیسیکا تھوڑی دیر بعد بولی۔ ول نے حیرت سے اسے دیکھا۔ مگر کچھ بولا نہیں۔

''میری زندگی انہی سمندروں میں گزری ہے۔ میں بارہ سال کی تھی جب سے ان پانیوں میں اُترنا سیکھ لیا تھا۔ مجھے ان کے اسرار و رموز سے آگاہی ہے۔ میں ایون کی طرح ذہین تو نہیں پر سمندر میرا گھر ہے۔'' وہ اس کی طرف دیکھ کر بولی۔ وہ سر ہلا کر خاموش ہوگیا۔

چند لمحوں بعد ہی انہیں تباہ شدہ ہیلی کاپٹر کے ٹکڑے اس گاڑھے سمندر میں جگہ جگہ بکھرے نظر آئے۔ جیسیکا نے بوٹ روک دی۔ ول نے اپنے ہونٹ بھینچ لیے تھے۔

''ہیلی کاپٹر کو سمندر میں گرے کافی دیر ہو چکی ہے اور یہاں پانی کافی گاڑھا ہے۔ مجھے نہیں لگتا کہ وہ زندہ رہ پائے ہوں گے۔ اس گاڑھے پانی میں تیرنے سے کسی کے بھی بازو شل ہو سکتے ہیں۔'' سائمن سمندر کے پانی کو ہاتھ سے چھوتے ہوئے بولا۔ وہ واقعی بہت گاڑھا تھا۔

''تم فکر مت کرو، ہم سمندر میں اُتر کر دیکھیں گے۔'' جیسیکا ول کو پریشان کھڑا دیکھ کر بولی۔

''سائمن تم بوٹ کے کنٹرولر پر کھڑے رہو۔ ہم جلد واپس آئیں گے۔'' جیسیکا، سائمن کی طرف دیکھ کر بولی اور وہ بے یقینی سے اسے دیکھنے لگا۔

''تم کہہ رہی ہو کہ تم دونوں اس گاڑھے سمندر میں کودنے والے ہو؟ اور اگر تم لوگ تیر نہیں پائے تو؟'' سائمن کو اس کا آئیڈیا بالکل بھی پسند نہیں آیا تھا۔

''تو مر جائیں گے بس۔'' وہ سنجیدگی سے کہتی سمندر کی طرف پلٹی اور ایک لمحے کی دیر کیے بغیر سمندر کے اندر کود گئی تھی۔

ول نے بھی آکسیجن ماسک چڑھایا اور سمندر کے اندر کود گیا۔ سائمن نے گہرا سانس لے کر ان دونوں کو دیکھا۔ اسے ان کے واپس زندہ بچ کر آنے کا قطعی یقین نہیں تھا۔ مگر اسے بوٹ پر رُک کر ان کا انتظار کرنا تھا۔ یہی بوٹ ان کے واپس جانے کا واحد ذریعہ تھی۔ اس کے چاروں طرف دھند ہی دھند تھی۔

سمندر بھی گاڑھا ہونے کی وجہ سے لہروں کے شور سے مبرا تھا اور سناٹے کا شکار تھا۔ کاش جیسیکا اسے بھی ساتھ لے جاتی۔ اگر وہ مخلوق ادھر آ گئی تو؟

یہ سوچ کر ہی اسے جھرجھری آ گئی۔ سائمن کو زندگی میں پہلی بار شدید خوف کا احساس ہوا تھا۔ مگر وہ ان کا وہیں انتظار کرنے پر مجبور تھا۔

O......❖......O

Naval Base

14th December

6:00 pm

''کیا کہہ رہا ہے یہ؟'' اہارون تیزی سے اسکرین کی طرف بڑھا۔ اسکرین آف ہو گئی تھی۔

''ڈینیل کا نام کیوں لیا اس نے؟'' احمد چلّایا۔

کرس خاموش کھڑا تھا۔

''اوہ جیف۔'' رومینہ رونے لگی تھی۔

''انہیں معلوم بھی ہے کہ کتنا خطرہ تھا باہر، انہوں نے انہیں اکیلے ہیلی کاپٹر پر جانے کیسے دیا؟'' اہارون قابو سے باہر ہو رہا تھا۔

''حالات ہم سب کے لیے ایک جیسے ہیں۔ خطرہ بھی ایک جیسا ہے۔ ان دونوں نے خود جانے کی ضد کی تھی۔'' کرس سنجیدہ لہجے میں بولا۔

احمد اور اہارون بے اختیار ہی رونا شروع ہو گئے تھے۔ ڈینیل کا چہرہ بار بار ان کی آنکھوں کے آگے گھوم رہا تھا۔

آدھے گھنٹے بعد وہ اسکرین دوبارہ ایک منحوس خبر کے ساتھ آن ہوئی تھی۔

بحری جہاز پر فلائنگ مشینز نے حملہ کیا تھا۔ ول، جیسیکا اور سائمن غائب تھے۔ جہاز واپس آ رہا تھا اور آرمی بیس کو خالی کیا جا رہا تھا۔ سمندر کی سطح بلند ہو رہی تھی۔ اور وہاں کا پانی گاڑھا ہو چکا تھا۔ دھند بھی پورٹو ریکو میں داخل ہو چکی تھی۔ انہیں لگا وہ کوئی ڈراؤنی کہانی سن رہے ہوں۔

''کیا مطلب آپ کا کہ ہمارے ساتھی غائب ہیں؟'' اہارون چلّایا۔

''جب سب محفوظ رہے تو ہمارے ساتھی کیسے غائب ہیں؟'' احمد کو بھی شدید غصہ آیا۔

''مجھے صرف اتنی رپورٹ ملی ہے کہ جیف اور ڈینیل ہیلی کاپٹر پر سائیکلون کا جائزہ لینے نکلے تھے مگر ان کا ہیلی

کاپٹر واپس آتے ہوئے تباہ ہو گیا اور آپ کے باقی ساتھی ان کی تلاش میں سمندر کی طرف جاتے دکھائی دیئے۔'' کرس بولا۔

''تو آپ لوگوں نے ان کی تلاش میں آرمی کو کیوں نہیں بھیجا؟'' روبینہ کو بھی غصہ آیا تھا۔

''اس وقت وہ جہاز حملے کی زد میں تھا۔ وہ جگہ جہاں وہ داخل ہوئے ہیں مکمل طور پر دھند میں گھری ہے۔ اس علاقے میں ان کی تلاش ممکن نہیں ہے۔ بلکہ اب پورا علاقہ ہی اس دھند کی لپیٹ میں ہے۔ آرمی بیس کو خالی کیا جارہا ہے۔ مجھے آرڈرز دیئے گئے ہیں کہ میں آپ کو یہیں روکوں۔ باہر نکلنا خطرے سے خالی نہیں۔ آپ یہیں رہ کر ان چیزوں کو جتنی جلدی ممکن ہو ڈی کوڈ کریں۔'' وہ اہارون کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

''اگر آرمی بیس خالی کی جا رہی ہے تو ان مریضوں کا کیا ہوگا جو کوما میں ہیں؟'' احمد کو ماہم اور شاہان سے اس جہاں میں دوبارہ ملنا ناممکن لگ رہا تھا۔

''وہ لوگ ان کو بھی ساتھ لے کر آرہے ہیں۔ ان سب کو یہیں آنا ہے۔ پرائم منسٹر اور دیگر افسران کی حفاظت کی ذمے داری ہماری ہے۔'' کرس بولا۔

''ایون کا ہوش میں آنا ضروری ہے۔ اس کے بغیر ان چیزوں کا ڈی کوڈ ہونا مشکل ہے۔ مگر میں ان کے آنے تک کوشش ضرور کروں گا۔ ہم تینوں کو واپس اسی لیب میں بھجوا دیں۔ مجھے ایون سے بہت ساری چیزوں کا حساب لینا ہے۔ اس کی وجہ سے ہم نے اپنے دوستوں کو کھو دیا ہے۔ اس کی موت اتنی آسان نہیں ہونی چاہیے۔'' وہ سرد لہجے میں کہتا آگے بڑھ گیا تھا۔

روبینہ نے حیرت سے اہارون کی طرف دیکھا۔

اہارون، ایون کے لیے ایسے کیوں بات کر رہا تھا۔ انہیں دوبارہ لیب میں بھجوا دیا گیا تھا۔ اہارون، ایون کا لیپ ٹاپ کھول کر بیٹھ گیا۔

''کیا ہوا ہے؟ ہم سب اپنی مرضی سے ایون کے ساتھ گئے تھے۔ اس نے ہمیں ان خطرات کے بارے میں آگاہ بھی کیا تھا۔ اور ایسا نہیں ہے کہ وہ ہمیں وہاں چھوڑ کر بھاگ آیا ہو۔ وہ خود بھی زخمی ہے۔ موت اور زندگی کے بیچ جھول رہا ہے۔ مجھے تمہارا رویہ سمجھ نہیں آیا۔ ٹھیک ہے کہ ہمارے دوست غائب ہیں مگر ایون کو اکیلے قصوروار ٹھہرانا ٹھیک نہیں۔'' روبینہ اس کے قریب آکر ناراضگی سے بولی۔

''میں اس وقت پوری توجہ سے ان چیزوں کو دیکھنا چاہتا ہوں۔ لہٰذا ہم بعد میں بات کریں گے۔'' وہ سرد لہجے میں کہتا ہوا لیپ ٹاپ پر جھک گیا تھا۔

روبینہ گہرا سانس لے کر وہیں کھڑی ہو گئی۔ احمد بھی خاموش کھڑا اہارون کو دیکھ رہا تھا۔ کہیں نہ کہیں وہ بھی ان حالات کا ذمے دار تھا۔ اس نے ان سب کو بلایا تھا۔ اگر وہ نہ آتے تو ایون کی ٹیم مکمل نہ ہوتی۔ اور وہ بھی یہ سفر نہ کرتے۔ اہارون کی سنجیدگی اسے اندر سے کاٹ رہی تھی۔

''کسی طرح ہتھیاروں میں موجود مائع کی ساخت معلوم کرنے کی کوشش کرو۔ ہمیں شاید اس کی ضرورت پڑنے والی ہے۔'' وہ احمد کی طرف دیکھ کر بولا۔ احمد سر ہلا کر اس طرف بڑھ گیا۔ اس نے روبینہ کو بھی ساتھ آنے کا

اشارہ کیا تھا۔اہارون کا یہ رویہ اس بات کا اشارہ تھا کہ اسے بالکل اکیلا چھوڑ دیا جائے۔

اہارون نے دوبارہ وہ کاغذات اُٹھائے۔اسے کلیو ڈھونڈنے تھے۔نزہتہ المشتاق پر موجود وہ تحریری لاک کسی خاص پیٹرن سے کھلنا تھا۔

مگر نقشوں کی اس کتاب کو اس طریقے سے بند کرنے کا مقصد اسے سمجھ نہیں آیا تھا۔یقیناً اس میں بھی کوئی اہم معلومات موجود تھیں جو ایون ماضی سے چوری کر کے بھاگا تھا۔اسے کھولنے کی کئی ناکام کوششیں کرنے کے بعد وہ دوبارہ ایون کا لیپ ٹاپ کھول کر بیٹھ گیا۔سامنے دوبارہ سے پاسورڈ کا خانہ اُبھرا۔اس نے ایک گہری سانس کھینچی۔

''ایون کا پاسورڈ کیا ہو سکتا ہے؟ اس جیسے ذہین آدمی نے یقیناً سوچ سمجھ کر ہی پاسورڈ چنا ہوگا۔مگر وہ ذہین تو نہیں۔وہ تو چور ہے۔تاریخ کا چور'' اچانک اہارون کے دماغ میں بجلی کوندی۔اس نے پاس ورڈ کے خانے میں ٹائپ کرنا شروع کیا۔ایک بیپ کے ساتھ ہی ایون کا لیپ ٹاپ کھل گیا تھا۔اسے حیرت کا جھٹکا لگا۔

''اوہ...... یہ یقیناً اتنا آسان نہیں تھا اگر کوئی اس بارے میں جانتا نہ ہوتو۔''

''عیسیٰ گردیزی'' ہی اس کا پاس ورڈ تھا۔اس نے جلدی جلدی لیپ ٹاپ میں موجود ڈیٹا کھنگالنا شروع کیا۔ اور تھوڑی دیر بعد ہی وہ مطلوبہ فولڈر ڈھونڈنے میں کامیاب ہو گیا تھا۔

''عیسیٰ گردیزی'' نام کا یہ فولڈر ایون کا اصلی چہرہ اس کے سامنے کھول کر رکھ سکتا تھا۔اس نے فولڈر پر کلک کیا۔ یہ اسکین ہوئی فائلز تھیں اور امیجز (تصویروں) کی شکل میں محفوظ تھیں۔اس نے بلیک ہولز نامی ایک فائل پر کلک کیا۔

یہ تصاویر ہزاروں سال پرانی دستاویزات کی تھیں۔جنہیں قدیم یونانی زبان میں تحریر کیا گیا تھا۔انہی دستاویزات پر قلم سے ہی کچھ ادھورے خاکے بنے تھے۔وہ غور سے ان دستاویز کو پڑھنے لگا۔جیسے جیسے وہ پڑھتا جا رہا تھا اس کے رونگٹے کھڑے ہوتے جا رہے تھے۔

آج سے ہزاروں سال پہلے بلیک ہولز کے بارے میں ایسی معلومات کوئی بے انتہا ذہین انسان ہی لکھ سکتا تھا۔ اس میں موجود وہ خاکے انہی تھیوریز کو تصویری شکل میں ڈھال کر بنائے گئے تھے۔دستاویز کے آخر میں عیسیٰ گردیزی کے دستخط تھے۔اہارون نے وہ فائل بند کر دی۔

اس فولڈر میں ایسی کوئی دوسو پانچ دستاویزات موجود تھیں۔اور ہر فائل کا نام کائنات کے کسی نہ کسی اہم راز سے پردہ اُٹھا رہا تھا۔یہ ایک انتہائی قیمتی اور جامع ریسرچ تھی۔اچانک ہی اہارون کو جھٹکا لگا۔اس نے ایون کے لیپ ٹاپ میں موجود باقی فائلز کو کھنگالنا شروع کیا۔وہیں ایون جیرالڈ کے نام کا بھی ایک فولڈر تھا۔اس نے اس نام پر کلک کیا۔ایون کے فولڈر میں تحریری ڈاکومنٹس تھے۔اس نے بلیک ہول نامی ڈاکیومنٹ پر کلک کیا۔

جیسے جیسے وہ ایون کی تھیوری پڑھتا گیا اس کا چہرہ غصے سے لال ہوتا گیا۔ایون نے من وعن وہی تھیوری نقل کی تھی جو عیسیٰ نے آج سے ہزاروں سال پہلے یونانی زبان میں تحریر کی تھی۔اہارون نے جلدی جلدی ساری فائلز کے نام چیک کیے۔ایون نے ہر تھیوری کو انگریزی زبان میں کاپی کر رکھا تھا۔انہی تھیوریز کی بنا پر وہ دنیا کا ذہین انسان بنا پھرتا تھا۔انہی کی بنا پر اسے جگہ جگہ لیکچرز کے لیے بلایا جاتا تھا۔انہی کی بنا پر وہ ڈاکٹر ایون جیرالڈ بنا۔اور انہیں برمودا میں لے کر گیا۔اس کے عزیز دوست اپنی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھے۔وہ اب کبھی ان سے مل نہیں پائے گا۔

شاید وہ کبھی سارہ اور اپنے بچے کو بھی دیکھ نہیں پائے گا۔ اسے ایون سے شدید نفرت محسوس ہوئی۔ وہ اس کا یہ بھیانک چہرہ دنیا کے سامنے ضرور لائے گا۔ وہ اسے اپنے ہاتھوں سے موت کے گھاٹ اتارے گا۔ اہارون کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ سب کچھ تباہ کر دے۔

''کیا ہوا تم ٹھیک تو ہو؟'' احمد اسے سر پکڑے بیٹھا دیکھ کر اس تک آیا۔

اہارون نے سر اُٹھا کر احمد کو دیکھا۔ اس کی آنکھیں لال ہو رہی تھیں۔

''میں جانتا ہوں تم پریشان ہو۔ پر مجھے یہ بھی یقین ہے کہ ول اور ڈینیل کو کچھ نہیں ہوا ہے۔ ہم ان سے دوبارہ ضرور ملیں گے۔ بلکہ مجھے تو یقین ہے کہ ہم آکل کو بھی صحیح سلامت اپنے ساتھ لے کر واپس جائیں گے اور اگر ایسا نہیں ہوا تو میں زندہ واپس جانے کے بجائے مرنا زیادہ پسند کروں گا۔ کیونکہ یہ ساری مصیبت تم لوگوں پر میری وجہ سے آئی ہے۔'' احمد جذباتی ہو گیا تھا۔

''ایسا مت سوچو، ہم سب نے مشکل وقت میں ایک دوسرے کی مدد کی ہے۔ اور ہم ان مشکلوں سے باہر نکل بھی آئے ہیں لیکن موت برحق ہے۔ میں نہیں جانتا کہ وہ ہم سے دوبارہ مل پائیں گے یا نہیں پر میں پیٹھ دکھا کر بھاگنے والوں میں سے نہیں ہوں۔ میں اپنی آخری سانس تک اس مصیبت کا مقابلہ کروں گا۔''

وہ رو پڑا تھا۔ کیا بتاتا احمد کو ان سب نے کتنا بڑا دھوکہ کھایا تھا۔ ایک چور کے ہاتھوں بے وقوف بن کر وہ سب اس منحوس سمندر میں اتر گئے۔ اور اب جب وہ ایک ایک کر کے مر رہے تھے تو وہ خود سو رہا تھا۔ اور شاید ان سب کے مرنے کے بعد وہ اُٹھ جاتا اور ان شیطانی طاقتوں کو وہ پرزم دے کر ان سے چھٹکارا حاصل کرتا۔ امریکی حکومت سے سارا انعام بٹور کر یہاں سے چلتا بنتا۔ کیا پتہ اس کی بیوی اور بیٹی کی کہانی بھی جھوٹی نکلے۔ وہ کہیں زندہ ہوں۔ اور پھر ان کی لاشوں پر ملنے والی دولت سے وہ سب عیاشی کی زندگی بسر کریں۔

روبینہ بھی تو اس سے بہت عرصے بعد ملی تھی۔ اہارون کا ذہن کہانی کے تانے بانے بن رہا تھا۔ وہ ہر نقطے کو ملا رہا تھا۔

اس مشن سے اسے پوری دنیا میں شہرت ملتی اور وہ سارے گمنام موت مارے جاتے۔ اس نے جھٹکے سے لیپ ٹاپ بند کیا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ ان فائلز کو ضائع کرنے کا کوئی فائدہ نہیں تھا۔ ایون جیسے لوگ ان کی کئی کاپیز رکھتے تھے۔ وہ ایون کو اتنی آسانی سے یہ سب نہیں کرنے دے گا۔ اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ ایون کو اپنے ہاتھوں سے مارے گا۔ کیونکہ ایون کی موت ہی اس شیطانی کھیل کا اختتام تھی۔

O......❖......O

ان کو احتیاط سے ایمبولینس میں ٹرانسفر کرنے کے بعد آرمی ٹرکس ان کے آگے پیچھے ہی آرمی بیس سے نکلے۔ ایون نے آنکھیں کھولنے کی کوشش کی۔ منظر دھندلایا ہوا تھا۔ اسے لگا کوئی اسے زور زور سے ہلا رہا ہے۔ اس نے اپنے سر کو زور سے جھٹکا۔ اسے زور کا چکر آیا تھا۔ اس نے دوبارہ سے اپنا سر زمین پر رکھ دیا۔

''اُٹھو ہوش میں آؤ، کون ہو تم؟'' اسے یہ آواز بہت دور سے آتی محسوس ہوئی۔ پر اب اسے ہوش آ رہا تھا۔ اس نے آہستگی سے آنکھیں کھولیں۔

یہ ایک پہاڑی علاقہ تھا جہاں جگہ جگہ سوکھی گھاس اُگی ہوئی تھی۔ ماحول کی خنکی بتاتی تھی کہ یہاں خزاں کا موسم ہے۔اس نے آہستگی سے سر اُٹھا کر دائیں بائیں دیکھا۔اسے چند قدم کے فاصلے پر ایک آدمی نظر آیا جو اس پہاڑ سے نیچے جھانک رہا تھا۔اسے ہوش میں آتا دیکھ کر وہ اس کے قریب چلا آیا۔

''لگتا ہے تمہیں ہوش آ گیا ہے۔'' وہ اس کی طرف دیکھ کر مسکرایا۔ایون چونکا۔ یہ قدیم یونانی زبان تھی۔لباس اور حلیے سے یہ مقامی آدمی لگتا تھا۔تو کیا وہ کامیاب ہو چکا تھا۔اس نے دل میں سوچا اور آہستگی سے اُٹھ کر بیٹھ گیا۔

''تم کون ہو اور کہاں سے آئے ہو؟ لباس سے تو تم یہاں کے نہیں لگتے۔'' وہ آدمی اس کے حلیے کو غور سے دیکھ رہا تھا۔

''میں ہنگزو سے ہوں۔'' اس نے قدیم چینی شہر کا نام لیا۔

''اچھا...... پر وہاں کے لوگ تو ایسے نہیں دکھتے۔'' وہ اب بھی اسے غور سے دیکھ رہا تھا۔ایون خاموش ہو گیا۔

''تم بے ہوش کیسے ہوئے؟ کیا تم پر کسی نے حملہ کیا تھا یا تمہاری طبیعت خراب ہو گئی تھی؟ میرا نام ابو حنیفہ ہے اور میں یہاں جڑی بوٹیاں چننے آیا تھا۔تم مجھے یہاں بے ہوش پڑے ملے۔تم میرے ساتھ مکتب چل سکتے ہو۔وہاں سے تمہیں دوا اور کھانا مل جائے گا۔'' وہ یہ کہہ کر کھڑا ہو گیا۔

بہت بولتا تھا وہ۔ایون بھی خاموشی سے کھڑا ہو گیا۔مکتب کا نام سن کر اس کے کانوں میں گھنٹیاں بجنے لگی تھیں۔ نہ جانے اسے یہ ٹائم ٹریولنگ اس بار کہاں لے آئی تھی۔

''یہ کون سا علاقہ ہے؟'' اس نے اس آدمی کے ساتھ چلتے ہوئے پوچھا۔

''یہ سبتہ ہے۔کیا تمہیں نہیں معلوم کہ تم کہاں آئے ہو؟'' ابو حنیفہ کو حیرت ہوئی۔

''میں سفر کے دوران کھو گیا تھا۔اندھیرے کی وجہ سے مجھے راستوں کا پتہ نہیں چلتا۔'' ایون نے بہانہ بنایا اور وہ آدمی سر ہلا کر دوبارہ سے ان تنگ پگڈنڈیوں سے تیزی سے نیچے اُترنے لگا۔وہ اسے مزید سوال پوچھ کر ہوشیار نہیں کرنا چاہتا تھا لہٰذا خاموشی سے اس کے ساتھ چلنے لگا۔

کچھ دیر بعد وہ اس پہاڑ سے نیچے اُتر آئے تھے۔یہ ایک کھلا بازار تھا۔لوگوں کے حلیے سے صدی کا اندازہ لگانا مشکل تھا۔وہ خاموشی سے سب کو دیکھتا ہوا ابو حنیفہ کے ساتھ چل رہا تھا۔کچھ لوگ اسے اس کے حلیے کی وجہ سے حیرت سے تک رہے تھے مگر ابو حنیفہ کو دیکھ کر آگے بڑھ جاتے تھے۔تھوڑی دیر بعد ہی وہ اسی بازار کے وسط میں موجود ایک مکتب نما دوا خانے میں داخل ہوا۔

مکتب کے شروع میں طرح طرح کی جڑی بوٹیاں مختلف بوتلوں میں رکھی تھیں اور اندر کی طرف بڑا ہال نما کمرہ تھا۔جہاں قالین بچھے تھے۔بچے اور جوان ان قالینوں پر بیٹھے مختلف کتابیں پڑھنے میں مشغول نظر آ رہے تھے۔

''یہ لو، یہ جڑی بوٹی کھا کر پانی پی لو۔تم بہتر محسوس کرو گے۔'' ابو حنیفہ نے اس کی طرف ایک شیشی بڑھائی۔

ایون نے سر ہلا کر بوتل میں موجود سفوف منہ میں ڈالا اور پانی کا گلاس منہ سے لگا لیا۔

''یہ الادریسی کا مکتب ہے۔وہ ہمارے استاد ہیں۔'' ابو حنیفہ نے اسے آگاہ کیا۔ایون نے سر ہلا دیا۔

وہاں کے مقامی لوگوں سے ابو حنیفہ بالکل الگ تھا۔وہ اسی کی طرح کسی جدید ملک کا باشندہ لگتا تھا مگر لباس اور

ہلکی داڑھی نے اس کے حلیے کو مقامی لوگوں کی طرح ہی بنا دیا تھا۔
''تم چاہو تو سرائے میں قیام کر سکتے ہو۔'' ابوحنیفہ اسے مسلسل آس پاس کا جائزہ لیتا دیکھ رہا تھا۔
''میرے پاس پیسے نہیں ہیں۔'' وہ ہچکچایا۔
اسے لگا جیسے ابوحنیفہ کی آنکھوں میں چمک اُبھری تھی۔
''تم مکتب میں قیام کر سکتے ہو۔ استاد محترم کے آتے ہی میں تمہیں ان سے ملواؤں گا۔ تم آؤ میں تمہارے لیے لباس اور کھانے کا انتظام کر دیتا ہوں۔'' یہ کہہ کر وہ آگے بڑھ گیا تھا۔
ایون کچھ دیر تذبذب کا شکار وہیں کھڑا رہا اور پھر اس کے پیچھے چل پڑا۔ لباس تبدیل کرنے اور کھانے سے فارغ ہونے کے بعد جب وہ اس مکتب سے باہر نکلا تھا تو بالکل بدل چکا تھا۔ چہرے سے اب بھی وہ کسی اور ہی ملک کا باشندہ لگتا تھا۔ مگر لباس نے اسے لوگوں کی نظروں سے چھپانے میں کسی حد تک مدد ضرور کی تھی۔ وہ کچھ دیر بازار کا جائزہ لیتا رہا۔ اس نے ابوحنیفہ سے وعدہ کیا تھا کہ وہ کچھ دیر کے بعد واپس آ جائے گا۔ پر اس کا ارادہ واپس جانے کا نہیں تھا۔ وہ جلد از جلد اس سرے کو ڈھونڈنا چاہتا تھا۔ جس کی وجہ سے گاڈ پارٹیکل اسے یہاں لے کر آیا تھا۔ جس سے اسے برمودا جانے میں مدد ملتی۔
وہ کافی دیر بازار میں بلا مقصد اِدھر اُدھر گھومتا رہا پھر اچانک ہی اس کی نظر دیوار پر لگے ایک کاغذ پر پڑی تھی۔ جس پر قلم سے مکتب میں ہونے والے کسی اہم درس کا ذکر تھا اور وہ چونک کر وہیں رُک گیا۔ الادریسی اپنے شاگردوں کو دھند کے جزیروں سے واپس لوٹنے والوں کی داستان سنانے والے تھے۔ اسے کرنٹ لگا۔ وہ تو منزل کے بہت قریب آ چکا تھا۔ یقیناً یہاں سے ہی اسے مدد ملنے والی تھی۔ وہ تیزی سے واپس مکتب کی طرف پلٹا۔ اسے الادریسی سے ملنا تھا اور وہ راز جاننا تھا۔ شاید وہ منزل کے بہت قریب آ چکا تھا۔

○......❖......○

جیسیکا نے سمندر میں اُترتے ہی آنکھیں کھولیں اور ہیڈ ٹارچ کو آن کیا۔ وہ جانتی تھی کہ جیف اور ڈینیل زندہ نہیں بچے ہوں گے پر ول کو یقین دلانا ضروری تھا۔ ول اس کے ساتھ ساتھ تیر رہا تھا۔ وہ دونوں آس پاس کا جائزہ لیتے لیتے کافی گہرائی میں اُتر آئے تھے۔ مگر یہ گاڑھا پانی تیرنا مشکل کر رہا تھا۔
غیر معمولی طور پر پانی کا درجہ حرارت نارمل تھا۔ جبکہ ہوا کا درجہ حرارت یہ اشارہ کرتا تھا کہ پانی بے انتہا ٹھنڈا ہو گا۔ شاید یہ اس کے گاڑھے ہونے کی وجہ سے تھا۔ اچانک ہی کسی نے انہیں پیچھے سے جھپٹا تھا۔ ان کی گردن کے گرد گھیرا تنگ کیا جا رہا تھا۔ وہ دونوں پانی کے اندر بری طرح تڑپے تھے۔ ان کا ذہن اندھیروں میں ڈوب رہا تھا۔ اور پھر دبوچنے والے کی گرفت ڈھیلی پڑی تھی۔ وہ دونوں تیزی سے اپنے آپ کو چھڑا کر پیچھے پلٹے۔ وہاں کوئی بھی نہیں تھا۔ ان دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ جیسیکا نے تیزی سے ول کو وہاں سے نکلنے کا اشارہ کیا تھا۔ وہاں رُکنا خطرے سے خالی نہیں تھا۔ یہ منحوس جگہ انہیں آہستہ آہستہ نگل رہی تھی۔
ول نے مایوسی سے ایک بار پھر چاروں طرف گھوم کر دیکھا۔ مگر وہاں کوئی موجود نہیں تھا ڈینیل اور جیف شاید اپنی زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھے تھے۔ وہ دونوں تیزی سے واپس اوپر کی طرف جانے لگے مگر اچانک کسی نے ان دونوں

کو پیروں سے پکڑ لیا تھا۔جیسیکا نے پیچھے پلٹ کر اپنی ٹانگیں چھڑانے کی کوشش کی تھی۔ وہ وہی کائی زدہ نیلے ہاتھ تھے جو اسے اس سے پہلے بھی سمندر کی گہرائیوں میں نظر آئے تھے۔ ول مسلسل اپنے آپ کو چھڑانے کی کوشش کر رہا تھا۔ یہ گلے ہوئے اجسام انہیں اپنی طرف کھینچ رہے تھے۔ ول کسی طرح اپنے آپ کو چھڑانے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ وہ جیسیکا کی طرف بڑھا۔ وہ اس کے پیروں کی طرف آیا یہ ہاتھ کسی سمندری بیل کی طرح اس کے پیروں کو جکڑے ہوئے تھے۔اس نے جیسیکا کی ٹانگوں پر لپٹے ان ہاتھوں کو کھینچا۔ ہاتھوں کی گرفت بہت مضبوط تھی۔

اسے ایسا لگا جیسے سمندر آہستہ آہستہ انہیں اپنی طرف کھینچ رہا ہو۔ اس نے زور لگا کر ان ہاتھوں کی انگلیوں کو کھولا تھا اور جیسیکا کے پیر آزاد ہوئے۔ وہ اوپر کی طرف تیرنے لگی۔ ول بھی اس کے پیچھے اوپر کی طرف آنے لگا۔ پھر اچانک ہی اسے ایسا لگا تھا جیسے کسی نے اس کی پسلیوں میں گرم لاوا اتار دیا ہو۔ درد کی ایک شدید لہر اس کے پورے جسم میں سرایت کر گئی۔

اس نے جھک کر اپنی پسلیوں کی طرف دیکھا۔ وہاں ایک تیز چاقو اس کے جسم کو چیر کر اندر داخل ہو چکا تھا اور اس کا خون نکل کر پانی میں شامل ہو رہا تھا۔اس کی آنکھوں کے آگے یکلخت اندھیرا چھایا تھا۔جیسیکا شاید اوپر جا چکی تھی۔ پانی کا رنگ گہرا ہوتا جا رہا تھا۔ اس کا خون پانی میں شامل ہو کر اس کو لال رنگ میں رنگ رہا تھا۔اور پھر اس کا جسم بے جان ہو کر واپس سمندر کی گہرائیوں میں اترنے لگا۔

○……❖……○

وہ دونوں ہیلی کاپٹر تباہ ہونے سے پہلے ہی سمندر میں چھلانگ لگا چکے تھے۔ سمندر میں گرتے ہی جیف تیزی سے واپس اوپر آیا تھا۔اس نے سمندر سے اپنا سر باہر نکال کر گہرے گہرے سانس لیے۔

''ڈینیل …… ڈینیل ……'' اس نے چلا کر ڈینیل کو آوازیں دینا شروع کی تھیں۔

چند لمحوں بعد ڈینیل کا سر بھی پانی سے باہر آیا اور وہ بھی گہرے گہرے سانس لینے لگا۔ زخمی ہونے کی وجہ سے اسے تیر کر اوپر آنے میں دقت ہوئی تھی۔ ہیلی کاپٹر کا ملبہ تباہ ہو کر ان کے آس پاس گرا تھا۔

''کیا تم ٹھیک ہو؟'' جیف اس سے پوچھ رہا تھا۔

ڈینیل نے سانس بحال ہونے پر اثبات میں سر ہلایا تھا۔

''کیا تم جہاز تک تیر لو گے؟'' جیف بولا۔

''ہاں …… پر یہاں تو جہاز نظر ہی نہیں آ رہا۔'' ڈینیل بولا۔

چاروں طرف دھند پھیل چکی تھی۔

''ہم کس سمت تیر کر جائیں؟'' ڈینیل نے پوچھا۔

جیف کو اندازہ ہوا کہ وہ بری طرح پھنس چکے تھے۔ یہ بھی تو ہو سکتا تھا کہ تیرتے تیرتے وہ دوبارہ برمودا میں داخل ہو جاتے۔ وہ زیادہ دیر سمندر میں تیر نہیں سکتے تھے اور ڈینیل زخمی بھی تھا۔

''یہ …… یہ کیا ہو رہا ہے؟'' ڈینیل گھبرا کر بولا۔ پانی آہستہ آہستہ گاڑھا ہو رہا تھا۔ جیسے گوند ہو۔

''اوہ نہیں ……'' جیف کو جھٹکا لگا۔اس نے پانی کو ہاتھ میں لے کر دیکھا۔

''ہمیں یہاں سے نکلنا ہوگا۔'' جیف، ڈینیل کی طرف دیکھ کر بولا۔

وہ دونوں تیزی سے تیرنا شروع ہو گئے تھے۔ انہیں سمت کا اندازہ نہیں ہو پا رہا تھا ہر طرف مکمل سناٹا چھا چکا تھا۔ وہ دونوں کافی دیر تک تیرتے رہے۔ پر اب ان کے بازو شل ہو رہے تھے۔

''وہ دیکھو۔'' ڈینیل چلایا۔ ان کے سامنے ایک جزیرہ تھا۔

''مگر یہاں تو آس پاس کوئی جزیرہ نہیں تھا اور یہ دھند میں اتنا واضح کیسے نظر آ سکتا ہے؟''

جیف کو گڑبڑ کا احساس ہوا تھا۔ مگر ان کے پاس اس جزیرے تک جانے کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں بچا تھا۔ وہ دونوں تیرتے ہوئے اس جزیرے تک پہنچے اور کنارے پر گر کر لمبی لمبی سانسیں لینے لگے۔ سمندر مکمل طور پر گاڑھا ہو چکا تھا۔ ایسا لگتا تھا وہ شہد میں تیر کر آئے ہوں۔ ان کے بازو زور لگانے سے بری طرح دُکھ رہے تھے۔ انہوں نے جزیرے پر پہنچ کر شکر ادا کیا تھا۔ جزیرے کو دھند نے گھیرا ہوا تھا۔ وہ دونوں تھوڑی دیر آرام کرنے کے بعد اُٹھ کر اس جزیرے کا جائزہ لینے لگے۔

یہ ایک چھوٹا جزیرہ تھا۔ جو گھنے پیڑوں پر مشتمل تھا مگر یہاں مکمل خاموشی کا راج تھا، نہ تو کسی پرندے کی آواز تھی اور نہ ہی کہیں کوئی روشنی۔

''مجھے تو یہ بھی نظروں کا دھوکا لگ رہا ہے۔'' ڈینیل کو کچھ بھی ٹھیک نہیں لگ رہا تھا۔

ان کے پاس روشنی موجود نہیں تھی لہٰذا وہ اندازے سے چل رہے تھے۔ اچانک ہی جھاڑیوں میں سرسراہٹ ہوئی تھی۔ وہ دونوں الرٹ ہو گئے۔ انہیں ایسا لگا جیسے وہ اَن دیکھی نظروں کے حصار میں ہوں۔

ان کے آس پاس موجود ان سوکھی سمندری جھاڑیوں کی آہٹیں تیز ہوتی جا رہی تھیں۔ وہ دونوں ایک دوسرے کی پشت سے پشت ملا کر کھڑے ہو گئے۔ وہ چاروں طرف گھوم کر آنے والے کی سمت کا اندازہ کرنا چاہ رہے تھے۔ اچانک ہی جزیرہ روشن ہوا تھا۔ جھاڑیوں سے بے شمار کائی زدہ ادھ گلے چہرے باہر جھانکنے لگے تھے۔ ان دونوں کے جسموں میں خوف کی لہر دوڑ گئی۔ ایسا لگتا تھا کہ سمندر سے گلی سڑی لاشیں اُٹھ کر ان کا حصار کر رہی ہوں۔

''کک......کون ہو تم؟'' جیف چلایا۔

''قریب آنے کی غلطی مت کرنا۔'' ڈینیل چلایا تھا۔

کاش کہ ان کے پاس ہتھیار موجود ہوتے۔ وہ سب ان کے قریب جمع ہوتے جا رہے تھے۔ انہیں چاروں طرف سے گھیرا جا چکا تھا اور اچانک ہی وہ چہرے ایک طرف ہٹنا شروع ہوئے ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ کسی کے لیے رستہ چھوڑ رہے ہوں۔ اور تب ہی وہ ان کے درمیان سے چلتی ہوئی ان دونوں تک آئی تھی۔

''کک......کون ہو تم؟'' جیف کو لگا وہ بے ہوش ہو جائے گا۔

''تمہاری موت۔'' اس نے ایک جھٹکے سے جیف کے سینے میں اپنا ہاتھ ڈال کر اس کا دل نکال لیا تھا۔

ڈینیل نے بری طرح چلانا شروع کر دیا تھا۔ جیف کے گرم خون کے چھینٹے اس کے منہ پر آئے تھے۔ اور اب وہ بدروح جیف کا دل چبا رہی تھی۔ جزیرہ ڈینیل کی دل دہلا دینے والی چیخوں سے گونج اُٹھا تھا۔

''ڈینیل......ڈینیل! کیا کر رہے ہو؟ کیا ہوا ہے؟'' جیف اس کے سامنے کھڑا اسے جھنجوڑ رہا تھا۔

ڈینیل نے خوف سے چاروں طرف دیکھا۔ وہ ابھی تک سمندر میں ہی تھے۔

''تم...... وہ جزیرہ...... بدروح...... تم ٹھیک ہو نا؟'' ڈینیل رک رک کر بولا۔

''میں تو ٹھیک ہوں پر تمہیں کیا ہوا؟ تمہارے چیخنے پر میں پلٹ کر واپس آیا ہوں۔'' جیف بولا۔

''یہاں نظروں کے دھوکے ہیں۔ ہمیں ساتھ ساتھ رہنا ہوگا۔'' ڈینیل بولا۔

''ہاں...... چلو میرے ساتھ۔'' جیف نے دوبارہ تیرنا شروع کر دیا۔ وہ وقفے وقفے سے مڑ کر ڈینیل کو دیکھ لیتا تھا۔ ڈینیل کا کاندھا زخمی تھا اور اسی وجہ سے وہ آہستہ آہستہ تیر رہا تھا۔ اس کے چہرے پر تکلیف کے آثار واضح تھے۔ گاڑھے پانی نے یہ کام مشکل ترین بنا دیا تھا۔

اچانک ہی جیف کو محسوس ہوا جیسے ڈینیل تھک رہا ہو۔ وہ رُک رُک کر تیرنا شروع ہو گیا تھا۔

''ڈینیل! ہمت مت ہارنا۔ ورنہ ہم اس سمندر کے اندر پھنس کر مر سکتے ہیں۔'' جیف چلّایا۔

ڈینیل کا جسم جواب دے چکا تھا۔ اس میں مزید تیرنے کی سکت نہیں تھی۔ جیف کو ڈینیل کا سر پانی کے اندر ڈوبتا نظر آیا۔ اس نے فوراً پانی کے اندر ڈبکی لگائی اور ڈینیل کو ڈھونڈنے کی کوشش کی۔ اس کا سانس رُکنے لگا تھا۔ اس نے سر باہر نکالا اور چیخ چیخ کر ڈینیل کو آواز دینا شروع کی مگر ڈینیل کا سر دوبارہ سمندر کے اوپر نہیں اُبھرا تھا۔ وہ تیزی سے اس طرف آیا جہاں ڈینیل ڈوبا تھا اور اس نے اندر کی طرف ڈبکی لگائی۔

ڈینیل بے ہوش ہو کر سمندر کی گہرائیوں میں اُتر رہا تھا۔

''اوہ نہیں پلیز نہیں۔'' جیف نے دل سے اس کے بچنے کی دعا کی۔ اور پھر تیر کر ڈینیل تک پہنچنے کی کوشش کرنے لگا اس کا سانس رک رہا تھا۔ کچھ دیر کی مشقت کے بعد وہ ڈینیل تک پہنچنے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ ڈینیل بے ہوش تھا۔ جیف نے اسے تھاما اور اسے پکڑ کر کھینچتا ہوا سطح تک آیا تھا۔

اپنا اور ڈینیل کا سر باہر نکال کر اس نے گہری گہری سانسیں لینا شروع کیں۔ اس کا سانس بحال ہوا تو اس نے ڈینیل کو ہوش میں لانے کی کوشش کی۔ پر شاید ڈینیل کے گہرے زخم نے اسے اتنی ہی مہلت دی تھی۔

''میں تمہیں اس طرح یہاں مرنے کے لیے نہیں چھوڑ سکتا۔'' جیف نے خود کلامی کی۔

اس نے ڈینیل کا بازو اپنے کندھے پر ڈال کر اسے سہارا دیا اور ایک ہاتھ سے جلدی جلدی اپنی بیلٹ کھولنے لگا۔

اس کا کاندھا شل ہو چکا تھا۔ اپنی بیلٹ کھول کر اس نے دانتوں میں پھنسائی اور جلدی جلدی ڈینیل کی بیلٹ کھولنے لگا۔

اسے ایک ہاتھ سے یہ سب کرنے میں شدید دقت محسوس ہو رہی تھی۔ مگر اس وقت ڈینیل کی زندگی زیادہ اہم تھی۔ اس نے منہ میں پکڑی ہوئی بیلٹ کے بکل کو ایک ہاتھ سے دوسری بیلٹ میں پھنسایا۔ اس کا بازو جواب دے رہا تھا۔

اچانک ہی ڈینیل کا بازو اس کے کندھے سے اتر گیا تھا اور وہ دوبارہ سے پانی کے اندر ڈوبنے لگا تھا۔

اس نے دونوں ہاتھوں سے بیلٹ کی مضبوطی چیک کی اور سرعت سے پانی کے اندر ڈبکی لگائی۔ وہ ڈینیل کو ایک

بار پھر پکڑنے کے بعد دوبارہ سطح پر آیا تھا۔ اس نے ڈینیل کو اپنی پشت پر لاد امگراس کا منہ اوپر کی طرف رکھا تھا۔ یعنی اس کی پشت کے ساتھ ڈینیل کی پشت ملی ہوئی تھی۔ اس طرح تیرنے سے ڈینیل کا منہ پانی سے باہر رہتا۔ پھر اس نے خود کو اور ڈینیل کو اس بیلٹ سے باندھنا شروع کیا۔ اس بیلٹ کو اپنے جسم کے گرد گھما کر اس نے ڈینیل کے گرد گھمایا اور اس کے بکل کو مضبوطی سے بند کر دیا۔

اب اس کے دونوں ہاتھ آزاد تھے۔ اس نے تیرنا شروع کیا تھا مگر اسے بہت زور لگانا پڑ رہا تھا اس کے بازو اس عمل کو جاری رکھنے کی جدوجہد میں شل ہو رہے تھے۔ وہ ہمت ہار رہا تھا۔ اسے اندازہ نہیں تھا کہ وہ کس سمت تیر رہا ہے۔ اسے ڈینیل کو بھی پانی سے باہر رکھنا تھا کیونکہ کسی بھی لمحے اس کی سانس پانی کے اندر جانے سے رک سکتی تھی وہ ڈبکی نہیں لگا سکتا تھا اور ڈینیل کے وزن نے اس کا برا حال کر دیا تھا۔ اور اب وہ تیرتے تیرتے رو رہا تھا۔ اس کے رکنے سے وہ دونوں ڈوب کر مر سکتے تھے۔ مگر اسے مزید کتنا فاصلہ طے کرنا تھا اور کہاں جانا تھا یہ سوچ اس کی ہمت توڑ رہی تھی۔

تو کیا وہ بھی اپنے آپ کو سمندر کے حوالے کر دے؟

''میری مدد کریں یا خدا۔'' اس نے دل ہی دل میں یہ دعا کی۔ اور پھر جیسے معجزہ ہوا تھا۔ اسے قریب ہی بوٹ کی آواز سنائی دی تھی۔ اس کے کان کھڑے ہو گئے۔ کوئی انہیں ڈھونڈتے ہوئے یہاں تک آ پہنچا تھا۔ اسے کچھ دور دھند میں روشنی نظر آئی۔

''خدا کرے کہ یہ نظروں کا دھوکا نہ ہو۔'' اس نے دعا کی۔ اچانک ہی اس کے جسم میں پھرتی آ گئی اور وہ تیزی سے تیرنے لگا۔ اس نے زور زور سے مدد کے لیے پکارنا شروع کیا۔ مگر اسے اندازہ ہوا کہ اس کے گلے سے آواز نہیں نکل رہی تھی اس کا گلا بیٹھ چکا تھا۔

اسے بے اختیار ہی رونا آ گیا۔ اگر یہ بوٹ انہیں چھوڑ کر چلی جاتی تو اس کی اور ڈینیل کی موت یقینی تھی۔ وہ بوٹ کے قریب پہنچنے والا تھا۔ بوٹ آگے کیوں نہیں بڑھی تھی؟ وہ ایک ہی جگہ رُک گئی تھی۔ اسے وہ سرچ لائٹ نظر آنا شروع ہوئی تھی۔ اس نے پوری قوت سے چیخ مارنے کی کوشش کی جس کے نتیجے میں تھوڑی آواز پیدا ہوئی۔ بوٹ پر موجود روشنی کا رخ اس طرف کیا گیا تھا۔ شاید بوٹ پر موجود شخص نے اس کی آواز سنی تھی۔ وہ اب بوٹ کے بہت قریب پہنچ چکا تھا۔ منظر واضح ہوا۔ اس نے بوٹ پر موجود شخص کو سرچ لائٹ ہاتھ میں پکڑے ان کی سمت مڑے دیکھا۔ جیف نے تیرنا روک کر تیزی سے ہاتھ ہلانا شروع کر دیا تھا۔ اس شخص نے سرچ لائٹ نیچے رکھی تھی اور بوٹ کو چلاتا ہوا جیف تک آیا۔

''اوہ جیف...... ڈینیل......'' وہ ان کے نام پکار رہا تھا۔ وہ سائمن تھا۔ بوٹ ان کے قریب آ چکی تھی۔

سائمن نے دونوں ہاتھوں سے جیف کو اوپر کی طرف کھینچنے کی کوشش کی پر ڈینیل کا وزن ہونے کی وجہ سے وہ ایسا کرنے میں ناکام ہو رہا تھا۔

''شاباش...... کوشش کرو۔'' سائمن کو اندازہ ہوا کہ ڈینیل بے ہوش ہے اور جیف نے اسے خود سے باندھا ہوا ہے۔ جیف کے بازوؤں میں اتنی طاقت نہیں بچی تھی کہ وہ زور لگا کر بوٹ کے اوپر چڑھ سکے۔

ڈینیل نے خوف سے چاروں طرف دیکھا۔ وہ ابھی تک سمندر میں ہی تھے۔

''تم...... وہ جزیرہ...... بدروح...... تم ٹھیک ہونا؟'' ڈینیل رک رک کر بولا۔

''میں تو ٹھیک ہوں پر تمہیں کیا ہوا؟ تمہارے چیخنے پر میں پلٹ کر واپس آیا ہوں۔'' جیف بولا۔

''یہاں نظروں کے دھوکے ہیں۔ ہمیں ساتھ ساتھ رہنا ہوگا۔'' ڈینیل بولا۔

''ہاں...... چلو میرے ساتھ۔'' جیف نے دوبارہ تیرنا شروع کر دیا۔ وہ وقفے وقفے سے مڑ کر ڈینیل کو دیکھ لیتا تھا۔ ڈینیل کا کاندھا زخمی تھا اور اسی وجہ سے وہ آہستہ آہستہ تیر رہا تھا۔ اس کے چہرے پر تکلیف کے آثار واضح تھے۔ گاڑھے پانی نے یہ کام مشکل ترین بنا دیا تھا۔

اچانک ہی جیف کو محسوس ہوا جیسے ڈینیل تھک رہا ہو۔ وہ رُک رُک کر تیرنا شروع ہو گیا تھا۔

''ڈینیل! ہمت مت ہارنا۔ ورنہ ہم اس سمندر کے اندر پھنس کر مر سکتے ہیں۔'' جیف چلایا۔

ڈینیل کا جسم جواب دے چکا تھا۔ اس میں مزید تیرنے کی سکت نہیں تھی۔ جیف کو ڈینیل کا سر پانی کے اندر ڈوبتا نظر آیا۔ اس نے فوراً پانی کے اندر ڈبکی لگائی اور ڈینیل کو ڈھونڈنے کی کوشش کی۔ اس کا سانس رُکنے لگا تھا۔

اس نے سر باہر نکالا اور چیخ چیخ کر ڈینیل کو آواز دینا شروع کی مگر ڈینیل کا سر دوبارہ سمندر کے اوپر نہیں اُبھرا تھا۔ وہ تیزی سے اس طرف آیا جہاں ڈینیل ڈوبا تھا اور اس نے اندر کی طرف ڈبکی لگائی۔

ڈینیل بے ہوش ہو کر سمندر کی گہرائیوں میں اُتر رہا تھا۔

''اوہ نہیں پلیز نہیں۔'' جیف نے دل سے اس کے بچنے کی دعا کی۔ اور پھر تیر کر ڈینیل تک پہنچنے کی کوشش کرنے لگا اس کا سانس رک رہا تھا۔ کچھ دیر کی مشقت کے بعد وہ ڈینیل تک پہنچنے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ ڈینیل بے ہوش تھا۔ جیف نے اسے تھاما اور اسے پکڑ کر کھینچتا ہوا سطح تک آیا تھا۔

اپنا اور ڈینیل کا سر باہر نکال کر اس نے گہری گہری سانسیں لینا شروع کیں۔ اس کا سانس بحال ہوا تو اس نے ڈینیل کو ہوش میں لانے کی کوشش کی۔ پر شاید ڈینیل کے گہرے زخم نے اسے اتنی ہی مہلت دی تھی۔

''میں تمہیں اس طرح یہاں مرنے کے لیے نہیں چھوڑ سکتا۔'' جیف نے خود کلامی کی۔

اس نے ڈینیل کا بازو اپنے کندھے پر ڈال کر اسے سہارا دیا اور ایک ہاتھ سے جلدی جلدی اپنی بیلٹ کھولنے لگا۔

اس کا کاندھا شل ہو چکا تھا۔ اپنی بیلٹ کھول کر اس نے دانتوں میں پھنسائی اور جلدی جلدی ڈینیل کی بیلٹ کھولنے لگا۔

اسے ایک ہاتھ سے یہ سب کرنے میں شدید دقت محسوس ہو رہی تھی۔ مگر اس وقت ڈینیل کی زندگی زیادہ اہم تھی۔ اس نے منہ میں پکڑی ہوئی بیلٹ کے بکل کو ایک ہاتھ سے دوسری بیلٹ میں پھنسایا۔ اس کا بازو جواب دے رہا تھا۔

اچانک ہی ڈینیل کا بازو اس کے کندھے سے اتر گیا تھا اور وہ دوبارہ سے پانی کے اندر ڈوبنے لگا تھا۔

اس نے دونوں ہاتھوں سے بیلٹ کی مضبوطی چیک کی اور سرعت سے پانی کے اندر ڈبکی لگائی۔ وہ ڈینیل کو ایک

بار پھر پکڑنے کے بعد دوبارہ سطح پر آیا تھا۔ اس نے ڈینیل کو اپنی پشت پر لادا مگر اس کا منہ اوپر کی طرف رکھا تھا۔ یعنی اس کی پشت کے ساتھ ڈینیل کی پشت ملی ہوئی تھی۔ اس طرح تیرنے سے ڈینیل کا منہ پانی سے باہر رہتا۔ پھر اس نے خود کو اور ڈینیل کو اس بیلٹ سے باندھنا شروع کیا۔ اس بیلٹ کو اپنے جسم کے گرد گھما کر اس نے ڈینیل کے گرد گھمایا اور اس کے بکل کو مضبوطی سے بند کر دیا۔

اب اس کے دونوں ہاتھ آزاد تھے۔ اس نے تیرنا شروع کیا تھا مگر اسے بہت زور لگانا پڑ رہا تھا اس کے بازو اس عمل کو جاری رکھنے کی جدوجہد میں شل ہو رہے تھے۔ وہ ہمت ہار رہا تھا۔ اسے اندازہ نہیں تھا کہ وہ کس سمت تیر رہا ہے۔ اسے ڈینیل کو بھی پانی سے باہر رکھنا تھا کیونکہ کسی بھی لمحے اس کی سانس پانی کے اندر جانے سے رک سکتی تھی وہ ڈبکی نہیں لگا سکتا تھا اور ڈینیل کے وزن نے اس کا برا حال کر دیا تھا۔ اور اب وہ تیرتے تیرتے رو رہا تھا۔ اس کے رکنے سے وہ دونوں ڈوب کر مر سکتے تھے۔ مگر اسے مزید کتنا فاصلہ طے کرنا تھا اور کہاں جانا تھا یہ سوچ اس کی ہمت توڑ رہی تھی۔

تو کیا وہ بھی اپنے آپ کو سمندر کے حوالے کر دے؟

''میری مدد کریں یا خدا۔'' اس نے دل ہی دل میں یہ دعا کی۔ اور پھر جیسے معجزہ ہوا تھا۔ اسے قریب ہی بوٹ کی آواز سنائی دی تھی۔ اس کے کان کھڑے ہو گئے۔ کوئی انہیں ڈھونڈتے ہوئے یہاں تک آ پہنچا تھا۔ اسے کچھ دور دھند میں روشنی نظر آئی۔

''خدا کرے کہ یہ نظروں کا دھوکا نہ ہو۔'' اس نے دعا کی۔ اچانک ہی اس کے جسم میں پھرتی آ گئی اور وہ تیزی سے تیرنے لگا۔ اس نے زور زور سے مدد کے لیے پکارنا شروع کیا۔ مگر اسے اندازہ ہوا کہ اس کے گلے سے آواز نہیں نکل رہی تھی اس کا گلا بیٹھ چکا تھا۔

اسے بے اختیار ہی رونا آ گیا۔ اگر یہ بوٹ انہیں چھوڑ کر چلی جاتی تو اس کی اور ڈینیل کی موت یقینی تھی۔ وہ بوٹ کے قریب پہنچنے والا تھا۔ بوٹ آگے کیوں نہیں بڑھی تھی؟ وہ ایک ہی جگہ رُک گئی تھی۔ اسے وہ سرچ لائٹ نظر آنا شروع ہوئی تھی۔ اس نے پوری قوت سے چیخ مارنے کی کوشش کی جس کے نتیجے میں تھوڑی آواز پیدا ہوئی۔ بوٹ پر موجود روشنی کا رخ اس طرف کیا گیا تھا۔ شاید بوٹ پر موجود شخص نے اس کی آواز سنی تھی۔ وہ اب بوٹ کے بہت قریب پہنچ چکا تھا۔ منظر واضح ہوا۔ اس نے بوٹ پر موجود شخص کو سرچ لائٹ ہاتھ میں پکڑے ان کی سمت مڑے دیکھا۔ جیف نے تیرنا روک کر تیزی سے ہاتھ ہلانا شروع کر دیا تھا۔ اس شخص نے سرچ لائٹ نیچے رکھی تھی اور بوٹ کو چلاتا ہوا جیف تک آیا۔

''اوہ جیف...... ڈینیل......'' وہ ان کے نام پکار رہا تھا۔ وہ سائمن تھا۔ بوٹ ان کے قریب آ چکی تھی۔

سائمن نے دونوں ہاتھوں سے جیف کو اوپر کی طرف کھینچنے کی کوشش کی پر ڈینیل کا وزن ہونے کی وجہ سے وہ ایسا کرنے میں ناکام ہو رہا تھا۔

''شاباش...... کوشش کرو۔'' سائمن کو اندازہ ہوا کہ ڈینیل بے ہوش ہے اور جیف نے اسے خود سے باندھا ہوا ہے۔ جیف کے بازوؤں میں اتنی طاقت نہیں بچی تھی کہ وہ زور لگا کر بوٹ کے اوپر چڑھ سکے۔

پانچویں کوشش پر وہ انہیں بوٹ کے اوپر چڑھانے میں کامیاب ہو گیا جیف نے اوپر چڑھتے ہی خود کو سنبھالا۔ اور جلدی سے اس بیلٹ کو کھولا تاکہ ڈینیل کو خود سے الگ کر سکے۔ بیلٹ کے کھلتے ہی ڈینیل کے ساتھ ساتھ وہ بھی ایک طرف کو ڈھے گیا۔

''کیا تم ٹھیک ہو؟'' سائمن اس کی حالت دیکھ کر فکرمند تھا۔ اس نے پھولی سانسوں کے ساتھ ڈینیل کی طرف اشارہ کیا۔ اور سائمن سر ہلا کر ڈینیل کی طرف مڑ گیا۔ اس نے ڈینیل کے سینے پر سر رکھ کر دل کی دھڑکن سننے کی کوشش کی۔

ڈینیل زندہ تھا۔ اس نے اس کے سینے پر زور دے کر اس کی ناک اور منہ میں گیا پانی نکالنے کی کوشش کی اور تھوڑی دیر کے بعد ہی ڈینیل کی کھانسی کی آواز نے ان دونوں کو سکون کا سانس بخشا۔ ڈینیل کو ہوش آ رہا تھا۔

جیف ابھی تک بات کرنے کے قابل نہیں ہوا تھا۔

''ہم تم دونوں کو ہی ڈھونڈنے یہاں آئے تھے۔'' سائمن، جیف کو دیکھ کر بولا۔

''ہم کون؟'' جیف بمشکل بولا۔

اسے سائمن کے علاوہ اور کوئی بھی اس بوٹ میں نظر نہیں آیا تھا۔

''جیسیکا اور ول تم دونوں کو ڈھونڈنے کے لیے سمندر میں اُترے ہیں۔'' سائمن کے یہ بولتے ہی جیف نے بند آنکھیں کھول لی تھیں۔

''انہیں یہاں سے گئے کتنی دیر ہوئی ہے؟'' جیف اُٹھ کر بیٹھ گیا۔

''آدھا گھنٹہ ہونے والا ہے۔'' سائمن پریشان تھا۔

''تم لوگوں کو سمندر میں نہیں اُترنا چاہیے تھا۔ یہاں خطرہ ہے اور آرمی کے لوگ تمہارے ساتھ کیوں نہیں آئے؟'' جیف کے ذہن نے کام کرنا شروع کیا۔ یہ آرمی بوٹ تھی۔

''جہاز پر فلائنگ مشینز نے حملہ کر دیا تھا اور دھند میں داخل ہونے کے انہیں آرڈرز نہیں تھے۔ تم لوگوں کو مردہ سمجھ لیا گیا تھا۔ مگر ول اکیلا ہی سمندر میں کود گیا۔ جیسیکا کسی طرح یہ بوٹ حاصل کر کے اس کے پیچھے نکلی یہاں ہم نے ہیلی کاپٹر کا ملبہ پڑا دیکھا تب ول اور جیسیکا نے اندر جانے کا فیصلہ کیا۔'' سائمن بولا۔

''ہم ہیلی کاپٹر کے تباہ ہونے سے بہت پہلے ہی کود گئے تھے۔ جیسے ہی ہمیں خطرے کا احساس ہوا ہم نے خود کو ہیلی کاپٹر سے ایجیکٹ کر دیا تھا۔ مگر نہ جانے کیوں ہم اس جگہ سے کافی پیچھے جا گرے اور ہمیں تیر کر آنے میں اتنا وقت لگا۔ یہ آرمی بوٹ ہے۔ یہاں فرسٹ ایڈ کٹ ہوگی۔ وہ نکال لاؤ۔ میں پین کلر لینا چاہتا ہوں۔ تم ڈینیل کا زخم چیک کرو۔'' جیف نے ڈینیل پر نظر ڈالی وہ کراہ رہا تھا مگر بے ہوش تھا۔ سائمن نے اس کی ہدایت پر عمل کیا تھا۔ پین کلر نے دس منٹ بعد اثر کرنا شروع کر دیا تھا۔ جیف کے بازوؤں کا درد زائل ہو رہا تھا۔ ڈینیل بھی پین کلر کے بعد کراہنا بند کر چکا تھا۔

''یہ لوگ کہاں رہ گئے؟ میں ان کے پیچھے جاتا ہوں۔'' جیف نے ایک نظر اس خاموش سمندر پر ڈالی۔

''نہیں تم ڈینیل کے پاس رکو، میں جاتا ہوں۔'' سائمن بولا۔

عین اسی لمحے انہیں پانی میں ہلچل محسوس ہوئی تھی۔ سائمن نے تیزی سے سرچ لائٹ اُٹھا کر آس پاس ماری۔ انہیں کچھ دور جیسیکا تیرتی ہوئی نظر آئی تھی۔ چند ہی لمحوں میں وہ ان تک پہنچ گئی تھی۔ جیف نے اس کو اوپر کھینچا۔ اس نے آکسیجن ماسک اُتارا اور گہری سانسیں لینے لگی۔

''ول کہاں ہے؟'' سائمن اس سے پوچھ رہا تھا۔

''میں نہیں جانتی، ہم پر کسی عجیب سی مخلوق نے حملہ کر دیا تھا'' وہ روتے ہوئے بولی۔

''اوہ نہیں، جلدی کرو، مجھے سوئمنگ کٹ دو۔ ہمیں ول کو ڈھونڈنے جانا ہوگا۔'' جیف بولا۔

''اندر بہت خطرہ ہے۔'' جیسیکا بولی۔

''میں یہاں کسی کو بھی مرنے کے لیے نہیں چھوڑ سکتا۔ وہ ہمیں بچانے یہاں تک آیا۔ میں اسے لیے بغیر نہیں جاؤں گا۔'' وہ سوئمنگ کٹ پہنتے ہوئے بولا۔

''میں تمہیں رسّی دیتا ہوں۔ تم رسی کو خود سے باندھ لو اور اس کے بعد نیچے اُترو۔ جیسے ہی تمہیں خطرہ محسوس ہو اس کو کھینچنا۔ میں تمہیں اوپر کھینچ لوں گا اس طریقے سے تم بوٹ تک آنے کا راستہ بھی نہیں بھولو گے۔'' سائمن بولا اور جیف نے اثبات میں سر ہلا دیا تھا۔ ڈینیل کو آہستہ آہستہ ہوش آ رہا تھا۔

جیف نے سوئمنگ کٹ پہن کر آکسیجن ماسک چڑھایا۔ اب کم از کم وہ سمندر کے اندر آکسیجن کی کمی سے نہیں مر سکتا تھا۔

''کس طرف حملہ ہوا تھا تم لوگوں پر؟'' وہ تیز دھار آلہ کٹ میں رکھتے ہوئے جیسیکا سے پوچھ رہا تھا۔ جیسیکا نے بغیر کچھ کہے ایک طرف اشارہ کر دیا۔

اس نے سائمن کے ہاتھ میں تھامی رسی کو خود سے باندھا اور سمندر میں کود گیا۔ ہیڈ ٹارچ آن کرنے کے بعد وہ سمندر کی گہرائی میں اُترنے لگا۔ سائمن نے اس کے جانے کے بعد ایک نظر جیسیکا پر ڈالی۔ وہ آنکھیں بند کیے بوٹ سے ٹیک لگائے بیٹھی تھی۔ وہ دوبارہ سے سرچ لائٹ اٹھا کر ارد گرد مارنے لگا تا کہ ممکنہ خطرے کا پہلے سے ہی سد باب کیا جا سکے۔ اچانک ہی کسی کے پانی میں گرنے کی آواز آئی تھی۔ وہ تیزی سے پیچھے پلٹا۔ جیسیکا اور ڈینیل بوٹ میں موجود نہیں تھے۔

''جیسیکا...... ڈینیل...... جیسیکا......'' وہ چلایا۔

لمحوں میں ہی وہ دونوں وہاں سے غائب ہو گئے تھے۔

''یا خدا یہ کیا ہو رہا ہے۔'' اس نے تیزی سے جیف کی رسی کھینچنا شروع کی تھی۔ یہاں سے جتنے لوگوں کا زندہ بچ کر نکل جانا ممکن تھا وہی بہت تھا۔ گم ہوئے لوگوں کو ڈھونڈنا اب اس کے بس کی بات نہیں رہی تھی۔ وہ جیسیکا اور ڈینیل کے پیچھے سمندر میں کود نہیں سکتا تھا۔ کسی نہ کسی کا بوٹ پر ہونا بھی ضروری تھا۔ جیف کو رسی کھنچتی محسوس ہوئی۔ وہ تیزی سے چاروں طرف گھوم کر ول کو تلاش کرنے لگا۔ یہاں کوئی بھی موجود نہیں تھا رسی تیزی سے کھینچی جا رہی تھی۔ اچانک ہی اسے ڈینیل پانی میں ڈوبتا نظر آیا۔ وہ تیزی سے ہاتھ پیر چلا رہا تھا کیونکہ وہ پوری طرح سے ہوش میں نہیں آیا تھا۔

''یہ کیسے گرا؟'' جیف کو شاک لگا۔ وہ تیزی سے ڈینیل کی طرف بڑھا اور اسے تھام لیا۔
ڈینیل کیونکہ سوئمنگ کٹ میں نہیں تھا لہٰذا جیف اُسے سہارا دے کر واپس اوپر کی طرف کھینچنے لگا۔ اچانک اسے بوٹ کے چلنے کی آواز آئی۔ اس کے جسم سے بندھی رسی چھوڑ دی گئی تھی۔ بوٹ وہاں سے روانہ ہو رہی تھی۔ وہ تیزی سے تیرتا ہوا اوپر تک آیا تھا۔ بوٹ دور جا چکی تھی۔ دھند کے باعث وہ یہ دیکھنے سے قاصر تھا کہ بوٹ کون چلا رہا ہے۔ اس نے جلدی سے منہ سے آکسیجن ماسک اُتارا۔

''ڈینیل! ہوش میں آؤ، کیا ہوا تھا؟ یہ لوگ واپس کیوں چلے گئے؟'' جیف حیران تھا۔
ڈینیل کسی حد تک سنبھل چکا تھا۔ اسے ہوش آ گیا تھا۔ پین کلر نے اثر شروع کر دیا تھا۔
''مجھے نہیں پتہ کسی نے مجھے بوٹ سے سمندر میں لڑھکا دیا۔'' ڈینیل رُک رُک کر بولا۔
جیف نے ایک نظر دھند کی اس دبیز تہہ پر ڈالی۔ بوٹ غائب ہو چکی تھی۔ ڈینیل ایک بار پھر اس کے بھروسے پر تھا۔ اوروں کا کچھ پتہ نہیں تھا۔ انہیں اب خاموشی سے یہیں پر موت کا انتظار کرنا تھا۔

O......❖......O

Spain-Ceuta
Year 1135
Maktab-e-Al Idrsi
11:00 am

ایون مکتب میں داخل ہوا وہاں پر کافی لوگ جمع تھے شاید یہ ان کے شاگرد تھے۔ ابو حنیفہ ایک طرف صراحی جیسے برتن سے تانبے کے گلاسوں میں ان لوگوں کو پانی پلا رہا تھا۔ وہ تیزی سے چلتا ہوا ابو حنیفہ کی طرف گیا۔
''تم کہاں رہ گئے تھے؟ مجھے تو لگا شاید تم پھر سے راستہ بھول چکے ہو۔'' وہ اسے دیکھ کر سیدھا کھڑا ہوا۔
''میں بس بازار دیکھ رہا تھا۔ کیا درس دیا جا چکا ہے؟'' وہ قدیم یونانی زبان جانتا تھا اس لیے روانی سے بول رہا تھا۔
''نہیں استاد محترم بس آتے ہی ہوں گے۔'' ابو حنیفہ نے اس کی طرف پانی کا گلاس بڑھایا اور وہ پانی پی کر ایک طرف بیٹھ گیا۔
کچھ ہی دیر بعد ایک کالی داڑھی والا شخص مکتب کے اندر داخل ہوا تھا۔ اس نے سرتاپا سفید چوغا اور سر پر بھی سفید کپڑا پگڑی کی طرح پہنا ہوا تھا۔ عمر پینتیس، چالیس کے لگ بھگ لگتی تھی۔ چہرے اور مسکراہٹ سے اس کی نرم طبیعت کا اندازہ ہوتا تھا۔
اس کے اندر داخل ہوتے ہی وہ سارے لوگ اُٹھ کر کھڑے ہو گئے تھے۔ ایون بھی کھڑا ہو گیا۔ اس نے زوردار آواز میں سلام کیا تھا اور وہ سب سلام کا جواب دے کر بیٹھنے لگے۔
''یہ استاد محترم الادریسی ہیں۔'' ابو حنیفہ نے ایون کے کان میں سرگوشی کی۔
الادریسی نیچے بیٹھنے کے بعد نشست کے دائیں طرف رکھے کاغذات پر متوجہ ہو گئے تھے۔

ابو حنیفہ نے آگے بڑھ کر ان کے آگے ایک اونچی مگر چھوٹی لکڑی کی میز رکھ دی۔ جس پر دوات اور قلم موجود تھے۔ انہوں نے کاغذات پر نظر ڈالنے کے بعد ایک نظر وہاں بیٹھے لوگوں پر ڈالی اور ایون کو دیکھ کر بے اختیار چونکے تھے۔ پر ان کا یہ لمحہ بھر کا چونکنا صرف ایون ہی محسوس کر سکا تھا۔ کیونکہ وہ انہیں بہت غور سے دیکھ رہا تھا۔ دوسرے ہی لمحے وہ بالکل نارمل ہو گئے تھے۔

''آج ہم بات کریں گے دھند کے اس جزیرے کے بارے میں جس کی معلومات مجھے اپنے حالیہ سفر کے دوران عظیم مسلم سپہ سالار علی ابن یوسف ابن تاشفین سے معلوم ہوئیں۔ میں چونکہ ایک عرصہ سفر میں رہا ہوں۔ اور اس دنیا میں موجود انسانی آبادیوں کی نشاندہی کے لیے کاغذات اور مواد تیار کر رہا ہوں لہٰذا اس دوران میں کئی اہم سفر درپیش آئے جہاں میری نظروں سے کچھ ایسا گزرا جو ہم انسانوں کی آنکھوں سے دیکھنے کے لیے نہیں بنایا گیا۔''

انہوں نے وقفہ لیا اور پھر دوبارہ بولنا شروع ہوئے۔

''اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو اس کی عقل اور بصارت کے لحاظ سے دنیا دیکھنے کی توفیق عطا کی ہے۔ یا یوں کہہ لیں کہ ہر انسان کے آگے ہر پردہ اور ہر راز فاش نہیں کیا۔ یہ راز صرف ان لوگوں پر کھلتے ہیں جو اللہ تعالیٰ سے اپنا رشتہ مضبوط کر لیں۔ یہ دنیا فانی ہے اور اسے ایک دن ختم ہو جانا ہے یہاں موجود راز بھی اس کے ساتھ ہی فنا ہو جائیں گے پر جتنا عرصہ اشرف المخلوقات یہاں گزار رہی ہے اسے یہاں کے قانون اور وقت کے حساب سے جینا سیکھنا ہوگا۔''

انہوں نے بولتے ہوئے ایک نظر ایون پر ڈالی۔ اسے عجیب سا احساس ہوا۔

''کبھی مجھے کچھ قدم کے فاصلے پر ہی شہر کے شہر آباد مل جاتے ہیں اور کبھی میلوں اور دنوں کا سفر طے کرنے کے بعد بھی آدم زاد نہیں ملتا۔ اللہ کی ذات جانتی ہے کہ یہ دنیا کب تک قائم و دائم رہے گی پر آنے والے وقتوں میں ایک ایسا وقت بھی آئے گا کہ آپ لمحوں میں ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچ سکیں گے۔ اس وقت یہ دنیا انسانوں سے اتنی بھر جائے گی کہ لوگ ایک دوسرے سے نفرت کرنے لگیں گے۔ جیسے اس دنیا کو انسانوں کے لیے رہنے کی جگہ بنایا گیا ویسے ہی یہاں جانور اور چرند پرند بھی اتارے گئے۔ یہاں سب کا برابر کا حصہ ہے، دنیا کو آپ خالی انسانوں کے رہنے کی جگہ نہیں کہہ سکتے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے انسانوں، چرند پرند، پودوں اور آبی مخلوقات میں یکساں تقسیم کر دیا ہے۔ لیکن کوئی اور بھی ہے جو اپنا حصہ مانگ کر اس دنیا میں آیا۔''

وہ شاگردوں کو دیکھتے دیکھتے اچانک ایون کی آنکھوں میں دیکھ کر بولے تھے۔ ایون کو لگا اس کے رونگٹے کھڑے ہو رہے ہیں۔

کچھ تھا ان آنکھوں میں۔ اندر دیکھنے کی صلاحیت یا سب کچھ معلوم ہونے کی۔ وہ بے اختیار پہلو بدل کر رہ گیا۔

''وہ کون استاد محترم؟'' ایک شاگرد ان کے لمبے وقفے پر تجسس سے پوچھے بنا نہ رہ سکا۔

''السلام علیکم!'' اچانک سلام کی آواز پر سب نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔ وہ ایک وجیہہ نوجوان تھا۔ دیکھنے میں وہ عربی لگتا تھا۔ لمبا چوڑا، ہلکی داڑھی اور چہرے پر چمک۔

''وعلیکم السلام! آؤ عیسیٰ، ہمیشہ کی طرح دیر کر دی تم نے۔'' الادریسی اس نوجوان کو دیکھ کر مسکرائے تھے اور شفقت سے اپنے برابر موجود جگہ پر ہاتھ رکھ کر اسے وہاں بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ وہ مسکراتا ہوا ان کے ساتھ جا بیٹھا۔

''ہاں تو ہم کیا بات کر رہے تھے؟'' وہ دوبارہ سے شاگردوں کی طرف متوجہ ہوئے۔

''یہی کہ وہ کون تھا جو زمین پر اپنا حصہ مانگ کر یہاں آیا۔'' ایک شاگرد نے ان کا جملہ دہرایا۔

''ابلیس!'' وہ یہ بول کر خاموشی سے ان سب کا جائزہ لینے لگے۔

''استاد محترم! کیا یہاں اس کے بھی ٹھکانے موجود ہیں؟'' ایک اور نوجوان شاگرد بولا۔

''جب چرند پرند، پودوں اور آبی مخلوقات کو ان کے رہنے کی جگہ دے دی گئی تو اسے کیسے بے گھر رکھا جاتا؟ اللہ کی ذات تو انصاف کرنے والی ہے۔ وعدہ پورا کرنے والی ہے۔'' ان کے یہ کہنے پر شاگردوں میں سناٹا چھا گیا تھا۔ یہ بات تو انہیں نہ کسی درسگاہ میں پڑھائی گئی تھی اور نہ بتائی گئی تھی۔

''تو کہاں ہے اس کا ٹھکانہ؟'' ایک اور شاگرد پوچھ بیٹھا۔

''اللہ کی ذات کے علاوہ اور کوئی نہیں جانتا، بہت ساری چیزیں اور معاملات ہماری پہنچ سے دور ہیں مگر دیکھنے والی آنکھ پر یہ ظاہر کر دی جاتی ہیں تاکہ وہ دنیا کو خبردار کر سکیں اور وہ گھاٹے میں ہے جو اللہ پر ایمان نہیں لائے۔ تو جب تم اپنے اردگرد کوئی ذہین انسان دیکھو اور اسے علم کی دولت سے مالا مال دیکھو اور تم دیکھو کہ اس کو دنیا سے کوئی لگاؤ نہیں ہے۔ وہ صرف علم و عمل کی باتیں کرتا ہے تو پھر اس کی باتوں سے مستفید ہو۔ انہیں غور سے سنو۔ کیونکہ وہ تمہیں اشارہ دے گا۔ اگر تم اس کے اشارے سمجھ گئے اور خود کو کم عقل سمجھ کر ہمیشہ کے لیے خود کو علم حاصل کرنے اور اسے دوسروں تک پہنچانے کے لیے وقف کر دیا تو وہ تیسری آنکھ تمہارے لیے بھی کھول دی جائے گی۔ تمہیں صاف صاف نظر آئے گا۔ وہ بھی جو ظاہر ہے اور ظاہر ہو کر بھی پوشیدہ ہے۔ اور وہ بھی جو پوشیدہ ہے مگر تمہارے سامنے ظاہر ہو جائے گا۔'' وہ سب کی طرف دیکھتے دیکھتے ایون کی طرف دیکھ کر مسکرائے۔

''وہ کیا کہہ رہے تھے؟'' ایون اس کی ڈگریاں، اس کی تھیوریز، شیلڈز، ذہانت سب کچھ مٹی کا ڈھیر تھا۔ اس کے لیے تو تیسری آنکھ کھولی ہی نہیں گئی تھی۔

''علی ابن یوسف ابن تاشفین نے بھی اس ٹھکانے کو ڈھونڈنے کی ٹھانی اور اسے سمندری سفر کے دوران سمندر کا ایک حصہ دھند کی دبیز تہہ میں لپٹا نظر آیا۔ وہاں طوفانی لہریں تھیں۔ ان لہروں سے بلاؤں کی آوازیں آتی تھیں۔ وہاں ہوائی بھنور تھے۔ بادلوں کے بگولے تھے۔ کوئی اس کی کشتی کے بادبانوں کو اس طرف کھینچتا تھا۔ وہ وہاں سے نکل آیا اور آ کر اپنے جنگجوؤں کو اس بارے میں بتایا۔ انہی میں اس کا بہادر جنگجو احمد بن عمر شامل تھا۔ جس نے دھند کے اس پار جانے کی اجازت چاہی۔ علی ابن یوسف جانتا تھا کہ وہ علاقہ کسی اور کا ہے۔ سمندر کے بیچ اس کا تخت یہیں لگا ہے۔ وہ اجازت نہیں دینا چاہتا تھا پر احمد بن عمر ضد پر اڑ گیا۔ احمد بن عمر کوئی عام جنگجو نہیں تھا۔ اس نے بہت سے معرکے سر کر رکھے تھے۔ اسے اجازت ملی اور وہ گیا پر وہاں سے کبھی واپس نہ آ سکا۔'' وہ سنجیدگی سے اپنی بات جاری رکھے ہوئے تھے۔

''تو کیا وہ مارا گیا یا گمنام رہا؟'' ابوحنیفہ نے پوچھا۔

''اس کی تلاش میں بھیجے گئے جنگجو ناکام لوٹے ہیں۔'' وہ اتنا بول کر خاموش ہو گئے تھے۔

''وہ علاقہ کہاں ہے استاد محترم؟'' ایک شاگرد بولا۔

''میں نے اس کی علاقائی حدود کی نشاندہی کی ہے۔'' انہوں نے اپنے سامنے موجود کاغذات اُٹھا لیے اور انہیں دیکھنے کے بعد ایک کاغذ وہاں بیٹھے شاگردوں کو دکھایا۔

''برمودا......'' ایون کو شاک لگا تھا۔

گو کہ نقشہ اتنا واضح نہیں تھا۔ مگر ان پر لکھے ممالک کے نام اور تکون کو واضح کرتے وہ نشان اسے لمحوں میں برمودا کی پہچان کروا گئے تھے۔

''انہی دنوں میرا پرتگال جانا ہوا اور قصبہ لسبون کے مشہور مہم جو، جو مغامرین کے نام سے جانے جاتے ہیں مجھ سے یہ قصہ سننے آئے اور قصہ سننے کے بعد انہوں نے مجھ سے اس علاقے تک جانے کی خواہش ظاہر کی۔ میرے منع کرنے کے باوجود بھی وہ ضد پر اڑے رہے اور بالآخر میں نے انہیں اس علاقے کے محلِ وقوع کی ساری تفصیلات دیں۔ ان کے واپس آنے تک میں نے وہیں رُکنے کا فیصلہ کیا۔ مغامرین واپس لوٹے۔ پر وہ بہت خوف زدہ تھے۔'' وہ یہ کہہ کر خاموش ہو گئے تھے۔

''انہوں نے وہاں کیا دیکھا؟'' ایون پوچھے بنا نہ رہ سکا۔

الادریسی کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

''وہ دھند میں داخل ہونے کے بعد بارہ دن تک سمندر میں اِدھر اُدھر گھومتے رہے اور اس کے بعد وہ ایک ایسے جزیرے پر جا پہنچے جو بہت زرخیز تھا۔ وہاں انہیں گھیر لیا گیا اور جزیرے کے اندر لے جایا گیا۔ وہ بتاتے ہیں کہ وہاں کے رہنے والوں کی جلد لال رنگ کی تھی اور سر کے بالوں کا رنگ سفید تھا ان کے سر کے بال بالکل سیدھے تھے، انہوں نے اتنی خوب صورت عورتیں اپنی زندگی میں کبھی نہیں دیکھی تھیں۔ وہاں موجود ایک بوڑھے نے ان سے عربی میں ان کے علاقے کے بارے میں پوچھا اور ان کے بتانے پر وہ لوگ حیران ہوئے۔ انہیں یہ کہہ کر واپس بھجوایا گیا کہ وہ جا کر یہ خبر عام کر دیں کہ اب کوئی دوبارہ اس طرف آنے کی جرأت نہ کرے۔'' وہ یہ کہہ کر خاموش ہو گئے تھے۔

''آپ کے خیال میں وہاں کیا تھا استادِ محترم؟'' ابوحنیفہ بولا۔

''دھند کے اس پار اس کا علاقہ ہے۔ وہاں اس کے لوگ ہیں، وہ اکیلا نہیں ہے اور جو اس کے علاقے میں داخل ہو جائے گا وہ کبھی لوٹ کر نہیں آئے گا۔ وہاں نظروں کے دھوکے ہیں وہاں وقت کے چکر ہیں۔ اس کا کام تمہاری کمزوریوں کو پکڑنا ہی تو ہے۔ تو پھر وہ تمہیں وہاں وہ سب کچھ دکھاتا ہے جو تمہاری آنکھیں دیکھ کر بھی یقین نہ کر پائیں۔ لمحوں پہلے تم خود کو وہاں مرا ہوا پاؤ گے اور لمحوں بعد زندہ۔ کبھی تم خود کو جوان دیکھو گے اور کبھی بوڑھا۔ کبھی تمہیں وہاں ایسے لوگ نظر آئیں گے جو تمہاری زندگی میں نہیں رہے اور کبھی ایسے جنہیں تم نے کبھی نہیں دیکھا۔ کبھی وہاں تمہیں وہ چیزیں نظر آئیں گی جو تم دیکھنا نہیں چاہتے۔ تم وہاں برسوں تک بھٹکنے کے بعد بھی اسی حالت میں واپس نکل سکتے ہو اور کبھی سالوں وہاں رہنے کے بعد بھی تمہاری عمر پر کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ وہ ابلیس کا علاقہ ہے۔ دنیا میں موجود اس کا تخت، اور وہاں سے کوئی اس کی مرضی کے بغیر بچ کر نہیں نکل سکتا۔'' ان کے یہ کہتے ہی سناٹا چھا گیا تھا۔

''آج کے لیے اتنا ہی، اب ہم دو دن بعد دوبارہ جمع ہوں گے۔ اور سمندری جڑی بوٹیوں اور ان سے بننے والی ادویات کے بارے میں بات کریں گے۔'' یہ کہہ کر وہ کھڑے ہو گئے تھے۔ شاگرد ایک ایک کر کے وہاں سے نکلنے

لگے۔

ابوحنیفہ نے پلٹ کر ایون کی طرف دیکھا اور سر کے اشارے سے اسے آگے آنے کا کہا۔ ایون خاموشی سے اُٹھ کر چلتا ہوا وہاں تک آیا جہاں الادریسی کھڑے تھے۔

''یہ ہنگزو سے آیا ہے۔'' ابوحنیفہ کو اندازہ ہوا کہ اس نے اب تک ایون کا نام نہیں پوچھا تھا۔

''کیا نام ہے تمہارا نوجوان؟'' وہ اس کی طرف دیکھ کر مسکرائے۔

''ایون نام ہے میرا۔'' وہ اچانک ہی اپنا اصلی نام بول پڑا۔

''تم ہمارے مہمان ہو۔ میں عیسیٰ سے بات کرنے کے بعد تم سے تفصیلی ملاقات کروں گا۔'' وہ اسے گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے مکتب کے اندرونی کمرے کی طرف بڑھ گئے۔ عیسیٰ بھی ان کے پیچھے چل پڑا۔ ابوحنیفہ اسے حیرت سے تک رہا تھا۔

''کیا ہوا؟'' وہ پوچھے بنا نہ رہ سکا۔

''مجھے نہیں پتا تھا کہ تم اپنا صحیح نام یہاں اُگل دو گے۔'' وہ شستہ انگریزی میں بولا۔

ایون کو جھٹکا لگا۔

''تم کون ہو؟'' اس نے آنکھیں سکیڑ کر اسے اوپر سے نیچے تک دیکھا۔

''آؤ میرے ساتھ۔'' وہ اسے لے کر مکتب کے اس حصے کی طرف بڑھ گیا جہاں پر کتابیں رکھی ہوئی تھیں۔

''میں ٹائم ٹریولر ہوں۔ رونالڈ جونز! میں تمہیں دیکھتے ہی پہچان گیا تھا کہ تم بھی ٹائم ٹریولر ہو۔ مگر تم یہاں بغیر تیاری کے کیسے آئے؟ اس طرح کے لباس میں تمہیں دیکھ کر تو یہ لوگ شک میں بھی پکڑ سکتے تھے۔'' اس نے آہستگی سے اس کے سر پر بم پھوڑا تھا۔

''مجھے اندازہ نہیں تھا کہ میں کہاں وقت کا سفر کر رہا ہوں ورنہ میں عام طور پر تیاری کر کے جاتا ہوں۔'' اپنی شناخت چھپانے کا مزید کوئی فائدہ نہیں تھا۔

''تم کس میڈیم کے ذریعے یہاں آئے ہو؟'' رونالڈ پوچھ رہا تھا۔

''گاڈ پارٹیکل!'' وہ اتنا بول کر خاموش ہو گیا۔

''اوہ...... کیا تم ہگز بوزون پریکٹیکل ٹیم کا حصہ تھے؟'' وہ حیران ہوا۔

''ہم......'' ایون نے مبہم سا جواب دیا۔

''اور تم؟'' ایون نے اسے حیران ہوتے دیکھ کر پوچھا۔

''میں ایسٹرل پروجیکشن کے ذریعے۔'' وہ اطمینان سے مسکرایا۔

''یہ کیا ہے؟'' ایون کو آج نئی باتیں پتہ چل رہی تھیں۔

''میں بتاتا ہوں۔'' وہ اس آواز پر پیچھے پلٹا، الادریسی کھڑے تھے۔

وہ حیرت سے دوبارہ ابوحنیفہ کی طرف پلٹا۔ ان کا راز فاش ہو چکا تھا مگر ابوحنیفہ کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔

''نوجوان میں تمہیں دیکھتے ہی سمجھ گیا تھا کہ تم وقت کا سفر طے کر کے یہاں آئے ہو۔ میں نے تمہیں کہا تھا نا

کہ قدرت انسان کو اس کے علم و عمل کی وجہ سے وہ تیسری آنکھ دے دیتی ہے جس سے وہ پوشیدہ حقائق کو بھی دیکھ سکتا ہے۔ یہاں بہت سے نوجوان وقت کا سفر طے کر کے آتے ہیں اور دنیا ختم ہونے تک یہ سلسلہ چلتا رہے گا۔ ہم نہ ہو کر بھی ہوں گے۔ تمہارا دور ترقی میں آگے نکل چکا ہے تو تمہارے پاس راستے ہیں سفر کرنے کے لیے۔ مگر قدیم مصری اور یونانی لوگ بھی یہ کر سکتے تھے۔ ہاں اس کے لیے بہت محنت چاہیے لیکن یہ ممکن ہے۔ آؤ بیٹھو میرے ساتھ۔'' وہ یہ کہہ کر آگے کی طرف بڑھ گئے تھے۔

ایون ٹرانس کی کیفیت میں ان کے پیچھے چلتا ہوا آیا۔ وہ واپس اس جگہ جا کر بیٹھ گئے تھے جہاں بیٹھ کر انہوں نے درس دیا تھا۔ وہ بھی خاموشی سے ایک طرف بیٹھ گیا۔

''ابو حنیفہ بھی تمہاری طرح وقت کا سفر طے کر کے آیا ہے۔ ہر کسی کا یہاں آنے کا کوئی نہ کوئی مقصد ہوتا ہے نوجوان! تم کس مقصد سے یہاں آئے ہو؟'' وہ اس سے پوچھ رہے تھے۔

''میں......'' وہ تھوڑا ہچکچایا۔

''میں برمودا کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتا ہوں۔'' وہ بولا۔

''برمودا؟'' الادریسی نے بھنویں اچکائیں۔

''دھند کا جزیرہ!'' وہ بولا۔ الادریسی چند لمحے کے لیے خاموش ہو گئے تھے۔

''قدرت ایک جیسے لوگوں کو ساتھ ملا دیتی ہے۔ ہم سب کچھ دن بعد اس سفر پر نکلیں گے۔ رونالڈ بھی تمہاری طرح اسی سفر کے لیے یہاں آیا ہے۔'' انہوں نے رونالڈ کی طرف دیکھ کر اشارہ کیا۔ ایون چونکا۔ اس کا مطلب انہیں رونالڈ کا اصل نام معلوم تھا۔

''تم چاہو تو اس سفر میں ہمارے ساتھ شامل ہو سکتے ہو۔'' وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولے۔

''میں تیار ہوں۔'' وہ لمحے کی دیر کیے بغیر بولا تھا۔

ہو سکتا ہے وہ جوابات جو وہ اتنے عرصے سے ڈھونڈ رہا تھا اسے الادریسی کے ساتھ سفر کرنے کے دوران مل جاتے۔ کچھ ایسا تھا جو وہ نہیں دیکھ سکتا تھا اور الادریسی دیکھ سکتے تھے۔ وہ وہی دیکھنا چاہتا تھا۔

وہ مسکرائے۔ ''تو ہم بات کر رہے تھے ایسٹرل پروجیکشن کی۔''

''ہماری زبان میں اسے کوکبی سفر کہتے ہیں۔ یعنی کہ آپ کے مادی جسم سے نکل کر آپ کی روح کا اس کائنات میں سفر کرنا۔ کیونکہ ہمارے مادی جسم پر اس کائنات میں کئی پابندیاں عائد ہیں اور ہم اس کائنات میں صرف تین ڈائمنشن میں سفر کر سکتے ہیں۔ یعنی آگے پیچھے، دائیں بائیں اور اوپر نیچے ہی سفر کر سکتے ہیں۔ لیکن وقت چوتھی ڈائمنشن بھی موجود ہے۔ جسے ہم اپنی دنیا میں محسوس تو کر سکتے ہیں مگر دیکھ نہیں سکتے۔ جیسے وقت کے ساتھ ساتھ ہماری عمر کا آگے کی طرف بڑھتے جانا پیچھے واپس نہ ہونا۔ ہماری آنکھ سے دیکھی جانے والی دنیا کے علاوہ اس کائنات میں اور بھی ایسے بہت سارے راز پوشیدہ ہیں جسے ہماری روح سفر کر کے دیکھ سکتی ہے۔'' وہ اسے انگریزی اصطلاحات کے ساتھ بات سمجھانے لگے اور اس نے خود کو ہر تھوڑی دیر بعد حیرت کے جھٹکے لگنے کے لیے ذہنی طور پر تیار کر لیا تھا۔ ان کی آواز میں ٹھہراؤ اور سکون تھا۔ وہ پوری توجہ سے ان کو سننے لگا۔

''ہماری کائنات کے 11 مختلف راستے ہیں۔ یعنی ہماری کائنات کی طرح ایسی اور بھی کئی کائناتیں موجود ہیں۔ جیسے تم اپنی کائنات سے سفر کر کے پیچھے آئے ہو۔ شاید تمہاری کائنات میں، الادریسی اب موجود نہیں ہے لیکن کسی اور کائنات میں تم مجھے اسی حالت میں دیکھ سکتے ہو۔ یعنی میرے حالیہ وقت میں۔ کوبی سفر بھی ایک ایسا ہی طریقہ ہے جس سے ہم کسی بھی کائنات میں داخل ہو سکتے ہیں۔

نیند کی وہ حالت جس میں آپ کا دماغ جاگ رہا ہو اور جسم سو رہا ہو۔ اس حالت میں اگر آپ کی روح آپ کو نکل کر سوتا دیکھ سکے تب آپ اس حالت میں ہوتے ہیں کہ آپ جاگتے دماغ کے ساتھ ان کائناتوں میں سفر کر سکیں اور یہ کوئی مفروضہ نہیں ہے۔ مصر، چین، جاپان، انوکتیتوت (آرکٹک میں رہنے والے) یسکومو (وائی وائی قبیلہ۔ برازیل کے جنگلات میں رہنے والے) لوگ ایسے ہی سفر کرتے ہیں۔ اس سفر کے دوران آپ کے روحانی جسم کی رفتار روشنی کی رفتار سے زیادہ تیز ہوتی ہے۔

اگر ہم روشنی کی رفتار سے زیادہ رفتار کے ساتھ سفر کریں تو ہماری عمر ایک جگہ رک جاتی ہے۔ ہمارے آس پاس چلنے والا وقت تھم جاتا ہے۔ کیونکہ ہماری روح کا کوئی وزن نہیں ہوتا اس لیے اس کے لیے یہ سفر کرنا ممکن ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ اگر آپ کی روح نے کہیں چھ گھنٹے گزارے تو جسمانی لحاظ سے وہ چند لمحے ہی ہوں گے۔ یہی ان دھند کے جزیروں میں ہوتا ہے۔ آپ یا تو وقت میں آگے کی طرف تیزی سے سفر کرنے لگتے ہیں یا واپس پیچھے کی طرف۔ ہماری کائنات جیسی کئی کائناتیں موجود ہیں۔ کسی میں آپ جوان ہیں کسی میں بوڑھے اور کسی میں بچے۔ انسانی ذہن اس بات کو نہیں مانتا مگر یہاں میں یہ سوال کروں گا کہ ہم خواب کیوں دیکھتے ہیں؟

کیا اس بارے میں کوئی معلومات یا کتابیں لکھی گئی ہیں؟ اللہ نے کچھ راز صرف اپنی ذات تک محدود رکھے ہیں۔ ان کو علوم کی شکل میں ڈھالا نہیں گیا پر اللہ کے نیک بندے آہستہ آہستہ ان رازوں سے واقف ہوتے ہیں۔ تب بھی اس کائنات کے تمام راز اس ذات پاک کے بس میں ہی ہیں۔ جیسے کہ اللہ کی بنائی گئی مخلوقات انسان، حیوان، جنات اور شیاطین۔ دنیا کے علوم کا دارومدار دیکھنے والی آنکھ پر ہے مگر ایک مسلمان ہر اس بات پر یقین رکھتا ہے جو قرآن میں لکھ دی گئی ہے۔ قرآن اللہ کی کتاب ہے۔ تو ہمارا ماننا ہے کہ زمین پر جنات اور شیاطین کا بھی حصہ ہے اور وہ یہاں موجود ہیں۔

جنات اس دنیا کی تین رخی ڈائمنشن سے ہٹ کر رہتے ہیں۔ ان کی رہنے کی جگہوں پر ہمارے اجسام نہیں پہنچ سکتے لیکن ہماری روح ایسا کر سکتی ہے۔ اسلامی تاریخ میں ایسے کئی بزرگ گزرے ہیں جنہوں نے اپنے وقت سے کئی سال آگے جا کر کچھ ایسے واقعات بیان کیے جو آنے والے وقتوں میں صحیح ثابت ہوں گے یا شاید تمہاری کائنات میں وہ اب تک سچ ثابت ہو چکے ہوں۔

ان میں کچھ ایسے نام جو میرے بعد منظرِ عام پر آئیں گے جیسے شاہ نعمت اللہ ولی اپنے فارسی اشعار کے ذریعے بہت سے اہم واقعات بیان کریں گے جو ان کی وفات کے سو سال بعد رُونما ہوں گے، ان کے اشعاروں میں ان کے بعد آنے والے تمام اہم حکمرانوں کے نام ملیں گے۔ یہ ایک روحانی سفر ہے۔ اس کے لیے محنت درکار ہے اور ذہنی یکسوئی بھی۔'' وہ خاموش ہو گئے۔

ایون کو لگا وہ چکرا جائے گا۔ علم کا تعلق ٹیکنالوجی سے نہیں تھا۔ اسے آج پتہ چلا تھا۔

''رونالڈ تم نے یہ کیسے سیکھی؟'' ایون کا سر چکرا یا تھا۔

وہ جو اتنا عرصہ گاڈ پارٹیکل کے لیے جان مارتا رہا۔ طرح طرح کی مشینز بناتا رہا رونالڈ نے بغیر کسی محنت کے یہ کام کر لیا تھا۔

''میں اکثر سمندری سفر کرتا ہوں۔ مجھے سمندر سے محبت ہے۔ سمندر میں موجود آثار قدیمہ ہی میرا ریسرچ ٹاپک رہا ہے۔ ایسے ہی ایک سفر کے دوران مجھے چمڑے پر لکھی گئی ایک کتاب ملی۔ تحریر قدیم یونانی تھی۔ چمڑے پر قلم کو جلا کر لکھا گیا تھا۔ جیسے ہم ٹیٹو بنواتے ہیں۔ اور وہ ہمارے جسم پر رہ جاتا ہے۔ اسی طرح چمڑے پر لکھی تحریر بھی خراب نہیں ہوئی تھی۔

اس کتاب کو ڈی کوڈ کرنے میں مجھے دو سال لگ گئے۔ میں نے یونانی زبان تب ہی سیکھی۔ مجھے اسی کتاب میں یہ طریقہ لکھا ملا۔ پر یہ اتنا آسان نہیں تھا۔ میں نے اسے پریکٹس کرنے کے لیے اپنا سب کچھ چھوڑ دیا۔ تین سال دن رات اس کی پریکٹس کرنے کے بعد میں اس میں کامیاب ہوا۔ اور میں نے کئی چھوٹے چھوٹے سفر کیے۔ اس کے بعد جا کر ہی میں اس قابل ہو پایا کہ دوسری کائنات میں داخل ہو سکوں۔'' رونالڈ تفصیل بتاتے ہوئے بولا۔

''تم یہاں کس مقصد سے آئے ہو؟'' ایون پوچھے بغیر نہ رہ سکا۔

''جیسا کہ میں نے ابھی بتایا کہ مجھے سمندر سے محبت ہے اور میں اب تک سمندری علاقوں کا چپہ چپہ چھان چکا ہوں۔ پر برمودا میرے لیے بھی ایک راز ہے۔ مجھے بھی برمودا میں داخل ہونے کا شوق ہے۔ میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ وہاں پر ایسا کیا ہے۔ میں نے ہر سفر کے دوران لوگوں سے اس بارے میں معلومات لیں اور تب میرے سامنے الادریسی کا نام لیا گیا جو اس جزیرے کے بارے میں لکھ چکے تھے۔ میں اسی لیے ان کے ساتھ ہوں۔'' وہ سنجیدگی سے بولا۔

''تم برمودا میں کیوں داخل ہونا چاہتے ہو؟'' الادریسی نے ایون سے پوچھا۔

''میں ایک ایسی مشین تیار کر رہا ہوں جو میری موجودہ کائنات میں برمودا میں داخل ہو سکے گی۔ یہ دھند کا سمندر میری بیوی اور بیٹی کو نگل چکا ہے۔ میں دھند کے اس پار جانا چاہتا ہوں اور دیکھنا چاہتا ہوں کہ وہاں ایسا کیا ہے۔ میں ان کو ڈھونڈنا چاہتا ہوں۔ پر خود داخل ہونے سے پہلے میں اس کا راز جاننا چاہتا تھا تاکہ مطلوبہ تیاری کر سکوں۔'' وہ یہ بول کر خاموش ہو گیا تھا۔

رونالڈ نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے تسلی دی۔ الادریسی تھوڑی دیر خاموش بیٹھے رہے۔

''تم چاہو تو یہاں قیام کر سکتے ہو۔ ہم جلد ہی اس سفر پر نکلیں گے۔ اس سفر پر نکلنے سے پہلے مجھے کچھ انتظامات کرنے ہیں۔ اسی سلسلے میں، مَیں عیسیٰ کے ساتھ کچھ دن مصروف رہوں گا۔ سفر کی تیاریاں مکمل ہوتے ہی ہم نکل جائیں گے۔ تب تک تم مکتب سے مستفید ہو سکتے ہو۔'' وہ یہ کہہ کر وہ اُٹھ کھڑے ہوئے اور اندر کی طرف بڑھ گئے۔

ان کے جانے کے بعد رونالڈ اسے لے کر واپس کتب خانے کی طرف چلا آیا۔

''یہ عیسیٰ کون ہے؟'' ایون پوچھے بنا نہ رہ سکا۔

''وہ جہاز راں ہے۔ اس کے پاس بہت بڑا جہاز ہے۔ یہ پرتگال سے استاد محترم کے ساتھ ہی آیا تھا۔ انہوں نے ہی بتایا کہ یہ سمندر میں کئی اہم سفر کر چکا ہے۔ اس کی بہادری کے قصے بہت مشہور ہیں اور یہ حافظ قرآن بھی ہے۔'' رونالڈ کو یہاں ہر کسی کے بارے میں معلومات تھیں۔

''حافظ قرآن مطلب؟'' ایون کو سمجھ نہیں آیا تھا۔

''مطلب اسے اپنی دینی کتاب زبانی یاد ہے۔ ان مسلمانوں میں جس کو اپنی دینی کتاب یاد ہو۔ اسے بہت ذہین تصور کیا جاتا ہے اور اس کی بہت عزت بھی کی جاتی ہے۔'' رونالڈ نے کندھے اچکائے۔

''اوہ اچھا...... ایک اور بات اگر الادریسی کو تمہارا اصل نام معلوم ہے تو پھر تم نے نام کیوں بدلا؟'' ایون کو یاد آیا۔

''ہم یہاں تاریخ بدلنے نہیں آئے ہیں۔ آگے پڑھنے والوں کو ہمارے بارے میں کچھ پتہ نہیں چلنا چاہیے۔ اپنی کامیابیاں اور اپنی معلومات اپنی کائنات تک محدود رکھو۔ یہی ہر ٹائم ٹریولر کا اصول ہے۔ الادریسی سے میں نے درخواست کی ہے کہ اپنے سفر کی روداد میں میرا نام ابوحنیفہ ہی لکھیں۔'' اس نے بہت گہری بات کی تھی ایون ہونٹ کاٹ کر خاموش ہو گیا۔ اگر وہ اس سے اس کا نام لکھنے کا پوچھتے تو وہ کیا کہتا؟

''چلو اس مکتب کو دیکھیں۔ یہاں خزانہ ہے۔'' اس کی آنکھوں میں چمک تھی۔

ایون تھوڑی دیر تو خاموش کھڑا رہا اور پھر مختلف کتابوں کو جانچنے لگا۔

یہاں واقعی بہت اہم معلومات موجود تھیں۔ جغرافیہ سے لے کر علم نجوم تک ہر موضوع پر لکھی گئی کتاب اس کتب خانے کا حصہ تھی۔ حیرت کی بات تو یہ تھی کہ خود الادریسی کے ہاتھ سے لکھی ہوئی کتابیں موجود تھیں جن میں علم نجوم کا کافی تفصیل سے ذکر کیا گیا تھا۔ وہ ایک دو کتابیں اُٹھا کر ایک طرف جا بیٹھا اور انہیں پڑھنے لگا۔

الادریسی نے دواؤں پر بھی کافی ریسرچ کر رکھی تھی۔ وہ ان کی طب پر لکھی گئی کتاب کا کافی دیر مطالعہ کرتا رہا۔

رونالڈ نے اس کے سامنے کھانا لا کر رکھ دیا تھا۔ اسے احساس ہوا کہ اسے بھوک لگی تھی۔ کھانے سے فارغ ہو کر وہ دوبارہ سے کتب خانے کی طرف بڑھ گیا۔

کیا پڑھے اور کیا نہ پڑھے؟ یہاں واقعی خزانہ تھا۔ مختلف کتابوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے وہ اچانک چونکا۔ اس نے وہ کتاب باہر نکال لی۔ کتاب کو لے کر وہ دوبارہ سے اسی جگہ جا بیٹھا۔ اور پھر چند صفحے پلٹنے کے بعد اسے شاک لگا تھا۔ کتاب میں جی آئی ایس (جیوگرافک انفارمیشن سسٹم) اور ریموٹ سینسنگ سسٹم کے حوالے سے بہت اہم معلومات تحریر تھیں۔ اس سوفٹ ویئر کے ذریعے ماحولیاتی بدلاؤ اور اس سے ملحقہ جتنے بھی اہم مسائل تھے ان سب کو مانیٹر کیا جاتا تھا۔

اُسے یاد آیا کہ حال ہی میں ٹرسٹ (Terrset 2020 Geospatial monitoring and modeling software) کے نام سے ایک نیا مانیٹرنگ اور اینالائزنگ سافٹ ویئر بنایا گیا تھا۔ جو کہ ماحولیاتی بدلاؤ اور مطلوبہ ریسورسز کی ایلوکیشن کے لیے اہم اداروں میں استعمال کیا جا رہا تھا۔

حیرت کی بات تو یہ تھی کہ اس کتاب میں وہ تمام معلومات تھیں جو اس سافٹ ویئر کی تیاری کے وقت مدِنظر رکھی

گئی تھیں۔اس نے دوبارہ ذہن پر زور دیا۔اچانک ہی اس کے ذہن میں جھماکا ہوا تھا۔

اس سافٹ ویئر کے اہم ٹولز سے پہلے ادریسی کا نام لکھا گیا تھا جیسے ادریسی جی آئی ایس اینالیسز، ادریسی امیج پراسیسنگ وغیرہ وغیرہ۔

وہ بے اختیار ہی اُٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا۔وہ صحیح جگہ پہنچ گیا تھا۔

جغرافیہ سے لے کر علم نجوم اور طب سے لے کر ماحولیاتی بدلاؤ ہر چیز پر الادریسی کو عبور حاصل تھا اور یہ یقیناً کسی عام انسانی ذہن کا کام نہیں تھا۔ایسا کیا خاص تھا الادریسی کے پاس جو وہ اتنا عرصہ محنت کرنے کے باوجود بھی حاصل نہیں کر سکا تھا۔

اتنی جدید ٹیکنالوجی اور اتنے اچھے اداروں میں پڑھنے کے باوجود بھی وہ کسی خاص فیلڈ میں ہی ترقی کر پاتے ہیں۔طالب علموں کو یہ بتایا ہی نہیں جاتا تھا کہ آپ ایک دماغ رکھتے ہوئے بھی ہر فیلڈ میں اچھے ثابت ہو سکتے ہیں۔ وہ یا تو انجینئر بن سکتے تھے یا ڈاکٹر یا سائنسدان۔

الادریسی تو بیک وقت ڈاکٹر بھی تھے سائنسدان بھی تھے اور انجینئر بھی۔اور بھی شاید بہت کچھ جو ابھی اس کی نظروں سے اوجھل تھا۔اسے یہ سفر ہر حال میں الادریسی کے ساتھ ہی کرنا تھا۔

''کیا ہوا؟ کیا سوچ رہے ہو؟'' رونالڈ اسے ایک جگہ ٹرانس کی کیفیت میں کھڑا دیکھ کر اس کے پاس چلتا ہوا آیا۔

''کچھ نہیں۔میں اس شخص کی معلومات دیکھ کر حیران ہوں۔'' ایون بولا۔

''کہیں تم یہ سب چوری کرنے کا ارادہ تو نہیں رکھتے؟'' رونالڈ ہنس پڑا تھا۔

ایون نے اسے ناگواری سے دیکھا۔

''ناراض کیوں ہوتے ہو؟ میں مذاق کر رہا تھا۔'' وہ کندھے اچکا کر بولا۔

ایون کو لگا کے رونالڈ بھی بہت کچھ چھپا رہا ہے۔

دیکھنے میں وہ ایک لااُبالی سا شخص لگتا تھا۔وہ برمودا کا سفر کیوں کرنا چاہے گا۔

''تمہیں برمودا کے سفر سے ڈر نہیں لگتا؟ فرض کرو ہم وہاں جائیں اور کبھی واپس نہ آئیں تو؟'' ایون نے اس سے پوچھا۔

''تمہیں ڈر نہیں لگتا۔'' اس نے اُلٹا ایون سے ہی سوال کر دیا۔

''میرے پاس کھونے کے لیے کچھ بھی نہیں ہے۔'' ایون سنجیدگی سے بولا۔

''تو میرے پاس بھی کچھ نہیں ہے۔'' رونالڈ مسکرایا۔

''لگتا ہے تم نے الادریسی کی معلومات پر غور نہیں کیا تھا۔انہوں نے بتایا تھا ناں کہ ہم کوئی سفر تب ہی کر سکتے ہیں جب ہماری روح ہمارے جسم سے باہر ہو۔میرا جسم ہماری کائنات میں موجود ہے۔'' ایون کو اس کی بات پر جھٹکا لگا۔

''تمہارے کہنے کا مطلب ہے کہ تم یہاں روح کی شکل میں موجود ہو؟ اور اگر کسی کو تمہارا جسم مل گیا اور اس میں تمہاری روح موجود نہ ہوئی تو وہ تو تمہیں مُردہ سمجھ کر دفنا دیں گے۔'' ایون کو حیرت ہوئی۔

''میں اکیلا رہتا ہوں اور کسی سے زیادہ ملتا جلتا نہیں۔ میرے ہونے یا نہ ہونے سے کسی کو کوئی فرق نہیں پڑے گا اور میرے آس پاس رہنے والوں کو یہ پتا ہے کہ میں اکثر سفر میں رہتا ہوں۔ لہٰذا میرا کوئی نہیں پوچھے گا۔'' رونالڈ یہ کہہ کر خاموش ہو گیا تھا۔

''تو کیا تمہارا جسم خراب نہیں ہوگا؟ میرا مطلب ہے...... '' ایون کو یہ تھیوری ابھی بھی ہضم نہیں ہوئی تھی۔

''میں روشنی کی رفتار سے زیادہ رفتار میں سفر کر کے یہاں تک پہنچا ہوں۔ میرے یہاں سے واپس جانے پر ہماری کائنات میں کچھ ہی گھنٹے گزرے ہوں گے۔ جیسے کہ تمہارے یہاں سے واپس جانے پر تم نے بھی محض چند ہی گھنٹوں کا سفر طے کیا ہوگا۔'' رونالڈ نے اس کی مشکل دور کی۔ اور ایون سر ہلا کر رہ گیا۔

''ہماری الادریسی سے دوبارہ کب ملاقات ہو سکتی ہے؟'' اس نے اس کمرے کی طرف دیکھا جہاں الادریسی غائب ہوئے تھے۔

''انہیں سفر کرنے سے پہلے کچھ اہم چیزیں اپنے ساتھ رکھنی ہیں۔ وہ اسی کی تیاری میں مصروف ہیں لیکن وہ روز مکتب میں آتے ہیں۔'' رونالڈ بولا۔

''تب تک تم یہاں کیا کرنے والے ہو؟'' ایون نے اس سے پوچھا۔

''میں یہاں کے بازار گھوموں گا، یہاں کے کھانے کھاؤں گا، مشروب پیوں گا، یہاں کے لوگوں سے ملوں گا۔'' وہ ہنسا۔

''اور تم کیا کرو گے؟'' اس نے ایون سے سوال کیا۔

''میں جن ریسرچ ٹاپکس سے کام کر رہا تھا وہ مکمل کروں گا۔ مجھے کچھ نوٹ بکس اور پین وغیرہ دے دو۔'' ایون نے اس سے مطالبہ کیا۔

''یہاں پر کاغذات اور قلم ہیں۔ اسی سے کام چلاؤ۔ میں چلتا ہوں۔'' وہ یہ کہہ کر باہر نکل گیا تھا۔ ایون نے چاروں طرف نظر دوڑائی۔

مکتب میں ایک طرف خالی صفحات کا ڈھیر تھا۔ اس کے ساتھ ہی قلم اور دوات وغیرہ بھی رکھی تھیں۔ اس نے وہ کاغذات کا پلندہ اٹھایا اور قلم دوات لے کر ایک چھوٹی میز اپنے سامنے رکھ کر بیٹھ گیا وہ یہاں بھی فارغ نہیں بیٹھنا چاہتا تھا۔

○ ⁘ ○

Naval Base

15th December

6:00 am

اہارون نے اپنی آنکھیں کھولیں۔ وہ لیٹے میں بیٹھے بیٹھے ہی سو چکا تھا۔ اس نے گھڑی پر نظر ڈالی۔ صبح کے چھ بج رہے تھے اس کا مطلب وہ قریب چھ گھنٹے بیدار رہا۔ اُسے پین کلرز بھی دی گئی تھیں۔ شاید یہ اس کا بھی اثر تھا۔

اس نے دائیں بائیں نظریں دوڑائیں۔ احمد اور روبینہ وہاں موجود نہیں تھے۔ وہ اُٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ وہ رات بھر

ایون کا لیپ ٹاپ کھنگالتا رہا تھا پر اس میں سوائے اس کے ریسرچ ورک کے اور کوئی ذاتی مواد موجود نہیں تھا۔
اس کے سارے سوشل میڈیا اکاؤنٹس بند تھے۔ اس نے نزہت المشتاق اٹھائی اور دوبارہ سے اس کو اُلٹ پلٹ کر دیکھنے لگا۔ اہارون نے اسے بھی کھولنے کی کوشش کی تھی مگر اسے مسلسل ناکامی ہوئی تھی۔
اس نے نزہت المشتاق دوبارہ رکھ دی اور اب اس کی نظریں پرزم کی طرف تھیں۔ غور کرنے سے یہ بھی برمودا ہی کی طرح لگتا تھا۔ تکون، نیلا اور شفاف۔
آخر یہ کیا تھا؟ اسے یاد آیا کہ آکل نے وارم ہول سے واپس آنے کے بعد ایک تکون کا ذکر کیا تھا اور ایون نے اس کی بات کاٹ دی تھی۔ اہارون نے ذہن پر زور ڈال کر آکل کے وہ الفاظ یاد کرنے کی کوشش کی۔
آکل نے کہا تھا کہ اس پر ان لوگوں کے بارے میں لکھا تھا جو ہم سے پہلے دنیا میں موجود تھے۔ تو ہم سے پہلے دنیا میں کون موجود تھا؟ اچانک اس کے ذہن میں جھماکا ہوا۔
وہ شیاطین کی بات کر رہا تھا اور ایون نے اس کی بات اسی لیے کاٹی تھی کہ اسے اپنی تھیوری پیش کرنی تھی۔
ایک اور بھی چیز ہے اس دنیا میں جو اس پرزم سے مشابہت رکھتی ہے اور وہ ہیں پائرامڈز! اہارون کی زندگی ان تکونوں میں گھومتے گزری تھی۔ ان میں رہنے والے بھی شیاطین کے پیروکار تھے اور برمودا کے اندر رہنے والے بھی۔
اس نے خاموشی سے اس تکون کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ اس کے اندر سے پھوٹتی روشنیاں کچھ زیادہ بڑھ گئی تھیں۔
اس کی انگلیوں کے پرزم کو چھوتے ہی اسے کرنٹ لگا تھا پر اس نے احمد کی طرح ہاتھ پیچھے نہیں کھینچا۔ اچانک اسے لگا جیسے وہ کہیں اور کھڑا ہے۔ اس کے سامنے ایک دھندلا منظر اُبھرا۔
برمودا، زلیکا، ایون اور...... وہ اجنبی۔
طوفان میں گھرا وہ جہاز، پھڑ پھڑاتے بادبان۔
چیختا ہوا ایون، اور پرزم!
اس نے ایک جھٹکے سے اپنا ہاتھ پیچھے کھینچا تھا۔
''یہ کیا تھا؟'' وہ حیرانی سے کھڑا رہ گیا۔
اسی لمحے لیب کا دروازہ کھلا تھا اور کرس اندر داخل ہوا۔
''اوہ...... تمہاری آنکھ کھل گئی، میں نے بیچ میں ایک دو دفعہ چکر لگایا مگر شاید تم پین کلر کے اثر کی وجہ سے سو گئے تھے۔ لہٰذا میں نے تمہیں ڈسٹرب کرنا مناسب نہیں سمجھا۔'' وہ بولا۔
''احمد اور روبینہ کہاں ہیں؟'' اہارون خود کو سنبھال چکا تھا۔
''وہ دونوں بھی سو رہے ہیں۔ انہیں اور تمہیں آرام کی ضرورت تھی۔'' کرس بولا۔
''کیا آرمی کے وہ ٹرکس یہاں پہنچ گئے جو اُن مریضوں کو لے کر آنے والے تھے؟'' اہارون نے پوچھا۔
''وہ بہت احتیاط سے سفر کر رہے ہیں۔ پورٹوریکو پر دھند کا پہرہ ہے اور باہر ہر چیز جم چکی ہے۔ یہاں پہنچنے کے تمام ہوائی، زمینی اور بحری راستے بند ہو چکے ہیں۔ لیکن رات سے اب تک ہم پر کوئی حملہ نہیں ہوا ہے۔ یہاں ساری فون لائنز بند ہو چکی ہیں۔ ایسا لگتا ہے جیسے ہم برمودا کا حصہ بن گئے ہوں۔ ہاں مگر آرمی کے ٹرانس میٹرز کام کر رہے

ہیں۔ٹرانس میٹرز چونکہ میگنیٹک فیلڈ میں بھی کام کرتے ہیں لہٰذا ہمارا انہی کے ذریعہ باقی سب کے ساتھ رابطہ قائم ہے۔امید ہے کہ ایک سے دو گھنٹے کے دوران وہ یہاں پہنچ جائیں گے۔ہم چاہتے تھے کہ تم آرام کرو اور ٹھنڈے دماغ کے ساتھ ان چیزوں پر کام کرو۔ہمیں جو مہلت ملی ہے وہ زیادہ لمبی نہیں ہوگی۔''

اس کی بات پر اہارون نے سر ہلا دیا تھا۔ابھی تو نہ جانے اور کیا کیا ہونا باقی تھا۔

''ہمارے ان دوستوں کا کچھ پتہ چلا جو بوٹ لے کر برمودا کی طرف نکلے تھے؟'' اہارون کے لہجے میں امید تھی۔

کرس نے بغیر کچھ کہے نفی میں سر ہلا دیا تھا۔''ان حالات میں کسی کو اس طرف ان کی تلاش میں بھیجنا ناممکن تھا۔آرمی ہیڈ کوارٹر مکمل طور پر سیل کر دیا گیا ہے اور اسے خالی کرایا جا رہا ہے۔ان سب کو نیول ہیڈ کوارٹر میں جمع ہونے کی ہدایت دی گئی ہے۔'' کرس نے تفصیل بتائی۔

''کیا تم اس مسئلے کا کوئی حل نکالنے میں کامیاب ہوئے؟'' وہ پُر امید نظروں سے اہارون کو دیکھتے ہوئے بولا۔

''ان سارے مسئلوں کا حل ایون کے پاس ہے۔جتنی جلدی وہ یہاں پہنچ جائے ہم سب کے لیے اچھا ہوگا۔لیکن میں پھر بھی کوشش کر رہا ہوں۔'' اہارون بولا۔

''ٹھیک ہے۔'' وہ یہ کہہ کر کمرے سے باہر نکل گیا تھا۔

اہارون نے دُکھ سے آنکھیں موند لیں۔اب وہ کبھی ڈینیل اور ول کو نہیں دیکھ پائے گا۔وہ آکل کو بچا نہیں پایا اور نہ جانے وہ خود بھی بچ پائے گا یا نہیں۔کیا وہ کبھی سارہ کو دوبارہ دیکھ پائے گا۔یہ سوچیں ہی اس کے لیے دردناک تھیں۔حالات ایسے ہو گئے تھے کہ وہ سارہ سے دوبارہ رابطہ بھی نہیں کر پایا تھا۔سارہ نے یقیناً اس کے فون کا انتظار کیا ہوگا۔یو ایس گورنمنٹ سے رابطہ کرنے کی کوشش کی ہوگی اور اسے یہاں کے حالات پتہ چلے ہوں گے تو اس کا کیا حال ہوا ہوگا؟ اس حالت میں وہ نہ جانے اور کتنے صدموں سے گزرے گی۔اہارون کا دل کیا کہ وہ اپنے ہاتھوں سے ایون کا گلا دبا دے۔ہر گزرتے لمحے کے ساتھ ایون کے لیے اس کی نفرت بڑھتی جا رہی تھی۔وہ دوبارہ سے اس کا لیپ ٹاپ کھول کر بیٹھ گیا۔

رات سے لے کر اب تک وہ اس کے تمام فولڈرز اچھی طرح چیک کر چکا تھا اس میں کسی بھی قسم کی ذاتی معلومات نہیں تھیں۔نہ ہی کوئی تصاویر تھیں اور نہ ہی کوئی ایسی چیز جس سے وہ اس کے یا عیسیٰ کے بارے میں مزید اندازے لگا پاتا۔

کیا تھا اور کون تھا ایون جیرالڈ۔

اس کے بارے میں اتنی ساری باتیں جاننے کے باوجود بھی وہ اب تک اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتا تھا۔اس نے دوبارہ اس کے کاغذات اُٹھائے۔عیسیٰ گردیزی کون تھا۔

کہیں یہ وہی آدمی تو نہیں جس کا ویژن ابھی ابھی اسے اس تکون کو چھونے سے آیا تھا۔اس نے دوبارہ سے اسی پرزم کو چھونے کا فیصلہ کیا۔اب اسے آگے کا راستہ یہیں سے ملنے والا تھا۔

اس نے آنکھیں بند کر کے اپنے ذہن میں اس شخص کے چہرے کے خدوخال دہرائے۔اسے ایسا لگا جیسے اس

نے یہ چہرہ کہیں دیکھا ہوا ہو۔ پر کہاں؟

وہ چلتا ہوا دوبارہ پرزم تک آیا۔ اس بار اس نے اسے دونوں ہاتھوں سے تھاما تھا اور ایسا کرتے ہی اسے زوردار جھٹکے لگنا شروع ہوئے تھے۔ اور وہ اچانک ہی کسی کمرے میں جا کھڑا ہوا۔ پرزم کی نیلی روشنی میں نہایا وہ کمرہ۔ منظر اب بھی دھندلا تھا۔

''آخر کیا چاہتے ہو تم؟'' وہ عورت چلاتی ہوئی چیزیں پھینک رہی تھی۔

''مجھے کچھ عرصہ آزاد رہنے دو۔ ہمارے پاس بہت دولت آئے گی۔ ہم عیش کی زندگی بسر کریں گے۔'' اہارون کو اس آدمی کی پشت نظر آئی۔ وہ کپڑوں کو ایک سوٹ کیس میں منتقل کر رہا تھا۔

''میں اکیلے رہتے رہتے تھک گئی ہوں۔ اب اور برداشت نہیں ہوتا مجھ سے۔ مجھے علیحدگی چاہیے۔'' اس عورت کی آواز اونچی ہوئی۔

''بے وقوف مت بنو۔ میں جلد واپس آؤں گا۔ میرا انتظار کرنا اور میری بیٹی کا خیال رکھنا۔ برمودا کا یہ سفر ہماری زندگیاں بدل دے گا۔'' وہ سوٹ کیس بند کرتے ہوئے بولا۔

اس نیلی روشنی میں دھندلاتے وہ چہرے اور ان کی گونجتی آوازیں۔ گو کہ سب کچھ واضح نہیں تھا پر پھر بھی بہت کچھ واضح ہو گیا تھا۔

اہارون نے دیکھا کمرے کے دروازے سے کسی بچی نے جھانکا تھا۔ وہ عورت اس بچی کو لے کر خاموشی سے کمرے سے باہر نکل گئی تھی۔ اہارون کے ہاتھ ایک جھٹکے سے پرزم سے الگ ہوئے تھے۔ تو کیا اس کا اندازہ صحیح تھا؟ ایون کی بیوی اور بچی زندہ تھے۔ وہ یہ سفر دولت اور شہرت حاصل کرنے کے لیے کرنا چاہتا تھا۔

اسے اس ویژن میں اس مرد کا چہرہ تو نہیں نظر آیا تھا لیکن اس کے شکوک وشبہات ضرور دور ہو گئے تھے۔ یہ پرزم اسے ایون کی اصلیت تک لے کر جائے گا۔

اس نے کچھ سوچ کر دوبارہ اس کو تھاما اور اس بار اسے زوردار جھٹکا لگا تھا۔ وہ اُڑ کر دیوار سے جا لگا۔ وہ خود کو سنبھالتے ہوئے اُٹھا۔ ابھی پچھلے زخم پوری طرح ٹھیک نہیں ہوئے تھے۔ کاش وہ دیوار سے ٹکرا کر ہی بے ہوش ہو جاتا کیونکہ اس کے سامنے وہی شیطان کھڑی تھی جس نے اسے اس حال تک پہنچایا تھا۔

لیب سے کچھ ٹوٹنے کی آواز سن کر لیب پر پہرا دیتا فوجی اندر کی طرف دوڑا تھا۔ وہاں موجود منظر دیکھ کر وہ سن کھڑا رہ گیا۔ وہ جو بھی تھی بے انتہا خوفناک تھی۔ اور وہ اندر کیسے آئی تھی۔ اس نے اپنی گن کا رُخ اس بلا کی طرف کر کے فائر کھول دیا تھا۔ اس سے پہلے کہ اہارون اسے روکتا وہ یہ غلطی کر چکا تھا۔

اس بلا پر اس کے ہتھیار کا کوئی اثر نہیں ہوا تھا۔ وہ تیزی سے چلتی ہوئی اس فوجی تک گئی تھی اور اسے گردن سے پکڑ کر دیوار پر دے مارا تھا۔ گن اور شور کی آوازیں سن کر قریب موجود باقی فوجی بھی تیزی سے بھاگتے ہوئے لیب کی طرف آئے تھے۔ مگر اندر کا منظر دیکھ کر وہ سکتے میں آ گئے تھے۔

اہارون اس شیطانی مخلوق کی گرفت میں تھا۔

''ٹھہرو کون ہو تم؟'' کرس چلایا۔

''چھوڑ دو اسے ورنہ ہم فائر کھول دیں گے۔'' اس نے اسے وارننگ دی۔

اہارون کا دم گھٹنے لگا۔ وہ مچھلی کی طرح تڑپ رہا تھا۔ نہ جانے یہ اس کے پیچھے ہی کیوں پڑ گئی تھی۔ اچانک ہی احمد اور روبینہ بھی کچھ مزید فوجیوں کے ساتھ بھاگتے ہوئے لیب کے دروازے تک پہنچے۔

زلیکا، اہارون کو چھوڑ کر روبینہ کی طرف بڑھی تھی۔ ان سب نے اسے اپنی طرف بڑھتا دیکھ کر فائر کھول دیا تھا۔ مگر اس پر کوئی اثر نہ ہوا۔ اس نے روبینہ کو گردن سے پکڑ کر ہوا میں بلند کیا۔

''کہاں ہے عیسیٰ؟'' وہ غرائی۔ روبینہ کو کچھ سمجھ نہیں آیا تھا۔ اس کا دم گھٹ رہا تھا۔

''عیسیٰ یہاں آ رہا ہے۔ وہ جلد یہاں ہوگا۔'' اچانک اہارون خود کو سنبھال کر چلایا۔

زلیکا نے روبینہ کو نیچے پھینک دیا۔

''یہ...... یہ تمہاری چیز، تم یہی ڈھونڈ رہی ہو۔'' احمد بھاگتا ہوا پرزم تک گیا تھا۔ مگر اسے اس کی زبان نہیں آتی تھی۔ وہ اس کی توجہ پرزم کی طرف دلانا چاہتا تھا۔

زلیکا نے مڑ کر چمکتے ہوئے پرزم کی طرف دیکھا۔ اور دوسرے ہی لمحے وہاں کھڑے تمام فوجی ہوا میں بلند ہوئے تھے۔ ان کی حالت ایسی تھی جیسے انہیں کرنٹ دیا جا رہا ہو۔

''احمد وہاں سے ہٹو۔'' اہارون چلایا۔

وہ اس کی طرف آ رہی تھی۔ مگر وہ پرزم کے بجائے نزہت المشتاق کی طرف بڑھی تھی۔ اس کے لبے کریہہ ہاتھ آہستہ آہستہ کتاب کی طرف بڑھے پر اسے جھٹکا لگا۔ وہ چنگھاڑتی ہوئی اہارون کی طرف پلٹی۔

''اب یہ سمندر بہت جلد تم لوگوں کو اپنے اندر سمونے والا ہے اور پھر تم سب بھی برمودا کا حصہ بن جاؤ گے۔'' وہ یہ کہہ کر چنگھاڑتی ہوئی وہاں سے غائب ہوگئی تھی۔

دروازے کے اس پار ہوا میں معلق، جدوجہد کرتے کرس اور اس کے ساتھی ایک دھماکے سے اندر آ کر گرے تھے۔ کرس تیزی سے اُٹھ کر کھڑا ہوگیا۔

''کہاں گئی وہ؟ کیا چیز تھی یہ؟'' وہ حیرانی سے اِدھر اُدھر دیکھ رہا تھا۔

''میں نہیں جانتا۔ وہ اچانک ہی نمودار ہوئی تھی۔'' اہارون سنبھل چکا تھا۔

ایمرجنسی سائرن گونج اُٹھا تھا۔ کرس بھاگتا ہوا وہاں سے نکلا۔ باقی جوان بھی اس کے پیچھے بھاگے تھے۔

''یہ سب کیا ہو رہا ہے؟ وہ کیا کہہ رہی تھی تم سے؟'' روبینہ کراہتی ہوئی اُٹھ کر اہارون تک آئی۔

''اُسی عیسیٰ کے بارے میں پوچھتی ہے۔ ایون ہی بتا سکتا ہے کہ کون ہے وہ۔'' اہارون اپنے زخموں کا جائزہ لیتے ہوئے اطمینان سے بولا۔

''مگر یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ ایون کو اس کے بارے میں کچھ پتہ نہ ہو۔ ہم پتہ لگانے کی کوشش کرتے ہیں۔'' احمد اہارون کے اطمینان پر حیران تھا۔

''تو پھر پتہ لگانے کی کوشش کرو۔ ایون ایک دھوکے باز، چور ہے۔ وہ اس دنیا کا سب سے بڑا جھوٹا ہے۔ اس کی ساری تھیوریز چوری کی ہیں۔ وہ دولت حاصل کرنے کے لیے ہم سب کی جانوں کو خطرے میں ڈال کر وہاں تک

لے گیا اور وہاں سے باہر نکلنے کے بعد وہ سونے کا ڈرامہ کر رہا ہے۔'' اہارون چلایا تھا۔

اس کی برداشت جواب دے گئی تھی۔

''یہ کیسے کہہ سکتے ہو تم؟'' روبینہ کو شاک لگا۔

''یہ ہیں وہ پیپرز اور یہ ہے اس کا لیپ ٹاپ۔'' اس نے اس کا لیپ ٹاپ کھولا۔

''یہ ہے کسی مسلمان سائنسدان عیسیٰ گردیزی کی ریسرچ اور یہ ہے ایون کا کام جو کہ حرف بہ حرف نقل کیا گیا ہے۔'' وہ غصے سے چلایا۔

احمد تیزی سے ان کاغذات کی طرف بڑھا۔ مگر وہ اس پر لکھی زبان سمجھنے سے قاصر تھا۔ ہاں مگر ان پر لکھے نام ضرور پڑھ سکتا تھا۔

روبینہ البتہ وہیں کھڑی رہی۔

''تم غلط سمجھ رہے ہو اہارون۔ ٹھیک ہے کہ میرے ماضی میں اس سے بہت سارے اختلافات رہے ہیں لیکن میں اسے بہت پہلے سے جانتی ہوں۔ ایون کبھی بھی کسی کی ریسرچ چوری نہیں کر سکتا۔'' وہ اس بات پر مر کر بھی یقین نہیں کر سکتی تھی۔

''اور اگر میں تمہیں یہ کہوں کہ اس کی بیوی اور بیٹی ابھی بھی زندہ ہیں تو؟'' اس نے دھماکا کیا تھا۔

''کیا مطلب؟'' روبینہ کو شاک لگا۔

''مطلب یہ کہ ایون کی بیوی اور بیٹی زندہ ہیں اور وہ اس کے اُٹھنے کا انتظار کر رہے ہیں۔ جب ہم سب مر جائیں گے تو وہ اُٹھ جائے گا اور ساری شہرت اور دولت سمیٹ کر واپس اپنی بیوی اور بچی کے پاس جا کر سکون کی زندگی گزارے گا۔'' اہارون بغیر رُکے بولتا چلا گیا۔

احمد بھی شاک کی کیفیت میں اسے دیکھ رہا تھا۔

''تم یہ سب کیسے جانتے ہو؟'' روبینہ کی آواز کانپی۔

''میں نے اس پرزم کو ہاتھ لگایا اور مجھے ویژن آئے۔ میں جانتا ہوں تم ان باتوں پر یقین نہیں رکھتی۔ پر میں رکھتا ہوں میں اسی طرح چلتا ہوں۔ میں نے ایک عرصہ مصر اور اس کے اہراموں میں بھٹکتے ہوئے گزارا ہے۔ میں جانتا ہوں کہ روحوں سے کیسے بات کرنی ہے۔ میں جانتا ہوں کہ کہیں لکھی کس تحریر میں کس چیز کا کلیو ہے۔ میں چیزوں کو ڈی کوڈ کرنا جانتا ہوں۔'' وہ انتہائی وثوق سے کہہ رہا تھا۔

''کیا تم لوگ ٹھیک ہو؟'' اچانک کرس اندر داخل ہوا تھا۔

''یہ کیا بلا تھی؟'' وہ اہارون دوبارہ سے پوچھ رہا تھا۔

''یہ انہی کی ساتھی تھی۔ وہ اب اسی طرح حملہ کریں گے۔'' اہارون بولا۔

کرس کے چہرے پر پریشانی پھیل گئی۔ اس نے آج تک ایسا منظر نہیں دیکھا تھا۔

''کچھ ہی دیر میں ایمبولینس اور ٹرکس یہاں پہنچنے والے ہیں۔ لیکن سمندر کی سطح خطرناک حد تک بڑھنا شروع ہو گئی ہے۔ ہمیں خطرہ ہے کہ یہ علاقہ بہت جلد پانی کے اندر ڈوب سکتا ہے۔ یہاں سے باہر نکلنا بھی ممکن نہیں کیونکہ

سارے راستے بند ہیں۔ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ کسی طرح آبدوز یہاں تک آ جائیں اور ہم ان کے ذریعے یہاں سے نکل جائیں۔ پرائم منسٹر اور چیف آف آرمی اسٹاف کے یہاں پہنچتے ہی ہم یہاں سے نکل جائیں گے۔ آپ لوگ تمام ضروری سامان اکٹھا کر لیں۔ یہ جگہ اب محفوظ نہیں ہے۔'' وہ یہ کہہ کر باہر نکل گیا تھا۔ اہارون نے ایک نظر روبینہ پر ڈالی اور خاموشی سے وہ کاغذات سمیٹنے لگا۔

روبینہ کچھ دیر ٹرانس کی کیفیت میں کھڑی رہی اور پھر خاموشی سے آنسو پونچھتی باہر نکل گئی تھی۔ احمد اس کے پیچھے جانے لگا پر اہارون نے اسے روک دیا تھا۔

''اسے رو لینے دو ہمیں ایک ساتھ مل کر ایون سے بہت سارے حساب لینے ہیں۔'' وہ سنجیدگی سے کہتا چیزیں سمیٹنے میں مصروف ہو گیا تھا۔ احمد نے کچھ نہیں کہا۔

وہ کہتا بھی کیا؟ اس کے دوستوں پر یہ مصیبت اس کی وجہ سے تو آئی تھی۔ کاش وہ قسمت کے لکھے پر صبر کر لیتا۔ آج ان سب کی زندگیوں کے ساتھ ساتھ اس دنیا کی سلامتی بھی خطرے میں آ گئی تھی۔ وہ کسی شیطانی طاقت کے زیر اثر تھے اور شاید سب کچھ ہمیشہ کے لیے ختم ہونے والا تھا۔

O……❖……O

Spain-Ceuta

Year 1135

Maktab-e-Al Idrisi

اسے یہاں آئے ہوئے دو ہفتے ہو چکے تھے۔ اپنی کائنات کے حساب سے وہ دن اور راتوں کا حساب رکھ رہا تھا۔ اسے الادریسی کے مکتب میں بہت کچھ پڑھنے کو ملا تھا۔ اسے یہ تحریک الادریسی سے ہی ملی تھی کہ وہ مختلف مضامین پر بھی اپنی ریسرچ کر سکتا ہے۔ وہ اپنی ریسرچ کو ایک کاغذ پر اُتارتا اور الادریسی کو دکھاتا۔

اس نے انہیں اس مشین کا خاکہ بھی بنا کر دکھایا جس کے ذریعے وہ اپنی کائنات میں برمودا میں داخل ہونا چاہتا تھا۔ اس کا وقت یہاں کیسے گزرا اسے پتہ نہیں چلا تھا۔ وہ ہنسنے اور بولنے لگا تھا۔ وہ ایون جو اندر سے مر چکا تھا پھر سے زندہ ہو رہا تھا۔ مکتب میں آنے والے ہر شاگرد سے اس کی دوستی ہو گئی تھی۔

ابو حنیفہ پہاڑوں سے مختلف جڑی بوٹیاں اکٹھی کرتا اور پھر الادریسی سے ان کے فوائد اور علاج دریافت کرتا۔ وہ ایون کو ایسٹرل پروجیکشن بھی سکھا رہا تھا۔

دو دن پہلے ہی ایون نے بلیک ہولز پر کام شروع کیا تھا۔ ویسے تو وہ اس ٹاپک پر پہلے بھی بہت کام کر چکا تھا مگر الادریسی کی کتاب علم نجوم سے اسے کافی نئی معلومات پڑھنے کو ملی تھیں۔ اس روز بھی وہ اپنی تھیوریز کو الادریسی کے ریفرنسز سے جوڑ رہا تھا جب وہ اور عیسیٰ اس کے پاس آ کر بیٹھ گئے۔ ایون نے سر اُٹھا کر انہیں دیکھا اور مسکرایا۔ وہ اس کے لیے استاد کا درجہ رکھتے تھے۔ ایون نے ہمیشہ استادوں کا احترام کیا تھا۔ وہ بہت کم ہی ان کے درمیان آ کر بیٹھتے تھے۔ زیادہ تر وہ عیسیٰ کے ساتھ اس کمرے میں مصروف رہتے۔ بقول رونالڈ کے وہ برمودا میں جانے کی تیاریاں کر رہے تھے۔ ایون کی کبھی عیسیٰ سے بات نہیں ہو پائی تھی۔ وہ ایک پُراسرار نوجوان تھا۔ اس نے اسے زیادہ

تر خاموش ہی بیٹھے دیکھا تھا۔
سفر کے دوران اسے ان کے ساتھ ہی ہونا تھا لہٰذا وہ اس کے بارے میں جاننے کے لیے پُر تجسس نہیں تھا۔
"النجم الثاقب!" (3:86) اس کے بنائے گئے رف اسکیچز دیکھ کر عیسیٰ اچانک ہی بولا تھا۔
ایون نے چونک کر الادریسی کی طرف دیکھا۔ وہ مسکرا دیئے۔
"بلیک ہولز کہتے ہیں تمہاری زبان میں قرآن میں اسے النجم الثاقب کہا گیا ہے۔ یعنی The darkness The piercing star۔" انہوں نے شستہ انگریزی میں کہا وہ حیرت سے سکتے میں آ گیا تھا۔
"قرآن میں؟ یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ آج سے 1400 سال پہلے کون یہ تھیوریز اور ریسرچ پیش کر سکتا ہے؟" اسے یقین نہیں آیا۔
"وہی جس نے یہ کائنات بنائی، اسے تو ضرورت ہی نہیں جواب ڈھونڈنے کی۔" وہ اطمینان سے مسکرائے۔
"تم نے یہاں موجود ہر کتاب کا مطالعہ کیا سوائے قرآن کے اور میں نے یہاں موجود ہر کتاب لکھی قرآن کے مطالعے سے۔ اس میں مجھے اشارے ملے۔ میرا ذہن کھولا گیا اور میرا دل نور کی روشنی سے بھر دیا گیا۔ میں جانتا ہوں کہ تمہارے ذہن میں یہ سوال کلبلا رہا ہے کہ مجھے یہ تیسری آنکھ کیسے عطا ہوئی۔ یہ مجھے ایمان کی روشنی سے عطا ہوئی۔ جس ٹاپک پر تم اتنی ریسرچ کر رہے ہو۔ قرآن کا یہ حافظ اسے دو سے تین سطروں میں تمہارے سامنے کھول کر رکھ دے گا۔" وہ عیسیٰ کی طرف دیکھ کر بولے۔
ایون نے حیرت سے ان دونوں کو دیکھا تھا۔ وہ دونوں خاموشی سے اُٹھ کر وہاں سے چلے گئے تھے۔ رونالڈ چلتا ہوا اس کے پاس آیا۔
"ان مسلمانوں کا یہی مسئلہ ہے۔ یہ ہر چیز میں دین کو لے آتے ہیں۔ میں تو یہی مشورہ دوں گا کہ تم اپنے کام سے کام رکھو۔" وہ سنجیدگی سے کہتا ہوا اس کے ساتھ بیٹھ گیا تھا۔
"ہم یہاں جس مقصد کے لیے آئے ہیں وہ پورا کر کے ہمیں یہاں سے نکل جانا چاہیے۔ یہ ہماری دنیا نہیں ہے۔ ہماری کائنات نہیں ہے۔ تم سمجھ رہے ہو نا میں کیا کہہ رہا ہوں؟" وہ ایون کو سوچ میں ڈوبا دیکھ کر بولا اور ایون نے اثبات میں سر ہلا دیا۔
"میں کچھ کھانے کے لیے کر آتا ہوں۔" یہ کہہ کر وہ مکتب سے باہر نکل گیا تھا۔
ایون نے کتب خانے کے اس حصے کی طرف دیکھا جہاں قرآن اور دیگر دینی کتابیں رکھی تھیں۔ وہ کسی انجانی طاقت کے زیر اثر اٹھا اور چلتا ہوا کتب خانے کے اس حصے کی طرف آیا اور قرآن کے ایک نسخے کی طرف ہاتھ بڑھا دیا۔
"یہ نہیں...... آؤ میں تمہیں ترجمے کے ساتھ دوں۔" وہ الادریسی کی آواز پر بری طرح چونکا تھا۔ وہ کچھ دور کھڑے مسکرا رہے تھے۔ وہ قرآن رکھ کر ان کے پاس آ کھڑا ہوا۔
"آؤ میرے ساتھ۔" وہ اسے لے کر پہلی دفعہ اس کمرے میں داخل ہوئے تھے جہاں وہ عیسیٰ کے ساتھ مصروف رہتے تھے۔

عیسیٰ ایک طرف بیٹھ کر قرآن کی تلاوت میں مصروف تھا اور اس کے پاس کئی پانی کی بوتلیں رکھی تھیں۔ وہ حیرانی سے اسے دیکھتا ہوا آگے بڑھ گیا۔

انہوں نے وہاں رکھے ایک لکڑی کے شیلف سے اسے قرآن کا ایک نسخہ اُٹھا کر دیا۔

''یہ آسان ترجمہ ہے۔ تم یونانی سمجھ سکتے ہو۔ تمہارے لیے اسے پڑھنا آسان ہوگا۔'' وہ مسکرائے۔

عیسیٰ نے قرآن بند کر کے اپنے سامنے رکھی ایک بوتل پر پھونک ماری۔ وہ حیرت سے اس عمل کو دیکھ رہا تھا۔

''یہ کیا کر رہا ہے؟'' وہ پوچھے بنا نہیں رہ سکا۔

''پانی پر سورہ بقرہ پڑھ رہا ہے۔'' آج وہ اس کے ہر سوال کا جواب دینے کے لیے تیار تھے۔

''میں سمجھا نہیں۔'' اسے واقعی کچھ سمجھ نہیں آیا تھا۔

''قرآن کے ہر لفظ میں شفا ہے۔ اس میں انسانوں کے لیے خیر ہے۔ اس میں دلوں کے لیے نور ہے اور ذہنوں کے لیے کشادگی۔ یہ دنیا میں انسان کی رہنمائی کے لیے بھیجا گیا اس لیے اس میں تمہیں اپنے ہر سوال کا جواب ملے گا، لیکن یہ جواب صرف تلاش کرنے والے کو ہی ملتا ہے۔ ہمارا یہ ماننا ہے کہ قرآن ہی سے شفا بھی عطا کی جاتی ہے۔ اس کی ہر سورہ کی الگ افادیت اور خاصیت ہے۔ سورہ بقرہ شیاطین اور جنات سے محفوظ رکھتی ہے۔ یہ ہر طرح کی بیماریوں سے بچاتی ہے۔ انسان کو مفلسی سے اور پریشانی سے دور رکھتی ہے۔

دیکھنے میں آیا ہے کہ جب پانی کے اوپر قرآن کی سورتیں پڑھی گئیں تو پانی کی ساخت تبدیل ہوئی۔ اور اس نے مختلف طرح سے اپنا اثر دکھایا۔'' وہ تفصیل سے بتاتے ہوئے بولے۔

ایون نے حیرت سے پہلے انہیں اور پھر عیسیٰ کو دیکھا جو مسلسل اس عمل میں مصروف تھا۔

''تمہیں یہ سمجھنے میں ابھی وقت لگے گا پر اللہ نے چاہا تو تم لمحوں میں بھی اس بات پر قائل ہو سکتے ہو۔ میں صرف دعا ہی کر سکتا ہوں۔'' ان کی مسکراہٹ کے پیچھے کچھ بہت عجیب تھا۔ وہ نسخہ لے کر باہر چلا آیا۔

''تم کہاں چلے گئے تھے؟'' رونالڈ نے اسے کمرے سے باہر نکلتے دیکھ کر پوچھا۔

''کچھ نہیں، میں کتاب لینے گیا تھا۔'' قرآن کے اس نسخے پر چمڑے کی جلد تھی۔ لہٰذا رونالڈ نہیں جان پایا تھا کہ وہ قرآن کا مطالعہ شروع کر رہا ہے۔ وہ اس کے ساتھ کھانے کے لیے وہیں بیٹھ گیا۔

''تو تم کہاں تک پہنچے؟'' وہ نوالہ منہ میں ڈالتے ہوئے پوچھ بیٹھا تھا۔ ایون چونک پڑا۔

''کیا مطلب؟'' ایون کو لگا اس کی چوری پکڑی گئی تھی۔

''ایسٹرل پروجیکشن؟ کہاں تک پہنچے؟'' اس نے اسے یاد دلایا۔

''رات کو میں نے خود کو سوتے ہوئے دیکھا۔ پر اس سے زیادہ آگے میں نہیں جا پایا۔'' دو ہفتوں کی کوشش کے بعد وہ اس عمل میں کامیاب ہو گیا تھا۔ اس کی روح نے اس کے کمرے سے باہر نکل کر بھی سفر کیا تھا پر وہ رونالڈ کو یہ بات بتانا نہیں چاہتا تھا۔

''بہترین! تم جلد ہی سیکھ جاؤ گے۔'' وہ مسکرا کر کھانا کھانے میں مصروف ہو گیا تھا۔ ایون بھی چھوٹے چھوٹے نوالے اُٹھا کر کھانے لگا۔

''سفر کی تیاری کرو۔ ہم کل صبح سفر پہ نکلیں گے۔'' اچانک ہی کمرے سے الادریسی باہر آئے۔

''اوہ واقعی؟ یہ تو بہت خوشی کی خبر ہے۔'' رونالڈ بے اختیار اُٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا۔

اس خبر نے اسے بھی کھڑے ہونے پر مجبور کر دیا تھا۔

''میں تم دونوں کو الگ سے ایک سند بنا کر دوں گا۔ یادداشت کے طور پر جس پر میرے دستخط کے ساتھ اس بات کی تصدیق ہوگی کہ تم نے میرے ساتھ یہ سفر کیا۔ یہ سند تم وقت کا سفر کرنے والوں کے علاوہ کسی کو نہ دکھانا۔ ورنہ لوگ یقین نہیں کریں گے۔ میری کتاب میں بس میرے ساتھیوں کا ذکر ہوگا۔ ہم تاریخ نہیں بدل سکتے۔ میں اس سند میں الگ سے تم لوگوں کے نام اپنے ساتھیوں کے ساتھ تحریر کروں گا۔ تم لوگوں کے نام کیا لکھوں؟ میرا مطلب پورے نام؟'' وہ مسکرائے۔

''مجھے ابوحنیفہ ہی کے نام سے تحریر کریں۔ میں اور کسی نام سے یہ سند نہیں لینا چاہتا۔'' رونالڈ بولا۔

''اور تم؟'' انہوں نے ایون پر نظر ڈالی۔

''ایون! بس ایون ہی ٹھیک ہے۔'' وہ یہ بول کر خاموش ہو گیا تھا۔

الادریسی سر ہلا کر اندر کی طرف بڑھ گئے۔ ان دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ ان کی بھوک اُڑ گئی تھی۔ تو بالآخر وہ یہاں جس مقصد کے لیے آئے تھے اس کو انجام دینے کا وقت آ گیا تھا۔

O......❖......O

Naval Base

15th December

11:30 am

نیول ہیڈکوارٹر کو چاروں طرف سے سیل کر دیا گیا تھا، تمام فوجی جوان اور آفیسرز نیول بیس کے اندر موجود تھے۔ علاقے میں ایمرجنسی نافذ کر دی گئی تھی۔

آبدوزیں نیول بیس کی طرف روانہ کر دی گئی تھیں۔ مگر انہیں یہاں پہنچنے میں کافی وقت لگنا تھا۔

آرمی بیس چونکہ سمندر سے نزدیک تھی اس لیے اس میں پانی داخل ہو چکا تھا۔ نیول بیس پتھریلی چٹانوں کی وجہ سے فی الحال محفوظ تھی۔ ایمرجنسی کی صورت میں اندر بڑی تعداد میں بوٹس کا انتظام تھا۔ مگر پرائم منسٹر کو دوسرے شہر بحفاظت پہنچانا اور ان سب کا یہاں سے ایک ساتھ نکلنا آبدوز کے ذریعے ہی ممکن تھا۔

ایون، ماہم اور شاہان کو آئی سی یو میں منتقل کر دیا گیا تھا۔ انہیں ابھی تک ہوش نہیں آیا تھا۔

آرمی ڈاکٹرز مسلسل ایون کو ہوش میں لانے کی کوشش میں تھے۔ جارج کے وہاں پہنچتے ہی ان لوگوں نے اہارون، احمد اور روبینہ کو بٹھا کر ان سے کئی سوالات کیے تھے۔ کرس نے انہیں ساری صورتِ حال سے آگاہ کیا تھا۔

مگر اتنی بحث، ایون کے سارے ڈاکومینٹس اور لیپ ٹاپ کھنگالنے کے باوجود بھی وہ لوگ کسی نتیجے پر نہیں پہنچے تھے۔ ایگلائن کو استعمال کرنا اور اس مصیبت سے چھٹکارا پانا دونوں کا سرا جا کر ایون سے مل جاتا تھا۔

اہارون نے ایون کی سچائی انہیں نہیں بتائی تھی۔ روبینہ بھی خاموش رہی۔ آرمی سے لے کر ناسا ایکسپرٹ تک

سب ہی اس مشکل کا حل نکالنے میں ناکام رہے تھے۔ مائیکل بھی ایک طرف خاموش بیٹھا تھا۔
وہ یہ بھی نہیں جانتے تھے کہ پورٹو ریکو کے ڈوبنے کے بعد سمندر اور کہاں کہاں تک پہنچ سکتا ہے۔ پورٹو ریکو سے ملحقہ چھوٹے شہروں میں بھی انہیں خالی کرنے کے اعلانات کروا دیئے گئے تھے۔
''کمال ہے کہ آپ میں سے کسی کے پاس بھی اس مسئلے کا کوئی حل موجود نہیں ہے۔'' پرائم منسٹر کو غصہ آیا تھا۔ وہ سارے خاموشی سے ایک دوسرے کو تکنے لگے۔ وہ کس سے مقابلہ کرتے؟ سمندر سے؟ اس مخلوق سے یا دھند سے؟
''آپ مجھے ایک بار ایون سے ملنے کی اجازت دے دیں۔'' اہارون اچانک بولا تھا۔ وہ سارے اسے دیکھنے لگے۔
''اور اس سے کیا ہوگا؟ ڈاکٹرز کی ٹیم کب سے اسے ہوش میں لانے کے لیے مصروف ہے۔ مگر وہ ناکام رہی ہے۔ تم نہ تو کوئی ڈاکٹر ہو اور نہ ہی کوئی میڈیکل ایکسپرٹ۔'' اسمتھ بولا۔
''ویسے بھی تو کسی کے پاس کوئی حل نہیں۔ تو اسے ایک کوشش کرنے دیں۔'' روبینہ بولی۔
''ٹھیک ہے۔ جو کرنا ہے جلدی کرو۔'' جارج بولا۔
اہارون اُٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا احمد بھی اس کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔ ان دونوں کو آئی سی یو لے جایا گیا تھا۔ احمد، ماہم اور شاہان کے کمروں کی طرف مڑ گیا تھا۔
کرس، اہارون کو لے کر ایون کے کمرے کے باہر رک گیا۔ اندر ڈاکٹرز کی ٹیم مصروف تھی۔
''میں اندر اکیلے جانا چاہوں گا۔'' وہ کرس کی طرف پلٹا۔
کرس چند لمحے اسے دیکھتا رہا اور پھر سر ہلا کر اندر داخل ہو گیا۔
اندر جا کر اس نے ڈاکٹرز کی ٹیم سے کوئی بات کی تھی۔ اور وہ سارے ایک ایک کر کے وہاں سے باہر نکل گئے تھے۔
ان کے جانے کے بعد اہارون کمرے میں داخل ہوا تھا۔ ایک بار پھر اسے وہاں ایسا احساس ہوا جیسے کمرہ کسی خاص ریز کے زیر اثر ہو۔ وہ تھوڑی دیر کھڑے ہو کر یہ محسوس کرتا رہا اور پھر چلتا ہوا ایون کے بیڈ تک آ گیا۔ وہ اس کے کان کے قریب جا کر بولنا شروع ہوا۔
''میں تمہاری سچائی جانتا ہوں۔ میں جانتا ہوں کہ تم نے ہم سب سے جھوٹ بولا۔ تم ایک چور ہو جو عیسیٰ گردیزی کی ریسرچ کو اپنی ریسرچ بتا کر پوری دنیا میں شہرت اور نام سمیٹ رہے تھے۔ پر تم زیادہ دن تک سب کو دھوکہ نہیں دے پاؤ گے کیونکہ میں بہت جلد تمہاری سچائی پورے ثبوتوں کے ساتھ سب کے سامنے لے کر آؤں گا۔ میں یہ بھی جانتا ہوں کہ تمہاری بیوی اور بچی زندہ ہیں۔ تم نے ہماری لاشوں پر شہرت اور دولت کا جو کھیل کھیلا ہے میں اسے ختم کرنے جا رہا ہوں۔ میں تمہاری ریسرچ، تمہاری چیزیں اور نزہت المشتاق کو ہمیشہ کے لیے سمندر کی نذر کر دوں گا اور وہ پرزم جو تم اس شیطانی دنیا سے چرا لائے ہو وہ بھی زلیکا کو واپس کر دوں گا۔ کاش کہ میں اسی وقت تمہارا گلا گھونٹ سکتا۔ پر میں چاہتا ہوں کہ تم اپنی تباہی اور اپنی موت کو اپنی آنکھوں سے دیکھو۔'' وہ یہ کہہ کر پیچھے ہٹا تھا۔

اچانک ایون کے جسم میں حرکت شروع ہوئی تھی۔ اس کے جسم کو جھٹکے لگنا شروع ہو گئے تھے۔ ڈاکٹروں کی ٹیم یہ دیکھ کر تیزی سے کمرے کے اندر داخل ہوئی تھی۔ اہارون اطمینان سے باہر نکل آیا۔ لیکن باہر نکلتے ہی اسے شاک لگا تھا۔ ایک اسٹریچر پر جیسیکا کو زخمی حالت میں لایا گیا تھا۔ وہ بے ہوش تھی۔

''یہ کہاں سے ملے؟'' وہ اسٹریچر کے ساتھ ساتھ بھاگتا ڈاکٹر سے پوچھنے لگا۔

''میں نہیں جانتا ان کے ساتھی باہر موجود ہیں۔'' وہ یہ کہہ کر تیزی سے اسٹریچر کو اندر لے گیا تھا۔

اہارون بھاگتا ہوا باہر آیا۔ جارج اور کرس کے ساتھ سائمن کھڑا تھا۔

''تم...... باقی لوگ کہاں ہیں؟'' اس نے ول اور ڈینیل کی تلاش میں نظریں دوڑائیں۔

''وہ ہمیشہ کے لیے اس منحوس سمندر کی نذر ہو گئے۔'' سائمن رو پڑا تھا۔

''بکواس مت کرو۔ صحیح طرح بتاؤ۔'' اہارون کو غصہ آیا تھا۔

''یہ لوگ یہاں تک کیسے پہنچے؟'' وہ کرس کی طرف پلٹا۔

''یہ اس آخری ٹرک کے ساتھ آئے ہیں جو آرمی بیس سے ضروری سامان لے کر نکل رہا تھا۔ سائمن اسی وقت زخمی جیسیکا کو لے کر زیرِ زمین سرنگ کے ذریعے آرمی ہیڈ کوارٹر پہنچا۔''

''ول اور ڈینیل'' اہارون نے سوالیہ نظروں سے سائمن کی طرف دیکھا جو اب سنبھل چکا تھا۔

''جیف اور ڈینیل، ہیلی کاپٹر پر سائیکلون کا جائزہ لینے کے لیے روانہ ہوئے تھے۔ ہم نے جہاز سے دیکھا کہ ان کا ہیلی کاپٹر تباہ ہو گیا ہے۔ ول نے یہ دیکھ کر سمندر میں چھلانگ لگا دی تھی۔ جیسیکا اور میں آرمی کی ایک بوٹ لے کر اس تک پہنچے۔ مگر راستے میں ہمیں دھند نے گھیر لیا۔ ول واپس آنے کے لیے تیار نہیں تھا۔ وہ جیف اور ڈینیل کو ڈھونڈنا چاہتا تھا۔ جیسیکا اور ول سمندر میں اُترے تو ان پر وہاں کسی مخلوق نے حملہ کر دیا۔ نہ جانے کیسے جیف، ڈینیل کو لے کر بوٹ تک پہنچ گیا۔ ڈینیل اس وقت زخمی اور بے ہوش تھا۔ جیسیکا اسی وقت سمندر سے باہر آئی اور اس نے بتایا کہ ول پر حملہ ہو چکا ہے۔

جیف یہ سن کر ول کو ڈھونڈنے کے لیے دوبارہ سمندر میں کود گیا۔ اچانک ہی کسی ان دیکھی مخلوق نے ڈینیل اور جیسیکا کو بھی سمندر کے اندر کھینچ لیا۔

جیسیکا زخمی حالت میں دوبارہ سے سمندر کے اوپر نمودار ہوئی۔ میں جیسے تیسے جیسیکا کو بچا کر اس دھند سے واپس آیا ہوں۔ اس دھند کے اندر ہزاروں بلائیں ہیں۔ مجھے افسوس ہے کہ میں باقی کو سب نہیں بچا سکا۔'' وہ دوبارہ سے رو پڑا تھا۔

''سر مریض کی حالت خراب ہو رہی ہے۔'' اچانک ہی ایک ڈاکٹر بھاگتا ہوا وہاں تک آیا۔ کرس تیزی سے آئی سی یو کی طرف بڑھ گیا۔

شاید ایون اپنی آخری سانس لے رہا تھا۔

''اسے مر ہی جانا چاہیے۔'' اہارون نے دل سے دعا کی تھی۔

O......❖......O

Atlantic Ocean

Year 1135

9:00 am

آج انہیں سمندر میں سفر کرتے ہوئے چھ دن بیت چکے تھے۔ یہ ایک بڑا اور مضبوط لکڑی کا جہاز تھا۔ بلاشبہ عیسیٰ ایک ماہر جہاز راں تھا۔

جس طرح اس نے ان چھ دنوں میں اس جہاز کو سمندری طوفان سے بچایا تھا وہ کسی اور کے بس کی بات نہیں تھی۔ جہاز پر ہی اسے عیسیٰ کے قریب آنے کا موقع ملا تھا۔ وہ رات کو کھانے کے بعد جہاز کے عرشے پر ایک ساتھ بیٹھ کر بہت دیر تک باتیں کرتے۔ ایون اسے اپنی تھیوریز سناتا اور وہ قرآن سے اس کا ریفرنس نکال لاتا۔ اس نے قرآن کو تفسیر کے ساتھ حفظ کیا تھا۔ قرآن اس کے دل میں تھا۔ ایون کو اس پر رشک آتا۔ وہ الادریسی کے بے حد قریب تھا اور وہ بہت محبت سے اس کا ذکر کرتے تھے۔

ایون کا دل چاہنے لگا تھا کہ یہ سفر کبھی ختم نہ ہو۔ کاش وہ ہمیشہ یہیں رہ جائے۔

ان کے پاس وافر مقدار میں کھانا اور پانی موجود تھا۔ جہاز پر ان کے علاوہ 20 اور لوگ بھی سوار تھے۔ جن میں کچھ کھانا تیار کرنے اور باقی دیگر کاموں میں الادریسی کی مدد کر رہے تھے۔ ایسا لگتا تھا کہ یہ سب ایک ساتھ کافی دفعہ سمندری سفر کر چکے تھے۔ ایون ان سے گھل مل رہا تھا۔ اس نے انہیں مچھلی فرائی کرنے کا نیا طریقہ بھی سکھایا تھا۔ ایون کی بنائی گئی مچھلی سب کو بہت پسند آئی تھی۔

ایون نے ان چھ دنوں میں قرآن کا تفصیلی مطالعہ کیا تھا۔ اس نے اسے ایک کتاب کی طرح پڑھنا شروع کیا تھا۔ مگر جیسے جیسے وہ پڑھ رہا تھا اسے اپنی ساری تھیوریز ناکام ہوتی نظر آ رہی تھیں۔ اس نے مختلف ریسرچز کا دائرہ قرآن سے ملنے والی معلومات سے جوڑا تو اسے اس کے بہت سارے سوالوں کے جواب مل گئے تھے۔ اس سفر میں اس کے پاس وقت ہی وقت تھا اور اس نے اس وقت کو قرآن سمجھنے میں لگا دیا تھا۔

رونالڈ سارا دن کھانے پینے یا سمندری جڑی بوٹیوں کو جمع کرنے میں لگا رہتا۔ الادریسی کو اس نے ان ایام میں مسلسل عبادت کرتے دیکھا تھا۔ وہ ان سب کو ایک جگہ جمع کر کے دن میں پانچ دفعہ عبادت کرواتے۔ بھلا سفر کے دوران انہیں کون سا خدا دیکھ رہا تھا؟ وہ چھوڑ بھی تو سکتے تھے۔ مگر ایسا کہیں نہیں ہوا تھا۔

ایون اور رونالڈ انہیں عبادت کرتے دیکھتے مگر خاموش رہتے۔

آج بہت دن بعد موسم صاف ہوا تھا۔ آسمان پر چاند چمک رہا تھا۔ سمندر کی لہروں پر پھیلی یہ چاندنی عجیب سا سکون دے رہی تھی۔ اس نے الادریسی کو آسمان کی طرف دیکھ کر انگلیوں پر کچھ گنتے دیکھا۔ وہ پُرتجسس ہو کر ان کے پاس چلا آیا۔

''آؤ ایون! امید ہے تم تھکے نہیں ہو۔ یہاں تمہارے دور کی طرح آرام دہ جہاز بننا شروع نہیں ہوئے پر امید ہے کہ ہم نے تمہارا پورا خیال رکھا ہوگا۔'' وہ مسکراتے ہوئے بولے۔

ایون ہنس دیا۔

''میں نے شاید تمہیں پہلی بار ہنستے ہوئے دیکھا ہے۔'' الادریسی کو اس کا ہنسنا اچھا لگا۔
''آپ میرا اتنا خیال کیوں رکھ رہے ہیں؟'' وہ پوچھے بنا نہ رہ سکا۔
''میں ذہین انسانوں کا خیال رکھتا ہوں۔ کیونکہ مجھے امید ہوتی ہے کہ وہ صحیح راستے کی طرف پلٹ جائیں گے۔ وہ اس دنیا میں اللہ کی امانت ہوتے ہیں۔'' وہ یہ کہہ کر دوبارہ آسمان کی طرف دیکھنے لگے۔
ایون نے آسمان پر نظر ڈالی۔ ''کیا دیکھ رہے ہیں؟''
''میں اندازہ لگا رہا ہوں کہ رمضان آج رات شروع ہوگا یا کل رات۔'' انہوں نے ہاتھ میں پکڑا ایک چمکدار بیضوی آلہ مختلف سمتوں میں گھمایا۔
''رمضان؟ جس ماہ میں مسلمان روزے رکھتے ہیں۔'' اسے یاد تھا۔ وہ سر ہلا کر دوبارہ آسمان کی طرف متوجہ ہو گئے تھے۔
''یہ آپ کے ہاتھ میں کیا ہے؟'' وہ پوچھے بنا نہ رہ سکا۔
''یہ ستاروں کی حرکت سے ہمیں ماہ و سال اور دن کی تبدیلی کے بارے میں بتاتا ہے۔ اسے میں نے بنایا ہے۔ آؤ تمہیں سکھاتا ہوں۔ بعد میں اسی کو لے کر تمہارے زمانے میں کیلنڈر ایجاد ہوں گے۔'' وہ مسکرائے۔ وہ ان کی بات پر حیران ہوا تھا۔ انہیں بھی آنے والے وقت کی خبر تھی۔
تھوڑی ہی دیر میں انہوں نے اسے حیرت انگیز طریقے سے پلینی اسفیئر کے ذریعے ستاروں کی چال اور دنوں مہینوں کا حساب سمجھایا تھا۔
''میں نے آج تک آپ جیسا ذہین انسان نہیں دیکھا۔'' وہ بولے بنا نہ رہ سکا۔
''میں کچھ بھی نہیں، مجھ سے پہلے کئی عظیم سائنسدان گزرے ہیں اور میرے بعد بھی آئیں گے۔ جب تک ہم دین کو مضبوطی سے تھامے رکھیں گے ہمیں ترقی کی منازل عطا ہوتی رہیں گی۔ مگر آگے آنے والا وقت ہمارے لیے خراب ہے۔'' وہ افسوس سے بولے۔
''آپ کہنا چاہتے ہیں کہ یہ سب آپ کو آپ کے مذہب کی وجہ سے آتا ہے؟'' وہ اب تک اس تھیوری کو سمجھ نہیں پایا تھا۔
''نہیں...... مگر علم کا عروج تب ہی ممکن ہے جب آپ خود کو اللہ کے حوالے کر دیں۔ علم کا عروج مطلب تیسری آنکھ جو ہمیں صحیح راستہ چننے کی وجہ سے عطا ہوتی ہے۔ جیسے جیسے ہم اللہ اور اس کی ذات سے قریب ہوتے چلے جائیں گے کامیابی ہمارا مقدر بنے گی۔'' وہ پُر یقین لہجے میں بولے۔ وہ خاموش کھڑا رہا۔
''میں تمہیں مجبور نہیں کروں گا اور میری دعا ہے کہ تم خود دل سے اس طرف آؤ۔'' انہوں نے اپنی خواہش کا برملا اظہار کیا تھا۔ وہ حیرت سے انہیں دیکھنے لگا۔
''میں بہت پریکٹیکل آدمی ہوں۔ میرے نزدیک کسی چیز کی فزیکل ایگزسٹنس ہونا زیادہ ضروری ہے۔ میں مفروضوں پر یقین نہیں رکھتا۔'' وہ سنجیدگی سے کہہ کر اندر کی طرف بڑھ گیا تھا۔ اس کا ذہن اب بھی یہ سب ماننے کے لیے تیار نہیں تھا۔

الادریسی مسکرا دیئے تھے۔ ایون جیسے ذہین آدمی کا اتنی آسانی سے ہار ماننا ناممکن تھا۔ اور یہی چیز آگے چل کر اسے خاص بنانے والی تھی۔ یہ سفران سب کی زندگی بدلنے والا تھا۔ اگلے آٹھ دن بھی مسلسل سفر میں گزرے تھے۔

ایون ہر گزرتے دن کے ساتھ قرآن کے مزید قریب ہورہا تھا۔ اب اس نے عیسیٰ سے ہر سپارے کا خلاصہ سننا شروع کردیا تھا۔ وہ روز رات کو ان سب کو بٹھا کر خلاصہ سناتا۔ رونالڈ کو یہ کہانیوں سے زیادہ کچھ نہ لگتا۔ پر ایون ہر اہم پوائنٹ کو نوٹ کرتا رہتا۔ جو چیزیں اسے سمجھنے میں مشکل ہوتی وہ انہیں لے کر عیسیٰ کے پاس پہنچ جاتا۔ رمضان شروع ہوچکا تھا۔ وہ سب روزے رکھ رہے تھے۔ اب صرف ایون اور رونالڈ کا کھانا بنتا تھا۔

ایون کو کھانا کھاتے ہوئے شرمندگی محسوس ہوتی تھی۔ اس نے اپنے لیے دوپہر کا کھانا بنوانے سے منع کردیا تھا۔ وہ رات میں ان کے ساتھ ہی کھانا کھاتا۔ اور صبح ان کے ساتھ سحری کے وقت ہی ناشتہ کرلیتا۔ البتہ رونالڈ کی روٹین پر کوئی فرق نہیں پڑا تھا۔ کبھی اس کی آنکھ آدھی رات کو کھلتی تو تب بھی الادریسی اور عیسیٰ اسے اکیلے نماز پڑھتے نظر آتے۔

اسے حیرت ہوتی۔ جب سب سو رہے ہیں تو یہ کس وقت کی نماز تھی؟ یقیناً اتنی اہم نہیں تھی۔ جبھی تو سب سو رہے ہیں۔ یا واقعی اتنی اہم تھی کہ الادریسی اور عیسیٰ پڑھ رہے ہیں۔ ایک دن اس نے عیسیٰ سے اس نماز کے بارے میں پوچھا اور وہ مسکرا دیا تھا۔

''اس وقت اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے بہت قریب آکر انہیں پکارتا ہے۔ یہ نماز صرف انہیں عطا کی جاتی ہے جن کی اتنی توفیق ہو۔ جیسے لوگ دولت سے مالا مال ہوتے ہیں تو انہیں ہر جگہ دعوت دی جاتی ہے اور ان کی عزت کی جاتی ہے۔ اسی طرح اللہ کے یہاں بھی عبادات اور عقیدت سے مالا مال لوگوں کو ہی یہ ملتی ہے۔ اسے تہجد کہتے ہیں۔'' اس نے آنکھیں بند کر کے دل پر ہاتھ رکھا۔

تو اللہ کے یہاں کسی کو جانچنے کا پیمانہ اس کی شکل وصورت، ذہانت، دولت اور شہرت نہیں تھے؟ ایون نے حیرت سے سوچا۔

ایون نے نوٹ کیا تھا کہ عیسیٰ ہر مضمون پر بات کرسکتا تھا۔ ہاں مگر ہر بات کے آخر میں اس کی تفصیل بیان کرتے ہوئے وہ قرآن کی کسی آیت کا حوالہ دینا نہیں بھولتا تھا۔

ایون اس کی کہی باتوں کو نوٹ کرتا اور پھر قرآن میں ان آیتوں کے حوالہ جات تلاش کر کے انہی کا تفصیلی مطالعہ کرتا تھا۔

انہیں سفر کرتے ہوئے پندرھواں دن تھا جب اچانک اُٹھتے شور سے اس کی آنکھ کھلی۔ وہ تیزی سے باہر آیا تھا پر باہر کا منظر دیکھ کر حیران رہ گیا تھا۔ یہ سفید سمندر تھا۔ جہاز کو چلنے میں مشکل ہورہی تھی۔ اس نے پانی میں جھانکا۔ پانی گوند کی طرح گاڑھا تھا۔ جہاز پر موجود تمام لوگ اسی کی طرح نیچے جھانک رہے تھے۔

اس نے اطراف میں نظریں دوڑا کر الادریسی کو ڈھونڈنے کی کوشش کی۔ وہ اسے ایک کونے میں عیسیٰ کے ساتھ کھڑے نظر آئے۔ وہ ان کے پاس جا کھڑا ہوا۔ ''یہ کیا ہے؟''

''ہم اس کے قریب پہنچنے والے ہیں۔ یہ نظروں کا دھوکہ ہے۔ سب خود کو مضبوط رکھیں۔'' وہ بولے۔ انہوں

نے ایون کو وہاں سے جانے کا اشارہ کیا تھا۔ وہ باقی سب کے ساتھ آ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے الادریسی اور عیسیٰ کو مسلسل کچھ پڑھتے دیکھا۔ اور تھوڑی دیر بعد وہ اس گاڑھے پانی سے باہر نکل آئے تھے۔

جہاز کے اس جگہ سے آگے نکلنے کے بعد جب ایون نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو اسے سمندر کا پانی اپنی اصلی حالت میں نظر آیا تھا۔ ایسا کیسے ہو سکتا تھا؟ انہوں نے حال ہی میں تو اس گاڑھے سمندر کو پار کیا تھا۔ اچانک ہی ان کے سامنے ایک جزیرہ نمودار ہوا تھا۔

''کیا ہم جزیرے پر کچھ دیر کے لیے اُتر جائیں؟'' رونالڈ نے سوال کیا۔

جہاز میں موجود باقی لوگ بھی مسلسل سفر سے اُکتا چکے تھے اور سب ہی کچھ دیر کے لیے کہیں رُکنا چاہتے تھے۔ الادریسی اس بات کے لیے راضی نہیں تھے مگر سب کے کہنے پر جہاز کو اس جزیرے پر روک دیا گیا تھا۔

وہ سب اُتر کر اِدھر اُدھر ٹہلنے لگے۔ اچانک ہی ان سب کو حیرت کا شدید جھٹکا لگا تھا۔ اس جزیرے پر کثیر تعداد میں بھیڑیں موجود تھیں۔

''حیرت ہے اس خالی جزیرے پر ان بھیڑوں کو کون رکھتا ہوگا؟'' رونالڈ کو حیرت ہوئی۔

''ہمیں واپس چلنا چاہیے۔'' الادریسی ان بھیڑوں کو دیکھتے ہی بولے تھے اور وہ سارے ایک ایک کر کے واپس جہاز پر چڑھنے لگے۔

''ایک بھیڑ لے چلتے ہیں۔ رات کا کھانا بنانے کے لیے کام آئے گی۔'' وہ آدمی جو سب کا کھانا تیار کرتا تھا بول پڑا۔

''تم لے جا سکتے ہو۔ مگر یہ ہمارے کسی کام نہیں آئے گی۔'' الادریسی یہ کہہ کر آگے بڑھ گئے تھے۔

اس نے ان بھیڑوں کے ریوڑ سے ایک صحت مند بھیڑ اُٹھائی اور جہاز پر چڑھ آیا۔ سفر دوبارہ شروع ہو چکا تھا۔ اس نے بھیڑ کو قربان کیا اور اس کا گوشت بنا کر اُبالنے رکھ دیا۔ گوشت سے تیز بُو اٹھی تھی۔ ان سب کو اُبکائیاں آنی شروع ہو گئیں۔ الادریسی نے جلدی سے وہ گوشت برتن سمیت سمندر میں ڈال دیا تھا۔

''میں نے پہلے ہی کہا تھا یہ نظروں کا دھوکا ہے۔ سب خیال رکھیں۔'' وہ ناراض ہوئے تھے۔

ان سب نے خاموشی سے سر ہلا دیا تھا۔

''جہاز کا رُخ جنوب کی طرف کر دو۔ ہم کل تک وہاں پہنچ جائیں گے۔'' وہ اعلانیہ انداز میں بولے۔

ان سب نے بادبانوں کا رُخ تبدیل کیا تھا اور جلدی جلدی سامان سمیٹنے لگے۔

''یہاں تو سمتوں کا اندازہ لگانا مشکل ہے۔ آپ کو کیسے پتہ چلا کہ ہمیں جنوب کی سمت جانا ہے؟'' ایون ان سے پوچھنے لگا۔

''میں مغامرین کے ساتھ رہا ہوں۔ انہوں نے بھی اپنے سفر کے دوران ایسے ہی کسی جزیرے کا ذکر کیا تھا اور پھر وہاں سے وہ جنوب کی طرف گئے تھے۔'' وہ سمندر پر نظریں گاڑے ہوئے بولے۔ ایون نے خاموشی سے سر ہلا دیا تھا۔

''ایک بات پوچھ سکتا ہوں آپ سے؟'' وہ انہیں سنجیدہ دیکھ کر ہچکچایا۔

''پوچھو۔'' وہ اس کی آنکھوں میں دیکھنے لگے۔

''آپ لوگ اتنے دن تک ایسی کیا تیاری کر رہے تھے؟ جہاز پر تو مجھے ایسا کوئی سامان نظر نہیں آتا۔ نہ ہی یہاں کوئی ہتھیار ہیں جن سے آپ آنے والی کسی مصیبت کا مقابلہ کرسکیں۔ میں نے سوائے کھانے اور پانی کے ایسی کوئی چیز اس جہاز پر نہیں دیکھی۔''

اسے کئی دن سے یہ سوال پریشان کر رہا تھا کہ اتنے دن کس تیاری پر لگائے گئے تھے۔

''تم کسی اَن دیکھی طاقت سے مقابلہ کرنے نکلو گے تو کیا ساتھ لو گے؟'' وہ اس سے اُلٹا سوال کر رہے تھے۔

''ہتھیار اُٹھاؤں گا۔ کوشش کروں گا کہ میرے پاس ایسی چیزیں وافر مقدار میں موجود ہوں جن سے میں اس کا مقابلہ کرسکوں۔'' اسے سمجھ نہیں آیا کہ وہ کیا جواب دے۔

''ہمارا مقابلہ شیطان سے ہے۔ اس پر کوئی ہتھیار اثر نہیں کرے گا سوائے اللہ کے کلام کے۔'' وہ مسکرائے۔

''کیا مطلب؟'' اسے شدید حیرت ہوئی تھی۔

یہ انسان اتنے بڑے خطرے سے اللہ کے بھروسے لڑنے نکل آیا تھا۔

''یہاں پہنچنا اتنا آسان نہیں اور یہاں سے نکلنا بھی آسان نہیں ہوگا۔ اگر میرا شک صحیح ہے تو میں اس سے مقابلے کی پوری تیاری کر کے آیا ہوں۔'' وہ یہ کہہ کر خاموش ہو گئے تھے۔

کیا کہہ رہے تھے وہ؟ اس کا دماغ یہ ماننے کو تیار ہی نہیں تھا کہ وہ اتنے عقلمند ہو کر اتنے بڑے خطرے کا مقابلہ اللہ کے بھروسے کرنے والے ہیں۔

''تمہیں کیا لگتا ہے کہ اسے ہمارے آنے کا پتہ ہے اور وہ ہمیں اتنی آسانی سے اپنی طرف آنے دے رہا ہے؟ کیا وہ ہم پر حملہ نہیں کرواتا ہوگا؟ اور اگر میں یہ کہوں کہ ہم اس کی نظروں سے اوجھل ہیں تو تمہیں کیسا لگے گا؟'' وہ اس سے پوچھ رہے تھے۔

''لیکن مجھے تو یہاں ایسی کوئی چیز نظر نہیں آتی جس کی مدد سے آپ اس کی نظروں سے پوشیدہ ہوں۔ کیا کوئی جادو؟'' وہ واقعی سمجھ نہیں پایا تھا۔

''جادو نہیں حصار! اسے ہم حصار کہتے ہیں۔ شیطانی طاقتوں سے بچنے کے لیے اللہ کی پناہ اور اللہ کی امان مانگنا۔'' وہ مسکرائے۔

''اور وہ آپ کیسے کر سکتے ہیں؟'' ایون کے لیے یہ ساری باتیں نئی تھیں۔ اگر الادریسی کے علاوہ کسی اور نے اس سے یہ باتیں کی ہوتیں تو وہ کبھی یقین نہ کرتا۔ وہ اسے ایک بھونڈا مذاق سمجھتا۔ مگر وہ خود ان کے علم اور ذہانت کا معترف تھا۔ لہٰذا سوال پر سوال کر رہا تھا۔ وہ خود کو یقین دلانا چاہتا تھا کہ الادریسی غلط نہیں ہو سکتے۔

''اللہ کے کلام سے، میں جانتا ہوں کہ تمہارا دماغ ان باتوں کو تسلیم نہیں کرے گا اور تمہاری طرح اور بہت سے لوگ بھی ہیں جو اس پر یقین نہیں کرتے۔ پر تم خود دیکھو گے اپنی آنکھوں سے بہت جلد۔'' وہ یہ کہہ کر اندر کی طرف بڑھ گئے تھے۔

اس نے ایک نظر جہاز کے کونے میں کھڑے عیسیٰ پر ڈالی۔ وہ سمندر کی طرف رخ کیے تلاوت میں معروف

تھا۔ وہ خود بھی تو بدل رہا تھا۔ مگر دل سے۔ ذہن قبول نہیں کرتا تھا۔ مگر دل کہتا تھا کہ کچھ ہے۔ وہ جا کر عیسیٰ کے قریب کھڑا ہو گیا۔

عیسیٰ رُکا نہیں تھا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی تلاوت ختم ہوئی تھی۔ وہ ایون کی طرف دیکھ کر مسکرایا۔

''تم نے قرآن کو کیسے یاد کیا؟ کتنا عرصہ لگا؟ کیا تم حرف حرف وہی پڑھتے ہو جو لکھا ہوتا ہے؟'' وہ اس سے پوچھنے لگا۔

''یہ ہم سے پہلے ہمارے دلوں میں اُتارا جاتا ہے۔ ضروری نہیں کہ سب کو پورا قرآن یاد ہو پر کسی نہ کسی حد تک یاد ضرور ہوتا ہے۔ چھوٹی چھوٹی سورتوں کی صورت میں۔'' وہ مسکرایا۔

اس کی مسکراہٹ سب سے الگ اور خاص تھی۔ نہ جانے اس کا چہرہ اتنا چمکتا کیوں تھا۔

''تمہارا روزہ بھی ہے۔ کیا تم تھکتے نہیں۔ ہم یہ سفر رمضان کے بعد بھی تو کر سکتے تھے۔'' ایون کو ان کی ہمت پر حیرت ہوتی تھی۔

''روزے سے ہم نہیں تھکتے۔ بلکہ ہمیں تو روزے سے ایک نئی طاقت ملتی ہے۔ ہمارا ایمان مضبوط ہوتا ہے۔ استادِ محترم کا کہنا تھا کہ رمضان کے مہینے میں شیطان کی طاقتیں کمزور ہو جاتی ہیں اور وہ قید کر دیا جاتا ہے۔ لہٰذا انہوں نے اسی ماہ کا انتخاب کر رکھا تھا۔'' وہ بولا۔

ایون چونک پڑا۔

''ایسا کیا ہے اس مہینے میں؟'' وہ بولا۔

''اللہ کی طرف سے یہ مہینہ ہمیں تحفے میں ملا ہے۔ اس ماہ کی رحمتیں اور برکتیں تو میں گننے سے قاصر ہوں ہاں مگر اتنا جانتا ہوں کہ تمام آسمانی کتابیں اسی ماہ میں نازل کی گئیں۔ اسی ماہ میں ہمیں شب قدر عطا کی گئی۔'' وہ یہ بول کر خاموش ہو گیا تھا۔

''شب قدر؟'' ایون کا دل کیا کہ وہ اور پوچھے۔

''وہ رات جو اگر ہم جیسے گناہگاروں کو نصیب ہو جائے تو ہماری آخرت سنور جائے تم اتنا کچھ جاننا چاہتے ہو تو اس طرف آ کیوں نہیں جاتے؟'' وہ اس سے پوچھ رہا تھا۔

ایون نے خاموشی سے رُخ پھیر لیا تھا۔ وہ اس سفر پر اپنا مذہب بدلنے نہیں نکلا تھا۔ ویسے تو اسے کسی بھی مذہب پر یقین نہیں رہا تھا۔ جس دن سے اس کی بیٹی اور لیزا غائب ہوئے تھے اس کا اعتبار خدا پر سے ختم ہو گیا تھا۔

عیسیٰ اس کے کندھے پر تھپکی دے کر وہاں سے چلا گیا تھا۔ وہ جہاز کے اندر چلا آیا۔ رونالڈ کھانا کھانے میں مصروف تھا۔

''تم کیا کر رہے تھے عیسیٰ کے ساتھ؟'' وہ کھانے کی پلیٹ اس کی طرف بڑھاتے ہوئے بولا۔

ایون نے ہاتھ کے اشارے سے اسے منع کر دیا تھا۔

''پوچھ رہا تھا کہ مزید کتنا سفر رہ گیا ہے۔'' وہ اپنی میز کی طرف بڑھ گیا جہاں ریسرچ پیپرز رکھے تھے۔

''کیا بتایا اس نے؟'' وہ پانی کا گلاس منہ سے لگاتے ہوئے بولا۔

''وہ بھی نہیں جانتا لیکن کہہ رہا تھا امید ہے کہ ہم قریب ہی ہیں۔'' وہ کندھے اچکا کر کرسی پر بیٹھ گیا۔

''ویسے تمہیں کیا لگتا ہے کہ دھند کے اس پار کیا ہوگا؟'' رونالڈ اپنی آنکھیں سکیڑ کر بولا۔

''میں نہیں جانتا۔ تم کیا سوچتے ہو؟'' وہ رونالڈ سے پوچھنے لگا۔

''کچھ بھی ہوسکتا ہے۔ کوئی چھپا ہوا خزانہ۔ کوئی ڈوبا ہوا شہر، یو ایف او، کوئی اَن دیکھی مخلوق جو کسی خزانے کی پہریداری کر رہی ہو۔'' وہ بولتا ہی چلا گیا۔

''تم خزانہ تلاش کرنے آئے ہو؟'' ایون نے اسے گہری نظروں سے دیکھا۔

اس کی باتوں میں دو دفعہ خزانے کا ذکر آیا تھا۔

''ہاں..... ہوسکتا ہے قارون کا خزانہ ادھر ہی ہو۔'' وہ بولا۔

ایون ہنس پڑا تھا۔

''یہ سب مفروضے ہیں اور ویسے بھی حوالہ جات سے وہ مصر کا علاقہ ظاہر ہوتا ہے۔ مصر میں کئی ایسے قدیم مقبرے اور دیگر مقامات ہیں، جن میں مدفون آثار قدیمہ کو ابھی تک تلاش نہیں کیا گیا۔ ان میں مقبرۃ الاسکندر الاکبر، مقبرہ ملکہ کیلو باترا اور کنوز قارون (خزانۂ قارون) شامل ہیں۔ حکومت نے الفیوم میں واقع ''کنوز قارون'' پر بڑے پیمانے کی تحقیق کرانے اور کھدائی کر کے خزانہ برآمد کرنے کے لیے کمیٹی تشکیل دے دی ہے۔ تمہارا یہ خواب وہاں پورا ہونا تھا یہاں نہیں۔'' وہ کاغذات سمیٹتے ہوئے بولا۔

''تمہیں اس بارے میں بھی پتہ ہے؟'' وہ رشک سے اس کو دیکھنے لگا۔

''پڑھا کرو، تمہیں بھی پتہ چلنے لگے گا۔ اتنا مشکل نہیں۔ میں اب کام کرنا چاہتا ہوں۔'' وہ یہ کہتے ہی قرآن کا وہ نسخہ کھول کر بیٹھ گیا تھا۔

رونالڈ کندھے اچکا کر دوبارہ کھانا کھانے میں مصروف ہو گیا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ اب کچھ بھی کرلو ایون اس کی کسی بھی بات کا جواب نہیں دینے والا تھا۔ کام کے معاملے میں وہ ایسا ہی تھا۔

انہیں سفر کرتے ہوئے دو دن مزید گزر گئے تھے جب ایک رات اچانک ایون کی آنکھ کھلی۔ اسے ایسا لگا جیسے باہر غیر معمولی ہلچل ہو۔

رونالڈ بھی بستر پر موجود نہیں تھا۔

اس وقت عام طور پر الادریسی اور عیسیٰ اس مخصوص نماز کے لیے جاگا کرتے تھے یا سحری کی تیاری شروع ہو جاتی تھی۔ وہ اُٹھ کر جہاز کے اوپری حصے کی طرف آیا۔ اس نے دیکھا کہ آس پاس بجلی کڑک رہی ہے مگر بارش نہیں ہو رہی تھی۔

ان کا جہاز تیز لہروں میں بھی سکون سے سفر جاری رکھے ہوئے تھا۔ الادریسی اور عیسیٰ جہاز کے ایک کونے میں کھڑے مسلسل کچھ پڑھنے میں مصروف تھے۔ رونالڈ اسے کھڑا دیکھ کر اس کی طرف آیا۔

''یہ کیا ہو رہا ہے؟'' اس نے رونالڈ کو دیکھتے ہی سوال کیا تھا۔

''ہم برمودا میں داخل ہونے والے ہیں۔ میں نہیں جانتا کہ انہوں نے یہاں آنے والے طوفان کو کیسے روکا

ہے پر میں نے اپنی آنکھوں سے اس طوفان کو پلٹتے دیکھا ہے۔'' وہ سرگوشی میں کہہ رہا تھا۔

''اور یہ لے لو۔'' اس نے ایون کے ہاتھ میں شیشے کی دو بوتلیں تھمائیں۔

''یہ کیا ہے؟'' ایون حیران ہوا۔

''میں نہیں جانتا۔ یہ ہمیں الادریسی نے دی ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ یہ ہمارے کام آئیں گی۔'' وہ کندھے اچکا کر کھڑا ہو گیا تھا۔

اچانک الادریسی چلتے ہوئے ان تک آئے۔

''ہم اب سے کچھ ہی لمحوں بعد دھند کے جزیرے میں داخل ہونے والے ہیں۔ آپ کو دی گئی یہ پانی کی بوتلیں عام نہیں ہیں۔ ہماری کشتی اللہ کے کلام کے حصار میں ہے۔ لہٰذا یہ ان کی نظروں سے اوجھل ہے۔ آپ سب یہ پانی پی لیں اور یہ چھوٹی بوتلیں اپنے لباس میں محفوظ کر لیں تاکہ بوقتِ ضرورت یہ ہمارے کام آسکیں۔'' انہوں نے پانی کی بوتلوں کی طرف اشارہ کیا۔ تبھی بجلی زوردار آواز سے کڑکی تھی۔

وہ سارے چونک کر اس طرف متوجہ ہو گئے۔ ان کے سامنے ایک بھنور نمودار ہوا تھا۔ بھنور جو آسمان اور سمندر کا ملاپ تھا۔ اس کے اندر بادلوں کی گرج، بجلی کی چمک اور سمندر کی طغیانی تھی۔ وہ آس پاس کے پانی اور سمندری مخلوقات کو اپنے اندر کھینچ رہا تھا۔ پر ان کا جہاز ایسے محفوظ تھا جیسے وہاں ہوا کا گزر ہی نہ ہو۔

ایون نے دیکھا الادریسی کے ہونٹ تیزی سے چل رہے تھے۔ کیا یہی انہیں محفوظ رکھے ہوئے تھے۔ اسے ایسا محسوس ہوا تھا جیسے ہوا میں کسی عجیب جاپ کی گونج اٹھی ہو۔ جیسے بہت سارے لوگ کچھ پڑھ رہے ہوں۔

ان کا جہاز اب ڈولنے لگا تھا۔ اچانک ہی جہاز کے کناروں پر ہزاروں گلے سڑے کائی زدہ ہاتھ نمودار ہوئے تھے؟

''وہ آرہے ہیں۔'' الادریسی چلائے۔

''جہاز کے چاروں طرف پانی چھڑکو جلدی کرو۔'' عیسیٰ چلایا۔

جہاز میں موجود لوگ ان بوتلوں میں موجود پانی کو جہاز کے کناروں پر چھڑکنے لگے۔

ایون نے ان گلے سڑے چہروں کو اوپر چڑھتے اور پھر چیختے ہوئے دوبارہ پانی میں گرتے دیکھا تھا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے ان کا گوشت جل رہا ہو چاروں طرف خوفناک بدبو پھیل چکی تھی۔

وہ ٹرانس کی کیفیت میں چلتا ہوا جہاز کے کنارے پر آیا تھا۔ خوف سے اس کے جسم میں ایک سرد لہر دوڑ گئی۔ دور تک سر ہی سر تھے۔ وہ شاید لاکھوں کی تعداد میں تھے۔ مگر ان کے جہاز پر چڑھنے سے قاصر تھے۔

''اوہ نہیں...... یہ میں کیا دیکھ رہا ہوں۔'' رونالڈ کے منہ سے نکلا۔

''یہ شیاطین ہیں جنات ہیں۔ نظروں کا دھوکہ دیتے ہیں۔ شکل بدلتے ہیں۔ ان سے بچ کر رہنا۔'' الادریسی نے چلا کر انہیں خبردار کیا تھا۔ تبھی اچانک ایون کو پانی میں ڈوبتی اور روتی لیزا نظر آئی تھی۔

''لیزا...... لیزا......'' وہ چلایا تھا۔

''اسے پکڑو۔'' عیسیٰ نے چلا کر رونالڈ کو کہا۔

اس کے تلاوت روکتے ہی دھماکہ ہوا تھا اور وہ اُڑتا ہوا دور جا گرا تھا۔

الادریسی اپنی جگہ سے نہیں ہلے تھے۔ رونالڈ اسے تھام چکا تھا۔

عیسیٰ نے سنبھلتے ہی دوبارہ بلند آواز میں تلاوت شروع کی تھی۔

ایون کو لگا تھا جیسے اس کے دماغ میں ہتھوڑے برس رہے ہوں۔

وہ تیزی سے پیچھے ہٹا تھا۔ لیزا وہاں سے غائب ہو چکی تھی۔

پر اب سمندر میں موجود طوفان تیز ہو گیا تھا۔ وہ سب بری طرح لڑکھڑا رہے تھے۔ اور پھر ان کی نظروں نے وہ دیکھا جسے وہ دوبارہ کبھی نہیں دیکھنا چاہتے تھے۔

پانی سے کوئی دیو قامت جسم اُٹھا تھا اور ان کے جہاز کو بری طرح سے پچھاڑا گیا تھا۔ کڑکتی بجلی نے اس اُٹھتے ہیولے کو واضح کیا۔ وہ کوئی دیو قامت عورت تھی۔ اس کے جسم کا رنگ برمودا کی گہرائیوں کی طرح نیلا تھا۔ اس کے وہ گیلے اور چیچپے بال، آنکھوں کی جگہ دو کالے گڑھے۔ اس کا سراپا اتنا بھیانک تھا کہ ان کی روح کانپ گئی تھی۔ وہ سارے تیزی سے پیچھے ہٹے تھے۔

اس نے ایک زوردار چنگھاڑ لگائی تھی۔ انہیں لگا ان کے کانوں کے پردے پھٹ جائیں گے۔

''کیوں آیا ہے یہاں؟'' وہ چلائی تھی۔

''یہ تیرا علاقہ نہیں۔ نہ تیری اتنی اوقات کہ تُو یہاں تک پہنچ سکتا۔ تجھے لگتا ہے، وہ تیرے سامنے آئے گا؟ مجھ سے بات کر۔'' وہ بھیانک آواز میں غرائی تھی۔

''تم کون ہو جو میں تم سے بات کروں۔'' الادریسی چلائے۔

''میں اور میرے جیسے کئی اس تک پہنچنے سے پہلے تجھے راستے میں ملیں گے۔ پر تُو ان میں سے ایک سے بھی مقابلہ نہیں کر پائے گا۔ بند کر یہ جاپ اور چلا جا یہاں سے۔ ہم نے حدود کا خیال رکھا ہے تُو بھی رکھ۔'' وہ غرائی۔

ان سب کو آنکھوں پر یقین نہیں آ رہا تھا۔

وہ دیکھنے سے ہی بہت طاقتور لگتی تھی اور چاہتی تو ان پر حملہ کر سکتی تھی بلکہ اس سے پہلے ہی پانی میں موجود وہ بلائیں ان پر حملہ کر کے ان کو ہمیشہ کے لیے ختم کر سکتی تھیں۔ پر وہ کس چیز کی وجہ سے رُکے ہوئے تھے۔

رونالڈ کنارے پر ہی کھڑا تھا اسے اچانک پانی میں ہلچل محسوس ہوئی۔ وہ خزانے کا صندوق تھا جو پانی کے اوپر ڈول رہا تھا۔ نیلے ہرے چمکتے ہیرے۔ اس کی آنکھیں چندھیا گئی تھیں۔

''ہم چلے جائیں گے۔ پہلے ہمیں احمد بن عمر (علی ابن یوسف ابن تاشفین کا سپہ سالار) چاہیے۔'' الادریسی چلائے۔

جواباً وہ خوفناک انداز میں ہنسی تھی۔ اس کا ہنسنا اتنا بھیانک تھا کہ انہوں نے اپنے کان بند کر لیے تھے۔

''یہاں جو آ گیا واپس نہیں جا سکتا۔ یا تو اس کے بدلے ہمیں عیسیٰ دے دے۔ ہم احمد بن عمر واپس کرتے ہیں۔'' وہ غرائی۔

جہاز بری طرح ڈول رہا تھا۔ ایسا لگتا تھا وہ کسی بھی وقت الٹ جائے گا۔

''میں اس ناپاک جگہ پر اپنا ساتھی نہیں چھوڑ کر جاؤں گا۔'' وہ چلائے۔

''یہ اصول ہے یہاں کا، کوئی واپس چاہیے تو کسی کو اس کے بدلے یہاں آنا ہوگا۔'' ایسا لگتا تھا کہ وہ کسی بھی وقت حملہ کر دے گی پر کیوں نہیں کر رہی تھی یہ بات ایون سمجھنے سے قاصر تھا۔

''تمہیں خزانہ چاہیے؟ میں دوں گی تمہیں۔'' اچانک ہی رونالڈ کے سامنے بھی وہی چہرہ نمودار ہوا تھا جو دیو قامت صورت میں الادریسی سے بات کر رہا تھا۔ پر یہاں اس کا قد عام انسانوں کی طرح تھا۔ وہ ہوا میں معلق تھی۔

''یہ لو۔'' اس نے ہاتھ میں پکڑا ایک تکون اور بڑے سائز کا نیلا ہیرا اس کی طرف بڑھایا۔

رونالڈ نے ہاتھ بڑھا کر وہ تھام لیا تھا۔ اس کے آس پاس کے سارے منظر دھندلا گئے تھے۔ یہ برمودا کی طرح چمکدار اور تکون تھا۔ اس سے پھوٹتی روشنیاں اس کی آنکھیں چندھیا گئی تھیں۔

''یہ تمہیں ایسی طاقتیں دے گا جو دنیا میں تمہاری کامیابی کا باعث بنیں گی۔ تمہارے بس میں جنات ہوں گے، خزانے ہوں گے۔ یہ ہم اس کو دیتے ہیں جو ہماری تابعداری کا وعدہ کرتا ہے۔'' اچانک ہی اس کے ہاتھ سے وہ نیلا ہیرا دوبارہ سے اسی عورت کے ہاتھ میں چلا گیا تھا۔

رونالڈ نے لالچ سے اس پرزم کو دیکھا۔ وہ یہی حاصل کرنے تو آیا تھا۔

''میں تمہاری تابعداری کے لیے تیار ہوں۔ پر مجھے وہ پورا صندوق بھی ساتھ چاہیے۔'' وہ اس نیلے ہیرے کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے بولا۔

اس عورت نے وہ ہیرا اس سے مزید دور کر دیا۔

''تو جاؤ اور عیسیٰ نامی آدمی کو ختم کر دو۔ اسے سمندر میں گرا دو۔'' وہ سرگوشی میں بولی۔

وہ سب جو اس وقت خود کو سنبھالنے میں مصروف تھے اور اس بھیانک دیو قامت بلا پر نظر رکھے ہوئے تھے۔ ان میں سے کسی نے بھی رونالڈ پر توجہ نہیں دی تھی۔

''تم...... تم یہ مجھے دے دو، میں اسے ختم کر دوں گا۔ پر تم یہ ہیرا مجھ سے واپس تو نہیں لے لو گی نا؟'' وہ مان گیا تھا۔

''جو ایک بار اس کی تابعداری میں آ گیا۔ یہ اسی کا ہو جاتا ہے۔ یہ اپنے مالک کو یاد رکھتا ہے۔ تم جب ہمیں مدد کے لیے پکارو گے ہم آ جائیں گے۔'' وہ سرسراتی آواز میں بولی۔

''لاؤ یہ دو مجھے۔'' رونالڈ سمندر کی طرف بڑھا۔

''پہلے عیسیٰ کو ختم کرو۔ اس کا جاپ ہمیں تنگ کر رہا ہے۔ پھر تم آ جانا ہم تمہیں یہاں سے نکال کر لے جائیں گے۔'' وہ یہ کہہ کر ہوا میں معلق ہو گئی تھی۔

وہ آہستہ آہستہ پیچھے ہٹا۔

اب وہ عیسیٰ کی طرف بڑھ رہا تھا۔ الادریسی اور ایون اس کے ساتھ کھڑے تھے۔

جہاز میں موجود باقی لوگ چیزوں کو تھامتے خود کو پانی میں گرنے سے بچا رہے تھے۔ رونالڈ، عیسیٰ کے پیچھے آ

کھڑا ہوا تھا۔ وہ جہاز کے کنارے پر کھڑا مسلسل تلاوت میں مصروف تھا۔ اس کی آنکھیں بند تھیں۔

اچانک بجلی بہت زور سے کڑکی تھی۔ ان کی آنکھیں چندھیا گئی تھیں۔ انہیں کسی کے چلّانے اور پانی میں گرنے کی آواز آئی تھی۔

''عیسیٰ... عیسیٰ۔'' الادریسی چلا رہے تھے۔ وہ اچانک گرنے سے اپنا توازن کھو بیٹھا تھا اور وہ مخلوق اسے سمندر کے اندر لے کر غائب ہوگئی تھی۔

ایون بھاگتا ہوا جہاز کے کنارے پر آ کھڑا ہوا تھا۔

''عیسیٰ... عیسیٰ...'' وہ چلّایا تھا۔

الادریسی نے رونا شروع کر دیا تھا۔ وہ عیسیٰ کا نام لے کر روتے جاتے تھے۔ اس شیطان کے قہقہے شروع ہو گئے تھے۔

''تم صدیوں زلیکا کو یاد رکھو گے۔ تم یاد رکھو گے اس کے خاص لوگوں سے مقابلہ کرنا آسان نہیں۔ تمہیں ہمیشہ ہمارے لوگ اپنے لوگوں میں خون کی طرح شامل ملیں گے اور جب جب تم اس طرف آنے کا سوچو گے زلیکا تمہیں ایسے ہی سامنے کھڑی نظر آئے گی۔ جب تک وہ وقت نہیں آ جاتا کسی کو بھی اس علاقے میں مداخلت کرنا بہت مہنگا پڑے گا۔'' اس کی آواز ان کے کانوں کے پردے پھاڑ رہی تھی۔

ان کے جہاز پر برف کے بڑے بڑے سل گرنا شروع ہو گئے تھے۔

''اندر بھاگو۔'' ایون چلّایا تھا۔

الادریسی نے تلاوت دوبارہ شروع کر دی تھی۔ وہ سارے اندر کی طرف دوڑے تھے۔

الادریسی وہیں کھڑے رہے۔

''آپ بھی چلیں اندر چلیں۔'' ایون چلّایا۔

''مجھے کچھ نہیں ہوگا۔ تم جاؤ اپنی جان بچاؤ۔'' وہ آنسوؤں کے ساتھ تلاوت میں مشغول رہے۔

ایون اندر جانے کے بجائے بھاگتا ہوا جہاز کے پہیے تک پہنچا تھا۔

وہ اس کا رُخ موڑ دینا چاہتا تھا۔

اتنا تو وہ سمجھ گیا تھا کہ ان کا جہاز اگر ابھی تک کسی وجہ سے محفوظ ہے تو وہ قرآن کی تلاوت اور حصار ہی کی وجہ سے ہے۔ ورنہ وہ انتہائی خوفناک حالات میں پھنس گئے تھے۔ مگر عیسیٰ کیسے گرا یہ ابھی تک معمہ ہی تھا۔

اچانک اس نے رونالڈ کو بھاگتے اور سمندر میں کودتے ہوئے دیکھا تھا۔ وہ تیزی سے اس طرف بڑھا۔ رونالڈ کے ہاتھ میں ایک نیلے رنگ کا چمکدار ہیرا تھا جسے وہ خوشی سے چوم رہا تھا۔

''رونالڈ!'' وہ غصے سے چلّایا تھا۔

رونالڈ نے اس کی طرف دیکھ کر وکٹری کا سائن بنایا تھا۔

''میں تمہیں قبر سے بھی ڈھونڈ نکالوں گا۔ تمہاری موت یہیں اسی برمودا میں ہوگی۔ تمہاری گندی لاش میں اسی منحوس جگہ لا کر پھینکوں گا۔'' وہ غرایا۔

رونالڈ کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی تھی اور وہاں سے غائب ہو گیا۔ اس کی روح واپس اس کے جسم کی طرف روانہ ہو گئی تھی۔ ایون نے نفرت سے سمندر میں تھوکا۔

اس نے دل میں تہیہ کر لیا تھا کہ اگر وہ یہاں سے زندہ بچ کر نکل گیا تو رونالڈ کو عبرت ناک موت دے گا۔

اچانک ہی طوفان میں کمی آنا شروع ہو گئی تھی۔ زلیکا کا دیوقامت سراپا غائب ہو چکا تھا۔

جہاز میں موجود باقی لوگ طوفان تھمتا دیکھ کر آہستہ آہستہ باہر نکل رہے تھے۔ الادریسی اب بھی اسی جگہ کھڑے تلاوت میں مشغول تھے۔ پر اب ان کی آنکھوں سے آنسو بہتے جاتے تھے۔

جہاز کے باقی لوگ بھی ان کے پاس آ کر کھڑے ہو گئے تھے اور ان کی مدد کر رہے تھے۔ ان میں سے کچھ ٹوٹے بادبانوں کی رسیوں پر چڑھ کر انہیں باندھنے لگے۔

سمندر میں نظر آتے وہ منحوس چہرے اس کے اندر غرق ہو چکے تھے۔ وہ لوگ دو گھنٹے تک ایسے ہی سمندر پر سفر کرتے رہے۔ لہروں کی طغیانی کم ہو گئی تھی۔ پھر سورج نے طلوع ہونے کی نوید سنائی تھی۔

فجر کا وقت تھا۔ اس نے الادریسی کو خاموشی سے تلاوت ختم کرتے اور وضو کے لیے اندر جاتے دیکھا تھا۔ اس کی ہمت نہیں تھی کہ وہ ان کا سامنا کر پاتا۔ وہ خاموشی سے ایک طرف بیٹھ گیا تھا۔

جہاز کے باقی لوگ بھی نماز کے لیے کھڑے ہو رہے تھے۔ اسے بے اختیار ہی عیسیٰ کا وہ معصوم چہرہ یاد آیا۔ اس کی آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے تھے۔ اچانک ہی اس کا دل بھر آیا تھا اور پھر گھٹنوں میں منہ دے کر پھوٹ پھوٹ کر رو دیا تھا۔

نہ جانے وہ کتنی دیر روتا رہا۔ کسی نے اس کا سر سہلایا تھا۔ اس نے آنسو سے دھندلی ہوتی بصارت کے ساتھ سر اُٹھایا۔ الادریسی کھڑے تھے۔ انہوں نے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا تھا۔ ایون نے ان کا ہاتھ مضبوطی سے تھام لیا تھا۔ اسے اس کے سارے سوالوں کے جواب ملنے جا رہے تھے۔ اس کی زندگی ہمیشہ کے لیے بدلنے والی تھی۔

O......❖......O

Naval Base
15th December
1:00 pm

اس وقت نیول بیس میں ایمرجنسی نافذ تھی۔ سطح سمندر بڑھتی جا رہی تھی۔ آبدوزوں کو پہنچنے میں وقت لگ رہا تھا۔ ان کے ریڈار کام کرنا بند کر چکے تھے۔ پرائم منسٹر کے ہاتھ پاؤں پھول رہے تھے۔ تمام سرکاری اور غیر سرکاری اہلکار اس وقت نیول ہیڈ کوارٹر میں پھنسے ہوئے تھے۔ موت ان کے گرد گھیرا تنگ کرتی جا رہی تھی۔

اہارون، روبینہ اور احمد ایک طرف خاموش بیٹھے تھے۔ وہ لوگ ذہنی طور پر خود کو ہر طرح کے حالات کے لیے تیار کر چکے تھے۔

اہارون کو بس ایک ہی دُکھ تھا کہ وہ آخری دفعہ سارہ سے بات نہیں کر پائے گا۔ کاش وہ اسے بتا تا ہی نہ کہ وہ زندہ ہے۔

''سر مریض کو ہوش آ گیا ہے۔'' اچانک ہی ڈاکٹر اسمتھ مانیٹرنگ روم میں داخل ہوا تھا اور وہ سارے اپنی کرسیوں سے کھڑے ہو گئے تھے۔

''کون سے مریض کو؟'' جارج آگے بڑھا۔

''ایون جیرالڈ۔'' اس کے یہ کہتے ہی وہاں موجود لوگوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی تھی۔

''چلو جلدی۔'' جارج تیزی سے باہر نکلا تھا۔

اہارون، روبینہ اور احمد بھی اس کے پیچھے پیچھے چل پڑے۔ وہ لوگ آئی سی یو کے باہر جا کر رُک گئے تھے۔ اندر موجود ڈاکٹر باہر آیا تھا۔

''کوشش کیجیے گا کہ مریض سے زیادہ بات نہ کریں۔ اسے تھوڑا وقت لگے گا سنبھلنے میں۔'' ڈاکٹر بولا۔

''وقت ہی تو نہیں ہے ہمارے پاس۔'' جارج بے چینی سے بولا۔

''آپ لوگ مجھے اندر جانے دیں۔'' اہارون سنجیدگی سے بولا تھا۔

روبینہ اسے دیکھنے لگی۔

''ٹھیک ہے تم جاؤ۔'' جارج یہ کہہ کر باقی سب کے ساتھ باہر ہی کھڑا ہو گیا تھا۔ اہارون اندر داخل ہوا۔

ایون نے اسے دیکھ کر اپنا آکسیجن ماسک اتارا۔

''کیسے ہو؟'' اہارون نہ چاہتے ہوئے بھی پوچھ بیٹھا۔

ایون نقاہت سے مسکرایا تھا۔

''جاتے جاتے واپس آ گیا ہوں۔ تمہاری آواز سنی تھی۔''

''کاش تم واپس نہ آتے۔ تم جیسے آدمی کو مر جانا چاہیے۔ تم جیسے چور اور جھوٹے سائنس دان کو پھانسی پر چڑھا دینا چاہیے۔ میرے سارے دوست اس منحوس سمندر کی نذر ہو گئے۔ اور جنہیں تم نکال لائے وہ بھی نیم مردہ حالت میں ہیں۔ موت نے ہمارے اردگرد پنجے پھیلا دیے ہیں۔ اور تم اپنی نیند پوری کر رہے ہو۔ مجھے نفرت ہے اس لمحے سے جب میں نے تمہیں اپنا دوست کہا تھا۔ تم جیسے انسان کا دوست ہونے سے بہتر ہے کہ میں مر جاؤں۔'' وہ خود پر قابو رکھتے ہوئے دانت پیس پیس کر بولا تھا اس نے پوری کوشش کی تھی کہ باہر کھڑے لوگوں کو نہ ہی اس کا چہرہ نظر آئے اور نہ ہی اس کی آواز جائے۔ ایون نے سنجیدگی سے اسے دیکھا۔

''کیا جان گئے ہو تم؟'' اس کا سوال اہارون کو مزید سلگا گیا تھا۔

''یہی کہ تم عیسیٰ گردیزی نامی کسی آدمی کی تحقیق چرا کر اسے اپنے نام سے چھاپ رہے ہو۔ تمہاری بیوی اور بچی زندہ ہیں اور تم نے یہ سب کھیل دولت حاصل کرنے کے لیے رچایا ہے پر تمہیں میرے معصوم دوستوں کی جان لے کر کیا ملا؟'' اہارون کی برداشت جواب دے گئی تھی۔ اس کا دل کر رہا تھا کہ ایون کو پکڑ کر جھنجوڑ دے۔

''وہ دونوں زندہ ہیں تم یہ بات کیسے جانتے ہو؟'' وہ اطمینان سے بولا تھا اور اُٹھ کر بیٹھنے کی کوشش کرنے لگا۔

''میں تمہیں خود موت کے گھاٹ اُتاروں گا یاد رکھنا تم۔ مگر اس سے پہلے تم اس مصیبت سے ہماری جان چھڑاؤ گے۔ میں نہیں چاہتا کہ میرے دوستوں کے علاوہ باقی لوگوں کی زندگیاں بھی تمہاری اس منحوس سے ریسرچ کے پیچھے

ضائع ہوں۔'' وہ چبا چبا کر بولا۔

ایون نے بیٹھ کر بیڈ کی پشت سے اپنا سر ٹکا لیا۔ اس کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی تھی۔

''آئندہ خود کو کسی کا دوست کہنے سے پہلے ہزار بار سوچنا۔'' وہ مسکرایا۔

''لعنت بھیجتا ہوں میں اس دوستی پر۔ تمہارے چہرے پر پھیلی یہ مکارانہ مسکراہٹ اس بات کا ثبوت ہے کہ تم نے جان بوجھ کر ہم سب کو اس میں پھنسایا۔ پر اچھی طرح جان لو کہ تم بھی نہیں بچو گے۔'' وہ اسے سخت لہجے میں دھمکی دے رہا تھا۔

ایون آہستہ سے ہنسا تھا۔ اسے پسلیوں میں تیز ٹیسیں اُٹھتی محسوس ہوئیں۔ مگر وہ ہنستا ہی چلا گیا۔

ڈاکٹرز تیزی سے اندر آئے تھے۔ انہوں نے اہارون کو باہر جانے کا اشارہ کیا تھا۔

اہارون نے نفرت سے ایک نظر ایون پر ڈالی اور باہر نکل آیا۔

''کیا ہوا کیا بات ہوئی'' جارج بولا۔

''وہ بہت ڈھیٹ آدمی ہے۔ اس طرح سے نہیں اُگلے گا۔'' اہارون کے لہجے میں اس کے لیے نفرت تھی۔ روبینہ اور احمد خاموش کھڑے رہے۔

''تو تم کیا چاہتے ہو کہ ہم اس پر تشدد کریں؟ اس کی حالت دیکھو۔ ہمیں کسی نہ کسی طرح اس سے آرام سے سب کچھ اُگلوانا ہے۔ اس کی اپنی جان کو بھی تو خطرہ ہے۔'' جارج نے بے چینی سے پہلو بدلا تھا۔ اچانک ایک ڈاکٹر کمرے سے باہر نکلا تھا۔

''وہ دوبارہ بے ہوش ہو گیا ہے۔ پر امید ہے اس بار اسے جلد ہی ہوش آ جائے گا۔'' وہ بولا۔

جارج ہونٹ بھینچ کر کھڑا ہو گیا۔

ان کے پاس وقت بہت کم تھا۔ آرمی ہیڈکوارٹر سمندر کے اندر ڈوب چکا تھا اور اب سمندر تیزی سے پورے شہر کو اپنی لپیٹ میں لے رہا تھا۔ ایون کا جلد از جلد ہوش میں آنا بہت ضروری ہو گیا تھا۔

O......❖......O

ول سمندر کی گہرائیوں میں ڈوب رہا تھا۔ اس نے اپنے خون کو پانی میں شامل ہوتے دیکھا۔ وہ اوپر جانے کے لیے بری طرح تڑپا۔ مگر دماغ میں بھرتا پانی اس کے حواس معطل کر رہا تھا۔

اچانک ہی کسی نے ہاتھ بڑھا کر اسے تھاما اور تیزی سے اوپر کی طرف کھینچا۔ وہ اوپر آنے تک بے ہوش ہو چکا تھا۔ اس کے بعد اسے کچھ ہوش نہیں رہا تھا۔ اور جب اسے ہوش آیا تھا تو اس نے خود کو ایک جزیرے پر پایا۔

وہ کراہتا ہوا اُٹھ بیٹھا۔ جزیرے پر دھند کا پہرا تھا۔ مگر روشنی سے پتہ چلتا تھا کہ دن نکل آیا ہے۔ وہ نہ جانے کتنی دیر بے ہوش رہا تھا۔ اس نے ایک نظر اپنے زخم پر ڈالی۔ اس کے زخم کی مرہم پٹی کر دی گئی تھی۔ وہ حیرت سے چاروں طرف اپنے محسن کو ڈھونڈنے لگا۔

''تمہیں ہوش آ گیا؟'' اسے اس آواز پر کرنٹ لگا تھا۔

یہ آکل کی آواز تھی۔

''تو کیا وہ مر چکا تھا؟ نہیں نہیں۔ اگر وہ مر چکا ہوتا تو اس پٹی کی کیا ضرورت پڑتی۔''

وہ حیرت سے پلٹا۔ آکل اس کے پیچھے کھڑا مسکرا رہا تھا۔

''تم..... تم زندہ ہو؟'' وہ اٹک اٹک کر بولا۔

''خوش قسمتی سے ہاں..... میں اتنی آسانی سے پیچھا نہیں چھوڑ سکتا زندگی کا۔'' وہ ہنسا۔

''پر تم تو.....'' ول کو یقین نہیں آیا۔ وہ تو اسے برمودا میں چھوڑ آئے تھے۔

''تو کیا یہ نظروں کا دھوکا ہے؟'' وہ خود سے پوچھ رہا تھا۔

''برمودا میں رہ گیا تھا؟'' وہ مسکرایا۔

ول نے بغیر کچھ کہے اثبات میں سر ہلایا تھا۔

''ویلکم ٹو ہیل۔ تم بھی ابھی تک برمودا میں ہی ہو۔ مجھے یہ نہیں پتہ کہ تم باہر نکلے بھی تھے یا جا کر واپس آ گئے ہو۔ پر میں نے تم سب کو بھاگتے دیکھا تھا اور میرا ہاتھ اس بٹن سے چپک گیا تھا۔ میں گاڈ پارٹیکل استعمال نہیں کر پایا۔ مگر جب تک میں نے آزاد ہو کر گاڈ پارٹیکل استعمال کیا اور ایگلائن تک پہنچا۔ تم لوگ جا چکے تھے۔ میں جیسے تیسے تیر کر اس جزیرے پر پہنچا۔ اور تب سے یہیں پھنسا ہوا ہوں۔ دھند اور مسلسل طوفان کی وجہ سے دوبارہ سمندر میں اُترنے کی غلطی نہیں کر سکتا۔ لہٰذا خاموشی سے اپنی موت کا انتظار کر رہا ہوں۔'' وہ بولا۔

ول نے خوف سے چاروں طرف دیکھا۔ وہ جگہ واقعی ویران تھی۔

''تو اگر تم سمندر میں نہیں اُترے تو مجھے کون نکال کر لایا؟'' وہ اس سے پوچھ رہا تھا۔

''ایون.....'' آکل بولا۔

''کیا..... کیا تم مذاق کر رہے ہو؟ ایون تو کوما میں ہے۔'' ول کو جھٹکا لگا تھا۔

''میں نہیں جانتا یہاں کیا سچ ہے اور کیا جھوٹ۔ پر وہ ہی تمہیں یہاں تک لایا۔ اس کی سانس پھولی ہوئی تھی۔ اسی نے تمہاری پٹی بھی کی۔ یہ جو مرہم لگا ہے تمہارے زخم پر، اس کی شیشی اس کے لباس میں موجود تھی۔'' وہ اس کی پٹی کی طرف اشارہ کر کے بولا۔

''یہ کیسے ہو سکتا ہے؟'' ول ابھی تک حیران تھا۔

''تو اب وہ کہاں ہے؟'' ول پوچھ رہا تھا۔

''وہ دوبارہ سمندر میں کودا تھا۔ کہہ رہا تھا باقیوں کو لے کر آتا ہوں۔'' آکل نے کندھے اچکائے۔

''کون باقی؟ کیا ہم سب برمودا میں آ گئے ہیں دوبارہ؟'' ول کو لگا اس کے دماغ کی نسیں پھٹ جائیں گی۔

''مجھے کیا معلوم؟ میں تو یہاں سے باہر گیا ہی نہیں۔'' آکل اس کے ساتھ آ بیٹھا تھا۔

''سوری! میں تمہیں اپنے جزیرے پر کچھ کھانے کو بھی آفر نہیں کر سکتا۔ یہاں بہت ساری بھیڑیں ہیں مگر ان کا گوشت کھانے کے قابل نہیں۔ اس میں بہت بدبو ہے۔'' اس نے برا سا منہ بنایا تھا۔

''بھیڑیں اور یہاں؟'' ول کو لگا وہ پاگل ہو جائے گا۔

''ہاں..... ہم باقی سب کا انتظار کرتے ہیں ہو سکتا ہے ایون آتے ہوئے برگر اور ڈرنکس بھی لیتا آئے۔'' وہ

ہنس پڑا تھا۔

ول نے ایک نظر اس ویران دھند میں لپٹے جزیرے پر ڈالی۔ نہ جانے ابھی اور کون کون سے راز کھلنا باقی تھے۔ یا وہ ہمیشہ کے لیے یہاں قید ہو گئے تھے۔

O.....❖.....O

جیف کے بازو اب شل ہو رہے تھے۔ اسے ہار نہیں ماننی تھی۔ مگر کب تک؟

ڈینیل نے بھی پوری کوشش کر لی تھی۔ پر اس کا زخم اسے مزید تیرنے کی مہلت نہیں دے رہا تھا۔

''جیف!'' وہ پیچھے سے چلایا۔

''تم......تم جاؤ۔ مجھے اب سمندر کے حوالے کر دو۔ میرے دوستوں کو الوداع کہنا۔'' ڈینیل کے زخم سے خون رسنا شروع ہو گیا تھا۔ اس کی سانسیں اُکھڑ رہی تھیں۔

''نہیں......ڈینیل! دیکھو تھوڑی اور ہمت کرو۔'' وہ تیرتا ہوا اس تک آیا تھا۔

''بس اب نہیں ہو گا مجھ سے......بس مجھے جانے دو۔ تم جاؤ۔'' وہ ڈوبتی سانسوں کے ساتھ بولا۔

''نہیں پلیز ڈینیل!'' جیف رو پڑا تھا۔

''تم......تم ایک بہادر انسان ہو جیف! تمہارا شکریہ۔'' وہ شاید بے ہوش ہونے والا تھا۔

جیف کے بازوؤں میں اتنی سکت نہیں تھی کہ وہ ڈینیل کو سنبھال پاتا۔

وہ بے اختیار ہی رو پڑا تھا۔

سمندر دھند کی لپیٹ میں تھا۔ وہ بھی شاید تیرتے تیرتے اسی طرح تھک کر خود کو سمندر کے حوالے کر دے گا۔

''کوئی ہے؟'' وہ چلایا۔

''ہماری مدد کرو۔'' وہ بری طرح چیخ اور رو رہا تھا۔

وہ ڈینیل کو اکیلا نہیں چھوڑ سکتا تھا۔ اچانک ہی اسے دھند میں کوئی تیرتا نظر آیا تھا۔

''جیف......جیف......'' کسی نے اس کا نام پکارا تھا۔

جیف کو کرنٹ لگا۔ یہ ایون کی آواز تھی۔ پر وہ یہاں کیسے آیا؟ وہ تو کوما میں تھا۔ وہ تیرتا ہوا اس کے قریب پہنچ گیا تھا۔ وہ ایون ہی تھا۔ جیف نے حیرت سے اسے دیکھا۔

''تم؟'' وہ بس اتنا ہی بول سکا۔

''یہ وقت ان باتوں کا نہیں۔ ڈینیل کو میری کمر پر لاد دو اور میرے پیچھے آؤ۔ جلدی۔'' ایون بولا۔

جیف نے ڈینیل کے نیم بے ہوش وجود کو ایون کی پشت پر لادا تھا۔ ایون ایک طرف کو تیرنے لگا۔ جیف کو اسے دیکھتے ہی عجیب سی توانائی کا احساس ہوا تھا۔

اس کے تیرنے میں بھی تیزی آ گئی تھی۔ ایون بغیر رُکے تیر رہا تھا۔ پندرہ منٹ بعد ہی اس کے سامنے جزیرے کے آثار واضح ہونا شروع ہوئے تھے۔ ان کے تیرنے میں مزید تیزی آ گئی تھی۔ تھوڑی دیر بعد ہی وہ اس جزیرے تک پہنچ گئے تھے۔

ایون نے ڈینیل کو ساحل پر اُتارا اور ہاتھ بڑھا کر جیف کو ساحل کے اوپر کھینچ لیا تھا۔
جیف ساحل کی ریت پر گرتے ہی لمبی لمبی سانسیں لینے لگا۔ جبکہ ایون کھڑے ہو کر آس پاس کا جائزہ لے رہا تھا۔
''یہ دوائی لے لو اور ڈینیل کے زخم پر لگا دینا۔'' اس نے اپنے لباس کے اندر سے دوا کی ایک شیشی نکال کر جیف کی طرف بڑھائی۔ جو پوری طاقت لگا کر اُٹھ بیٹھا تھا۔
''اور تم؟ ہم کہاں ہیں؟'' اس نے بے ترتیب سانسوں کے درمیان یہ سوال کیا۔
''ہم برمودا میں ہیں۔ تم اس کی حدود میں کیسے آئے؟ جبکہ میں تم لوگوں کو یہاں سے نکال کر لے گیا تھا۔'' وہ ناراض ہوا۔
''کیا؟'' جیف کو شاک لگا تھا۔
''شکر ہے کہ تم لوگ گہرائی میں نہیں اُترے۔ مگر اس کی حدود میں داخل ہو کر بھی تم نے اپنی موت کا سامان خود کیا ہے۔'' ایون اس کی طرف ناراضگی سے دیکھتے ہوئے بولا۔
''اب تم یہاں میرا انتظار کرو اور یہاں سے کہیں مت جانا۔ میں کچھ دیر میں آؤں گا۔ مجھے کچھ ضروری کام نپٹانے ہیں۔ پھر میں تم لوگوں کو یہاں سے نکال کر لے جاؤں گا۔'' وہ جیف کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔
''کون سے ضروری کام؟ اور تم کہاں جا رہے ہو؟ جب کہ تم خود کہہ رہے ہو کہ یہ برمودا ہے۔'' جیف حیرانی سے کھڑا ہو گیا تھا۔
''یہ وقت ان باتوں کا نہیں ہے۔ میں تمہیں سب کچھ بتاؤں گا مگر واپس آنے کے بعد۔ تب تک تم ڈینیل کا خیال رکھو۔ اور ہاں جزیرے کی دوسری طرف تمہیں آکل اور ول ملیں گے۔ ان سے جا ملو۔ مگر یاد رکھنا اس جزیرے کی حدود سے کوئی بھی باہر نہ نکلے اور سمندر میں اُترنے کی غلطی تو بالکل بھی نہیں کرنا۔'' وہ سنجیدگی سے کہتا ہوا دوبارہ سمندر کے اندر کود گیا تھا جیف حیرانی سے کھڑا اسے دیکھتا رہا۔
وہ کیا کہہ گیا تھا اور کیا کہہ رہا تھا اس کی سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا تھا۔ اس نے ایک نظر ہاتھ میں پکڑی شیشی پر ڈالی۔ اب اسے ڈینیل کی مرہم پٹی کر کے ول اور آکل کو ڈھونڈنا تھا۔ ان کی جان تو بچ گئی تھی۔ مگر وہ برمودا کی بھول بھلیوں میں گم ہو چکے تھے۔

○....❖....○

Naval Head Quarter

15th December

3:00 pm

جیسیکا کو ہوش آ گیا تھا۔ مگر وہ بات کرنے کی حالت میں نہیں تھی۔ روبینہ اسے کافی دیر تسلی دیتی رہی۔ اہارون خاموش کھڑا اسے دیکھتا رہا۔ وہ پوچھتا بھی تو کیا۔
احمد کمرے میں داخل ہوا تھا۔
''ایون کو ہوش آ گیا ہے۔ وہ تمہیں بلا رہا ہے۔'' احمد، اہارون کی طرف دیکھ کر بولا تھا اور اہارون سر ہلا کر کمرے

سے باہر نکل گیا تھا۔

ایون کے کمرے کے باہر جارج اور اس کے ساتھی پہلے سے موجود تھے۔

''وہ صرف تم سے بات کرنا چاہتا ہے۔'' جارج بولا۔

اہارون کو غصہ آیا تھا۔

وہ اس کی کوئی بات نہیں سننا چاہتا تھا مگر وہ مجبور تھا۔ وہ کمرے میں داخل ہو گیا۔ ایون اُٹھ کر بیٹھا ہوا تھا۔

''تمہیں افسوس تو ہو رہا ہو گا یہ دیکھ کر کہ میں زندہ ہوں مگر برداشت کرو۔'' یہ کہہ کر وہ بیڈ سے اتر آیا۔

''جہاں میرا سامان موجود ہے مجھے وہاں لے چلو۔'' وہ سنجیدگی سے کہہ کر کمرے سے باہر نکل گیا تھا۔

اہارون بھی اس کے پیچھے پیچھے باہر نکلا۔

''میں اپنا سامان دیکھنا چاہتا ہوں۔''

''میرے اور اہارون کے علاوہ اس کمرے میں اور کوئی نہیں ہو۔ اب آپ لوگوں کو بہت جلد اس مصیبت سے چھٹکارا مل جائے گا۔''

وہ جارج سے بولا تھا اور جارج نے سر ہلا دیا تھا اس کی بات ماننے کے علاوہ ان کے پاس اور کوئی چارہ نہیں تھا۔ وہ خاموشی سے آگے بڑھ گئے تھے۔

ایون نے ایک نظر وہاں کھڑے احمد پر ڈالی اور اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے تسلی دی تھی۔

وہ اسے کس بات کی تسلی دے رہا تھا؟ احمد کو اب بھی اس پر بھروسہ تھا۔ شاید یہ اس کی شخصیت کا سحر تھا کہ اس کے اُٹھتے ہی وہ دوبارہ سے اس کے رعب میں آ گیا تھا۔ وہ سب آگے پیچھے چلتے ہوئے لیب تک آئے تھے۔

''میں اور اہارون اندر جائیں گے۔ آپ لوگ دو ہیلی کاپٹرز تیار کروائیں۔'' وہ بولا۔

''مگر......'' کلارک نے کچھ بولنا چاہا۔

''جو میں کہتا ہوں وہ کریں۔ باقی چیزیں مجھ پر چھوڑ دیں۔'' وہ سرد مہری سے کہتا لیب کے اندر داخل ہو گیا تھا۔

اہارون اس کے جھوٹ سننے کے لیے خود کو تیار کرنے لگا۔

دروازہ بند ہو چکا تھا۔ وہ سب باہر کھڑے بے چینی سے ان کا انتظار کرنے لگے۔

ایون نے کمرے میں داخل ہوتے ہی چاروں طرف نظریں دوڑائیں۔

ایک طرف میز پر اس کا لیپ ٹاپ کھلا رکھا تھا اور اس کے ریسرچ پیپرز بکھرے ہوئے تھے۔ اسی میز پر اسے نزہت المشتاق نظر آئی۔ اس کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی تھی۔ اسے سمجھ آ گیا کہ اہارون نے اس کے چور ہونے کا اندازہ کہاں سے لگایا تھا اور پھر اس کی نظریں اس پرزم پر پڑی تھیں۔

''رونالڈ بدبخت۔'' وہ چونک کر بڑبڑایا۔

''یہ کس کے پاس تھا؟'' وہ پلٹ کر اہارون سے پوچھنے لگا۔

''تمہارے پاس ہی ہو گا۔ یہ مت سوچنا کہ میں تمہاری باتوں میں آ جاؤں گا۔ اس پرزم نے مجھے تمہاری ساری سچائی دکھا دی تھی۔'' وہ غرایا۔

"وہ کیسے؟" ایون نے نارمل انداز میں کندھے اچکائے۔
اہارون کا خون کھول گیا تھا۔
"اس کو پکڑو اور اپنا منحوس ماضی دیکھ لو۔" اہارون دانت پیستے ہوئے بولا۔
"اوہ اچھا۔" ایون چلتا ہوا اس پرزم تک گیا اور اس کو تھام لیا۔
"شیطان کے عطا کردہ تحفے اپنے مالک کو نہیں بھولتے۔" اس کے کانوں میں الادریسی کا جملہ گونجا۔
اس نے آنکھ بند کر کے اسے تھام لیا تھا۔ اس کے جسم کو جھٹکا لگا تھا۔ اسے رونالڈ نظر آیا وہ اپنا سامان باندھ رہا تھا اس کی بیوی اس سے جھگڑ رہی تھی۔ اور پھر دروازے کے دوسری طرف سے جھانکتی وہ بچی، مرد اور بچی کے چہرے میں مشابہت تھی۔ ایون نے جھٹکے سے آنکھیں کھولیں۔ اس کے جسم نے اس پرزم کو چھوڑتے ہوئے جھٹکا کھایا تھا۔
"کیا نزہت المشتاق بھی کھولی تھی تم نے؟" وہ جانتا تھا کہ اہارون کا جواب نہیں ہوگا۔ ورنہ وہ اب تک اس کے بارے میں بہت کچھ جان چکا ہوتا۔
"نہیں...... اب مزید بکواس بند کرو اور اس مصیبت کا حل بتاؤ۔ اور یہ مت سوچنا کہ اس کے بعد تم بچ جاؤ گے۔" اہارون کو اس کے اطمینان پر غصہ آ رہا تھا۔
"مجھے دو ہیلی کاپٹرز چاہیے۔ برمودا میں جو ٹیم میرے ساتھ گئی تھی اسے دوبارہ میرے ساتھ چلنا ہوگا۔ ایک ہیلی کاپٹر میں ہمارے ساتھ آرمی کی ٹیم جائے گی۔" وہ سنجیدگی سے کہتا اپنی چیزیں سمیٹنے لگا تھا۔
اہارون نے آگے بڑھ کر غصے سے اس کا کالر پکڑ لیا۔
"تم پاگل ہو گئے ہو؟ اس دھند میں کون ہیلی کاپٹر اُڑائے گا۔ آدھی سے زیادہ ٹیم تو تم کھا چکے ہو۔ اور تمہیں لگتا ہے کہ ہم تمہارے ساتھ اب دوبارہ سفر کریں گے؟" وہ غصے سے چلایا۔
"اس کے علاوہ تم لوگوں کے پاس اور کوئی راستہ نہیں ہے۔ جو رہ گئے ہیں وہ چلیں۔ یہی صورت ہے اس سے چھٹکارے کی۔" وہ اطمینان سے اپنے کالر چھڑاتے ہوئے بولا۔
"تم جاؤ اور تیاری کرو۔ مجھے کچھ دیر یہاں اکیلا چھوڑ دو۔ میں آدھے گھنٹے بعد روانہ ہوں گا۔ تب تک موسم ٹھیک ہو جائے گا۔" وہ کرسی کھینچ کر وہیں بیٹھ گیا تھا۔
اہارون کو شاید ہی کبھی اتنا غصہ آیا ہو مگر وہ برداشت کر کے باہر نکل آیا تھا۔
"وہ دو ہیلی کاپٹرز تیار کرنے کے لیے کہہ رہا ہے اور ہمیں بھی اس کے ساتھ چلنا ہوگا۔" اہارون نے باہر نکلتے ہی سب کو آگاہ کیا تھا۔
"مگر اس خراب موسم میں ہم کیسے جائیں گے۔" کلارک بولا۔
"دیکھتے ہیں کہ یہ کیا کرنا چاہتا ہے۔ ہمیں اپنی تیاری کرنی چاہیے۔ چلو روبینہ کو آگاہ کریں۔" اہارون، احمد کو ساتھ لے کر آگے بڑھ گیا تھا۔
روبینہ اور جیسیکا نے ان کے ساتھ جانے سے صاف انکار کر دیا تھا اور ان کا انکار کرنا ٹھیک بھی تھا۔ اہارون انہیں مجبور نہیں کر سکتا تھا۔ وہ بار بار لیب کے چکر لگاتا۔

مگر ایون اسے نزہت المشتاق پر جھکا نظر آتا۔ نہ جانے وہ کیا کر رہا تھا۔

اہارون کا دل کیا کہ وہ دروازہ کھول کر اندر چلا جائے مگر اس وقت اس نفسیاتی مریض کو غصہ دلانا ٹھیک نہیں تھا۔ جو لوگ یہاں پھنسے تھے ان سب کی زندگیاں اس کے ہاتھ میں تھیں۔

شہر ڈوب رہا تھا اور سمندر نہ جانے کتنی تباہی ساتھ لاتا۔ اسے اندر بیٹھے پینتالیس منٹ ہو چکے تھے۔ اس نے نزہت المشتاق بند کی اور اُٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے ایک طرف رکھا اپنا وہ کالا بیگ اُٹھایا اور اس کے اندر ساری چیزیں بھرنے لگا۔ پھر وہ آہستہ سے چلتا ہوا پرزم تک آیا اور اسے بھی اُٹھا کر اپنے کالے بیگ کے اندر رکھ لیا۔ اس کے بعد وہ باہر نکل آیا۔

''میں کپڑے تبدیل کرنا چاہتا ہوں۔ اس کے بعد ہم روانہ ہوں گے۔'' وہ سنجیدگی سے کہتا آگے بڑھ گیا تھا۔

اہارون ہونٹ بھینچ کر رہ گیا۔ اسے آرمی کی یونیفارم دی گئی تھی۔ وہ تیار ہو کر باہر نکلا تو جارج اور اس کے ساتھی وہاں کھڑے اس کا انتظار کر رہے تھے۔

''میرے ساتھی کہاں ہیں؟'' وہ پوچھنے لگا۔

''وہ آ رہے ہیں۔'' کلارک بولا۔

''مجھے ہیلی کاپٹرز تک لے چلیں۔'' وہ ان کے ساتھ ساتھ چلنے لگا تھا۔

ہیلی کاپٹرز کے قریب پہنچ کر وہ کھڑے ہو گئے تھے۔ یہ نیول ہیڈ کوارٹرز کے اندر بنا خفیہ ہیلی پیڈ تھا۔ اس کی چھت آٹو میٹک انداز میں کھلتی تھی۔ باہر سے دیکھنے پر یہ ایک گنبد کی طرح نظر آتی تھی۔

وہ سب وہاں کھڑے ہو کر اہارون اور احمد کا انتظار کرنے لگے۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ دونوں وہاں آتے نظر آئے۔ سائمن بھی ان کے ساتھ تھا۔ اس کا چہرہ ستا ہوا تھا۔ وہ نہ چاہ کر بھی ان کے ساتھ جانے کے لیے مجبور تھا۔ یہاں رہ کر موت کا انتظار کرتا یا ایون کے ساتھ جا کر موت کا سامنا۔

''روبینہ اور جیسیکا کہاں ہیں؟'' ایون نے سنجیدگی سے پوچھا۔

''وہ دونوں ہمارے ساتھ نہیں جائیں گی۔'' اہارون بولا۔

''وہ دونوں ہمارے ساتھ جائیں گی۔ ان کے بغیر میں آگے نہیں بڑھوں گا'' وہ وہیں کھڑا ہو گیا تھا۔

''تم پاگل ہو گئے ہو جوان لڑکیوں کو ساتھ لے کر جانا چاہتے ہو؟ وہ بھی اتنے بڑے خطرے سے دو چار کرنے کے لیے۔ پہلے ہی تم ہمارے کئی ساتھیوں کی جان لے چکے ہو۔ تمہارا دل نہیں بھرا اب تک؟ ہم چل رہے ہیں نا تمہارے ساتھ۔'' اہارون چلایا۔

''وہ دونوں جائیں گی۔'' وہ اسی لہجے میں بولا۔

اہارون تیزی سے اس کی طرف بڑھا تھا مگر احمد نے اسے روک دیا تھا۔

''مسٹر ایون ان کا جانا ضروری نہیں ہے باہر موسم خراب ہے۔'' جارج بولا۔

''وہ جائیں گی۔'' اس پر کوئی اثر نہیں ہوا تھا۔

جارج اور احمد تھوڑی دیر آپس میں بات کرتے رہے اور پھر اندر کی طرف بڑھ گئے۔ کچھ ہی دیر بعد ان کے ساتھ روبینہ اور جیسیکا آتی ہوئی نظر آئیں۔

جیسیکا زخمی تھی۔ روبینہ کے چہرے پر گہری سنجیدگی تھی۔ ایون چلتا ہوا روبینہ کے پاس جا کھڑا ہوا۔

''تم ٹھیک ہو؟'' وہ اس سے پوچھ رہا تھا۔

روبینہ نے اثبات میں سر ہلایا مگر کچھ بولی نہیں۔

''میری ٹیم میرے ساتھ بیٹھے گی اور آپ لوگ دوسرے ہیلی کاپٹر میں آئیں گے۔ راستہ سمجھنے کے لیے ہمارے ہیلی کاپٹر کا پائلٹ آپ کو گائڈ کرتا رہے گا۔'' وہ یہ کہہ کر ایک بڑے ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھ گیا۔

اہارون نے ایک نظر ان سب پر ڈالی اور اس کے پیچھے ہیلی کاپٹر میں داخل ہو گیا۔

وہ سب ایک ایک کر کے اس ہیلی کاپٹر میں سوار ہو گئے۔

اس نے جیب سے ایک آلہ نکال کر پائلٹ کو تھمایا۔ جنوب کی طرف جانا ہے۔

پائلٹ نے سر ہلا کر ہیلی کاپٹر کا کنٹرول سنبھال لیا تھا وہ واپس پیچھے آ بیٹھا۔ اہارون خاموشی سے اس کی حرکات نوٹ کر رہا تھا۔

''یہ کیا دیا تم نے پائلٹ کو؟'' سائمن بولا۔

''پلینی اسفیئر ہے۔ صحیح سمت بتائے گا۔'' وہ اتنا بول کر خاموش ہو گیا تھا۔

''تو یہ الا دریسی کی چیزیں بھی چرا لایا۔'' اہارون کا خون کھولا مگر وہ چپ بیٹھا رہا۔ باقی سب خاموش بیٹھے تھے۔ ان سب کے چہرے ستے ہوئے تھے۔

ایون نے سیٹ سے سر ٹکا لیا۔ اس پر غنودگی طاری ہو رہی تھی۔ ابھی وہ پوری طرح سے ٹھیک نہیں ہوا تھا۔

O......❖......O

''آؤ میرے ساتھ۔'' اسے الا دریسی کی آواز سنائی دی۔

وہ اس کا ہاتھ تھام کر اسے جہاز کے اندر لے جا رہے تھے۔ وہ کسی چھوٹے بچے کی طرح ان کے ساتھ چلنے لگا۔

سورج طلوع ہو چکا تھا۔ طوفان تھم گیا تھا۔ ان کا جہاز واپس سبتہ کی طرف سفر کر رہا تھا۔ مگر عیسیٰ ان کے ساتھ نہیں تھا۔ انہوں نے جاء نماز بچھائی اور اس پر بیٹھ گئے۔ وہ ان کے سامنے بیٹھ گیا تھا۔

''پوچھو۔'' وہ یہ بول کر خاموش ہو گئے تھے۔

''آپ یہاں کیوں آئے تھے؟'' وہ پوچھنا چاہتا تھا۔

''احمد بن عمر، عیسیٰ کا بھائی تھا۔ عیسیٰ اسے ہی تلاش کرنے یہاں تک آیا۔ میں اس کی مدد کرنا چاہتا تھا۔'' وہ سنجیدگی سے بولے۔

''عیسیٰ......'' اس سے آگے بولا نہیں گیا۔ گرم آنسو اس کے چہرے کو بھگو گئے تھے۔

''وہ شہید ہے۔ اس کے لیے رونا ٹھیک نہیں۔ وہ بہترین جگہ چلا گیا ہے۔ اللہ کے بہت قریب ہے۔'' ان کی آواز میں نمی تھی۔

''ہم جانتے تھے یہاں یہ سب ہوگا اور ہم نے تیاری بھی کی تھی۔ میں نے کشتی کے بادبانوں پر سورہ بقرہ کا حصار باندھا تھا۔ شیطان اس جگہ داخل نہیں ہوسکتا جہاں یہ پڑھی جائے۔ رمضان المبارک کا انتظار بھی اس لیے کیا کیونکہ ہم جانتے تھے کہ اس کی طاقتیں کمزور ہوں گی اور وہ قید بھی۔ ورنہ ہم میں سے کوئی بھی زندہ نہیں بچ پاتا۔ وہ جزیرہ، وہ دھند اور وہ گاڑھا سمندر اس کا علاقہ شروع ہونے سے پہلے نظروں کے دھوکے کے لیے بنائے گئے ہیں۔ اس سے آگے نکل جاؤ تو خطرہ زیادہ بڑھ جاتا ہے۔ خطرہ تو ان علاقوں میں بھی ہے پر ان کے لیے جو اللہ کو یاد کرنے میں کوتاہی کرتے ہیں۔ تم پر زندگی میں کبھی ایسا موقع آئے تو یاد رکھنا میری باتیں۔ قرآن کو مضبوطی سے تھامے رکھنا۔ شیطان کی فتح عارضی تھی اور عارضی ہی رہے گی۔ کبھی دل میں یہ بات نہ آنے دینا کہ وہ زیادہ طاقتور ہے۔ پھر دیکھنا تم اپنی طاقت۔'' وہ اسے سمجھا رہے تھے۔

''رونالڈ.....'' ایون کچھ کہنا چاہتا تھا۔

''وہ بدبخت زیادہ عرصہ خوش نہیں رہ پائے گا۔''

''یہ تابعداری سکون نہیں لینے دیتی۔ میں نے لوگوں کو خودکشیاں کرتے دیکھا ہے۔ وہ اپنی موت آپ مرے گا۔ میں جانتا ہوں تم ڈھونڈو گے اسے۔ مگر اس کے گندے خون سے اپنے ہاتھ خراب نہ کرنا۔ شیطان کے عطا کردہ تحفے اپنے مالک کو نہیں بھولتے۔ یہ اس کی نسلوں تک اس کا پیچھا نہیں چھوڑیں گے۔ تم اپنے سفر میں کامیاب ہوگے۔ میں نے دیکھا ہے تم ایک ذہین انسان ہو۔ مگر یہ رکاوٹ تمہاری کم علمی کی وجہ سے نہیں۔ تمہارے ایمان کی وجہ سے ہے۔ اس تک پہنچنا بھی اتنا آسان نہیں اور اس سے مقابلہ بھی۔''

''تم پڑھو۔ ایجاد کرو اور اپنی محنت سے وہاں تک پہنچو لیکن.....'' وہ اتنا بول کر خاموش ہو گئے تھے۔

''لیکن کیا؟'' اس پر کپکپی طاری ہوئی تھی۔

''کچھ نہیں۔'' انہوں نے مسکرا کر تسبیح اُٹھالی تھی۔

ایون سر جھکا کر بیٹھ گیا۔ اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے تھے۔

''استاد محترم! مجھے راستہ دکھائیں۔'' وہ اپنی کیفیت سمجھ نہیں پایا تھا۔

''پڑھو! لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ۔'' وہ وقت آ گیا تھا۔ وہ دیر نہیں کرنا چاہتے تھے۔

ایون کو لگا کہ اس کے جسم میں خون نے تیزی سے دوڑنا شروع کیا تھا۔ وہ کانپتی آواز میں کلمہ دہراتا گیا اور بے اختیار ہی سجدے میں گر کر رونے لگا تھا۔ وہ بھی سجدے میں گرے تھے اللہ تعالیٰ کا شکر بجالانے کو۔

وہ کافی دیر اسی حالت میں روتا رہا۔ انہوں نے اسے اُٹھا کر پانی پلایا تھا۔ وہ خود کو بہت ہلکا محسوس کر رہا تھا۔ اسے اپنے اندر سکون سا اُترتا محسوس ہوا۔ اس نے آنکھیں موند کر پاس پڑی کرسی سے سر ٹکا لیا تھا۔

''میں کون تھا؟ اور میں کون ہوں استاد محترم؟'' وہ آنکھیں موندے بولا۔

الادریسی تھوڑی دیر اللہ کی بنائی اس ذہین مخلوق کو محبت سے دیکھتے رہے اور پھر بے اختیار ہی گویا ہوئے۔

''تم تجزیہ نگار ہو، صاحب علم ہو، آزاد ہو، نڈر ہو، تمہیں جاننے کی چاہ ہے، تم پُراسرار بھی ہو اور محتاط بھی۔ تمہاری حقیقت کو قبول کرنا بہت سوں کے لیے مشکل ہوگا۔ تم حق کے حصول کے لیے قدم بڑھاؤ گے۔ تم گردیزی ہو

یہ گردیزی کی خصوصیات ہیں میرے عزیز۔ اور تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اُمت میں سے ہو۔ میں نے ایک عیسیٰ کھویا اور دوسرا پالیا۔ آج سے تم عیسیٰ گردیزی ہو۔ تم پر میری دعاؤں کا پہرہ رہے گا۔ تم تب تک ان کی نظروں سے اوجھل رہو گے جب تک تم خود ان کے سامنے ظاہر نہیں ہو جاتے۔ تہجد نہ چھوڑنا اور خود کو سورہ بقرہ کے حصار میں رکھنا۔ قرآن کو یاد کرنا اپنے نام کا پاس رکھنا۔'' ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے تھے۔ انہوں نے اسے خود سے لگا لیا تھا۔

اس کا سفر ختم ہونے والا تھا۔ اسے اپنی کائنات میں واپس جانا تھا۔ اپنا سفر شروع کرنا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ دنیا میں شر اور خیر والے موجود ہیں۔

اسے خود کو مخفی رکھنا تھا۔ اسے وہاں تک پہنچنا تھا۔ پر بڑے شیطانوں تک پہنچنے سے پہلے اسے چھوٹے شیطانوں سے لڑنا تھا۔

وہ یہ سب دیکھنے کے بعد بھی یہ سفر کرنا چاہتا تھا۔ اسے اپنی تھیوریز پر بھروسہ تھا۔ وہ جاننا چاہتا تھا کہ لیزا اور اس کی جان سے عزیز بیٹی زندہ ہیں بھی یا نہیں۔

الادریسی کے ساتھ وہ اسے چھوکر آیا تھا۔ پر اب وہ اس کے اندر داخل ہونا چاہتا تھا۔

اس نے اپنی شناخت ظاہر نہیں کی۔ یہ سچ تھا کہ اس کے مسلمان ہونے کا سن کر اسے شاید ناسا کے اندر بھی داخل نہیں ہونے دیا جاتا۔

پر اس کے بعد اس کی ریسرچ کو اس کے اصل نام سے جانا جائے اس لیے وہ ہر پیپر کو اپنے نام کی آدھی شکل سے رجسٹر کرواتا گیا۔

E.Gd-Evan Gerald

نہیں بلکہ

E.Gd-Essa Gardezi

کا مخفف تھا۔

اسے الادریسی کا دیا گیا یہ نام بہت عزیز تھا۔

اس نے ان تین سالوں میں عربی زبان سیکھی تھی اور پھر وہ اسکائپ پر قرآن کے سبق لیتا۔ اس کا کیمرہ آف رہتا تھا اور پڑھانے والے کو بھی سیکھنے والے کی شناخت سے کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ اسے قرآن حفظ ہو چکا تھا۔ پر عیسیٰ جیسی اچھی تلاوت وہ آج تک نہیں کر سکا تھا۔

اس کے پاس اب بھی الادریسی کا دیا ہوا قرآن کا وہ نسخہ موجود تھا۔ وہ اسے ہر جگہ اپنے ساتھ رکھتا تھا۔

اس نے چاندی کی ایک جلد تیار کروائی تھی۔ جس میں الادریسی کے ہاتھ سے لکھے کچھ نسخے، جس میں اس کے لیے کچھ ہدایات تھیں۔ ان کے ہاتھوں سے تحریر کردہ اس کا نام اور اس کی خصوصیات کچھ قرآنی آیات کی تفصیل جو اسے اپنے سفر سے پہلے یاد رکھنی تھیں، وہ سفری سند اور نزہت المشتاق کا ایک نقل شدہ نسخہ موجود تھا۔ بعد میں وہ قرآن بھی اس میں سنبھال کر رکھنے لگا۔ ایسے وہ محفوظ بھی رہتا اور ہمیشہ اس کے پاس بھی۔

اس نے ان سے واپسی کی اجازت لینے سے پہلے پلینٹی اسفیئر کی ایک نقل بھی بنائی تھی۔ جو برمودا میں ہی کام آئی تھی۔ اس نے واپس آ کر رونالڈ کو ڈھونڈنے کی کوشش کی تھی۔ مگر اس کے پاس اس کے نام کے علاوہ اور کوئی معلومات موجود نہیں تھیں۔ پھر ایک روز اسے اخبار میں اس کی موت کی خبر اس کی تصویر کے ساتھ نظر آئی تھی۔ وہ اپنے فلیٹ میں مردہ پایا گیا تھا۔ وہ آسٹریا کا رہائشی تھا اور اکیلا رہتا تھا۔ خبر میں اس کے پاس سے ملنے والی کسی خاص چیز کا ذکر نہیں کیا گیا لہٰذا اس نے بھی پرزم کو ڈھونڈنے کا ارادہ ملتوی کر دیا تھا۔ کسی پر اس کی شناخت واضح نہ ہو اس لیے اس نے لوگوں سے گھلنا ملنا چھوڑ دیا تھا۔ اور ایک دن قدرت نے اسے خود ہی برمودا میں داخل ہونے کا موقع فراہم کر دیا تھا۔

اس کی سالوں کی ریسرچ اس کے کام آئی تھی اور اس نے اسی سے ان سب کو مطمئن بھی کیا تھا۔ انسان کا ذہن معجزوں اور خالق کے کرشموں کے علاوہ سب مان لیتا ہے۔ اسی لیے تو خلقت کہلاتا ہے اور وہ سب بھی اس کی تھیوریز سے مطمئن ہو گئے تھے۔

وہ اندر داخل ہونے سے پہلے اس حصار کو نہیں بھولا تھا اور اسی وجہ سے وہ سب ان کی نظروں سے اوجھل رہے تھے۔ اس نے سائنس اور اسلام کو جوڑا تو اسے قدرت کے ایسے ایسے کرشمے دیکھنے کو ملے تھے جنہیں عام عقل ماننے کو تیار نہ ہوتی۔

اس نے لیزر گنز میں جو مادہ ڈالا تھا اس کی مالیکیولر ساخت تبدیل کرنے کے لیے بھی اس نے الادریسی کا ہی تجربہ دہرایا تھا۔

کسی بھی مائع پر قرآنی آیات پڑھنے سے ان کی ساخت کا تبدیل ہونا اور ان کے اثرات پر وہ سالوں سے ریسرچ کر رہا تھا۔ اس نے ایسٹرل پروجیکشن کے ذریعے بھی برمودا میں داخل ہونے کی کوشش کی تھی مگر وہاں کا طول و عرض کئی کائناتوں کے ہونے کا پتہ دیتا تھا۔ اسی لیے اس نے وارم ہولز پر ریسرچ شروع کی تھی۔

وہ اندر جانے کا طریقہ ڈھونڈ چکا تھا۔ پر اندر کیا تھا یہ اسے بھی معلوم نہیں تھا۔ اسی لیے وہ ہگز بوزون یعنی گاڈ پارٹیکل بنانے والی ریسرچ ٹیم میں شامل ہوا تھا۔ یہ ریسرچ پراجیکٹ اسے اس کی قابلیت کی وجہ سے ہی ملا تھا۔

اس پارٹیکل کے ذریعے وہ اپنے ساتھ اور بھی لوگوں کو وہاں لے جا سکتا تھا۔ پر اتنے عرصے تک یو ایس کے انٹرنل اداروں کے ہاتھوں بار بار نا کام لوٹائے جانے پر وہ شدید مایوس ہوا تھا۔ اور اپنے آپ کو صرف اپنے فلیٹ اور کام تک محدود کر لیا تھا۔ اس کا بدلہ وہ اپنے لیکچرز کے لیے یو ایس کے انسٹیٹیوٹز کو انکار کر کے لیتا تھا۔ اسی دوران اسے ناسا سے مائیکل کی کال آئی تھی اور اس نے ان کے لوگوں کو تربیت دینے سے انکار کر دیا تھا۔ مائیکل کو اسی دوران روبینہ اور ایون کے بارے میں پتہ چلا تھا۔ مائیکل نے اس کے انکار کو روبینہ سے اختلافات کی وجہ سے ٹھہرایا تھا اور روبینہ کو وہ مزید زہر لگنا شروع ہو گیا تھا۔

اور بالآخر یو ایس گورنمنٹ نے اسے خود برمودا پروجیکٹ کے لیے بلا لیا تھا۔ وہاں احمد سے ملنا اور اس ٹیم کا مکمل ہونا اسے خدا کی طرف سے اشارہ تھا کہ وہ اس کام کے لیے چن لیا گیا۔ اس کے پاس ہتھیار تھے، ٹریول مشین تھی اور ٹیم بھی تھی۔ مگر اس نے ان سب کی ذاتی حفاظت کے لیے ابھی انتظام کر رکھا تھا۔ اسے ان سب کو وہاں سے

صحیح سلامت واپس لے کر آنا تھا۔

اس نے جو گھڑیاں انہیں دی تھیں۔ اس میں صرف گاڈ پارٹیکل ہی خاص بات نہیں تھی بلکہ اس نے سیل کور کے اندرونی حصے پر وہ آیات لکھوائی تھیں جن کے بارے میں اسے الادریسی نے خاص ہدایت کی تھی۔

اوپر سے دیکھنے پر یہ عام گھڑیاں لگتی تھیں۔ پر وہ اسی حصار کی بدولت برمودا سے صحیح سلامت نکلنے میں کامیاب ہو گئے تھے۔ اور شاید اب تک بچے ہوئے بھی تھے۔

زخموں کا علاج ممکن تھا مگر شیطان کے چکر میں پھنسنے کا علاج ممکن نہیں تھا۔

وہ بے ہوشی کے دوران بھی حصار میں تھا اور یہی حصار اہارون کو محسوس ہوا تھا۔ اسی لیے وہ شیطان اسے ڈھونڈ نہیں پائے تھے۔ وہ اندر داخل ہو کر واپس آیا تھا۔ ایسا کبھی نہیں ہوا تھا۔ وہ اپنا علاقہ ناقابلِ تسخیر سمجھتے تھے۔ لہٰذا بدلہ لینا ضروری تھا۔ انہوں نے تباہی مچا دی تھی جو عیسیٰ کے نہ ملنے تک جاری رہنے والی تھی۔

اس کے ہوش میں آنے کے بعد اہارون نے اسے جو بتایا وہ اسے مزید حیران کر گیا تھا۔ جب وہ انہیں نکال لایا تھا تو وہ واپس اس چکر میں کیوں پھنسے تھے۔ اور زلیکا جو اتنی صدیوں بعد بھی وہاں کھڑی پہرا دے رہی تھی۔ وہ اسے ڈھونڈ رہی تھی۔

اسے پہلے تو ان سب کو ڈھونڈ کر لانا تھا۔ وہ اس کی ذمے داری تھے۔ اس نے ان سب سے وعدہ کیا تھا کہ وہ انہیں زندہ واپس نکال لائے گا۔

اسے زلیکا کا سامنا کرنے سے پہلے ان سب کو اس چکر سے نکال کر محفوظ جگہ پہنچانا تھا۔ ورنہ وہ سب اس چکر میں پھنس کر ہمیشہ کے لیے کھو جاتے اور اس وقت یہاں سے اس کا اکیلے نکلنا ناممکن تھا اور تب ہی وہ ایسٹرل پروجیکشن کے ذریعے وہاں سے نکل آیا تھا۔ اس کی دوبارہ بے ہوشی ایسٹرل پروجیکشن کا حصہ تھی۔

وہ ایک ایک کر کے ان تک پہنچا۔ برمودا کا وقت رکا ہوا تھا۔ ول بھی زخمی حالت میں ایک جگہ رکا ملا اور جیف بھی گھٹنوں سے ایک ہی جگہ تیر رہا تھا۔ برمودا کے باہری علاقوں تک اس کی روح کی رسائی ممکن تھی۔ اس کی روح کے لیے ان کو ڈھونڈنا مشکل نہیں تھا۔ وہ انہیں اسی جزیرے پر چھوڑ کر ان کے گرد حصار کرتا گیا اور پھر واپس اپنے باقی کام نمٹانے آ گیا تھا۔

وہ جانتا تھا یہ طوفان کیسے رکے گا۔ اس نے الادریسی کے ساتھ جو سفر کیا تھا اس میں بھی طوفان ایسے ہی تو رکا تھا۔ بلکہ اس بار تو وہ وہاں سے شیطان کے دو قیدی بھی چھڑا لایا تھا۔ احمد کی بیوی اور اس کا بیٹا۔

زلیکا کا ان پر نوٹ پڑنا بنتا بھی تھا۔ یہ اور بات تھی کہ انہیں ہوش نہیں آیا تھا۔ مگر اسے یقین تھا کہ طوفان کے رکتے ہی انہیں بھی ہوش آ جائے گا۔ ہیلی کاپٹر کو جھٹکا لگا تھا۔ اس کی آنکھ کھل گئی۔ اس نے گھڑی میں وقت دیکھا ابھی آدھا گھنٹہ باقی تھا۔

ہیلی کاپٹر بھی حصار میں تھے، وہ لیب میں بیٹھ کر پینتالیس منٹ تک یہی کرتا رہا تھا۔ اس لیے اس نے اطمینان سے دوبارہ آنکھیں موند لی تھیں۔

○.....✤.....○

اس نے ایک نظر آگے بیٹھے ایون پر ڈالی۔

وہ شاید سو رہا تھا......

سکون کی نیند......

اس کی زندگی کو جہنم بنانے کے بعد......

وہ بارہ سال کی تھی جب رونالڈ انہیں چھوڑ کر گیا تھا۔ اس کی ماں کئی کئی دن روتی تھی۔ وہ پیسے بھیجتا تھا۔ تحفے تحائف بھی مگر وہ اپنی منحوس ریسرچ کے لیے اکیلا رہنا چاہتا تھا اور پھر دو سال بعد وہ واپس آیا تھا۔

وہ ہائی سکول میں پڑھ رہی تھی۔ ان کی زندگی میں خوشیاں دوبارہ لوٹ آئی تھیں۔ اس کی ماں خوش رہنے لگی تھی ان کے گھر میں ہنسی اور قہقہے گونجتے تھے۔ پیسے کی ریل پیل ہو گئی تھی۔ اس کا باپ اس کو ساتھ لے کر سمندر کی سیر پر نکل جاتا۔ اسے نت نئی چیزیں دکھاتا ان کے بارے میں بتاتا۔ اس کا باپ ایک ذہین آدمی تھا۔ اسے سمندر اور اس کی ہر چیز سے محبت تھی۔ وہ اس کو ساتھ لیے گھنٹوں ڈائیونگ کرتا۔

اس نے ہائی اسکول کے بعد اسے میرین سائنس میں پڑھائی جاری رکھنے کی ہدایت کی تھی۔ اس کو بھی اپنے باپ کے ساتھ رہ کر سمندر سے محبت ہو چکی تھی۔ پھر جیسے ان کی خوشیوں کو نظر لگ گئی تھی۔

رونالڈ کے لوٹ آنے کے دو سال تک سب ٹھیک رہا تھا مگر پھر وہ راتوں کو اُٹھ کر چیخنے لگا تھا۔

اسے ڈراؤنے خواب آنے لگے تھے وہ رات رات بھر جاگتا اور روتا رہتا تھا۔ وہ عیسیٰ کا نام لے کر چلاتا اور باہر نکل جاتا۔ یہ سب ان کے لیے پریشان کن تھا۔

اس کی اٹھارہویں سالگرہ پر رونالڈ نے اس کو ایک نئی کار لے کر دی تھی۔ وہ رات دیر تک دوستوں کے ساتھ پارٹی کر کے لوٹی تو اس نے اپنے باپ کو کار اسٹارٹ کر کے کہیں جاتے دیکھا تھا۔ اس نے تھوڑا فاصلہ رکھ کر کار کا پیچھا کرنا شروع کیا تھا۔ اس کی گاڑی سمندری چٹانی علاقے کی طرف مڑ گئی تھی۔ رات کے اس پہر وہاں جانا خطرناک تھا۔ مگر اس نے پیچھا جاری رکھا۔

وہ اسے چٹانوں کے اندر اترتا نظر آیا تھا۔ چٹانوں کو مخصوص انداز میں کھسکانے کے بعد اس نے وہاں سے ایک نیلا چمکتا ہیرا نکالا تھا۔

وہ نہ جانے وہاں کھڑے ہو کر کیا کیا بولتا رہا۔ آسمان پر کچھ دیر بعد ایک آرک نمودار ہوا تھا۔ اسے ایسا لگا جیسے رونالڈ رو رہا ہو۔ تھوڑی دیر اسی طرح کھڑے رہنے کے بعد اس نے اس پرزم کو وہیں واپس رکھا تھا اور اس چٹان کو بند کر دیا تھا۔ وہ گھر لوٹ آئی تھی۔ مگر رونالڈ واپس نہیں آیا تھا۔

تین دن مسلسل اسے ڈھونڈنے کے بعد وہ اور اس کی ماں تھک کر بیٹھ گئی تھیں۔ وہ جانتی تھیں کہ رونالڈ ایک بار پھر پہلے کی طرح غائب ہو چکا ہے۔ وہ دوبارہ اس ہیرے کو دیکھنے گئی تھی اور پھر اکثر جانے لگی۔

ایک ہفتے بعد انہیں آسٹریا سے اس کے خطوط ملنا شروع ہوئے تھے۔ جس میں وہ انہیں پیسے بھیجنے کا وعدہ کرتا تھا پر ان کے ساتھ مزید نہیں رہ سکتا تھا۔ اسے ڈر تھا کہ اس کی وجہ سے ان لوگوں کو نقصان پہنچ سکتا تھا۔ انہیں کون نقصان پہنچاتا، یہ وہ نہیں بتاتا تھا۔ پھر ایک دن جیسیکا کے نام اس نے الگ سے ایک خط بھیجا۔ اور وہ اس کا آخری خط تھا۔

پیاری جیسیکا!

تمہارا باپ تم سے بہت پیار کرتا ہے۔ وہ نہیں چاہتا کہ تم پر کسی منحوس چیز کا سایہ بھی پڑے۔ آج سے کچھ عرصہ قبل میں نے برمودا کا وہ منحوس سفر کیا تھا۔ وہاں موت کا راج ہے۔ کالے سائے اس کے پہرے دار ہیں۔ انہی پہرے داروں نے مجھے کامیابی کا وہ ہیرا دیا۔ انہوں نے مجھے وہ سب دیا جس کی مجھے خواہش تھی۔

مگر عیسیٰ کی روح میرا پیچھا کرتی ہے وہ مجھے روز ڈراتا ہے میں نے اس ہیرے کو ہمیشہ کے لیے چھپا دیا ہے۔ میں اب زیادہ دن زندہ نہیں رہوں گا۔

اگر کبھی برمودا تمہیں بلائے تو وہاں مت جانا۔ کبھی مت جانا۔ وعدہ کرو کہ اگر میں نہ رہوں تو اپنی ماں کا خیال رکھو گی اور میری تلاش میں نہیں نکلو گی۔

تمہارا باپ

رونالڈ

اور ایک ہفتے بعد ہی انہیں رونالڈ کے مرنے کی خبر ملی تھی۔

وہ مردہ پایا گیا تھا۔ وہ دونوں رودھو کر چپ بیٹھ گئی تھیں۔ رونالڈ اپنی شناخت خفیہ رکھنا چاہتا تھا۔ پر کس سے؟ یہ بات اب تک معمہ تھی۔ وہ دوبارہ اس ہیرے کو دیکھنے نہیں گئی مگر اسے خواب آنے لگے تھے۔

دو سال بعد اس کی ماں بھی چل بسی اور اس نے اپنے آپ کو اپنی ریسرچ کے لیے وقف کر دیا تھا۔ سمندر کی گہرائیوں میں اترتے ہوئے اسے اکثر وہاں مردہ لوگ نظر آتے تھے۔ اسے اپنے باپ کا لکھا وہ جملہ یاد آتا کہ کالے سائے وہاں کے پہرے دار ہیں۔ وہ انہیں اَن دیکھا کرتی۔

مگر برمودا اس کی زندگی سے نہیں نکلا تھا۔ چار سال بعد سائمن نے اسے وہاں جانے پر مجبور کر دیا تھا اس نے اپنے باپ کا وہ خط نکال کر دوبارہ پڑھا تھا۔

اسے وہ جگہ یاد تھی جہاں وہ نیلا ہیرا موجود تھا۔ وہ اسے نکال کر واپس برمودا میں ڈال آنا چاہتی تھی۔ مگر ہیرے کو چھوتے ہی اسے اس کا باپ نظر آیا تھا۔

ایک طوفان میں ڈولتی کشتی، سفید چوغے میں جہاز کے عرشے پر کھڑا وہ آدمی اور سمندر میں تیرتا رونالڈ اور جہاز سے چلاتا وہ دھندلا چہرہ جو اسے ڈھونڈ کر مارنے کی دھمکی دے رہا تھا۔

تو اس کا باپ خود نہیں مرا تھا۔ وہ اس شیطانی طاقت کے بس میں آ گئی تھی۔ اس نے ان سے مدد مانگی تھی۔ اور اس کی مدد کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ اسے وہ جاپ کرتے چہرے نظر آئے تھے۔ وہ خود بھی ان میں شامل ہو گئی تھی۔

اب اسے سمندر سے ڈر نہیں لگتا تھا۔ سمندر اسے راتوں میں آواز دینے لگا تھا۔ برمودا پہنچ کر وہ ایک بار پھر اس پرزم کو لے کر سمندر کے بیچ میں پہنچی تھی اور اس بار اسے دھمکی دینے والے کا چہرہ دکھا دیا گیا تھا۔

وہ ایون جیرالڈ تھا اور اس دن ہی اس نے تہیہ کر لیا تھا کہ وہ ایون کو بھی برمودا کی گہرائیوں میں غرق کر دے گی۔ اس نے ایون کے قریب ہونے کی کوشش کی مگر وہ ناکام رہی۔

اس نے ول اور ڈینیل کو بھی برمودا کے حوالے کر دیا تھا۔ وہ ان سب کو وہاں تک لے جا کر خود باہر نکل آئی تھی۔

اس نے ایون کی آدھی ٹیم کو واپس برمودا میں دھکیل دیا تھا۔

عیسیٰ کو ایک بار پھر رونالڈ کا سامنا تھا۔

پر آج یہ کھیل ہمیشہ کے لیے ختم ہونے والا تھا۔ ہیلی کاپٹر نے ہچکولے کھانا شروع کیے تھے۔ اچانک ایون کے گلے پر کسی نے خنجر رکھا تھا۔ اس نے آنکھیں کھولیں۔

جیسیکا آنکھوں میں نفرت لیے اس کے سامنے کھڑی تھی۔ وہ سارے اُٹھ کر کھڑے ہو گئے تھے۔ ان سب کے چہروں پر شدید حیرت تھی۔

''جیسیکا! کیا کر رہی ہو؟'' سائمن چلّایا۔

ایون نے اطمینان سے ہاتھ میں پکڑی نزہت المشتاق، اہارون کی طرف بڑھائی۔

''یہ رکھ لو وقت آنے پر یہ خود کھل جائے گی۔''

اہارون نے اسے دیکھا۔ اس کے چہرے پر کچھ عجیب سا تھا۔ اس نے ایک جھٹکے سے جیسیکا کو اپنے سامنے کھینچ کر چاقو اس کے گلے پر رکھ دیا تھا۔

''جیسا کہ میں نے کہا تھا کہ یہ شیطان کا تکون ہے اور اس کی قید سے کسی کو چھڑا لانا اسے کبھی پسند نہیں آئے گا۔'' ایون بولا۔

وہ اس سائیکلون کے بہت قریب پہنچ چکے تھے۔ چمکتی بجلیاں اس بات کا ثبوت تھیں کہ زلیکا یہیں کہیں ہے۔ ہیلی کاپٹر ڈول رہا تھا۔

''انسان کو دنیا میں دو طرح کے مواقع ملتے ہیں۔ ایک یہ کہ وہ نیکی کے راستے پر چل پڑے دوسرا وہ شیطان کا ساتھ دے۔ اور اس راستے کا انتخاب بہت سوچ سمجھ کر کرنا چاہیے۔'' وہ ان سب کی طرف گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا۔

''تم کیا کہنا چاہ رہے ہو؟ جیسیکا کو چھوڑو۔'' اہارون بولا۔

''آگے خطرہ ہے۔'' پائلٹ چلّایا تھا۔

''کچھ نہیں ہوگا۔'' ایون اطمینان سے بولا۔

وہ تیزی سے جیسیکا کو لے کر ہیلی کاپٹر کے دروازے کی طرف آیا۔ اس نے پھرتی سے ایک ہاتھ سے ہیلی کاپٹر کا دروازہ کھول دیا تھا۔

جیسیکا نے اپنے آپ کو چھڑانے کی کوشش کی تھی۔

''چھوڑو مجھے، کیا کر رہے ہو؟'' وہ چلّائی۔

وہ کیا کرنے لگا تھا؟

وہ سارے شاک میں تھے۔

روبینہ تیزی سے اس کی طرف بڑھی۔

"وہیں رُک جاؤ، تم نے ہمیشہ اچھی دوست ہونے کا ثبوت دیا ہے۔ آگے بھی دینا۔ میرا کام میرے نام سے رجسٹر کروانا۔ اہارون تمہاری مدد کرے گا۔" وہ مسکرایا۔

"جیسیکا کو چھوڑ دو ورنہ میں تمہیں جان سے ماردوں گا۔" سائمن اس کی طرف بڑھا۔

"آگے مت بڑھنا ورنہ ایک سیکنڈ کی دیر کیے بغیر میں اس کا گلا کاٹ دوں گا۔" اس نے چاقو مزید دبایا۔ جیسیکا کی چیخیں نکل گئی تھیں۔

"دروازہ بند کروایون! تم غلطی پر غلطی کر رہے ہو۔" اہارون چلّایا۔

وہ کھلے دروازے کے ساتھ کھڑا تھا۔ تیز ہوا سے اس کے بال اُڑ رہے تھے۔ اس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔

"یہاں سے شمال کی طرف ایک جزیرہ ہے۔ تمہیں اپنے باقی دوست وہاں ملیں گے۔ دھند چھٹتے ہی وہاں جانا۔" وہ اہارون کی طرف دیکھ کر بولا۔

"پیچھے ہٹوایون!" احمد چلّایا۔

جیسیکا مسلسل چلّا رہی تھی۔ مگر ایون کی گرفت بہت مضبوط تھی۔ اچانک ہی سمندر سے وہ دیو قامت وجود برآمد ہوا تھا۔

وہ سارے خوف سے پیچھے ہٹ گئے تھے۔

"تم آگئے عیسیٰ!" وہ بھیانک آواز میں غرائی۔

"تمہارے باپ کا وہ منحوس پرزم میرے پاس ہے جیسیکا۔" وہ جیسیکا کے کان میں بولا۔

جیسیکا کو کرنٹ لگا۔

"چھوڑو مجھے۔" وہ مسلسل چلّا رہی تھی۔

وہ سب کسی طرح ایون پر قابو پانے کی کوششوں میں لگے تھے۔ مگر تیز ہوا، وہ سائیکلون اور وہ دیو قامت خوفناک وجود ان سب کی راہ میں رکاوٹ تھا۔

"ایون دروازہ بند کردو۔ ہم واپس چلتے ہیں خدا کے لیے۔" روبینہ روتے ہوئے چلّائی تھی۔

وہ مسکرایا۔ اور پھر اہارون کی طرف دیکھ کر بولا۔

"برمودا کو تب بھی عیسیٰ چاہیے تھا۔ برمودا کو آج بھی عیسیٰ چاہیے۔ طوفان بھی تب ہی تھما تھا اور آج بھی تھمے گا۔ برمودا سے بچ لو گے تو برمودا کو دینا بھی پڑے گا۔ مگر آج رونالڈ بھی عیسیٰ کے ساتھ ہی جائے گا۔" وہ کیا کہہ رہا تھا ان کی سمجھ سے باہر تھا۔

جیسیکا نے چلّانا شروع کردیا تھا۔ بجلی زور سے کڑکی تھی۔

ہیلی کاپٹر کسی بھی وقت سائیکلون سے ٹکرا سکتا تھا یا زلیکا اسے کھینچ دیتی۔ اس کے بھیانک قہقہے ان کے کان کے پردے پھاڑ رہے تھے۔

''ایون کیا کہہ رہے ہو؟ تمہاری حالت ٹھیک نہیں ہے۔'' روبینہ رونے لگی تھی۔
اچانک ہی ایون نے جیسیکا کی گردن پر چھری پھیر دی تھی۔ ایون نے اسے ہیلی کاپٹر سے نیچے پھینک دیا تھا۔

''جیسیکا.....'' سائمن چلایا تھا۔
''میں تمہیں چھوڑوں گا نہیں۔'' وہ چیختا ہوا اس کی طرف بڑھا۔
احمد نے اسے پیچھے سے پکڑ لیا تھا۔ ایون کی حالت ایسی تھی کہ وہ اس وقت کچھ بھی کر سکتا تھا۔
احمد کو ڈر تھا کہ اہارون اس پر حملہ نہ کر دے۔
''تم..... تم نے جیسیکا کو مار دیا؟'' روبینہ شاک سے چلائی۔
''شیطان اپنے ساتھیوں کو چھوڑ دیتا ہے۔ میں اسی جگہ کو اس کی قبر بنانا چاہتا تھا۔'' اس کا چہرہ سپاٹ تھا۔
اس نے ایک گہری نظر ان سب پر ڈالی اور اپنا کالا بیگ اُتار کر نیچے رکھا اور وہ پرزم ہاتھ میں پکڑ لیا۔
''میں بہت تھک گیا ہوں روبینہ۔ مجھے اس دنیا سے اور ان کائناتوں سے آزاد ہونا ہے۔ آج عیسیٰ گردیزی اس دنیا کو الوداع کہتا ہے۔'' اور لمحے کے ہزارویں حصے میں وہ ..س جہاز سے کود گیا تھا۔
''ایون......'' اہارون چیختا ہوا دروازے تک آیا۔
اس نے اسے سمندر میں گرتے اور اس جگہ ایک بھنور بنتے دیکھا تھا۔ وہ بھنور طوفان کو اپنے اندر سمیٹ رہا تھا۔ ان کا ہیلی کاپٹر جھٹکے کھانا بند کر چکا تھا۔ روبینہ بے ہوش ہو گئی تھی۔ سائمن پر سکتہ طاری تھا۔ وہ دیو قامت وجود غائب ہو گیا تھا۔
احمد نے تیزی سے اہارون کو پیچھے کر کے ہیلی کاپٹر کا دروازہ بند کر دیا تھا۔ اچانک ہی وہ طوفان سمٹنا شروع ہوا تھا۔
آہستہ آہستہ دھند چھٹ رہی تھی ان کا ہیلی کاپٹر ہچکولے کھاتے ہوئے سیدھا ہو گیا تھا ایون اپنے ساتھ نہ جانے کتنے راز لیے چلا گیا تھا اہارون سن بیٹھا تھا۔ اچانک اس کے ذہن میں بجلی کوندی۔
''ہیلی کاپٹر کو شمال کی طرف لے چلو۔'' وہ چلایا۔
پائلٹ نے ہیلی کاپٹر کا رُخ شمال کی طرف کر دیا تھا۔
تھوڑی دیر کے بعد ہی انہیں وہ جزیرہ نظر آنا شروع ہوا تھا۔ وہ دونوں ہیلی کاپٹرز وہاں ایک ساتھ لینڈ کر گئے۔ ان کے دوست وہاں صحیح سلامت موجود تھے۔ اہارون کتنی ہی دیر تک آکل کے گلے لگ کر روتا رہا تھا۔ ڈینیل اور ول کو اسٹریچر پر ڈال کر ہیلی کاپٹر کے اندر لایا گیا تھا۔ جارج، جیف کے گلے جا لگا تھا۔ عجیب سا حال تھا سب کا۔ وہ سب ایک دوسرے کے سوالوں کے جواب دینے سے قاصر تھے۔ انہیں کچھ وقت چاہیے تھا۔ ان کے اس جزیرے سے نکلتے ہی وہ جزیرہ اس دھند کے ساتھ ہی اس سائیکلون کے اندر سمٹ گیا۔ اور اب وہاں پُرسکون سمندر کے علاوہ کچھ نہ تھا۔

○.....❖.....○

Naval Head Quarter

16th December

9:00 am

شہر کے حالات ٹھیک ہو چکے تھے۔ طوفان تھم چکا تھا۔ پرائم منسٹر اور گورنمنٹ آفیسرز کو فوراً ہی وہاں سے روانہ کر دیا گیا تھا۔

فوج نے شہر کا کنٹرول سنبھال لیا تھا۔ شہر کو دوبارہ رہنے کے قابل بنانے کے لیے دوسرے شہروں سے کئی امدادی ٹیمیں وہاں پہنچ چکی تھیں۔

حکومت نے سمندری طوفان سے ہونے والے نقصان کا ازالہ کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ اہارون آئی سی یو کے باہر بیٹھا تھا۔ اس کے ساتھ ہی احمد اور سائمن بیٹھے تھے۔ سائمن کو چپ لگ چکی تھی۔ کہنے کے لیے تو ان دونوں کے پاس بھی کچھ نہیں تھا۔

ڈاکٹر اسمتھ کے کمرے سے باہر نکلتے ہی وہ تینوں اُٹھ کر کھڑے ہو گئے تھے۔

''آپ کے تمام ساتھیوں کو ہوش آ چکا ہے۔ ڈینیل اور ول کی طبیعت بہتر ہے دو دن کے بعد انہیں یہاں سے ڈسچارج کر دیا جائے گا۔ آپ کے دوست آکل چار دن بغیر کھائے پیئے رہنے کی وجہ سے بے ہوش ہوئے تھے۔ ان کی طبیعت بھی بہتر ہے۔ جیف بھی مسلسل تیرنے کی وجہ سے پٹھوں کے کھچاؤ کا شکار تھا۔ اسے بھی دو دن بعد ڈسچارج کر دیا جائے گا۔''

''اور روبینہ؟'' اہارون نے پوچھا۔

''وہ ہوش میں ہیں۔ مگر انہوں نے کسی سے بھی ملنے سے منع کر دیا ہے۔'' اسمتھ بولا۔

''اور آپ کے لیے ایک اور اچھی خبر بھی ہے۔'' وہ احمد کی طرف دیکھ کر مسکرایا۔

''آپ کی بیوی اور بچے کو ہوش آ چکا ہے۔ پر ابھی وہ بات کرنے کی حالت میں نہیں ہیں۔''

''ہم چاہتے ہیں کہ انہیں مزید ایک دن سکون کی دواؤں کے زیر اثر رکھا جائے تا کہ ان کا دماغ پوری طرح کام کرنے لگے۔'' وہ بولا۔

احمد کو یقین نہیں آیا تھا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے۔ وہ سن حالت میں وہیں کرسی پر بیٹھ گیا تھا اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے تھے۔

اہارون نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے تسلی دی۔

''ہم اپنے دوستوں کے ساتھ ہی یہاں سے جائیں گے۔'' اہارون نے کہا تھا اور وہ سر ہلا کر آگے بڑھ گیا تھا۔

''تم چاہو تو تم جا سکتے ہو۔'' اہارون، سائمن سے مخاطب تھا۔

''میں ایون کا راز جانے بغیر کہیں نہیں جانا چاہتا۔'' وہ سپاٹ چہرے کے ساتھ بولا۔

اہارون نے اپنے ہاتھ میں پکڑی وہ چاندی کی کتاب اپنی نظروں کے سامنے کی۔ جس کا لاک ایون کے گرتے ہی کھل گیا تھا۔ مگر اہارون کو اسے دیکھنے کا وقت نہیں ملا تھا۔

یہ راز تو اسے بھی جاننے تھے۔

''میں تم لوگوں سے شام کو ملتا ہوں۔'' وہ اس کتاب کو لے کر کہیں اکیلے بیٹھنا چاہتا تھا۔

اس کے سارے دوست خیریت سے تھے اب اسے کوئی فکر نہیں تھی۔ اسے اب ایون کے بارے میں جاننا تھا کیونکہ یہ بہت ضروری ہو گیا تھا۔

O......❖......O

Port of Oakland

20th December

3:00 pm

ایگلائن کو جہاز میں لوڈ کیا جا رہا تھا۔ وہ سارے خاموش کھڑے یہ منظر دیکھ رہے تھے۔ یہاں سے ان سب کو اپنی اپنی منزل کی طرف روانہ ہو جانا تھا۔ اہارون کو آج سے پہلے پچھتاوے کے معنی نہیں پتہ تھے۔

وہ عیسیٰ کے سامنے بہت چھوٹا ہو گیا تھا۔ اس دن وہ کتاب خود بخود کھلی تھی۔ اور اہارون پر پچھتاوؤں کے کئی در وا کر گئی تھی۔

نزہت المشتاق، الادریسی کی لکھی تحریریں، ایون کو دیا گیا وہ نام، برمودا کا وہ سفر۔

قرآن کا نایاب نسخہ اور ایون کی ڈائری۔

وہ کتنی ہی دیر اکیلے بیٹھا روتا رہا۔

عیسیٰ کے ہاتھ سے لکھی وہ آخری تحریر جو اس کی وصیت بھی تھی۔ اہارون کو پورا کرنے کی ہدایت کی گئی تھی۔ اہارون نے ان سب کو نہ جانے کس طرح اس کی سچائی سے آگاہ کیا تھا۔ وہ کتنی دفعہ رویا تھا۔ اور کتنی دفعہ اس کی برداشت جواب دے گئی تھی اسے یاد نہیں تھا۔ الادریسی سے عیسیٰ اور عیسیٰ سے رونالڈ۔

اور وہاں سے عیسیٰ گردیزی تک۔ اس کا حافظ ہونا اور نہ جانے کون کون سی ایسی بات تھی جس پر وہ نہ رویا ہو۔

اہارون نے ایگلائن کو دھندلی آنکھوں سے دیکھا۔

''میں عیسیٰ گردیزی ہوں، مجھے اسی نام سے یاد رکھا جائے۔''

ان سب کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ روبینہ ان پانچ دنوں میں کچھ نہیں بولی تھی۔

اہارون نے ایک نظر اس پر ڈالی۔ وہ خاموشی سے رو رہی تھی۔ وہ اس کے ساتھ جا کر کھڑا ہو گیا تھا۔ تسلی کے الفاظ تو اس کے پاس بھی نہیں تھے۔

حکومتی اداروں کی طرف سے انہیں ان کے مطلوبہ انعامات سے نوازا گیا تھا۔ مگر ان سب نے وہ لینے سے انکار کر دیا تھا۔ ول نے اس انعام کی رقم سے عیسیٰ گردیزی ریسرچ سینٹر کھولنے کا مشورہ دیا تھا اور سب نے بلا جھجک وہ رقم اس فنڈ کو دینے کی حامی بھر لی تھی۔

کم از کم اتنا تو وہ اس کے لیے کر ہی سکتے تھے۔ اس کی وصیت کے مطابق ایگلائن کو دوبارہ سے آسٹریلین ریسرچ سنٹر کے حوالے کیا جا رہا تھا۔

ایمرجنسی کے دوران ہی ان ٹرکس میں ایگلائن کو بھی آرمی بیس منتقل کیا گیا تھا جن میں پرائم منسٹر اور دیگر افسران آئے تھے۔

ماہم اور شاہان کو ہوش آ چکا تھا۔ مگر انہیں جہاز کے اس سفر اور وہاں پیش آنے والے ان واقعات کے بارے میں کوئی علم نہیں تھا اور یہ ایک طرح سے بہتر ہی تھا۔

دو دن بعد ہی انہیں اسپتال سے ڈسچارج کر دیا گیا تھا۔ احمد نے گھر والوں کو فون کر کے تمام حالات سے آگاہ کیا تھا اور یہ باتیں ان کے سامنے دہرانے سے منع کیا تھا۔ وہ اپنے رب کا جتنا شکر ادا کرتا کم تھا۔ مگر عیسیٰ کے دُکھ نے اسے خوش نہیں ہونے دیا تھا۔

جیف کو اس کی بہادری اور ہمت کی وجہ سے ہائر رینک پروموشن ملی تھی۔ پر وہ اب تک عیسیٰ کا وہاں آنا اور انہیں بچانا نہیں بھول پایا تھا۔

اہارون چاہ کر بھی انہیں ہر بات نہیں بتا پایا تھا۔ اور کچھ باتوں کا راز رہنا ہی ٹھیک تھا۔

ان سب کی فلائٹس بک تھیں۔ ڈینیل اور ول کی فلائٹس پہلے تھیں۔ وہ وہاں سے جلد ہی روانہ ہو گئے۔

اہارون نے سائمن کو ساری سچائی کھل کر بتائی تھی۔ وہ جیسیکا کے لیے پسندیدگی کے جذبات رکھتا تھا اور اس کے لیے عیسیٰ کو معاف کرنا مشکل ہوتا۔

سائمن کو روانہ کرنے کے بعد وہ کافی دیر روبینہ کے ساتھ بیٹھ کر اسے تسلی دیتے رہے۔ پر وہ خاموشی سے روتی رہی۔

بالآخر اس کی فلائٹ کا وقت بھی ہو گیا تھا۔ روبینہ نے عیسیٰ کے ریسرچ پیپرز اس کے اصل نام سے رجسٹر کروانے میں اہارون کی مدد کرنے کا وعدہ کیا اور وہاں سے روانہ ہو گئی تھی۔ اس کو اس صدمے سے نکلنے میں بہت وقت لگنا تھا۔

وہ آکل اور احمد کے ساتھ اپنی فلائٹ کا انتظار کرنے لاؤنج میں آ بیٹھا۔ انہیں ایک ساتھ ہی پاکستان جانا تھا۔

پر اس کا دل بہت خالی ہو گیا تھا۔ ایک طرف سارہ سے ملنے کی خوشی تھی پر عیسیٰ کو کھو دینے کا غم کم ہی نہیں ہو رہا تھا۔ اسے وہ لمحہ یاد آیا جب اس نے اس کے مرنے کی دعا مانگی تھی اور وہ ایئرپورٹ پر بیٹھے ہی پھوٹ پھوٹ کر رو دیا تھا۔

احمد اور آکل کے لیے اسے سنبھالنا مشکل تھا۔ ان کی فلائٹ کا اعلان ہوا تھا۔

وہ بورڈنگ ایریا کی طرف بڑھ گئے۔ جہاز میں بیٹھتے ہی اسے سارہ کی کال موصول ہوئی تھی۔ وہ اس سے پچھلے چار دن سے رابطے میں تھا۔ مگر اس سے صحیح طرح بات نہیں ہو رہی تھی۔ وہ بات کرتے کرتے رو پڑتا تھا۔

''تم لوگ جہاز میں سوار ہو گئے؟'' وہ پوچھ رہی تھی۔

اسے آکل نے سرسری لفظوں میں تمام حالات سے آگاہ کیا تھا۔

''ہاں..... احمد اور ماہم بھی ہمارے ساتھ ہیں۔ ایئرپورٹ پر ملاقات ہوتی ہے ان شاء اللہ۔'' وہ دھیمے لہجے میں بولا۔

''ڈاکٹر نے مجھے بتایا ہے کہ ہمارے گھر چھوٹا اہارون آ رہا ہے۔'' سارہ اسے خوش ہو کر بتا رہی تھی۔

اہارون مسکرا دیا۔

''تم نام سوچ لو اچھا سا۔'' وہ اسے خوش کرنا چاہتی تھی۔

''سوچ لیا ہے۔اس کا نام ہم عیسیٰ رکھیں گے۔'' وہ بھیگے لہجے میں بولا۔

آ کل نے اسے دیکھا۔احمد بھی ان سے آگے والی سیٹ پر بیٹھا یہ سن رہا تھا۔اس کی آنکھوں سے بھی آنسو جاری ہو گئے تھے۔

اہارون نے فون رکھ دیا۔ جہاز نے پرواز بھری تھی اور اب وہ اس گہرے نیلے سمندر کے اوپر سے گزر رہا تھا۔

اہارون نے باہر دیکھا۔عیسیٰ تو ہمیشہ سے قربان ہوتے آئے ہیں۔اس کے گالوں پر گرم آنسو لڑھکے۔ یہ سمندر اسے تا عمر عیسیٰ گردیزی کی یاد دلانے والا تھا۔

یہ بھی عیسیٰ گردیزی کی طرح پُراسرار اور گہرا تھا اور اب اس سمندر میں وہ خود بھی سو رہا تھا۔

○ ...ختم شد... ○

محترمہ نازیہ کامران کاشف کا نام اُردو ادب میں نئی صنف متعارف کروانے والوں میں نمایاں مقام رکھتا ہے۔ وہ گزشتہ چند سالوں سے سماجی رابطے کی ویب سائٹ فیس بک پر BeeBook کے نام سے ایک آن لائن کتب خانہ چلا رہی ہیں جو پاکستان ای کامرس کی طرف سے ایوارڈ یافتہ آن لائن کتب خانہ ہے۔ وہ خود بھی کتب بینی کا شوق زندہ رکھے ہوئے ہیں۔

انہوں نے نوجوان لکھاریوں کو ایک جگہ جمع کرنے، ان کی حوصلہ افزائی کے ساتھ ساتھ انہیں آگے بڑھنے کے مواقع فراہم کرنے کے لیے فیس بک پر ایک ادبی گروپ PABWRP- The Artists Platform کی بنیاد رکھی اور اسی گروپ کے تحت وہ ملک کے مختلف شہروں میں تقاریب بھی منعقد کرتی آئی ہیں۔

ان کی دیگر تصانیف میں دل لگی، مکلی اور عشق زاد شامل ہیں۔ آپ سحر ڈائجسٹ کے نام سے نئے لکھاریوں کے لیے ایک ڈائجسٹ بھی چلا رہی ہیں۔ پیورٹ بیٹھک کے نام سے کراچی میں ایک ٹریننگ انسٹیٹیوٹ بھی آپ کے زیرنگرانی کام کر رہا ہے۔

جلد ہی ان کا یوٹیوب چینل منظر عام پر آنے والا ہے۔ جس میں آپ کو شارٹ فلمز اور دیگر تفریحی مواد بھی دیکھنے کو ملے گا۔

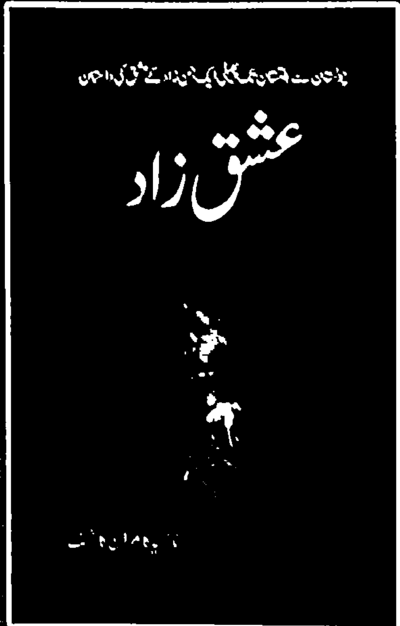



9789695174456

علی میاں پبلیکیشنز ۲۰- عزیز مارکیٹ اُردو بازار، لاہور
فون: 37247414

alimianpublications

Read

MoreNovels

at

Urdu Novel Bank

Visit: www.urdunovelbanks.com to start your next reading adventure